Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۷

کتاب النکاح

افادات

مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت الحاج مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی

مرتب

مولانا مفتی محمد ظہیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد ۷

کتاب النکاح

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

Maktaba Tul Ishaat.com

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد ہفتم = طبع اوّل

رجب سنہ ۱۳۹۰ھ ---- مطابق ---- ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء

ضخامت ---------- ۵۲۸ صفحات

تعداد اشاعت ---------- ایک ہزار

قیمت ---------- گیارہ روپے

مرتب ---------- محمد ظفیر الدین

ناشر ---- دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

مطبوعہ ----------

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد ہفتم

عنوان	صفحہ
کتاب النکاح	۴۱
نکاح کرنا فرض ہے یا سنت	۴۱
نان نفقہ کی قدرت ہو تو شادی کرنا افضل ہے	۴۲
لڑکیوں کی شادی میں تاخیر گناہ ہے کہ نہیں	۴۲
نکاح موجب اجر ہے اور اس پر اعتراض خلاف شریعت ہے	۴۳
نکاح ثانی کو رسم کیوجہ سے عیب جاننا گناہ ہے	۴۴
بیوہ بچہ والی عورت کا نکاح کرنا کیسا ہے	۴۵
نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں۔	۴۶
بالغ ہونے کے بعد باپ کا فرض ہے کہ لڑکے کی شادی کردے۔	۴۶
نابالغ کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۴۶
لڑکی بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے	۴۷
ایک سے زیادہ بیوی کرنا کب جائز ہے	۴۷
بیوہ سے نکاح کرنا وجہ ناراضی نہیں ہونا چاہئے	۴۸
آنحضرت کیلئے کتنی ازواج درست تھیں	۴۹
شاہ اسلام کتنی بیوی کرسکتا ہے	۵۰
کیلئے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے کرسکتا ہے	۵۰
ایک وقت میں چار سے زیادہ بیوی جائز نہیں	۵۰
دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے	۵۰
پہلا باب نکاح کے ارکان اس کے صحیح ہونیکی شرطیں اور اس کے انعقاد کی صورتیں	۵۲
نکاح میں کتنے فرض ہیں اور کتنے واجب اور عاقدین کے کیا اختیارات ہیں	۵۲
ایجاب وقبول ضروری ہے شش کرو وغیرہ ضروری نہیں	۵۴
اللہ و رسول کی گواہی کافی نہیں البتہ ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہوجاتا ہے	۵۴

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
باہم خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہو جاتا ہے	۵۵
عورت نے کہا خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا	۵۵
بلا ایجاب وقبول نکاح نہیں ہوتا	۵۶
مذکورہ صورت میں نکاح درست نہیں ہے	۵۶
شرعی گواہوں کے سامنے بلا مہر ایجاب وقبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں	۵۷
دو شرعی گواہ کہیں کہ ہمارے سامنے ایجاب وقبول ہوا ہے تو نکاح ہو جائیگا	۵۷
عورت نے مرد سے کہا کہ نکاح کر لینا اس نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلاں سے نکاح کر لیا ہے۔ کیا حکم ہے	۵۸
ذیل کی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں	۵۸
تن بخشی کے لفظوں کے ساتھ دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں	۵۸
بلا ایجاب وقبول نکاح درست نہیں	۵۹
عورت ومرد باہمی رضامندی سے دو گواہوں کے سامنے نکاح کر لیں تو یہ درست ہے	۵۹
عورت کا یہ کہنا کہ میں تیری منکوحہ ہوں صرف اس کہنے سے نکاح نہیں ہوتا	۶۰
گونگے کا نکاح کیسے ہوگا۔	۶۰
عورت نے وکیل بنایا اور اس نے ایجاب وقبول کرایا۔ کیا حکم ہے	۶۱
لڑکی دی۔ لی کہنے سے نکاح ہوتا ہے یا منگنی	۶۱
انشاء اللہ کے ساتھ انعقاد کا حکم	۶۱
جب تک ایجاب وقبول باضابطہ نہیں ہوتا نکاح منعقد نہیں ہوتا	۶۲
ایجاب وقبول میں مہر کا ذکر نہ آتے تو نکاح ہوگا یا نہیں	۶۳
گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہو گیا، اور وہ عورت اس کے لڑکے کے لئے حرام ہو گئی	۶۳
نابالغ کا نکاح جب ہوا تو قبول ولی نے کیا۔ یہ درست ہے یا نہیں	۶۴
طریق مذکور سے نکاح ہو گیا	۶۴
اس ایجاب وقبول سے نکاح ہو گیا گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول بھی پایا گیا تو نکاح ہو گیا عورت مکان میں تنہا تھی۔ اس نے گواہ کے	۶۵
سامنے ایجاب کیا۔ مرد نے قبول کیا کیا حکم ہے	۶۶
خفیہ نکاح دو گواہوں کے سامنے کیا کیا حکم ہے	۶۶
بند کمرے میں شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہو جاتا ہے	۶۷
صرف ایک مرتبہ ایجاب وقبول سے نکاح ہو جاتا ہے۔	۶۷

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
زبردستی عورت سے ایجاب کرادیا تو نکاح ہوگیا	۶۸
گواہوں کے سامنے ایجاب کے بعد قبول بھی پایا گیا تو نکاح ہوگیا	״
باپ اور تین عورتوں کی موجودگی میں لڑکا لڑکی کا یہ کہنا کہ اگر تم کو منظور ہے تو میں نے بھی منظور کیا، نکاح ہوا یا نہیں	۶۸
بلا گواہ نکاح جائز نہیں، بعد میں تذکرہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا	۶۸
صورت ذیل میں نکاح ہوا یا نہیں	۶۹
ایجاب و قبول سے نکاح۔	۶۹
دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح جائز ہے	۷۰
مرد و عورت خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح درست ہے	۷۰
صرف دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو اور اس کو خادمہ کے طور پر رکھا تو جماع جائز ہے یا نہیں	۷۱
مذاق میں ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں	۷۱
بالغہ خود پردہ سے گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرتے تو کیا حکم ہے	۷۲
بلا گواہ نکاح جائز نہیں۔	۷۳
قاضی نے صرف نابالغ لڑکے سے قبول کرایا تو نکاح ہوا یا نہیں۔	۷۳

عنوان	صفحہ
نکاح اس شرط پر ہوا کہ ہبہ نامہ لکھیں گے ہبہ نامہ نہیں لکھا تو نکاح ہوا یا نہیں	۷۴
پیغمبروں کے نکاح کے سلسلہ کے چند سوالات	۷۴
نفس کا ہبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے	۷۵
وکیل نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرایا۔ کیا حکم ہے	۷۶
جھوٹے اقرار سے نکاح نہیں ہوتا	۷۷
عورت کسی کو اپنا وکیل بنائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح کرلے تو یہ جائز ہے یا نہیں۔	۷۸
دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو مگر لڑکی کی پہچان نہ دی جائے تو جائز ہے یا نہیں	۷۹
ایک شخص نے لڑکی سے کہا کہ تم نے فلاں کی زوجیت اتنے مہر میں قبول کی، پھر یہی لڑکے سے کہا اور دونوں نے قبول کیا نکاح ہوا یا نہیں۔	۸۰ ״ ״
صرف اقرار نامہ لکھنے سے نکاح نہیں ہوتا	۸۱
لڑکی کے ولی کے وکیل نے ایجاب کیا اور لڑکے کے وکیل نے قبول تو نکاح ہوا یا نہیں	۸۲
اس ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں	۸۳
کوئی صورت بتائی جائے کہ خفیہ شادی ہو جائے۔	۸۳

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
خواہ کوئی جگہ ہو نکاح کی صحت کے لئے دو مسلمان گواہوں کا ہونا ضروری ہے	۸۴
شوہر کے ایجاب کو جب گواہ نہ سنے تو نکاح ہوگا یا نہیں۔	۸۴
فرشتوں کی گواہی سے نکاح جائز نہیں	۸۵
نکاح کے لئے تحریر ضروری نہیں	۸۵
لفظ ہبہ کے ساتھ بالغہ نے جو نکاح کیا وہ ہوگیا۔	۸۶
مندرجہ ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں	۸۶
ایجاب ہوا قبول نہ پایا گیا تو نکاح نہیں ہوا	۸۷
تاریک رات میں دو گواہوں کے سامنے مرد و عورت نے ایجاب و قبول کیا کیا حکم ہے	۸۷
لفظ کنایہ سے ایجاب کیا تو نکاح ہوا یا نہیں	۸۸
ایک شبہ کا جواب۔	۸۹
یہ درست ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔	۹۰
عورت کی موجودگی میں بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔	۹۰
صرف مرد و عورت کے ایجاب و قبول سے جب کہ گواہ نہ ہوں نکاح جائز نہیں ہے	۹۱
نکاح میں شہادت کا مطلب کیا ہے	۹۲
ایجاب و قبول بغیر گواہ ہوا و ربعد میں شہرت ہو تو کیا حکم ہے۔	۹۲
شہادت کا مفہوم ایجاب و قبول کے بعد شہرت سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔	۹۲
عدم شہادت پر انما الاعمال بالنیات کا اثر کیوں نہیں ہوتا۔	۹۳
عالم نے بلا گواہ جو نکاح پڑھایا وہ درست نہیں ہوا۔	۹۴
بلا گواہ کے نکاح میں مجامعت زنا کے حکم میں ہے۔	۹۵
شبعہ گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا کیا حکم ہے۔	۹۵
دو گواہوں میں ایک نکاح ہونا بیان کرے اور دوسرا منگنی تو کیا حکم ہے	۹۶
خود نکاح کیا مگر اب کہتا ہے کہ نشہ میں تھے۔ تو کیا حکم ہے۔	۹۶
بلا گواہ نکاح کیا جائز ہوا یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے۔	۹۷
صرف ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح درست نہیں	۹۸
عورت کی وکالت سے نکاح درست ہے	۹۸
بذریعہ خط ایجاب و قبول سے نکاح کب درست ہوگا۔	۹۸
دو تین آدمیوں کے سامنے عورت نے ایجاب لکھ کر بھیج دیا اور مرد نے خط پڑھ کر	۱۰۰

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
قبول کیا۔ کیا حکم ہے۔	۱۰۰
دھوکہ دیکر تحریر کے ذریعہ نکاح ہوتا ہے یا نہیں	۱۰۰
جب دعا کے بہانہ ایجاب کرایا اس طرح کہ گواہ نہ تھے تو نکاح درست نہیں ہوا	۱۰۱
نکاح خط کے ذریعہ	۱۰۲
خط وکتابت کے ذریعہ نکاح۔	۱۰۲
مذکورہ تحریر سے نکاح درست نہیں ہوا	۱۰۳
جب گواہوں کا ایجاب وقبول سننا محتمل ہو تو دوبارہ نکاح کیا جائے۔	۱۰۴
صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح درست نہیں۔	۱۰۵
بیوہ کا نکاح دو عورتوں کی موجودگی میں ایک مولوی صاحب نے کردیا۔ کیا حکم ہے	۱۰۵
ولی کی اجازت لیتے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں	۱۰۶
بالغہ عورت موجود تھی اور اس کا نکاح اس کے باپ کی موجودگی میں قاضی نے پڑھادیا تو ہوگیا۔	۱۰۷
عورت مرد کو وکیل بنادے کہ اپنے ساتھ نکاح کرلو تو اس کے کرلینے سے نکاح ہوا یا نہیں	۱۰۸
مشروط نکاح درست ہے اگرچہ شرط پوری نہ کرے۔	۱۰۸
ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں نکاح ہوجاتا ہے۔	۱۱۰
لڑکی کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہوا اور باپ کا نام نہیں لیا گیا تو کیا حکم ہے	۱۱۰
عبدالرحمٰن کی جگہ رحمٰن کی لڑکی کہا تو نکاح ہوا یا نہیں۔	۱۱۱
ولدالزنا لڑکی کے نکاح کی کیا صورت ہے	۱۱۱
جس کا نکاح کررہا تھا اس کے بجائے اسکی بہن کا نام لیا تو نکاح ہوا یا نہیں	۱۱۲
جب عرفی نام اور ولدیت صحیح ہے تو نکاح جائز ہوگیا خواہ اصلی نام میں غلطی ہوجائے	۱۱۳
رفیقن کے بجائے رفاقن کہدیا تو نکاح ہوا یا نہیں	۱۱۴
صورت مسئولہ میں نکاح باپ سے ہوا یا بیٹے سے	۱۱۴
فاسد شرط کے ساتھ بھی نکاح ہوجاتا ہے	۱۱۵
جان بوجھ کر باپ کا نام غلط بتایا جائے تو نکاح ہوگا یا نہیں	۱۱۶
نکاح میں لڑکی کے باپ کا نام غلط لیا گیا۔ کیا حکم ہے۔	۱۱۶
نکاح میں ولدیت غلط بتائی تو نکاح ہوا یا نہیں۔	۱۱۷
تعارف کیلئے لڑکا کا نام مع ولدیت کافی ہے	۱۱۸
لڑکی سے جس لڑکے کی بات چیت تھی نکاح کے وقت اسکو بدل دیا کیا حکم ہے	۱۱۸
نکاح شرعی باطل ہے	۱۱۹
صرف پانی پھینکنے سے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا ہے	۱۲۰
قبول میں وکیل نے لڑکی کا نام بدل دیا کیا حکم ہے	۱۲۰

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
صرف لڑکی کا نام لیکر نکاح کیا۔ کیا حکم ہے	۱۲۱
لڑکی کا نکاح غلط ولدیت کے ساتھ کیا۔ درست ہے یا نہیں۔	۱۲۱
قاضی وکیل نے بھول سے ایجاب میں لڑکی کا نام بدل دیا نکاح کس کا ہوا	۱۲۲
جانی پہچانی عورت کے باپ کا نام بدل بھی جاتے تو نکاح ہو جاتا ہے	۱۲۳
صورت مسئولہ میں نکاح درست ہو گیا	۱۲۴
وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا۔	۱۲۵
نکاح کے وقت لڑکی کے رد و بدل کی صورت میں کیا حکم ہے	۱۲۶
اعتبار مجلس	۱۲۸
مجمع میں ایجاب و قبول بہ لفظ "ناتہ" ہوا تو نکاح ہوا یا نہیں۔	۱۲۹
ولی نے نکاح خواں سے کہا اجازت دی اس نے لڑکے سے قبول کرایا تو کیا حکم ہے	۱۲۹
نکاح کی مجلس اور منگنی کی مجلس میں ایجاب و قبول اور اس کا فرق۔	۱۳۰
منگنی میں لڑکی لڑکا دینے لینے کہنے سے نکاح نہیں ہوتا۔	۱۳۰
ناتہ دے دیا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا ہے	۱۳۱
صرف وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا۔	۱۳۳
ایک نے کہا لڑکی دیدی اور دوسرے نے	۱۳۳

عنوان	صفحہ
کہا لے لی کیا حکم ہے	۱۳۳
لے لیا کے بجائے قبضہ کر لیا کہنا	"
مندرجہ ذیل ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں۔	۱۳۴
پہلا نکاح صحیح ہے یا دوسرا۔	۱۳۵
منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے	۱۳۵
منگنی کے بعد دوسرے لڑکے سے نکاح کر دیا تو وہ درست ہے	۱۳۶
منگنی کے بعد دوسری جگہ شادی جائز ہے یا نہیں	۱۳۶
وکیل موکل کا نکاح کر سکتا ہے	۱۳۷
فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف رہیگا	۱۳۷
ایک شخص اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل بنکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں	۱۳۸
اجازت بذریعہ تار بہ نکاح	"
ایجاب میں کہا گیا فلاں صغیر کو دی اس کے جواب میں ولی نے کہا میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے۔	۱۳۸
مفقود کی طرف سے فضولی نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں۔	۱۳۹
تار سے خبر دی کہ میرا نکاح فلاں جگہ کر دیجئے	۱۴۰
بلا گواہ کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۱۴۰
بغیر گواہ ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں مذکورہ صورت میں نکاح ہوا یا نہیں	۱۴۲
میاں بیوی میں دوری ہو تو خط و کتابت کے ذریعہ نکاح ہو سکتا ہے	۱۴۴
نکاح میں فاسق کی گواہی معتبر ہے یا نہیں	۱۴۵

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
گواہوں کے سننے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں ۔	۱۴۵
ہنسی سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں۔	۱۴۵
دوسرا باب مسائل، متعلقات نکاح،	۱۴۷
جو ایمان مجمل و مفصل نہ جانے اس سے نکاح	۱۴۷
فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح ہو جاتا ہے	۱۴۷
ایک مجلس میں چند لڑکوں، لڑکیوں کے ایجاب و قبول کیلئے ایک خطبہ کافی ہے	۱۴۸
بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح درست ہے	۱۴۸
جو نکاح فاسق نے پڑھایا درست ہے	۱۴۸
عصر کے بعد نکاح پڑھانا غیر اولیٰ نہیں ہے	۱۴۹
نکاح کا اعلان کرنا کیسا ہے ۔	۱۴۹
دف بجا کر اعلانِ نکاح کا منشا کیا ہے اور کتنی دیر بجایا جائے ۔	۱۵۰
سہرہ کنگنا باندھ کر نکاح کا کیا حکم ہے	۱۵۱
دور رہتے ہوئے عقد نکاح کی کیا صورت ہے	۱۵۱
جنیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں	۱۵۱
جس کی بیوی پر جنیہ ہو اس سے صحبت جائز ہے یا نہیں ۔	۱۵۲
ایسی عورت سے جس کی پستان ابھری ہوئی نہ ہو، نکاح درست ہے	۱۵۲
جس عورت کی شرم گاہ میں دخول نہ ہو سکے اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۵۳
جو عورت مرد کے قابل نہیں اس سے نکاح درست ہے	۱۵۳
خنثیٰ مرد سے شادی جائز ہے یا نہیں	۱۵۴
خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۵۴
مخنث کی قسمیں، اور اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں	۱۵۵
باجا وغیرہ سے نکاح میں فساد آتا ہے یا نہیں	۱۵۶
جو کلمہ سے ناواقف ہو اس کا نکاح رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے	۱۵۶
ذی قعدہ میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں	۱۵۷
سوائے قاضی شہر دوسرا نکاح پڑھا دے تو وہ بھی جائز ہے	۱۵۷
نکاح دن میں بہتر ہے یا رات میں	۱۵۷
بغیر ختنہ ہوئے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۵۷
بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں	۱۵۸
نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے	۱۵۸
دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے	۱۵۸
دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجہ نکاح حرام ہے بددینی ہے اور کفر کا خوف ہے	۱۵۸

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
بغیر خطبہ کے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں	۱۵۹
منگنی کے وقت جو دیا تھا نکاح نہ ہونے کی صورت میں واپس لے سکتا ہے یا نہیں	۱۵۹
جو دور دراز سے کسی مجبوری کی وجہ سے یہ آسکتا ہو اس کی شادی کس طرح انجام دیجائے	۱۶۰
نامدی کسے کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ دلی بلا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۱۶۰
بیوی پر اطاعت ضروری ہے۔	۱۶۰
منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہو گئی دوسری جگہ لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں	۱۶۱
رتفار عورت سے نکاح درست ہے	۱۶۲
نکاح سب پڑھا سکتے ہیں۔	۱۶۳
قاضی شہر کے رہتے ہوئے غیر نکاح پڑھا سکتا ہے	۱۶۳
نکاح خوانی کسی خاندان سے مخصوص نہیں ہوتی	۱۶۳
نکاح خوانی کسی شخص واحد کی جاگیر نہیں ہے	۱۶۴
سرکار کے مقرر کردہ آدمی کے واسطے سے نکاح نہ ہو تو بھی جائز ہے	۱۶۴
اجرت نکاح جبراً لینا کیسا ہے۔	۱۶۵
نکاح خوانی کے لئے ایک آدمی کو مقرر کرنا درست ہے یا نہیں۔	۱۶۵
بہن کی شادی کی خاطر اپنی شادی کرلی تو درست ہے	۱۶۵
نکاح میں شہرت بہتر ہے یا خفیہ طور پر	۱۶۵
رافضی نکاح پڑھاتے تو کیا حکم ہے	۱۶۶
مسجد میں نکاح پڑھانا درست ہے یا نہیں	۱۶۶
نکاح مسجد میں مستحب ہے	۱۶۶
ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے	۱۶۷
نکاح پہلے ہوا اور رخصتی کئی ماہ بعد تو ولیمہ کب کیا جائے	۱۶۷
نکاح متعہ وموقت باطل ہے	۱۶۸
نکاح متعہ درست نہیں۔ شیعوں کا دعویٰ غلط ہے	۱۶۸
تیسرا باب	
وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے	۱۷۰
بیوی کے ہوتے غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے	۱۷۰
عورت جب کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے تو اس سے نکاح درست ہے	۱۷۰
مطلقہ سے بعد عدت نکاح کرنا درست ہے	۱۷۱
نکاح میں شرط لگانا باطل ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے	۱۷۱
چچازاد ہمشیرہ کے شوہر سے اس کی لڑکی کا نکاح درست ہے جبکہ ہمشیرہ فوت ہو چکی ہو	۱۷۲
بھانجہ کی بیوی سے جو سالی بھی ہے	۱۷۲
بیوی کے مرنے کے بعد نکاح درست ہے	۱۷۲

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
ہر ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے اپنے لڑکا کا نکاح کرے تو یہ درست ہے	۱۷۲
شوہر کے انتقال کے بعد اس کے داماد سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۱۷۲
مطلقہ کا نکاح شوہر کے چچازاد چچا سے درست ہے۔	۱۷۲
ایک بہن کا لڑکا ہو اور دوسری بہن کی لڑکی تو نکاح درست ہے یا نہیں۔	۱۷۳
سالی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۷۴
طوائف سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۷۴
بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۷۴
طوائف سے اس شرط پر نکاح کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی۔ کیا حکم ہے	۱۷۴
تایا چچا اور بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہو	۱۷۵
بیوی کی پہلی لڑکی سے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے	۱۷۵
غیر قلعہ کی اولاد سے نکاح درست ہے	۱۷۵
بھائی ہمسر مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۷۵
دو حقیقی بہنوں میں سے ایک کا نکاح باپ سے ہوا اور دوسری کا اس کے بیٹے سے کیا حکم ہے۔	۱۷۶
یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے	۱۷۶
بالغ شوہر اگر نابالغہ بیوی کو طلاق دیدے	۱۷۶
اور پھر شادی کرنا چاہے تو دوبارہ نکاح کرے	//
صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے	۱۷۷
عورت کا یہ قول کہ میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے۔ مانناد رست ہے	۱۷۷
بے عیب کہکر لڑکے کا نکاح کیا اور بعد میں عیب ظاہر ہوا تو کیا حکم ہے	۱۷۸
پہلی غیر مدخولہ بہن کے طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً شادی کرنی جائز ہے یا نہیں	۱۷۸
بھانجہ کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے	۱۷۹
پہلے شوہر سے جو لڑکی ہے اس کی شادی دوسرے شوہر کے لڑکے سے جائز ہے جبکہ وہ اس کی دوسری بیوی سے نہ ہو	۱۷۹
سالی کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور اس کی دوسری لڑکی سے اس کے اس لڑکے کا نکاح بھی درست ہے جو دوسری بیوی سے ہو	۱۸۰
پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور وہ عورت گذر گئی۔ پھر سالی سے شادی کی تو کیا حکم ہے	۱۸۰
ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی اب دوسرے بھائی سے شادی درست ہے یا نہیں	۱۸۱
حاملہ سے نکاح درست ہے خواہ حمل دوسرے کا ہو۔	۱۸۱
باپ کے چچازاد بھائی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۲

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
ایک بیوی سے پوتا ہے۔ تو کیا اس کی شادی دوسری بیوی سے جو پوتا ہے اس کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔	۱۸۲ / ۱۸۲
رشتہ کے سوتیلے بھائی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۱۸۲
گونگا نکاح کا وعدہ ہوا۔ ایک کا ہوا دوسرے کا نہ ہوا تو کیا حکم ہے	۱۸۲
صورت مسئولہ میں نکاح درست ہے۔	۱۸۳
نبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہو جائے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔	۱۸۳
عورت کی خرید و فروخت درست نہیں نکاح کر سکتا ہے	۱۸۴
بیوی کے رہتے ہوتے بیوی کے موت شدہ لڑکے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۱۸۵
بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس بیوی کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں	۱۸۵
عیسائی عورت سے نکاح درست ہے خواہ وہ آنحضرتؐ کو نہ جانتی ہو	۱۸۶
صورت مسئولہ میں نور الدین کا نکاح درست ہے اور مرزا کا نہیں	۱۸۶
مسلمان لڑکی کی شادی جائز ہے۔ اور اس کی ماں غیر مسلم کے پاس رہنے سے کافر نہیں ہوتی، توبہ کرے۔	۱۸۷

عنوان	صفحہ
نکاح کے بعد شوہر کے انکار سے نکاح میں خرابی نہیں آتی	۱۸۸
زانی وغیرہ کے فروع کی شادی مزنیہ وغیرہا کے فروع سے درست ہے	۱۸۸
پیرے پردہ فرض ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے	۱۸۹
مطلقہ کی شادی بعد عدت دوسرے سے درست ہے خواہ دوسرے نے پہلے زنا کیا ہو	۱۸۹
عورت کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے اور فلاں سے کردو تو یہ کرنا درست ہے	۱۹۰
حاملہ عن الغیر سے نکاح اور ولی کا کیا حکم ہے	۱۹۰
زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کی شادی درست ہے۔	۱۹۱
بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے۔ اور اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے۔ دونوں میں سے جسکو چاہے پہلے کرے۔	۱۹۱
زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے	۱۹۲
کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ ماہ گذر جائے تو شادی کر سکتی ہے یا نہیں	۱۹۲
ایک یا دو طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست ہے۔	۱۹۳
تین کے بعد حلالہ ضروری ہے۔	//
نامرد سے نکاح درست ہے یا نہیں۔ اور بلا طلاق عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	۱۹۴

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے لڑکے کی شادی جائز ہے۔	۱۹۴
نابالغی میں لڑکی نکاح ہونا بتلائی بالغ ہونے کے بعد انکار کرتی ہے۔ اس کا نکاح درست ہے یا نہیں۔	۱۹۴
مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح درست ہے	۱۹۵
بیوی کے انتقال کے بعد سالی نکاح اگر چہ اس کے لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہو	۱۹۵
دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے	۱۹۶
بلا نکاح والی عورت دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے۔	۱۹۶
دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے، اور خلیری بہن سے بھی۔	۱۹۷
مرنے والی بیوی کی بہن سے بھی نکاح درست ہے۔ مگر مطلقہ کی بہن سے عدت کے بعد درست ہوگا۔	۱۹۷
نصرانی جو مسلمان ہو گیا۔ اس کا نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے	۱۹۸
پہلی نصرانی بیوی ہوتے ہوتے بھی دوسری عورت سے نکاح درست ہے	۱۹۸
شوہر اول کی خبر موت کے بعد نکاح درست ہے مگر جب وہ پھر آجائے تو بیوی اسی کی ہوگی	۱۹۹
بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری بیوہ سے شادی کرنا کیسا ہے	۱۹۹
بیوہ سے نکاح کیا چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا نکاح جائز رہا یا نہیں۔	۲۰۰
مطلقہ بیوی بدو طلاق سے بلا حلالہ نکاح جائز ہے۔	۲۰۰
لڑکی کا نکاح بیوی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے۔	۲۰۱
بیوی کی بھانجی سے بیوی کی موت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے۔	۲۰۱
عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا ہے تو اس سے نکاح درست ہے	۲۰۱
شوہر کی موت ثابت ہو جانے کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں	۲۰۲
زانیہ کی لڑکی کا فلاں سے پیدا ہونا ثابت نہیں تو اس کے پوتے سے زانیہ کی لڑکی کی شادی درست ہے۔	۲۰۲
شرمگاہ بنوا کر جو مرد نکاح کرے اس کا کیا حکم ہے۔	۲۰۳
عورت کے بیان پر شادی درست ہے یا نہیں	۲۰۳
نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا نکاح ہوا یا نہیں	۲۰۴
غیر مدخولہ نابالغہ کو رخصتی دینے کے بعد پھر	۲۰۵

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
اس سے شادی کرنا کیسا ہے۔	۲۰۵
بیوہ سے نکاح درست ہے	۲۰۵
بیوہ بھاوج سے نکاح درست ہے	۲۰۶
ایک بیوی کے رہتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔	۲۰۶
اس کہنے سے کہ چھوڑ دیا اور وہ طلاق ہے ہے۔ طلاق ہو گئی اور اس کے بعد نکاح درست ہے	۲۰۶
نکاح کے پانچ چھ دن بعد عورت کے بچہ پیدا ہوا تو کیا حکم ہے۔	۲۰۷
بھانجہ یا بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۰۷
زید کی لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے پوتے سے جائز ہے یا نہیں۔	۲۰۸
شوہر کے مرنے کے بعد حاملہ کا نکاح وضع حمل کے بعد درست ہے یا نہیں	۲۰۸
عورت کے باپ اور عورت کے بیان پر اعتماد کر کے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں	۲۰۹
اپنی لڑکی کا دوسرے کے لڑکے سے اور دوسرے کے لڑکے کا اپنی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۲۰۹
حقیقی چچی سے نکاح کب درست ہے۔	۲۱۰
کوئی اپنی بہن کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کرے۔ یہ کیسا ہے۔	۲۱۰
نکاح کے بعد فساد کے خوف سے تجدید نکاح کرنا کیسا ہے۔	۲۱۰
شوہر اپنے لڑکے کی شادی بیوی کی لڑکی سے کر سکتا ہے یا نہیں۔	۲۱۱
فارغ خطی کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔	۲۱۱
بھتیجی کی مطلقہ کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔	۲۱۲
زمانۂ حمل میں عورت کا جو نکاح ہوا وہ درست ہے۔	۲۱۲
بیوی کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۱۲
بدعتی عقیدہ کی عورت کا نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۱۳
فاسق کا نکاح درست ہے۔	۲۱۳
زانی کے لڑکے کی شادی مرنیہ کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں۔	۲۱۴
فارغ خطی کے بعد نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۱۴
پہلا شوہر اگر مر گیا یا اس نے طلاق دیدی تب نکاح درست ہو گا۔	۲۱۴
بلوغ کے بعد کی طلاق درست ہے اور اس سے بلا عدت نکاح درست ہے۔	۲۱۵

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
شوہر کا حقیقی چچا جو عورت کا حقیقی خالو ہے مگر خالہ مر چکی ہے۔ کیا طلاق کے بعد اس سے نکاح درست ہے۔	۲۱۶
بیوی کے مرنے کے بعد بیوی کی بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۱۶
نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی بالغہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے۔	۲۱۶
عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے	۲۱۷
جبراً نکاح ہوا مگر دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت کی رضا سے نکاح ہوا کیا حکم ہے	۲۱۹
بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی درست ہے۔	۲۱۹
ایک ناجائز شرہ کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے	۲۲۰
خالہ زاد بھائی سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔ اور حرمت رضاعت کی عمر	۲۲۰
اندام نہانی میں پھوڑا تھا جس نے نشتر لگایا اس سے اسکا نکاح جائز ہے اور دوسرے سے بھی۔	۲۲۱
لڑکے کے باپ کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں اسلئے دوسرا نکاح درست نہیں ہے	۲۲۱
شوہر کی طلاق کے بعد والا نکاح درست ہے۔ پہلا نہیں۔	

عنوان	صفحہ
فضولی کا نکاح موقوف ہے	۲۲۲
سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۲۳
یتیمی کی جس بہن سے زنا کیا اس کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں۔	۲۲۶
اگر بالغ لڑکے نے اپنی نابالغہ بیوی کو طلاق دیدی تو پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے	۲۲۴
بیوی کے رہتے ہوئے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے	۲۲۴
بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کو دوسری شادی کرنا درست ہے	۲۲۵
بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے یا نہیں	۲۲۵
ملکی کے بعد زنا کیا پھر نکاح کیا کیا حکم ہے	۲۲۶
جس بیوہ کا بوسہ لیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۲۶
جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے۔	۲۲۷
بالغہ لڑکی کے قول پر اعتماد کر کے اس کی شادی جائز ہے۔	
بیوی کی طلاق یا موت کے بعد اس کی بہن سے شادی	۲۲۷
اسمٰعیل کا اپنے دادا کے بھائی کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں جو اسکے	۲۲۸

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
چچا کی بیوہ ہے۔	۲۲۸
عدت میں شادی کر دی پھر علیحدگی ہوگئی اب عدت بعد نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں	۲۲۸
جبراً اجازت دینے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے	۲۲۹
عمر کا نکاح اس کے بھائی کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں	۲۳۰
مزنیہ کے لڑکے سے زانی کی ہمشیرہ کا نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۳۰
غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی تو اس کا نکاح نو زا درست ہے	۲۳۰
خالہ زاد بھائی سے نکاح درست ہے	۲۳۰
سوتیلی ماں کے لڑکے سے لڑکی کا نکاح درست ہے۔	۲۳۱
ہندہ مسلمان ہوگئی، زید نے شادی کر لی مگر ہندوانہ طرز پر رہتی ہے کیا حکم ہے	۲۳۱
دو سگی بہنوں سے نکاح کیا ان سے اولاد ہوئی ان کی اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۳۱
ماموں کی بیوہ (ممانی) سے نکاح	۲۳۲
بیوی کے مرنے کے بعد اس کے بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۳۳
خلوت سے پہلے طلاق دی تو بلا عدت نکاح درست ہے۔	۲۳۳

عنوان	صفحہ
چچا کے لڑکے کی شادی بھتیجے کی لڑکی سے درست ہے۔	۲۳۴
بیوہ شرائط کے ساتھ جو نکاح کیا جاتے وہ درست ہے یا نہیں۔	۲۳۴
جبراً جو نکاح ہوا اس کا کیا حکم ہے۔	۲۳۴
غائب سے نکاح کا کیا حکم ہے۔	۲۳۵
بیوی اپنی لڑکی کی شادی شوہر کے لڑکے سے کر سکتی ہے یا نہیں۔	۲۳۶
ایک دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔	۲۳۶
یہ کہا کہ فلاں سے نکاح کروں تو اپنی بیٹی سے کروں پھر نکاح کر لیا درست ہے یا نہیں۔	۲۳۷
تعلیق نکاح بالشرط کا مفہوم۔	۲۳۷
بھائی کی نابالغہ بیوہ سے فوراً نکاح کرے یا عدت موت کے بعد۔	۲۳۷
کہا کہ اگر فلاں سے نکاح کروں تو ماں سے کروں اس کے بعد نکاح جائز ہے	۲۳۸
مرتد ہونے کے بعد عورت پھر اسلام لاتے تو نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔	۲۳۸
تیس سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ لڑکے سے درست ہے یا نہیں۔	۲۳۹
بیوی کی بہن سے لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں	۲۳۹

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
اجنبیہ کو سگی بہن کے بعد بھی اس سے نکاح کرسکتا ہے	۲۳۹
نکاح کے بعد عورت کا انکار	۲۴۰
کافرہ جو مسلمان ہوگئی اس سے نکاح	۲۴۰
جس عورت کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۴۰
لڑکی سے روپیہ لیکر نکاح کرنا کیسا ہے	۲۴۱
استاد یا پیر کی بیوہ سے نکاح درست ہے	۲۴۱
منکوحہ کے باپ کی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۲
طلاق کی بہت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۲
غیر مدخولہ تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح	۲۴۲
عورت اور اس کے خاوند کی لڑکی کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے	۲۴۳
فسخ نکاح کے بعد فوراً نکاح کرنا کب جائز ہے	۲۴۳
ماموں کی مطلقہ سے شادی جائز ہے یا نہیں	۲۴۴
سگی بھتیجہ کا چچا کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۴۴
نصرانیہ عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۴
مندرجہ شرائط لغو ہیں اور نکاح جائز ہے	۲۴۵
فاحشہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۵
باپ کی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۴۶
پردہ کی شرط کے ساتھ نکاح کیلئے پردہ	۲۴۶
تو زور بالکل حکم ہے۔	۲۴۶
لڑکی کا نکاح روپیہ لیکر کرنا کیسا ہے	۲۴۷
ایک بہن دو لڑکا اور دوسری بہن کی پوتی میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۴۸
جس مسکوحہ الغیر سے لبوث ہے اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔	۲۴۸
سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے۔	۲۴۹
دادا کے سوتیلے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۹
بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح درست ہے	۲۴۹
شیعہ تفضیلیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۵۰
بیوہ سے زنا کیا پھر نکاح کیا درست ہوا یا نہیں	۲۵۰
بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے	۲۵۰
جس عورت کو طلاق دینا معلوم ہے وہ عدت کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے	۲۵۱
غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی پھر نکاح کردیا کیا حکم ہے۔	۲۵۱
بیوی کی سوتیلی ماں اور پوتی بچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۵۲
مطلقہ بائنہ سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۵۲
سالا کی دختر سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۵۲

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
ایک یا دو بائنہ طلاق کے بعد شوہر دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔	۲۵۳
صرف اس کہنے سے کہ تو میری بہن یا میری بھائی ہے نکاح حرام نہیں ہوتا	۲۵۴
روپیہ دے کر بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے	۲۵۴
اپنے چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۵۴
عورت کے دعویٰ طلاق کے بعد شادی درست ہے	۲۵۵
نادرست نکاح کے بعد طلاق نہیں پڑتی لہٰذا بلا حلالہ دوبارہ نکاح درست ہے	۲۵۵
جس لڑکے سے خود ملوث ہے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی کیا حکم ہے	۲۵۶ //
تبادلہ میں بیاہ کروں تو اپنی بہن سے کروں کہنے کے بعد شادی کی تو کیا حکم ہے۔	۲۵۶
ایجاب وقبول کے بعد عورت انکار کرتی ہے۔ کیا حکم ہے۔	۲۵۷
مسلمان عورت مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔	۲۵۷
زانی کی اولاد کی شادی مزنیہ کی اولاد سے درست ہے یا نہیں	۲۵۸
دو علاتی بہنوں کا نکاح دو علاتی بھائیوں سے درست ہے۔	۲۵۹

عنوان	صفحہ
جس سوتیلی ساس سے زنا کیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۵۹
بیوہ کا اپنے دیور سے نکاح درست ہے	۲۶۰
دیور سے نکاح کرنا درست ہے	۲۶۰
یہ کہنا کہ نکاح کروں تو ماں بہن ہوگی پھر کر لیا۔ کیا حکم ہے۔	۲۶۰
عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۶۱
جب ایک عورت سے اپنے لڑکے کا نکاح کر دیا تو اب اس کی دوسری بہن سے خود شادی کر سکتا ہے یا نہیں	۲۶۱
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے۔	۲۶۱
آزاد عورت مملوک نہیں نکاح کر سکتی ہے	۲۶۲
اپنی علاتی بہن کے شوہر کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۶۳
بیوہ سے خود اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی جائز ہے یا نہیں	۲۶۳
مرد نے کہا کہ اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے پھر کر لیا کیا حکم ہے۔	۲۶۳
باپ نے روپیہ لیکر لڑکی کا نکاح کیا تو جائز ہوا یا نہیں۔	۲۶۴
دور کے رشتہ سے جو پھوپھا ہو اس سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۶۴

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
رنڈی سے نکاح کرکے فیزاوٹی جائز ہے یا نہیں	۲۶۵
سدھن سے شادی جائز ہے	۲۶۵
میاں بیوی میں اختلاف ہوا میاں نے متعدد بار کہا چھوڑ دیا تو اب طلاق کیسے ہوگا	۲۶۵
مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہو کر جو نکاح کیا وہ درست ہے ۔	۲۶۶
جس عیسائی عورت سے زنا کیا مسلمان ہونے کے بعد حالت حمل میں اس سے شادی کرسکتا ہے۔	۲۶۷
حمل کا نسب ۔	۲۶۷
بیوہ عیسائی عورت مسلمان ہوئی کیا اس سے فوراً نکاح جائز ہے	۲۶۷
جس لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کی اس کی بہن سے خود شادی کرنا کیسا ہے	۲۶۸
جس کی موت کا ظن غالب ہو اس کی بیوہ شادی کرسکتی ہے یا نہیں ۔	۲۶۸
منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اسکے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں	۲۶۹
ایک بھائی کا لڑکا ہے دوسرے کی نواسی دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۶۹
طوائف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں، اور اس کی ناجائز کمائی لینا کیسا ہے ۔	۲۶۹
اپنی بیوی سے جسکو زنا کرتے دیکھا اس سے لڑکی کی شادی کرسکتا ہے یا نہیں	۲۷۰
شیعہ کی لڑکی سے شادی ہوئی پھر اسے سنی بنالیا اور دوبارہ نکاح کیا کیا حکم ہے	۲۷۰
نان نفقہ کی بنیاد پر قاضی نے نکاح کردیا اب دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں	۲۷۱
تبرائی شیعہ سے نکاح درست نہیں ہوا دوسرے سے وہ نکاح کرسکتی ہے ۔	۲۷۱
خاندان سادات سے شادی جائز ہے	۲۷۲
بزرگ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے ۔	۲۷۲
بیوہ بالغہ سے نکاح جائز ہے گو اس کے ولی کو خبر نہ ہو ۔	۲۷۲
دکھایا کسی کو اور شادی کردی کسی سے اب عورت انکار کرے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں ۔	۲۷۳
قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں۔	۲۷۳
شوہر والی عورت کے اس لڑکے کی شادی جو زنا سے ہے زانی کی لڑکی سے جائز ہے	۲۷۳
لڑکے کی شادی باپ کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے ۔	۲۷۴

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
بیوہ بھاوج سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۷۴
بھانجے اور ماموں کی مدخولہ سے نکاح درست ہے	۲۷۶
معلق نکاح منعقد نہیں ہوتا	۲۷۶
عورت کی بات پر اعتماد کر کے نکاح کر دینا درست ہے۔	۲۷۷
یہودی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۷۷
برادر علاتی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۷۸
شیعہ عورت جس نے توبہ کر لی اس سے نکاح جائز ہے۔	۲۷۸
دو بھائیوں میں سے ایک نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا ان دونوں بھائیوں کی اولاد میں شادی جائز ہے	۲۷۹
مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اب اس لڑکی کو علیحدہ کر کے خود مزنیہ سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں۔	۲۸۰
سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے یا نہیں نیز بیوی اور اسکی سوتیلی ماں کو جمع کرنا کیسا ہے	۲۸۰
جس کی لڑکی عقد میں ہے اس کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے۔	۲۸۱
جو عورت کہتی ہو کہ شوہر نے طلاق دے دی ہے اس سے نکاح کرنا کیسا ہے	۲۸۱
بیوہ چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۸۲

عنوان	صفحہ
نامرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو اس کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔	۲۸۲
جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاق دی کیا اس سے شادی کے لئے حلالہ ضروری ہے۔	۲۸۳
طوائف پیشہ ور سے نکاح جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ پیشہ بھی نہ چھوڑے۔	۲۸۳
نسبی کے رشتہ سے جو بھائی ہے اس کی بہن سے شادی جائز ہے	۲۸۴
جس مرد نے سالی کا نکاح تھا سالی کے مرنے کے بعد اس سے بھتیجی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں۔	۲۸۴
جس کا شوہر عیسائی ہو جائے وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	۲۸۴
بھائی کی پوتی سے اس کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۸۵
بیوہ ممانی سے نکاح جائز ہے	۲۸۵
ایک شخص جب کسی کو مرتد ہونا بتائے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔	۲۸۵
بیوی کی اس لڑکی سے جو پہلے شوہر سے ہے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے	۲۸۶
مطلقہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۸۷
رضیعہ لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے نیز رضیعہ سے نکاح درست ہے۔	// ۲۸۸

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
مرید کی مطلقہ سے شادی جائز ہے	۲۸۸
قادیانیت سے توبہ کر چکا اس سے نکاح جائز ہے	۲۸۸
بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا جائز ہے یا نہیں۔	۲۸۹
گولڈا نکاح درست ہے۔	۲۹۰
یہ شرط کرنا برا ہے کہ جو لڑکی دیگا اس کو لڑکی دوں گا۔	۲۹۱
ولد الزنا سے نکاح	۲۹۱
رشتہ چھوٹے لڑکے سے طے کیا اور دھوکہ دیکر نکاح بڑے سے کر دیا کیا حکم ہے	۲۹۱
کتابیہ بیوی کو اسلام پر مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس سے نکاح کا طریقہ کیا ہے	۲۹۲
اس وعدہ پر عورت نے طلاق حاصل کی کہ فلاں سے ہرگز شادی نہیں کروں گی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۹۳
زید کی پہلی بیوی سے جس نے زنا کیا کیا اس کا نکاح زید کی لڑکی سے جائز ہے	۲۹۳
اپنے چچا کی پوتی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۲۹۴
بیوی کو طلاق دے کر اس کی بہن سے شادی کر لی کیا حکم ہے۔	۲۹۴
جو ہندو لڑکی مسلمان ہوتی بلوغ کے بعد شادی کر سکتی ہے۔	۲۹۴

عنوان	صفحہ
سوتیلی ماں کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے جو دوسرے شوہر سے ہے	۲۹۵
جب مرد و عورت کو نکاح سے انکار ہو تو گواہوں کے کہنے سے نہیں ہوتا۔	۲۹۵
ہندو عورت جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح درست ہے۔	۲۹۶
مرتدہ سے نکاح کا جو عیسائی ہو گئی کیا حکم ہے	۲۹۶
حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے۔	۲۹۷
جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۹۹
بھتیری خالہ سے نکاح جائز ہے۔	۳۰۰
بھنگن سے بعد اسلام نکاح جائز ہے	۳۰۰
مرتد اسلام قبول کرے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔	۳۰۰
ان عورتوں سے نکاح درست ہے	۳۰۰
بھتیجہ کی ماں اور اس کی بیوی دونوں سے نکاح درست ہے	۳۰۱
مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے	۳۰۱
دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے۔	۳۰۲
جس عورت کو شوہر نے طلاق دیدی اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔	۳۰۲
بیوہ سے خود نکاح کرنا اور اپنے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرنا کیسا ہے	۳۰۳

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
لڑکے کی شادی شوہر کی لڑکی سے۔	۳۰۳
۷۰ سالہ بڈھا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے	۳۰۳
بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح۔	۳۰۴
تین طلاق کے بعد حلالہ ہوا اس نے وطی کے بعد طلاق دی پہلے شوہر نے اس عدت میں وطی کی نکاح کے لئے کیا حکم ہے	۳۰۴
ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا یوں ہی نکاح ہو سکتا ہے	۳۰۵
باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح جائز ہے	۳۰۵
بیوی کے لڑکے کی مطلقہ سے نکاح	۳۰۵
لڑکی کی شادی بیوی کے بھائی کے لڑکے سے درست ہے یا نہیں۔	۳۰۶
حرمت مصاہرت کے ہوتے ہوئے نکاح جائز نہیں۔	۳۰۶
دو خالہ زاد یا ماموں زاد بہنوں کا نکاح میں جمع کرنے کا مطلب۔	۳۰۷
بیوی کو چھوڑ کر سالی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۳۰۷
عدت کے بعد دوسرے یا پہلے شوہر سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۳۰۸
بیوی غیر مدخولہ کو طلاق دی اب بغیر نکاح اس کو نہیں رکھ سکتا۔	۳۰۹
لڑکی کی شادی ماموں کے لڑکے سے درست ہے	۳۰۹
حاملہ من الزنا کی اولاد اور اس کی شادی۔	۳۱۰
مرزئی لڑکی سے شادی درست نہیں ہوتی مرزئی سے شادی درست ہے۔	۳۱۰
وکیل کہتا ہے لڑکی نے اجازت دی اور لڑکی انکار کرتی ہے نکاح ہوا یا نہیں۔	۳۱۱
ایک بہن کو طلاق دلوا کر دوسری سے شادی کرنی	۳۱۲
بیوی کو طلاق دیکر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے تو درست ہے یا نہیں	۳۱۲
حمیدہ کو نیک بتا کر نکاح کرایا اور بعد میں فاحشہ نکلی اور آتشک میں مبتلا نکاح ہوا یا نہیں۔	۳۱۳
چوتھا باب محرمات یعنی وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے	۳۱۴
پہلی فصل حرمت نکاح بسبب نسب	۳۱۴
علاتی بہن کے لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۳۱۴
سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۱۵
حقیقی بھانجا اور حقیقی بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۱۵
علاتی بہن کی پوتی حرام ہے۔	۳۱۶

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
ایک شوہر سے لڑکا ہو دوسرے شوہر سے لڑکی تو ان میں نکاح جائز نہیں۔	۳۱۶
محارم سے نکاح فاسد ہے یا باطل	۳۱۷
علاتی خالہ سے نکاح جائز نہیں۔	۳۱۷
بہن کی نواسی سے نکاح درست نہیں۔	۳۱۸
نکاح فاسد و باطل کا فرق۔	۳۱۸
اخیافی بہن کی دختر سے نکاح جائز نہیں۔	۳۱۸
سوتیلی بہن سے نکاح جائز نہیں۔	۳۱۹
بھانجی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۱۹
سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز نہیں	۳۲۰
نواسی سے نکاح حرام ہے اور اس کے معاون فاسق ہیں۔	۳۲۰
سوتیلے بھائی کی نواسی سے نکاح جائز نہیں	۳۲۱
علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔	۳۲۱
بھتیجا اور بھانجے سے نکاح درست نہیں۔	۳۲۱
چچازاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔	۳۲۲
علاتی نواسی سے شادی درست نہیں ہے۔	۳۲۲
نانا کی بیوہ حرام ہے۔	
لڑکی کے لڑکے کی زوجہ سے نکاح حرام ہے	۳۲۲
نانا کی غیر مدخولہ بیوہ سے نکاح درست نہیں	۳۲۳
ولا تنکحوا کی تفسیر۔	۳۲۳
منکوحہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے۔	۳۲۴
علاتی بہن کی اولاد سے نکاح	۳۲۵
دوسری فصل	۳۲۷
حرمتِ نکاح بسبب مصاہرت	
جس عورت کا پستان دبایا اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح جائز نہیں	۳۲۷
ساس کا بوسہ شہوت کے ساتھ لینے سے بیوی ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہے۔	۳۲۷
جس سالی کو شہوت سے چھوا وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوتی۔	۳۲۷
لڑکے کی بیوی کو شہوت سے چھوا مگر دو عادل گواہ نہیں، کیا حکم ہے۔	۳۲۸
محض اس گمان سے کہ ہندہ کے شوہر نے اس کی ماں سے وطی کی ہندہ حرام نہیں ہوتی	۳۲۹
سوتیلی لڑکے کی بیوی سے نکاح حرام ہے	۳۳۰
جوان ساس اور داماد دونوں ایک چادر میں سوئے تو حرمت مصاہرت ہوگی یا نہیں	۳۳۰
بیوی کے دھوکہ میں حالت شہوت میں لڑکی کو چھو دیا، کیا حکم ہے۔	۳۳۱
باپ کی منکوحہ سے بعد طلاق شادی جائز ہے یا نہیں۔	۳۳۲
منکوحہ کی ماں سے نکاح۔	۳۳۲

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر	۳۳۱
کسی نے سالی سے زنا کیا تو اسکی بیوی کیا کرے	۳۳۲
جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی پوتی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۳۴ / ″
بیٹے کی بیوی کو ننگی کر دیا اور سوائے جماع کے سب کیا تو کیا حکم ہے۔	۳۳۴
بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی تو کیا حکم ہے۔	۳۳۵
بیٹے کی بیوی کا دعویٰ ہے کہ خسر نے اسکے ساتھ زنا کیا خسر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۳۳۶
جس سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۳۶
ایک لڑکی نابالغہ سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی وہ مرگئی اب اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۳۷
زید کے باپ نے جب اسکی بیوی سے زنا کیا تو زید کی بیوی اس پر حرام ہوگئی	۳۳۷
ساس سے زنا کے بعد بیوی ہمیشہ حرام ہو جاتی ہے۔	۳۳۸
مطلقہ غیر مدخولہ بیوی کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۳۳۹
بوسہ لیا اور انزال ہوا تو بھی حرمت ثابت ہوگی	۳۳۹

عنوان	صفحہ
اپنی لڑکی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں	۳۴۰
جس چچی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۴۰
بیٹا نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو وہ اس کے باپ پر حرام ہوئی یا نہیں۔	۳۴۱ / ″
غلطی سے رات میں ماں یا ان کو ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے۔	۳۴۱
مزنیہ کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے	۳۴۱
جو لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے جماع کا اقرار کرے اس کا اعتبار ہوگا یا نہیں۔	۳۴۲
بیوی نے کہا کہ میرے ساتھ شوہر کے باپ نے زنا کیا حرمت ثابت ہوئی یا نہیں	۳۴۲
ساس یا بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھونے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے	۳۴۳
حالت شہوت میں ساس نے عمداً داماد کو چھوا تو کیا حکم ہے۔	۳۴۳
جو بیوی فوت ہوگئی اس کی لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۴۳
سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام نہ ہوئی لیکن ساس سے زنا کیا تو حرام ہوگئی	۳۴۴
بیٹے کی بیوہ سے نکاح حرام ہے جو اولاد ہو چکی اس کی پرورش کی جائے۔	۳۴۵
نامرد لڑکے کی بیوی بھی باپ کیلئے حرام ہے	۳۴۵

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دیکر اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے۔	۳۴۶
بیوی کی ماں سے نکاح حرام ہے۔	۳۴۷
جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ کے لئے حرام ہے۔	۳۴۷
دادائی موطوءہ سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ درمیان میں مرتد ہوگئی ہو	۳۴۸
زانی کے پسر سے مزنیہ کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۳۴۸
ماں سے زنا کرنے کے بعد اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے اسی طرح جس لڑکی سے دادی کی اس کی ماں حرام ہے	۳۴۹
عورت نے جس نابالغ سے زنا کیا اس سے اس کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۵۰
نو سالہ لڑکی جس کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۳۵۱
خسر زنا سے انکار کرتا ہے بہو بیان کرتی ہے کیا حکم ہے	۳۵۰
شہوت سے چھونے سے حرمت تاب ہوتی ہے صرف صورت دیکھنے سے نہیں	۳۵۲
زنا کا الزام ہے زانی مزنیہ انکار کرتے ہیں۔ گواہ صرف ایک شخص ہے، کیا حکم ہے۔	۳۵۳
ایک نے بستان پکڑنا بیان کیا دوسرے نے بوسہ لینا کیا حکم ہے۔	۳۵۴
جس نامحرم کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۵۴
زانیہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کے بعد دوسرا نکاح کب درست ہے۔	۳۵۵
بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں۔	۳۵۵
حرمت مصاہرت کس عضو کو دیکھنے سے ہوتی ہے۔	۳۵۶
ماں بیٹی دونوں سے تعلق ہو تو نکاح کس سے جائز ہے	۳۵۶
جس عورت سے زنا کیا اسکی لڑکی سے نکاح	۳۵۷
جس سے باپ نکاح کرنا چاہتا ہے لڑکا کہتا ہے اس سے میں نے زنا کیا، کیا حکم ہے	۳۵۷
غیر مدخولہ کی ماں کا بوسہ لیا تو کیا حکم ہے۔	۳۵۷
باپ جب بیٹے کی بیوی سے زنا کرے تو لڑکے پر حرام ہوگئی یا نہیں	۳۵۷
بیٹے کی عورت کو شہوت سے چھوئے تو کیا حکم ہے	۳۵۸
مرد و عورت ایک چارپائی پر سوتے تو عورت کی لڑکی سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۳۵۹

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	نمبر	عنوان	صفحہ
نرس چھوٹے بچے کا پیشاب پیتی ہے تو کیا حکم ہے	۳۵۹	مسمات بالشہوت کی دوکن کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں۔	۳۶۷
دودھ شریک بہن سے زنا کیا تو کیا حکم ہے۔	۳۶۰	جو دادی مسمات بالشہوۃ ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۶۷
لڑکی پر نیت بد کی تو کیا حکم ہے	۳۶۱	جس نابالغہ کو شہوت سے چھوا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۶۷
ماں بیٹی دونوں سے جو زنا کرتا ہو اسکا حکم	۳۶۲	بیٹے کی بیوہ سے نکاح جائز نہیں۔	۳۶۸
سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملادے تو کیا حکم ہے	۳۶۲	ساس کے ساتھ پہلے زنا کا اقرار کیا پھر انکار کیا حکم ہے۔	۳۶۸
گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں۔	۳۶۳	جس ہندو عورت سے زنا کیا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا ہے	۳۶۹
ربیبہ سے نکاح درست نہیں۔	۳۶۴	جس کافرہ عورت کو شہوت سے چھوا اسکی مسلمان لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۶۹
بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بہن کو پھوپھی بھتیجی یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۳۶۴	بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دیدی تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح ہو سکتا ہے	۳۷۰
جس عورت سے باپ بیٹے دونوں کا ناجائز تعلق رہا اس عورت سے ان میں سے کسی کا نکاح درست نہیں	۳۶۴	وہ حرام لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۷۰
زنا سے جو بھتیجہ ہے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں۔	۳۶۵	آٹھ سالہ بچی کو چھو دیا کیا حکم ہے	۳۷۰
حرمت مصاہرت کے جب گواہ شرعی نہ ہوں تو کیا حکم ہے۔	۳۶۶	لوگوں نے کہا مگر خود وہ ساس سے ملوث ہونے کا انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۳۷۱
بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں	۳۶۶	ساس کہتی ہے مگر داماد زنا کا منکر ہے کیا حکم ہے۔	۳۷۲
		بیٹی باپ پر بدنیتی کا الزام لگاتی ہے اور باپ منکر ہے کیا کیا جائے۔	۳۷۲

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی، تو کیا حکم ہے	۳۷۳
شہوت سے ہاتھ لگایا پہلے انزال نہ ہوا دوسری بار ہوگیا کیا حکم ہے۔	۳۷۳
دو مرد کی گواہی سے حرمت ثابت ہوجائیگی	۳۷۴
غلطی سے دختر پر جا پڑا کیا حکم ہے۔	۳۷۴
کمال الدین کی ماں سے جس نے زنا کیا اس کی لڑکی سے کمال کی شادی جائز ہے یا نہیں۔	۳۷۵
رات میں لڑکی یا ساس پر ہاتھ پڑجائے اور شہوت ہو تو کیا حکم ہے۔	۳۷۶
موطوئہ کی لڑکی کو بیوی بنا کر رکھنا کیسا ہے اور اس کی اولاد کا کیا حکم ہے۔	۳۷۷
مدخولہ بیوی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے	۳۷۷
چار سال کی لڑکی کو چھونے سے حرمت مصاہرت نہیں ثابت ہوتی	۳۷۹
خوش دامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے۔	۳۸۰
بیوی قادیانی ہوگئی، قادیانی سے شادی کرلی اب اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے	۳۸۱
عورت کہے کہ خسر نے زنا کیا، اور اس کا شوہر انکار کرے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔	۳۸۲

عنوان	صفحہ
بیٹے کی بیوی کا ہاتھ پکڑا، مگر شہوت کا علم نہیں کیا حکم ہے۔	۳۸۲
عورت سے اس کے شوہر کا نانا زنا کرے تو کیا حکم ہے۔	۳۸۳
ربیبہ سے زنا کا انکار کیا پھر اقرار کرلیا پھر انکار، کیا حکم ہے۔	۳۸۳
خسر نے زنا کیا مگر نہ گواہ ہیں اور نہ وہ اقرار کرتا ہے۔ کیا حکم ہے۔	۳۸۴
ساس نے داماد کو بوس وکنار کیا کیا حکم ہے۔	۳۸۵
ساس کی پستان پکڑی بیوی حرام ہوئی یا نہیں۔	۳۸۶
بیٹا نے کہا کہ میرے باپ نے میری بیوی سے زنا کیا پھر خود انکار کیا، کیا حکم ہے۔	۳۸۶
حرمت مصاہرت میں کافر حاکم کی تفریق درست ہے یا نہیں۔	۳۸۸
ساس نے داماد کا بوسہ لیا اور داماد کو انزال ہوگیا حرمت ثابت نہیں ہوتی	۳۸۹
زید کا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار حرمت کے لئے کافی نہیں۔	۳۸۹
حرمت مصاہرت کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں	۳۹۱

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
لڑکی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام ہو جاتی ہے	۳۹۱
جب داماد خوشدامن سے زنا کا اقرار کرے تو بیوی حرام ہو جائیگی	۳۹۱
خوشدامن کے داماد کے ہاتھ پر چادر رکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی	۳۹۲
تیسری فصل	
وہ عورتیں جن دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے	۳۹۳
مریم نے جب زید کی بیوی کا دودھ پیا تو کیا مریم یا اس کی لڑکی کے ساتھ زید کے بیٹے کی شادی جائز ہے۔	۳۹۳
بچی نے صرف منہ لگایا تو کیا اس سے حرمت ثابت ہو گئی۔	۳۹۴
پلانے والی کو دودھ پلانا صحیح یاد نہیں ہے کیا حکم ہے۔	۳۹۵
مرنے والی بیوی نے کہا کہ میں نے فلاں لڑکی کو دودھ پلایا ہے تم شادی نہ کرنا کیا حکم ہے۔	۳۹۵
جب خالہ کا دودھ پیا تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۳۹۶
ہندہ نے جس لڑکے کو دودھ پلایا اس کی شادی ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں	۳۹۷
جس سالی کی لڑکی نے اس کی بھاوج کا دودھ پیا ہے اس سے شادی جائز نہیں	۳۹۷
تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی	۳۹۷
جس کی نانی کا دودھ پیا ہے اس کے نواسے سے نکاح جائز نہیں۔	۳۹۸
زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا اب زید کے بیٹے کی شادی عائشہ سے درست ہے یا نہیں۔	۳۹۹
رضائی دادا اور نانا کی بیوی کیوں حرام ہے اور شرح وقایہ کی عبارت کا مطلب	۳۹۹
جس عورت کا دودھ پیا ہے اسکی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۴۰۱
رضائی بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۴۰۱
رضائی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے	۴۰۲
دو بہنوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی بعض اولاد کو دودھ پلایا اور بعض کو نہیں تو ان میں شادی کا کیا حکم ہے	۴۰۲
جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا اس کا نکاح اس کی نواسی سے جائز نہیں	۴۰۳
رضائی بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں	۴۰۴

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
ساٹھ سالہ ضعیفہ نے بچہ کو چھاتی میں لگایا اور پانی نکلا کیا حکم ہے۔	۴۰۴
رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں ہوا اور جو خرچ ہوا اس کا ہوا۔	۴۰۵
ایک عورت نے عمر کو دودھ پلایا اور اس کی دختر نے میرن کو تو ان دونوں میں شادی جائز ہے یا نہیں۔	۴۰۵
جس لڑکے نے دودھ پیا ہے اسکی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے	۴۰۶
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے۔	۴۰۶
جب نانی نے دودھ پلایا تو ماموں کی لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا	۴۰۷
عورت انکار کرے اور گواہ گواہی دیں تو کیا حکم ہے	۴۰۷
دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے جائز نہیں	۴۰۹
سوتیلی دادی کا دودھ پیا تو کیا اس کا نکاح پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے درست ہوگا۔	۴۰۹
بہن کے لڑکے کے منہ میں چھاتی دیدی کیا حکم ہے۔	۴۱۰
جس بھائی نے دودھ نہیں پیا ہے اسکی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی	۴۱۰

عنوان	صفحہ
سے جائز ہے۔	۴۱۰
بیوی کی چھاتی منہ میں لینا کیسا ہے۔	۴۱۱
ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کے لئے کافی نہیں۔	۴۱۲
ایک عورت کی گواہی ایک مانتا ہے ایک نہیں فیصلہ فرمائیں۔	۴۱۲
جس نے دودھ پیا اگر اس کی عمر دو سال ہے یا ڈھائی سال تو کیا حکم ہے	۴۱۳
دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچہ نے منہ میں لی اور اس کو پانی آیا کیا حکم ہے۔	۴۱۳
نانی نواسہ کو دودھ پلانے کا اقرار کرتی ہے تو کیا اس کی شادی اس کی نواسی سے ہوگی یا نہیں۔	۴۱۴
زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا اس سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۴۱۴
جس لڑکے نے کسی کی بیوی کا دودھ پیا اس لڑکے کی بیوہ سے نکاح کیسا ہے	۴۱۵
جس نے پھوپھی کا دودھ پیا اس کا نکاح اس کی لڑکی سے جائز نہیں۔	۴۱۶
رضاعی ماں باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے۔	۴۱۶
رضاعی برادر زادی سے اس کے بھائی کا نکاح جائز ہے۔	۴۱۶

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
جس پھوپھی کا دودھ پیا اس کی اس لڑکی سے بھی نکاح جائز نہیں جو دوسرے شوہر سے ہو	۴۱۷
رضاعی نواسہ کی شادی اس لڑکی سے جائز نہیں ہے جس کو اس کی دوسری بیوی نے دودھ پلایا۔	۴۱۷
اپنی مرضعہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۴۱۸
جس پوتے نے دادی کا دودھ پی لیا اس کا نکاح اپنے چچا کی لڑکی سے جائز نہیں	۴۱۸
نسبی بھائی کی رضاعی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۴۱۹
رضاعی باپ کی موطوئہ حرام ہے یا حلال	۴۱۹
دھوکہ سے دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے۔	۴۲۰
عبارت ذیل کا مطلب۔	۴۲۱
بیوی کے رضاعی لڑکے کی بیوی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۴۲۲
افادہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا تو کیا اس سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں	۴۲۲
بوڑھی عورت نے بچہ کو چھاتی سے لگایا اور اسے پانی آیا حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔	۴۲۳
چھ میں نکال کر دودھ پلایا رضاعت ثابت ہوتی یا نہیں۔	۴۲۳
سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا اب اسکی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں۔	۴۲۴
نادانستہ میں نکاح ہو جائے تو کیا حکم ہے۔	۴۲۴
صورت مذکورہ میں خلوت کے بعد تفریق ہو تو کیا حکم ہے۔	۴۲۴
خلوت سے پہلے تفریق ہو تو۔	۴۲۴
اس نکاح سے جو بچہ پیدا ہوا اس کے نسب کا کیا حکم ہے	۴۲۴
جس لڑکے نے دودھ نہیں پیا اس کا نکاح جائز ہے۔	۴۲۵
ضعیفہ کا جس لڑکی نے دودھ پیا ہے اسکی شادی ضعیفہ کے پوتے سے درست ہے یا نہیں۔	۴۲۶
جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ میں نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے کیا حکم ہے	۴۲۶
جس نے نانی کا دودھ پیا اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز نہیں	۴۲۷
صرف دودھ پلانے والی عورت کہتی ہے گواہ نہیں کیا حکم ہے	۴۲۷
جس نیت سے بھی مدت رضاعت میں	۴۲۸

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دودھ پلایا حرمت ثابت ہو گئی	۴۲۶	شادی ... [illegible]	۴۳۴
جس نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے اس سے اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتے	۴۲۸	[illegible]	۴۳۵
دودھ پینا بعد ثبوت رضاعت ثابت ہو گیا حکم ہے	۴۲۹	رات ... [illegible] ... کیا حکم ہے	۴۳۵
ایک بیوی نے جس لڑکی کو دودھ پلایا دوسری بیوی سے جو لڑکا ہے اس کا نکاح اس سے درست نہیں	۴۳۰	شادی ... [illegible]	۴۳۶
بڑی بہن نے چھوٹی کو دودھ پلایا دونوں کی اولاد میں شادی جائز نہیں	۴۳۰	[illegible] ... کیا حکم ہے	۴۳۶
حقیقی بھائی کی رضاعی لڑکی کی بیٹی سے نکاح	۴۳۰	**چوتھی فصل — حرمت نکاح بسبب جمع**	۴۳۷
جس عورت نے دودھ پلایا اس بچہ سے عورت کی بیٹی کا نکاح نہیں ہو سکتا	۴۳۱	بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح باطل ہے اولاد ثابت النسب ہوگی اور وہ وارث	۴۳۸
جس غیر مسلم لڑکی کو ایک عورت نے دودھ پلایا اس سے عورت کے بھائی کی شادی جائز ہے یا نہیں	۴۳۲	دو حقیقی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے	۴۳۸
جس لڑکی کو کسی کی ایک بیوی نے دودھ پلایا ہو اس سے اس کے اس لڑکے کی شادی جائز ہے یا نہیں جو دوسری بیوی سے ہے	۴۳۳	سالی ... سے نکاح درست ہے یا نہیں	۴۳۹
بھائی نے بہن کا دودھ پیا تو ان دونوں کی اولاد میں شادی ہو گی یا نہیں	۴۳۳	[illegible] ... درست نہیں ہے	۴۳۹
دو ڈھائی سال کے درمیان دودھ پیا تو کیا حکم ہے	۴۳۴	[illegible] ... سے نکاح درست ہے یا نہیں	۴۴۰
		[illegible] ... نکاح درست ہے یا نہیں	۴۴۰

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
بھائی کی بیوہ سے جو اس کی بیوی کی بہن ہے نکاح جائز نہیں۔	۴۴۰ //
پھوپھی بھتیجی کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے	۴۴۰
پہلی بہن کو طلاق دیکر اسی مجلس میں دوسری بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں	۴۴۰
بیوی کی بھانجی سے نکاح	۴۴۱
جس کے نکاح میں کسی عورت کی بھتیجی ہو پھر وہ عورت اس مرد سے نکاح نہیں کر سکتی	۴۴۱
پھوپھی کے ہوتے ہوئے پھوپھا سے نکاح جائز نہیں۔	۴۴۲
بیوی کے رہتے ہوئے سالی یا سالی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۴۴۲
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی نابالغ بہن سے بھی نکاح حرام ہے۔	۴۴۲
ماں شریک دو بہنیں ایک مرد کے نکاح میں نہیں آسکتیں۔	۴۴۳
پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں۔	۴۴۳
بیوی کے مرنے کے بعد خوش دامن کی بہن سے نکاح جائز ہے۔	۴۴۴
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنے والے کا کیا حکم ہے۔	۴۴۴

عنوان	صفحہ
دو علاتی بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔	۴۴۵
دو اخیافی بہن سے نکاح جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے۔	۴۴۵
بیوی کے ہوتے ہوئے سالے کی نواسی سے نکاح جائز نہیں۔	۴۴۶
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے یا نہیں	۴۴۶
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن حرام ہے اور صحبت کے بعد عدت و مہر لازم۔	۴۴۶
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضائی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں اسی طرح رضائی بھتیجی سے بھی	۴۴۷
بیوی اور اس کے پہلے شوہر کی لڑکی کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں	۴۴۸
بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اور زنا بر جاں میں	۴۴۹
دو رضائی بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے	۴۴۹
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۴۵۰
بیوی کے ہوتے ہوئے پھوپھا نے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کیا پھر باپ نے اسکا دوبارہ نکاح کر دیا	۴۵۰

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
کون درست ہے ۔	۴۵۰
مندرجہ ذیل رشتہ کی دو عورتوں کو جمع کرنا کیسا ہے ۔	۴۵۱
بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۴۵۲
بیوی کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۴۵۲
ایک شخص دو بہنوں سے نکاح کرلیا کیا کیا جائے	۴۵۳
دو بہن سے نکاح اور انکی اولاد کا حکم ۔	۴۵۳
پانچویں فصل حرمت نکاح بسبب اختلاف مذہب!	۴۵۴
غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر مانے وہ مرتد ہے اس سے نکاح جائز نہیں ۔	۴۵۴
سنی لڑکی کا نکاح قادیانی سے درست نہیں اور اگر نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہوگیا تو نکاح باطل ہوگیا	۴۵۵
شیعہ، اہل قرآن وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۴۵۵
مسلمان کی شادی عیسائی عورت سے	۴۵۵
مرزائی لڑکی سے نکاح اور تعلق کا حکم	۴۵۶
جو شیعہ قرآن کو محرف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں	۴۵۶
مرزائی سنیہ کا نکاح درست نہیں	۴۵۷

عنوان	صفحہ
جس نے کلمۂ کفر کہا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں ۔	۴۵۷
مرزائی سے نکاح پڑھانیوالے اور اس میں شرکت کرنے والے کا حکم ۔	۴۵۸
شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے	۴۵۸
سنی مرد کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں	۴۶۰
مرتدہ مطلقہ کو مسلمان کرکے دوسرا شخص شادی کرسکتا ہے یا نہیں	۴۶۰
تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں	۴۶۱
شیعہ سنی شادی میں اولاد کا حکم ۔	۴۶۱
فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۴۶۲
تبرائی شیعہ کی شادی میں حصہ لینے والے کا حکم	۴۶۲
باپ نے شیعہ سے نکاح کردیا پھر دوسرے سنی سے کردیا کیا حکم ہے	۴۶۳
سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی اب کیا کرے	۴۶۴
مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے ۔	۴۶۵
چھٹی فصل حرمت نکاح بسبب حق غیر	۴۶۶
دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں	۴۶۶
غیر مطلقہ منکوحۃ الغیر سے شادی اور اس کے معاون ۔	۴۶۶

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
دوسرے کی منکوحہ سے شادی اور اس سے جو لڑکا ہو اس کا حکم۔	۴۶۷
منکوحہ بلا طلاق کا دوسرا تیسرا جو تھا اور پانچواں نکاح درست نہیں۔	۴۶۷
جو نکاح عدت سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے ہو وہ جائز ہوگا یا نہیں۔	۴۶۸
عدت میں نکاح سے جو اولاد ہوئی اسکا نسب	۴۶۸
غیر کی منکوحہ سے جو نکاح کو درست بتائے اس کا حکم۔	۴۶۸
شوہر پاگل ہو اور نان نفقہ کی خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔	۴۶۹
منکوحہ کا دوسرا زبردستی والا نکاح جائز نہیں	۴۷۰
جس کو کالا پانی کی سزا ہو گئی اس کی بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں	۴۷۰
نکاح کے بعد انکار کرنے سے نکاح رہتا ہے یا نہیں۔	۴۷۱
مطلقہ نے طلاق کے بعد دوسرا نکاح کر لیا اب بذریعہ عدالت اسکو حاصل کیا کیا حکم ہے	۴۷۱
نکاح ہوا مگر انگوٹھا نہیں لگایا کیا حکم ہے	۴۷۲
خاوند سے عاجز ہو کر پیشہ عصمت فروشی کر لیا اب دوسرے سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔	۴۷۲
نکاح عدالت انگلشیہ کے فیصلہ سے	۴۷۳

عنوان	صفحہ
ختم نہیں ہوتا۔	
جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	
منکوحہ نے بلا طلاق جو دوسرا تیسرا نکاح کیا وہ صحیح نہیں ہوا	
ولی کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح ہو جاتا ہے وہ بلا طلاق دوسری شادی نہیں کر سکتی	
شوہر چوری کی وجہ سے جیل چلا جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں	
اگر کوئی عورت سرکار کی عدالت سے شوہر کے خلاف فیصلہ حاصل کرے تو کیا حکم ہے	
دادا نے نابالغہ کا نکاح کر دیا مگر اب شوہر خبر نہیں لیتا کیا کیا جائے۔	
شوہر کی موجودگی میں جس غیر کا حمل رہ گیا اس سے نکاح۔	
شوہر کے مرنیکے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے	
شریر شوہر بھی جب تک طلاق نہ دے دوسرا نکاح درست نہیں۔	
بلا طلاق پندرہ سال سے دوسرے کے گھر میں ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں	
بد دین جاہل شوہر کی بیوی بھی بلا طلاق دوسری شادی نہیں کر سکتی	
عورت بلا فسخ یا بلا طلاق دوسرے سے	

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
نکاح نہیں کر سکتی ۔	۴۷۸
صرف وہم سے شوہر کو مردہ سمجھ کر نکاح کرنا درست نہیں	۴۷۸
شوہر کا دعوی سرکاری عدالت خارج کردے تو اس سے عورت کو شادی کا حق نہیں ہوتا ۔	۴۷۹
شوہر گھر سے نکال دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	۴۸۰
جو عورت بیس سال سے شوہر سے علیحدہ ہو نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	۴۸۰
عدالت کے فیصلہ کے باوجود بلا طلاق منکوحہ کا غیر سے نکاح جائز نہیں ۔	۴۸۱
نکاح جب خفیہ سے کر دیا گیا ہو تو دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں	۴۸۱
دائم الحبس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ۔	۴۸۲
عدت کے اندر نکاح جائز نہیں ایسا کرنے کرانے والے فاسق ہیں ۔	۴۸۳
جس عورت کا شوہر مرجائے فوراً نکاح کر سکتی ہے ۔	۴۸۳
بالغہ کا پہلا نکاح درست ہوا تو دوسرا نکاح جائز نہیں	۴۸۴
جس کا شوہر مرگیا اس کا عدت کے اندر نکاح درست نہیں ۔	۴۸۵
ایک دو طلاق بعد پہلے شوہر سے نکاح درست ہے	۴۸۵
بسم اللہ کے باپ کا نام نہ بتاؤں تو طلاق ۔ کیا حکم ہے	۴۸۶
وجہ کچھ بھی ہو منکوحہ کا بلا طلاق نکاح درست نہیں ۔	۴۸۷
توبہ کرے اور پھر عدت بعد نکاح کرے تو	۴۸۷
پہلے شوہر نے جب طلاق نہیں دی ہے تو دوسرا نکاح جائز نہیں ہوا ۔	۴۸۷
شوہر گم ہوجائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں ۔	۴۸۸
شوہر پاگل ہوجائے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں	۴۸۸
جس عورت کو شوہر نے سترہ سال سے چھوڑ رکھا ہے وہ کیا کرے	۴۸۹
ساتویں فصل **حرمت نکاح بسبب طلاق**	۴۹۰
غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں ۔	۴۹۰
اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح ۔	۴۹۰
شوہر نادانی سے سب وطی سے پہلے طلاق	۴۹۰

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
۰۰ ی تو وہ پہلے شوہر کیلئے جائز نہیں ہوگی	۴۹۰
حلالہ میں مراہق سے نکاح کرے تو کیا حکم ہے	۴۹۱
حلالہ کے بعد نکاح درست ہے اور حلالہ کی نیت سے نکاح مکروہ تحریمی ہے۔	۴۹۱
حلالہ میں ولی شرط ہے۔	۴۹۲
حلالہ کیلئے چھوٹے بھائی سے نکاح کردیا کیا حکم ہے۔	۴۹۳
مدخولہ سے تین طلاق کے بعد بلاحلالہ نکاح درست نہیں۔	۴۹۴
مطلقہ مغلظہ کی شادی تین حیض کے بعد جائز ہے اور پہلے شوہر سے بلاحلالہ درست نہیں	۴۹۴
حلالہ میں اختلاف ہوا شوہر ثانی کہتا ہے صحبت نہیں ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی کیا حکم ہے۔	۴۹۵
دباؤ سے تین طلاق دلوادی تو پھر نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔	۴۹۵
تین طلاق بعد پہلے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتی جب تک دوسرا شوہر طلاق نہ دیدے۔	۴۹۵
حلالہ کی صورت، مگر نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۴۹۶
تین طلاق کے بعد جماع حرام ہے اور عدت میں نکاح درست نہیں۔	۴۹۷
مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہوگئی تو اب پہلے شوہر کے لئے بلاحلالہ جائز ہوگی یا نہیں۔	۴۹۸
آٹھویں فصل **متفرق مسائل نکاح!**	۴۹۹
چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں۔	۴۹۹
زانیہ کے معاون گنہ گار ہیں۔	۴۹۹
کسی کی ساس جب اس کی بیوی کو نہ آنے دے تو کیا حکم ہے۔	۴۹۹
سرکاری فیصلہ سے اصل نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا۔	۵۰۰
فلاں کام کریں تو کعبہ سے پھر جائیں پھر کیا تو نکاح رہا یا ٹوٹ گیا۔	۵۰۰
نابالغ و نابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا حکم ہے۔	۵۰۱
زوجہ سے نوالفت کی تو کیا حکم ہے	۵۰۱
دو چسپیدہ لڑکیاں ہیں ان کا نکاح کیسے کیا جائے	۵۰۱
اس دور کی زرخرید عورت سے بلا نکاح وطی درست نہیں نکاح ضروری ہے۔	۵۰۲

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
پندرہ سال تک شوہر خبر نہ لے تو بھی نکاح باقی رہتا ہے۔	۵۰۲
بیوی کی بہن سے زنا موجب حرمت یا فسخ نکاح نہیں۔	۵۰۲
لڑکی والے کا لڑکے والے سے روپیہ لینا جائز نہیں۔	۵۰۳
شوہر نے عورت سے کہا تیرا فلاں سے تعلق ہے اب اسے رکھ سکتا ہے یا نہیں	۵۰۳
لڑکی کی شادی کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں	۵۰۳
حاملہ عن الزنا سے نکاح اور برادری سے خارج کرنا کیسا ہے۔	۵۰۴
ایک جواب کے متعلق استفسار	۵۰۴
لڑکی کے ولی کو شوہر یا اس کے ولی سے روپیہ لینا درست نہیں	۵۰۵
کسی عیب کی وجہ سے شادی نہ ہو تو روپیہ دیکر شادی کرنا کیسا ہے	۵۰۵
شوہر کے مرنیکی اطلاع پاکر بعد عدت عورت نے نکاح کرلیا پھر شوہر آگیا کیا حکم ہے	۵۰۶
جس سے شادی کروں اس پر تین طلاق اب نکاح کی کیا صورت ہے	۵۰۶
جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ تین طلاق اب کیا تدبیر کی جائے۔	۵۰۷
شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک	۵۰۷

عنوان	صفحہ
لے جا سکتا ہے یا نہیں۔	۵۰۷
شادی پر طلاق معلق کردے تو نکاح کی کیا صورت ہے۔	۵۰۸
طلاق کے بعد مطلقہ کو علیحدہ گھر میں رکھنا درست ہے	۵۰۹
راجعہ کو شوہر رخصت کرا سکتا ہے	۵۰۹
اس شرط پر نکاح کیا کہ اس گھر میں رہا تو نکاح ورنہ نہیں شوہر نکاح کے بعد لے گیا کیا حکم ہے	۵۱۰
عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اور قاضی نکاح پڑھادے تو مجرم نہیں	۵۱۰
منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح بہتر ہو تو وہاں کرنا درست ہے	۵۱۱
غیر مطلقہ کو کوئی زبردستی رکھے تو برادری کو کیا چاہئے۔	۵۱۱
لڑکے نے اقرار کیا کہ سسرال میں رہیگا اب وہ اس پر قائم نہیں کیا حکم ہے۔	۵۱۲
ماں کی وصیت نکاح کے باب میں واجب العمل ہے یا نہیں۔	۵۱۲
کسی کی بیوی جب جھوٹا دعوی کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے۔	۵۱۳
جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اسکا کیا حکم ہے	۵۱۳
دو بہن جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی۔	۵۱۳

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوان	صفحہ
اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں	۵۱۴
بیوی کی تبدیلی	۵۱۵
حرام وناجائز نکاح پڑھانے والا	۵۱۵
اولاد کے باب میں شوہر کا وعدہ نکاح پورا کرنا کیسا ہے	۵۱۵
گناہ سے بچانے کے لئے مواقف سے شادی بہتر ہے یا فساد ان میں	۵۱۶
سرکاری عدالت سے طلاق کی ڈگری ملنے سے طلاق نہیں ہوتی	۵۱۶
نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے اور اولاد اکبر کسے کہتے ہیں	۵۱۶
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۵۱۷
آزاد کروں گا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا	۵۱۸
نکاح کے بعد لڑکی بالغ ہوگئی مگر لڑکا نابالغ ہے کیا کیا جائے	۵۱۸
بمشیر سے زنا کا مرتکب ہوا اس کی سزا	۵۱۹
جس بیوی کو ابھی حیض شروع نہیں ہوا اس سے وطی	۵۱۹
عزل کب درست ہے	۵۱۹
سرکاری عدالت نے فاسق گواہوں سے جو ثابت کیا وہ صحیح نہیں	۵۱۹
ختنہ شعار اسلام ہے مگر رخصتی اس پر موقوف نہیں	۵۲۰
مندرجہ صورت میں کیا حکم ہے	۵۲۰
اٹھارہ سال غائب رہنے کے بعد جو عورت آئے اسکا نکاح باقی ہے یا نہیں	۵۲۱
بارات کو کھانا دینا اور کھانا کیسا ہے	۵۲۱
شوہر و بیوی ایک پیر سے مرید ہوں تو اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑتا	۵۲۲
بیوی سے جماع کے لئے کوئی عمر متعین نہیں	۵۲۳
منکوحہ سے ہمبستر ہونے کے لئے اس کے ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں	۵۲۳
رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح	۵۲۳
نافرمانی کی وجہ سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی	۵۲۴
ایسے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں	۵۲۴
ایسے مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے	۵۲۵
بدعت کرنے والی عورتوں کا نکاح رہتا ہے یا نہیں	۵۲۵
جو بیوی سے زنا کا پیشہ کراتے اس کا نکاح رہتا ہے یا نہیں	۵۲۵
زنا کے بعد بھی نکاح باقی رہتا ہے	۵۲۶

Maktaba Tul Ishaat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ہفتم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل و مدلل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

خاکسار مرتب کا دل حمد و شکر سے لبریز ہے کہ فتاویٰ کی ساتویں جلد طبع ہو کر آج ملک و ملت کے سامنے پیش ہو رہی ہے، اگر کاتبوں کی وعدہ خلافی اور ٹال مٹول کی مصیبت پیش نہ آئی ہوتی، تو سال ڈیڑھ سال پہلے ہی طبع ہو چکی ہوتی، مگر جو کام اپنے اختیار میں نہیں اس میں آدمی کر بھی کیا سکتا ہے۔

زیر نظر جلد کتاب النکاح سے متعلق ہے، اس میں اس کے چار ابتدائی ابواب پوری تفصیل سے آئے ہیں، پانچویں باب سے بقیہ حصہ اگلی جلد میں آ رہا ہے۔

ترتیب و تزئین اور حوالجات میں اپنی سی ساری محنت و کاوش کی گئی ہے، کامیابی رب العزت کے ہاتھ ہے۔ اس جلد میں مسائل کی تعداد ۸۶۹ ہے، اور یہ ۵۲۸ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ مرتب کی یہ سعی و پیہم قبول فرمائیں اور مسلمانوں کو اس سلسلہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقع عنایت کریں۔

بحمداللہ علماء و مشائخ، طلبہ علوم دینیہ اور دوسرے اہل علم میں فتاویٰ کا یہ سلسلہ پسند کیا جا رہا ہے۔ اب تمام شائع شدہ جلدوں کا جدید اڈیشن آنا شروع ہو گیا ہے۔ گذشتہ سال جلد اوّل کا دوسرا اڈیشن آیا تھا۔ اس سال جلد دوم کا دوسرا اڈیشن آیا اور جلد سوم کا دوسرا اڈیشن آ رہا ہے، بلکہ جلد چہارم کا دوسرا اڈیشن بھی اسی سال لانا پڑے گا۔

عبادات میں نماز اور معاملات میں نکاح و طلاق کا مسلمانوں میں جو درجہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان سے ہر عاقل بالغ مسلمان کو دن رات واسطہ پڑتا ہے اور زمانہ کی رفتار کے پیش نظر مسائل کی نئی نئی صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نکاح و طلاق سے متعلق جس جس نوع اور جتنے سوالات دارالافتاء میں آتے ہیں۔ دوسرے مسائل

Maktaba Tul Ishaat.com

اس تعداد میں نہیں آتے، یہی وجہ ہے کہ مکررات کا کافی حصہ حذف کرنے کے بعد بھی مسائل کی تعداد کم ہوتی نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن قدس سرہٗ کے فتاویٰ کی یہ ترتیب وتزئین خاکسار کے ہاتھ مکمل ہوکر ملت اسلامیہ کے سامنے آجائے تاکہ مرتب مطمئن ہوکر کہہ سکے ؎ شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر خاکسار اس جلد کی اشاعت پر اپنے اساتذہ کرام، اراکین مجلس شوریٰ اور سرپرست شعبہ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کی خدمت بابرکت میں ہدیۂ عقیدت ومحبت اور جذبۂ امتنان وتشکر نہ پیش کرے جن کی تعلیم وتربیت، حوصلہ افزائی وقدردانی اور دعاؤں سے یہ حقیر اس خدمت گرامی کے لائق ہوسکا رب العالمین ان تمام حضرات کا سایہ عاطفت تادیر ملک وملت پر قائم رکھے اور خاکسار کو اخلاص کے ساتھ علمی اور دینی کاموں میں پورے سکون کے ساتھ منہمک رکھے تاکہ اس کا یہی انہماک ایک دن اس کی دینی اور دنیاوی ترقیوں کا ذریعہ اور نجات اخروی کا وسیلہ بن جائے ناظرین سے التجا ہے کہ مرتب کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ پروردگار عالم مرکز علوم دینیہ دارالعلوم دیوبند کو اپنے خصوصی حفظ وامان میں رکھے اور اس سے تبلیغ دین اور اشاعت علم وفن کی خدمت برابر لیتا رہے دارالعلوم دیوبند ایک سو آٹھ سال سے دین اور علم دین کی بیش بہا خدمت میں مشغول ہے، خدا کرے تاقیامت اس کا یہ سلسلۂ فیض جاری رہے، آمین یارب العالمین۔

طالب دعا۔ محمد ظفیر الدین غفرلہٗ

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

کتاب النکاح

نکاح کرنا فرض ہے یا سنت

سوال (۱) نکاح کرنا فرض ہے یا سنت اور اسکے حقوق اور فوائد کیا ہیں ؟ ۔

الجواب :۔ نکاح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نکاح کے بہت سے فوائد احادیث میں وارد ہیں[۱] ۔ اور جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے اس کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے[۲] ۔ فقط ۔

---

[۱] ویکون (ای النکاح) واجبا عند التوقان فان تیقن الزنا الا بہ فرض نہایہ وھذا ان ملک المھر والنفقۃ والا فلا اثم بترکہ بدائع ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاصح فیاثم بترکہ ویثاب ان نوی تحصینا ولد احال الاعتدال ای القدرۃ علی وطء ومھر ونفقۃ درمختار وجب فی العمر وجوبہ للمواظبۃ علیہ والانکار علی من رغب عنہ ومکروھا لجور فان تیقنہ حرم ذالک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

نان نفقہ کی قدرت ہو تو شادی کرنا افضل ہے

سوال (۲) ایک شخص کی بیوی مرگئی اور وہ مرد نان ونفقہ وغیرہ فرض کی طاقت رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اب بلا شادی گذر کروں گا، اس شخص کو نکاح کرنا افضل ہے یا مجرد رہنا۔

الجواب:- ایسے شخص کو نکاح کرنے میں فضیلت ہے۔

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر گناہ ہے یا نہیں

سوال (۳) زید کے دو لڑکیاں جوان بلکہ قریب ادھیڑ کے پہونچ گئی ہیں، زید ان کی شادی کرنے میں دیر کر رہا ہے، اس بارہ میں اگر کوئی دعید ہو تو لکھئے۔

الجواب:- حدیث شریف میں ہے من ولد له ولد فلیحسن اسمه وادبه

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) کتاب النکاح ص۲۵۰ و ص۲۵۱ و ص۲۵۹) نظیر مفتاحی ۲ ارشاد نبوی ہے "یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج (بخاری کتاب النکاح) یعنی نکاح انسانی نگاہوں کا محافظ ہے اور ان کی شرمگاہوں کے لئے پاکدامنی کا بڑا ذریعہ۔ ایک دفعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص۲۶۸) جب بندہ نے شادی کرلی تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ ایک موقع سے ارشاد ہوا "تزوجوا الولود ودنا سلوا" (بچہ دینے والی عورت سے شادی کرو اور نسل بڑھاؤ، تفصیل کے لئے دیکھئے خاکسار مرتب کی کتاب "نظام عفت وعصمت" شائع کردہ ندوۃ المصنفین دہلی ۱۲ نظیر ۳ تزوج فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری باب الترغیب فی النکاح) نظیر صدیقی ۴ حکاف ابن بشر تمیمی ایک صحابی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حکاف! بیوی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے دریافت کیا لونڈی؟ کہا یہ بھی نہیں، ارشاد فرمایا صلاحیت رکھتے ہو، خوش حال بھی ہو اور پھر شادی سے گریز، "اذا انت من اخوان الشیاطین (تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو) (جمع الفوائد کتاب النکاح عن احمد) قالوا ان الاشتغال به ای بالنکاح افضل من التخلی لنوافل العبادات ای الاشتغال به وما یشتمل علیه من القیام بمصالحه واعفاف النفس عن الحرام وتربیة الولد ونحو ذالک (ردالمحتار کتاب النکاح ص۲۵۰ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ماذا ابلغ فلیتزوجہ فان بلغ ولم یتزوجہ فلیس منا نما انما اثمہ علی ابیہ[1] - اور دوسری روایت میں ہے من ولدت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجہا فاصابت اثما فانما اثمہ علیہ[2] - ان حاص جوان اولاد کے نکاح میں حتی الوسع جلدی کرنا ضروری ہے خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا جائز نہیں ہے اور حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہوا تو وبال اس کا باپ پر ہے۔ فقط۔

نکاح موجب اجر ہے اور اس پر اعتراض خلاف شریعت ہے

سوال (۴۱) میری عمر ۲۲ سال ہے اور خدمت سجادہ نشینی مدار صاحب پر مامور ہوں، اب میرے بزرگان و مربیان کو میرے نکاح کا خیال مطابق رسم قدیمی پیدا ہوا ہے۔ ولیکن بمقتضائے سن خود میری طبیعت کا اس طرف میلان و رجحان ہے۔ گو چند اشخاص اعتراض کرتے ہیں کہ سجادہ نشینی مدار صاحب کو نکاح کرنا فعل عبث بلکہ ممنوع و خلاف شرع ہے۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:- اعتراض مستفسر غلط اور خلاف حکم شریعت ہے حکم مالکوا مما طاب لکم[3] عام ہے اور حکم حدیث النکاح سنتی[4] رب کو شامل ہے۔ پس نکاح کرنے میں اجر و ثواب و اتباع سنت[5] ہے، اور بحالت ضرورت نکاح نہ کرنا موجب خوف

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح ص۲۶۸ - [2] ایضاً [3] سورۃ النساء - [4] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ - حدیث میں الفاظ یہ آئے ہیں:- رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وانا اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ (ایضاً) [5] مشکوٰۃ کتاب النکاح ص۲۶۸ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یلقی اللہ طاہرا مطہرا فلیتزوج الحرائر (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص۲۶۸) ویکون (النکاح) واجبا عند التوقان الخ ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاحوال الاعتدال الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۵۵ ج۲ ص۲۵۵) فلیر

Maktaba Tul Ishaat.com

معصیت ہے[1]۔ فقط۔ (یہ کہنا جہالت پر مبنی ہے کہ دار صاحب کے سجادہ کا نکاح کرنا خلاف شرع یا ممنوع ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ ظفیر)

نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے

سوال (۵) جو شخص نکاح ثانی کو باوجود علم اس امر کے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے، عیب اور بے عزتی سمجھتا ہو اور جو شخص اس کی نسبت لوگوں کو ترغیب دے اور وعظ و نصیحت کرے تو اس کے ساتھ وہ دنگہ فساد کے لئے آمادہ ہو اور اس پر عمل کرنے والے کو بے عزت اور کمینہ کہتا ہو یا یہ کہتا ہو کہ ہم اس کو حق سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جانتے ہیں مگر چونکہ ہماری قوم میں اس کا رواج نہیں، اس واسطے اس کو عار و ننگ جانتے ہیں۔

الجواب:۔ یہ ظاہر ہے کہ نکاح ثانی شرعاً جائز و مستحب[2] ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے اس کو بوجہ عدم رواج قومی کے عیب اور ننگ جاننا جہالت کی بات ہے اور گنہ سخت ہے[3]۔ اور جب کہ وہ اس فعل کو اچھا

---

[1] ویکون (النکاح) واجبا عند التوقان فان تیقن الزنا الا بہ فرض فہایہ (درمختار) قولہ عند التوقان ای والمراد شدۃ الاشتیاق کما فی الزیلعی، ای بحیث یخاف الوقوع فی الزنا لو لم یتزوج اذ لا یلزم من الاشتیاق الی الجماع الخوف المذکور، حرر قلت وکذا فیما یظہر لو کان لا یمکنہ منع نفسہ من النظر المحرم او عن الاستمناء بالکف فیجب التزوج وان لم یخف الوقوع فی الزنا (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۵۰ ج۲ و ص۲۵۵ ج۲) ظفیر مفتاحی۔ [2] وانکحوا الایامی منکم (نور ۴) جمع ایم وھی من لیس لہا زوج بکرا کانت او ثیبا ومن لیس لہ زوجۃ (جلالین ص۲۹۸) ظفیر [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں عموماً بیوہ عورتیں ہی تھیں۔ اسی طرح بہت سے صحابہ کرامؓ نے بیواؤں سے شادیاں کیں ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جانتا ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت جانتا ہے تو پھر اس کی اور بھی زیادہ جہالت ہے کہ بوجہ رواج قومی کے اس کو بُرا سمجھے، یہ امر نہایت قبیح ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے اور ترغیب نکاح ثانی دینے والے کو بھی یہ چاہئے کہ سختی سے کام نہ لے بلکہ بہ نرمی و ملاطفت بتدریج لوگوں کو سمجھانا چاہئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ[1]۔ پس جس جگہ شر اور فساد کا خوف ہو وہاں سے علیحدہ ہو جائے، کیونکہ امر بالمعروف کے لئے بھی موقع اور محل ہے اور شرائط و خصوصیات ہیں کہ بدون ان کے امر بالمعروف سے نفع نہیں ہوتا[2]۔ فقط۔

بیوہ بچہ والی عورت کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۹) سنا ہے کہ بیوہ عورت بچہ والی کا نکاح جائز نہیں ہے۔ ایسی عورت کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- اگر بیوہ عورت بوجہ اولاد کی پرورش کے نکاح ثانی اپنا نہ کرے اس کو ثواب ملتا ہے۔ لیکن نکاح کرنا درست ہے، نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں چونکہ نکاح ثانی کو عیب سمجھتے ہیں اس لئے ضرور کرنا چاہئے، اور ثواب زیادہ ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] سورۃ النحل رکوع ۱۶ [2] ورائی فی ثوب غیبة بخلاما نعان غلب علی ظنه انه لو خاطبه اثر الها وجب والا لا، فالامر بالمعروف علی هذا (درمختار) وان علم انه لا یتعظ ویزجر بالقول ولا بالفعل ولا بحلم سلطان او نحو ذلک او ان له قدرة علی المنع لا یلزمه ولا یاثم بترکه (رد المحتار قبیل کتاب الصلوٰة ص ۲۲۵ ج ۱) [3] لفیر ان امرأة قالت یا رسول الله ان ابنی هذا کان بطنی له وعاء وثدی له سقاء وحجری له حواء وان اباه طلقنی واراد ان ینتزعه منی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انت احق به مالم تنکحی۔ رواه احمد وابوداؤد (مشکوٰة ص ۲۹۳) اور ارشاد ربانی ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ (نور ۴) لفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں

سوال (۷) نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں۔ شرعاً لڑکے لڑکی کی شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے۔

الجواب:۔ نابالغوں کا نکاح جو دی کریں صحیح ہے۔ نابالغوں کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے، اولیاء کا سمجھنا اور اجازت دینا کافی ہے۔ عمر کی کچھ تحدید لازمی نہیں ہے[۱]۔ فقط

بالغ ہو جانے کے بعد باپ کا فرض ہے کہ لڑکے لڑکی کی شادی کرے

سوال (۸) جس شخص کی لڑکی پچیس سال کی ہو گئی ہو اور وہ شادی نہ کرتا ہو، اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ اپنی دختر کی شادی کرنا موقع اور کفو کے ملنے پر ضروری ہے۔ بعد ملنے کفو کے اور موقع مناسب کے دیر نہ کرنی چاہئے، حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید وارد ہے کہ لڑکا لڑکی بعد بالغ ہونے کے اس کے نکاح میں جلدی کرنا چاہئے اور اچھا موقع ملنے پر فوراً نکاح کر دینا چاہئے[۲]

نابالغ کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۹) چار سال ہوئے میرا نکاح رحمت اللہ کی ہمشیرہ سے بحالت نابالغی ہوا تھا۔ اب ہم دونوں بالغ ہیں اور ہماری آبادی واقع ہے۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ لڑکی کا بھائی رحمت اللہ کہتا ہے کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا۔

الجواب:۔ یہ نکاح شرعاً صحیح ہو گیا اور زوجہ کے بھائی رحمت اللہ کا یہ کہنا کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا غلط ہے[۳]۔ فقط۔

---

[۱] ویجوز نکاح الصغیر والصغیرۃ اذا زوجھما الولی بکرا کانت الصغیرۃ او ثیبا (ہدایہ باب فی الاولیاء ص۳۶۵ ج۱) [۲] لفظہ عن ابی سعید وابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ (مشکوٰۃ کتاب النکاح باب الولی ص۲۶۸) [۳] لفظہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھی بنت سبع سنین وزفت الیہ وھی بنت تسع سنین ولعبھا معھا ومات عنھا وھی بنت ثمانی عشرۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب الولی ص۲۶۸) کذا فی مفتاحی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکی بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے

سوال (۱۰) جو شخص لڑکی بالغہ کو عرصہ دراز تک بٹھائے رکھے بدون نکاح کے تو اس کی کیا سزا ہے۔

الجواب:۔ اگر باوجود ملنے کفو کے نکاح دختر بالغہ میں تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ لڑکا یا لڑکی جب بالغ ہو جاوے اور ان کا باپ ان کا نکاح نہ کرے اور ان سے کوئی گناہ یعنی زنا سرزد ہو جاوے تو وہ گناہ باپ کو بھی ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کو پہنچ جاوے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی معصیت سرزد ہو تو وہ معصیت باپ کے ذمہ ہے۔ لفظ حدیث یہ ہیں:۔ وعن عمر بن الخطاب وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في التوراة مكتوب من بلغت ابنته اثنتي عشرة سنة ولم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه رواه البيهقي[1]۔ اور غرض بارہ برس کو پہنچنے سے بالغہ ہونا ہے اور یہ تہدید اور زجراً فرمایا ہے تاکہ لوگ نکاح دختر بالغہ میں بے وجہ تاخیر نہ کریں۔ فقط۔

ایک سے زیادہ بیوی کرنا کب جائز ہے

سوال (۱۱) فقہ کی رو سے مرد کن حالات میں ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے۔

الجواب:۔ شریعت سے مرد کو چار زوجہ رکھنے کی اجازت اور اباحت ہے لیکن ساتھ میں یہ حکم ہے کہ ان میں عدل و مساوات کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر ایک زوجہ پر ہی اکتفا کرے کما قال الله تعالى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً الآية (النساء - ۱)

---

[1] مشکوٰۃ باب اولی ص ۲۶۱ ۱۲ دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه (ايضاً ظفير)

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوہ سے نکاح وجہ ناراضی نہیں ہونا چاہئے

سوال (۱۲) زید نے ایک بیوہ خاندانی مسماۃ ہندہ سے عقد کرلیا ہے، اہل خاندان اس پر ناراض ہیں اور انواع واقسام سے نقصان رسانی کے درپے۔ جمعہ کے روز ایک واعظ صاحب نے دوران وعظ میں یہ بیان کیا کہ جس سنت کے اجراء سے فتنہ آوے اس پر عمل کرنا ناجائز ہے اور مثال میں ایک واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا کہ خانۂ کعبہ کی دیوار خمیدہ تھی، حضور نے فتنہ کے خوف سے اس کو سیدھا نہیں فرمایا، اور یہ ارشاد فرماکر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا کہ سیدھا کرنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے، لہٰذا اس کو اسی حالت پر چھوڑتا ہوں۔ نظر بحالات معروضہ بالا زید متردد ہے کہ یہ روایت اس کے حال پر منطبق ہوکر عند اللہ اس کا مواخذہ دار تو نہیں ہوگا؟ اور اگر خدانخواستہ مواخذہ دار ہے تو اب کیا کرنا چاہئے کہ آخرت کے مواخذہ سے بری ہو؟۔

الجواب :- بیوہ سے نکاح کرنا شرعاً کسی طرح معیوب اور سبب طعن وناراضی کا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نکاح بیوہ کا آیات واحادیث وعمل مستمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہؓ سے ثابت ہے۔ طعن کرنے والا اس پر اور ناراض ہونے والا مخالف ہے حکم خدا تعالیٰ ورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ جو لوگ اہل خاندان اس نکاح کی وجہ سے ناراض ہیں اور درپے ایذا رسانی کے ہیں۔ اگر یہ ناراضی اور ایذا رسانی محض اس وجہ سے ہے کہ بیوہ کے نکاح کو وہ معیوب اور سبب عار کا جانتے ہیں تو سخت جہالت اور معصیت ہے ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے ورنہ خوف کفر ہے۔ اس واعظ کا بیان صحیح نہیں ہے۔ اس نے جو مسئلہ بتلایا وہ بھی غلط ہے اور جو مثال میں واقعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا ..... وہ بھی غلط ہے، وہ واقعہ اس طرح نہیں ہے جو اس نے بیان کیا بلکہ کتب حدیث مسلم شریف وابوداؤد وترمذی شریف میں وہ واقعہ اس طرح وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے یہ نذر کی تھی کہ اگر مکہ معظمہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح ہوگیا

Maktaba Tul Ishaat.com

تو میں دو رکعت خانہ کعبہ کے اندر پڑھوں گی۔ جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر حطیم کے اندر داخل کیا اور یہ فرمایا کہ حطیم میں دو رکعت ادا کر لو، کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ میں سے ہے۔ تمہاری قوم نے بہ سبب قلت خرچ بوقت تعمیر حطیم کو خانہ کعبہ سے خارج کر دیا۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر از سر نو بنا، ابراہیمی کے موافق بناتا اور حطیم کو خانہ کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور چوکھٹ خانہ کعبہ کو زمین سے ملا دیتا اور دو دروازے خانہ کعبہ کے کرتا۔ ایک دروازہ شرقی اور ایک غربی، اور اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایسا ہی کروں گا۔[1] انتہیٰ۔

معلوم ہوا کہ اس واعظ نے جو واقعہ بیان کیا وہ صحیح نہیں ہے اور نہ اس میں فتنہ کے خوف سے کسی سنت کے ترک کرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم قریش چونکہ ابھی اسلام لائی ہے، زمانہ کفر اور جاہلیت قریب ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے ایمان و اسلام میں کچھ خلل واقع ہو، ادھر فی الحال خانہ کعبہ کا متغیر کرنا امر ضروری نہیں ہے۔ اور پھر آپ نے یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ سال آئندہ تک اگر زندہ رہا تو اس کام کو کروں گا۔ مگر آپ کی وفات اس سے پہلے ہی ہو گئی۔ الغرض اس واقعہ کو مسئلہ نکاح بیوہ سے کچھ مناسبت نہیں ہے، کسی امر دینی کو اس وجہ سے کہ لوگ ناراض ہوں گے چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ اور زید پر اس نکاح کی وجہ سے کچھ مواخذہ نہیں ہے، بلکہ وہ ماجور ہے۔ فقط

آنحضرت صلعم کے لئے کتنی ازواج درست تھیں

سوال (۱۳۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بحکم خداوند تعالیٰ ازواج مطہرات بیک وقت کس قدر جائز تھیں۔

---

[1] عن الاسود بن یزید ان ابن الزبیر قال لعائشۃ حدثتنی بما کانت تقضی الیک ام المومنین یعنی عائشۃ فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لولا ان قومک حدیث عہد بالجاہلیۃ لہدمت الکعبۃ وجعلت لہا بابین فالملک ابن الزبیر ہدمہا وجعل لہا بابین (ترمذی باب ماجاء فی نقض الکعبۃ ص۱۰۱، ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شاہ اسلام کتنی بیویاں کر سکتا ہے | سوال (۱۴/۲) بادشاہ اسلام کو شرعاً منکوحہ بیویاں بیک وقت کس قدر جائز تھیں۔

الجواب (۱) نو تک جائز تھیں جیسا کہ جلالین شریف میں ہے لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ النسع اللاتی اخترنک[1] الخ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کذا فی الکمالین[2]۔ ویسے آپ کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں یا اس سے زیادہ، لیکن ایک وقت میں نو سے زیادہ اکٹھی نہیں ہوئیں۔ فقط۔

(۲) چار سے زیادہ بیک وقت درست نہیں[3]۔

کتنے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے کر سکتا ہے | سوال (۱۵/۲) ایک شخص اپنی عمر میں کتنے نکاح کر سکتا ہے۔؟

ایک وقت میں چار بیوی سے زیادہ جائز نہیں | سوال (۱۶/۲) اور کے عورتیں رکھ سکتا ہے؟

الجواب:۔ (۱) عمر بھر میں کتنے بعد دیگرے جتنے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

(۲) لیکن ایک وقت میں چار زوجہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا[4]۔

دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے | سوال (۱۷) میری شادی کو عرصہ ہوا، مگر کوئی لڑکا بالا نہیں ہوا جس وجہ سے میں نے دوسری جگہ اپنی شادی کا بندوبست کیا۔ ایک

---

[1] جلالین، سورۃ الاحزاب ص۳۵۶ ۱۲ ظفیر

[2] جلالین مع حاشیہ ص۳۵۶

[3] فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ (ای تزوجوا ما بمعنی من) مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ولا تزیدوا علی ذلک (سورۃ النساء جلالین ص۶۹) ظفیر [4] قال اللہ تعالیٰ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (سورۃ النساء۔ ۱) وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر وله التسری بما شاء من الاماء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص۴۰ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پہلی زوجہ سے اجازت لے تب نکاح ثانی جائز ہوگا اور پہلی زوجہ راضی نہیں انکار کرتی ہے تو دوسرا نکاح باوجود ناراضی اور انکار زوجہ اول کے درست ہے یا نہیں اور اجازت زوجہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟۔

الجواب:- یہ قول صحیح نہیں ہے کہ بدون اجازت پہلی زوجہ کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ سائل کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے، پہلی زوجہ کے انکار کی وجہ سے اور راضی نہ ہونے سے دوسرا نکاح ناجائز نہیں ہے[1]۔ البتہ دوسرے نکاح کے بعد یہ ضرور ہے کہ ہر دو زوجہ کے حقوق پورے پورے ادا کرے اور برابری اور عدل کرے[2]۔ فقط۔

---

[1] وصح نکاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اکثر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص۲۶۷ ج۲) ظفیر

[2] یجب وظاہر الآیۃ انہ فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیتوتۃ وفی الملبوس والمأکول والصحبۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب القسم ص۵۴۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پہلا باب

نکاح کے ارکان، اس کے صحیح ہونے کی شرطیں اور اس کے انعقاد کی صورتیں

نکاح میں کتنے فرض ہیں اور کتنے واجب اور عاقدین کے کیا اختیارات ہیں

سوال (۱) نکاح میں کتنے امور فرض اور واجب ہیں۔ (۲) عاقدین کو یہ اختیار ہے کہ نہیں کہ وہ جس سے چاہیں نکاح پڑھوالیں یا شریعت کسی خاص شخص کو حکم دیتی ہے (۳) کیا قاضی اور ملّا بلا رضامندی اور بلا طلب عاقدین کے نکاح پڑھانے اور سرکار میں جبراً نالش کرکے اجرت نکاح حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔

(۴) اور جب کہ وہ نکاح ہی نہ پڑھائیں تو اجرت نکاح خوانی کے مستحق ہو سکتے ہیں اور جبراً بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۵) جو فطری حقوق شارع علیہ السلام نے مسلمانوں کو مرحمت فرمائے ہیں ان میں کوئی شخص مداخلت کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۶) اگر کوئی شخص مسلمانوں کو ان کے فطری حقوق عطا کردہ شارع علیہ السلام سے بطمع نفسانی رسم جہلا رکے پیش کرکے سرکار میں نالش کرکے جبراً محروم کرنے والا کیسا ہے اور اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: نکاح نام ایجاب وقبول کا ہے یہ دونوں رکن نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب وقبول کو

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ شرائط میں سے ہیں، اور سنن و مستحبات میں سے اعلان نکاح وغیرہ ہے جس کو درمختار میں اس عبارت میں بیان کیا ہے ویندب اعلانه وتقدیمه خطبة وکونه فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید وشهود عدول[1] الخ۔ وفیه ایضا وینعقد بایجاب وقبول[2] الخ۔ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر وشرط حضور شاهدین[3] الخ ملخصاً والتفصیل یطلب من کتب الفقه۔

(۲) شرفاء عاقدین کو یہ حق حاصل ہے کہ خواہ وہ خود بلا واسطہ ایجاب وقبول کرلیں یا کسی دوسرے شخص سے ایجاب وقبول نیابتہ وتوکیلاً کرائیں اور اگر انتظاماً حکام کی طرف سے اس کام پر کوئی قاضی وغیرہ مقرر ہو تاکہ غیر جائز طور سے نکاح نہ ہوا کرے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے کہ اس سے نکاح پڑھوائیں۔

(۳) شرفاء ان کو از خود یہ حق نہیں ہے لیکن اگر حکام کی طرف سے وہ اس کام پر مقرر ہیں اور انتظام اس کو مقتضی ہے کہ جو اشخاص اس کام کے لئے منجانب حکام مقرر ہیں انھیں سے نکاح پڑھوایا جائے اور درج رجسٹر کرایا جائے تاکہ بعد میں جھوٹے دعاوی اور غلط انکار کا نزاع پیش نہ آوے تو شریعت اس کو منع نہیں فرماتی بلکہ یہ بھی شرعی حکم ہے کیونکہ انتظام معاملات اور رفع خصومات اور رفع نزاع بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ بیع وشراء کے لئے اس قسم کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں کہ ان کی پابندی حکام کے امر سے کی جاتی ہے (۴) اس صورت میں وہ مستحق اجرت کا نہیں ہے۔ باقی تحریر وغیرہ کی اجرت جو اس کے لئے حکام کی طرف سے مقرر ہو، اس کی بابت موافق قرار مقررہ عمل کیا جاوے گا۔

(۵) دراصل تمام معاملات شرعیہ میں کسی تحریر دستاویز اور رجسٹر وغیرہ کی ضرورت نہیں، جملہ عقود بیع وشراء نکاح وغیرہ زبانی طے ہو سکتے ہیں لیکن حکام اگر کوئی انتظام

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۸ ج۲ [2] ایضاً ص۲۶۹ ج۲ [3] الطحطاوی علی الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۱۰۲ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com

اور تواعد اس کے لئے مصلحت سمجھیں تو وہ بھی خلاف شریعت نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ[1] پس یہ لکھنا اگرچہ ضروری نہیں تھا لیکن مصلحت کی وجہ سے مفید ہے اس لئے ان امور کی بھی شریعت میں اجازت ہے۔

(۶) ایسا شخص گنہ گار ہوگا۔ فقط۔

ایجاب و قبول ضروری ہے، بقیہ کلمہ وغیرہ ضروری نہیں

سوال (۱۹) عند النکاح اگر ہر دو صفت ایمان اور بقیہ کلمہ نہ پڑھائے جائیں اور محض ایجاب و قبول ہی فرض سمجھ کر چھوڑ دیئے جائیں تو کیا حکم ہوگا۔

الجواب:۔ نکاح میں ایجاب و قبول ضروری ہے، بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا[2]۔ اور صفت ایمان اور کلموں کا پڑھانا اس وقت انعقاد نکاح کے لئے شرط نہیں ہے، بدون پڑھائے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور سنت طریقہ نکاح کا یہ ہے کہ اول خطبہ مسنونہ پڑھا جاوے اور پھر ایجاب و قبول مجلس نکاح میں کرایا جاوے اور کم از کم دو گواہ[3] سننے والے ایجاب و قبول کے موجود ہوں۔ فقط۔

اللہ رسول کی گواہی کافی نہیں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۲۰) ایک عورت اور ایک مرد نے اول تنہائی میں ایجاب و قبول کر لیا اس جگہ اور کوئی موجود نہ تھا خدا اور رسول کو دونوں نے درمیان میں دیا تھا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک مرد اور دو عورتوں کے

---

[1] سورۃ البقرۃ رکوع ۳۹۔

[2] وینعقد ای النکاح ای یثبت ویحصل انعقادہ بالایجاب والقبول (درمختار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲) ؛ ظفیر [3] ویستحب ان یکون النکاح ظاهرا فیکون قبله خطبة وان یکون عقدہ فی یوم الجمعة وان یتولی عقدہ ولی رشید وان یکون بشهود (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۳۰۳ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سامنے۔ پھر دونوں نے ایجاب وقبول کیا۔ تو نکاح درست ہوا یا نہیں۔

الجواب: - تنہائی میں صرف مرد اور عورت کے ایجاب وقبول کرنے سے نکاح نہیں ہوتا[1]۔ اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر نکاح کرنے کو بعض فقہاء نے کفر لکھا ہے۔ بہرحال یہ سخت گناہ ہے[2] اور نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ البتہ اگر پھر دو مرد ایک مرد و عورتوں کے سامنے پھر ایجاب وقبول کیا جاوے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

باہم خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۲۱) ایک شخص روبرو دو گواہوں کے اپنا نکاح خود ہی ایک عورت بیوہ سے باندھتا ہے اور باہم ایجاب وقبول ہوتا ہے، کیا یہ نکاح جائز ہے

الجواب: - یہ نکاح صحیح ہے اور شریعت میں اعلان نکاح دو گواہوں کے ساتھ مسلّم رکھا ہے، گویا ضروری اعلان حاصل ہو گیا[3]۔

عورت نے کہا خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، مرد نے کہا قبول کیا، تو نکاح ہو گیا

سوال (۲۲) زید اور ہندہ نے اپنا نکاح دو گواہوں کے سامنے اس طرح پر کر لیا کہ ہندہ نے زید سے کہا کہ میں خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، زید نے کہا میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - اگر دو گواہوں کے سامنے زید و ہندہ نے بطریق مذکور ایجاب

---

[1] لو تزوج بغیر شهود ثم اخبر الشهود علی وجه الخبر لا یجوز الا ان یجدد عقداً بحضرتهم (ایضاً ص ۹۴ ج ۲) ظفیر

[2] وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ینعقد ویکفر لاعتقاده ان النبی یعلم الغیب (ایضاً ص ۹۴ ج ۲)

[3] ویشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج عن ان یکون سرًا ویحصل بحضورهما الاعلان (ایضاً)

Maktaba Tul Ishaat.com

قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ ہکذا فی الدر المختار[1]۔ فقط۔

بلا ایجاب و قبول نکاح نہیں ہوتا۔

سوال (۲۳) زید اپنے نابالغ لڑکے کی برات بکر کی دختر نابالغہ سے لے گیا۔ جب ملا صاحب واسطے نکاح کے بیٹھے۔ شاہدان کے لئے جو کلمات برائے شناخت گواہان کہلوائے جاتے ہیں اس نے نہ کہا اور نہ قبولیت کے الفاظ اپنی زبان سے کہہ سکا نہ زید نے قبول کیا۔ اب زوجین بالغ ہو گئے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ اس وقت نکاح منعقد نہیں ہوا تھا لہٰذا ہم رخصت نہیں کر سکتے بلکہ دوسری جگہ شادی کا سامان کر رہا ہے، آیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں اور دوسری جگہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے: ینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما و قبول من الاخر وضعا للمضی الا فی ایضا وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولھما فی الاصح[2] الا ملخصا فقط۔

مذکورہ صورت میں نکاح درست نہیں

سوال (۲۴) الٰہی بخش نے مسماۃ چنبہ کو منی آرڈر بھیجا اور اس میں لکھا کہ چنبہ اگر تم نے منی آرڈر لیا تو تم میرے نکاح میں آجاؤ گی اور گواہ نکاح کے وہ لوگ ہوں گے جن کے سامنے منی آرڈر وصول کرو گی۔ اس طرح نکاح منعقد ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس طرح نکاح منعقد نہیں ہوتا[3]۔ فقط۔

---

[1] وینعقد ای النکاح بایجاب من احدھما وقبول من الاخر الی زوجت نفسی منک ویقول الاخر تزوجت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲) نظیر[2]: دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲ و ص۲۶۳ ج۲ نظیر[3] بنیادی بات یہ ہے کہ ایجاب قبول پایا گیا، اور شرعی گواہ جو اکان شرائط ہیں وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الاخر الخ۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲) نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دو شرعی گواہوں کے سامنے بلا مہر ایجاب قبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

سوال (۲۵) زید و ہندہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی مکان میں خالد و صالحہ و حمیدہ بھی موجود ہیں۔ زید نے ہندہ سے تین مرتبہ بلا تذکرہ مہر کہا کہ تمہارے ساتھ نکاح کرتے ہیں تم کو منظور ہے۔ ہندہ نے تینوں مرتبہ یہ کہا کہ مجھے منظور ہے، تو اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہ اور خطبہ نکاح میں ضروری ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح صحیح و لازم ہو گیا کیونکہ صحت نکاح کی شرط شاہدین اور اس کا رکن ایجاب و قبول ہے اور یہ دونوں اس صورت میں موجود ہیں۔ خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں[۱]۔ فقط کتبہ عتیق الرحمٰن عثمانی۔ قال فی الدر المختار (قال بالمضارع ذی الهمزة اتزوجك فقالت زوجت نفسی انعقد[۲]۔ فقط عزیز الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند۔

دو شرعی گواہ کہیں کہ ہمارے سامنے ایجاب و قبول ہوا ہے تو نکاح ہو جائیگا

سوال (۲۶) زید مدعی ہے کہ ہندہ نے میری عدم حاضری میں اپنے نفس کو مجھکو دے دیا تھا اور میں نے بھی اس کی عدم حاضری میں قبول کر لیا تھا، اور عمر و خالد و پدر ہندہ شاہد ہیں تو اس صورت میں نکاح ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر ہندہ و زید دونوں کے ایجاب و قبول پر شرعی شہادت موجود ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا صحت نکاح کا اصلی مدار شاہدین پر ہے۔ پس اگر عمر و خالد اس امر کے شاہد ہیں کہ ہم دونوں کے سامنے زید و ہندہ نے ایجاب و قبول کر لیا ہے تو نکاح منعقد ہو گیا۔ کذا فی کتب الفقہ[۳]۔ فقط۔

---

[۱] ویندب اعلانه وتقدیم خطبة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۲) ظفیر۔

[۲] رد المحتار کتاب النکاح تحت قول الماتن الماتن بخلاف استقبال ص ۲۶۳ ج ۲ ظفیر

[۳] وشرط حضور شاهدین (در مختار) ای یشهدان علی العقد (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۷۳ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت نے مرد سے کہا نکاح کر لینا اس نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلاں سے نکاح کر لیا کیا حکم ہے

سوال (۲۷) ایک شخص نے ایک عورت سے اس کی رضا سے نکاح کیا اور عورت و مرد میں باہم یہ گفتگو ہوئی کہ عورت نے مرد سے کہا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لینا، مرد نے جا کر دو مردوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے فلاں عورت کا نکاح اپنے نفس سے کر لیا اور قبول کر لیا اور گواہوں کے سامنے صرف عورت کا نام لیا اور قوم و باپ کا نام نہیں لیا اور گواہ اس عورت کو جانتے بھی نہیں ہیں تو یہ نکاح جائز ہوا یا نہ۔

ذیل کی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۲۸) ایک نکاح خواں نے ایک نکاح اس صورت سے پڑھا کہ اول باکرہ عورت سے اجازت لی وہ خاموش رہی پھر ولی سے اجازت لی اس نے اجازت دیدی، پھر مرد سے کہا کہ فلاں بنت فلاں سے تمہارا نکاح بعوض مہر معین کیا تم نے قبول کیا، اس نے کہا میں نے قبول کیا۔ یہ صورت نکاح موافق شرع ہے۔

الجواب:- (۱) اگر عورت کا نام مع نام باپ کے لیا گیا تو نکاح صحیح ہو گیا صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا، اس لئے کہ گواہ اسے نہیں جانتے ہیں اور نہ باپ کا ہی نام لیا گیا ہے کہ وہ متعین ہو سکے[1]۔ ظفیر،

(۲) اس صورت میں نکاح ہو گیا[2]۔

تن بخشی کے لفظ کے ساتھ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

سوال (۲۹) اگر کوئی عورت بیوہ دو مرد گواہوں کے روبرو کسی شخص کو بارادہ نکاح اپنا تن بخشد

---

[1] ولا المنکوحة مجهولة (درمختار) ظاهره انها لو جرت المقدمات على متعينة تمييزت عند الشهود ايضا يصح العقد لان المقصود نفي الجهالة وذالك يتبعها عند العاقدين والشهود الخ ويويده ما سياتي من انها لو كانت غائبة وزوجها وكيلها فان عرفها الشهود وعلموا انه اراد ها كفى ذكر اسمها والا لابد من ذكر الاب والجد ايضا (رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۶۷)

[2] وينعقد بايجاب وبقبول الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور مرد اسی مجلس میں قبول کرلے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شرعاً نکاح منعقد ہو گیا۔ درمختار میں ہے: انما یصح بلفظ تزویج ونکاح وھو کل لفظ وضع لتملیک العین کاملۃ فی الحال الا کھبۃ وتملیک وصدقۃ وعطیۃ الا بشرط نیۃ او تسمیۃ وفیہ الشھود المعتبرۃ انتھی ملخصاً فقط[1]

بلا ایجاب وقبول نکاح درست نہیں

سوال (۳۰) اگر عورت بالغ ہو اور بوقت نکاح ایجاب وقبول نہ ہو تو نکاح جائز ہو گا یا نہ؟۔

الجواب:۔ بدون ایجاب وقبول کے نکاح نہ ہو گا[2]۔ فقط۔

عورت و مرد باہمی رضامندی سے دو گواہوں کے سامنے نکاح کرلیں تو یہ درست ہے

سوال (۳۱) زید و ہندہ نے برضائے باہمی دو گواہ عابد و زاہد کے روبرو عقد کرلیا۔ اس عقد کا علم صرف زاہد و عابد کو ہے، آیا ان پر اس کا اظہار ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نکاح اس صورت میں شرعاً صحیح اور منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ جو اعلان شرط انعقاد نکاح ہے وہ اس صورت میں حاصل ہو گیا[3]، البتہ مستحب اور سنت یہ ہے کہ عام اعلان نکاح کا ہو۔ کما ورد اعلنوا ھذا النکاح واضربوا علیہ بالدف[4]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۸ ج۲ [2] ظفیر [3] ینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر (درمختار) ینعقد ای النکاح ای یثبت۔ وحاصلہ تعقادہ بالایجاب والقبول (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲) ظفیر [3] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین الخ (ہدایہ کتاب النکاح ص۲۸۵ ج۲) ظفیر [4] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ (درمختار) قولہ ویندب اعلانہ لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف فتح (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۵۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کا کہنا کہ میں تیری منکوحہ ہوں صرف اس سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۴۲) ہندہ نے عمر سے کہا کہ میں تیری منکوحہ ہوں اور عمر ان الفاظ کے بعد ساکت رہا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ ان الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ اس صورت میں ایجاب پایا گیا اور قبول نہیں پایا گیا اور گواہوں کا وجود بھی وقت عقد نہیں ہے جو کہ شرط نکاح کی ہے[1]۔ فقط۔

گونگے کا نکاح کیسے ہوگا

سوال (۴۳) ایک لڑکا بہرا اور گونگا ہے اور بالغ ہے اس کا نکاح کس طرح ہو سکتا ہے؟۔

الجواب:۔ جو لڑکا بہرہ گونگا اور بالغ ہو تو خود اس کا قبول کرنا جواز نکاح کے لئے شرط ہے۔ لیکن چونکہ وہ بول نہیں سکتا تو اشارہ سے اس سے قبول کرایا جاوے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جاوے، اس پر وہ لکھ دے کہ مجھے قبول ہے، اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارہ سے قبول کرایا جاوے۔ اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جاوے، اس پر وہ لکھ دے کہ مجھ کو قبول ہے اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارہ سے قبول کرا لیا جاوے کما فی الحاکم الشہید ما نصہ فان کان الاخرس لا یکتب وکان لہ امرأۃ تعرف لی طلاقہ ونکاحہ وشراءہ وبیعہ فہو جائز[2] الخ (فقد رتب جواز الاشارۃ علی عجزہ عن الکتابۃ فیفید انہ ان کان یحسن الکتابۃ لا یجوز اشارتہ۔ رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۴ ج۲ ظفیر)

---

[1] ینعقد الخ بایجاب من احدھما وقبول من الآخر وضعا للمضی الخ وحضور شاھدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولھما معا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۱ ج۲) ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۴ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت نے وکیل بنایا اور اس نے ایجاب وقبول کیا کیا حکم ہے

سوال (۳۴) عمر کو ہندہ عاقلہ بالغہ نے اپنے نکاح کا وکیل روبرو دو گواہوں کے بنایا تھا۔ چنانچہ عمر نے زید سے کہا کہ تم ہندہ کا نکاح خالد سے پڑھا دو، مگر زید نے خطبۂ مسنونہ پڑھ کر خالد سے ایجاب وقبول کرا دیا۔ بعدہٗ دعا تبریک کی گئی اور چھوارے بھی تقسیم ہوئے۔ اس صورت میں نکاح شرعاً صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں موافق صورت بالا کے نکاح صحیح ہو گیا۔ ہندہ عاقلہ بالغہ کے وکیل نے جب کہ اجازت نکاح خوانی کی زید کو دیدی اور زید نے بعد تحقیق حال وبیان شہود روبرو شاہدین کے ایجاب وقبول کیا تو وہ نکاح حسب قواعد شرعیہ وتصریح کتب فقہ صحیح ہو گیا، کچھ خامی اور خلل نہیں رہا۔ نیم ملاؤں کا اعتراض غلط ہے[1]۔ فقط۔

لڑکی دیالیا کہنے سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۳۵) دو شخصوں نے غلام محمد سے کہا کہ تم اپنی لڑکی رحم علی کے لڑکے کو دیدو۔ غلام محمد نے کہا، میں نے دیدی۔ مذکوران نے رحم علی کو کہا کہ غلام محمد نے لڑکی دیدی ہے، وہ خوش ہو کر منظور کرتا ہے۔ تو کیا یہ نکاح یا ناطہ صحیح ہوا۔

الجواب:۔ اگر روبرو شاہدین کے مجلس نکاح میں یہ ایجاب وقبول ہوا ہے تو اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا ہے۔ درمختار میں ہے وھل اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[2]۔ الخ فقط۔

انشاء اللہ کے ساتھ انعقاد کا حکم

سوال (۳۶) شخصے بمحفل منعقد گفت کہ دختر صغیرہ فلاں را

---

[1] وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر وضعا للمضی کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک ویقول الآخر تزوجت الخ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر لیتحقق رضاھما وشرط حضور شاھدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولھما معا الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲ وص۲۶۳ ج۲ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، کتاب النکاح ص۲۶۳ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

انشاء اللہ تعالیٰ" یعنی بزبان بنگالہ معنی اش اللہ ویلی می گویند" بنکاح فلاں دادم، پس بموجب شرع از اتصال جملہ انشاء اللہ نکاح منعقد خواہد شد یا نہ؟

الجواب: - در ایجاب وقبول انشاء اللہ گفتن مفید جواز وصحت نکاح نخواہد شد کہ بانشاء اللہ تحقق عقد حاصل نیست، وقد قال فی الدر المختار ھو عقد یفید ملک المتعۃ الخ وفی الشامی العقد مجموع ایجاب احد المتکلمین مع قبول الآخر او کلام الواحد القائم مقامھما الخ شامی ص۳۵۵) وینعقد بایجاب وقبول وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقیق (درمختار) وقولہ علی التحقیق ای تحقیق وقوع الحدث الخ شامی ص۳۶۱ ج۲) وظاھر ان لا تحقیق مع الاستثناء[1] - فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب تک ایجاب وقبول باضابطہ نہیں ہوتا، نکاح منعقد نہیں ہوتا

سوال (۷۰۳) بمقام ہانلی ایک نکاح خوانی کا جلسہ منعقد ہوا، جیسا کہ یہاں کا دستور ہے کہ پہلے سے دفتر میں ناکح منکوحہ وکیل یا ولی اور شاہدین کے نام درج کرلیتے ہیں اور بعد ایجاب وقبول کی ہر فریق اپنے اپنے دستخط ثبت کردیتا ہے، لہذا چونکہ دو قاضی موجود تھے، پہلے نے دفتر میں نام وغیرہ لکھنا چاہا تو وکیل نے جو کہ ہندہ کا چچا تھا، کہا کہ اس قاضی کے لکھنے پر مجھے اعتراض ہے البتہ یہ دوسرا قاضی نکاح پڑھانے تو میں اجازت دوں گا ورنہ نہیں۔ اس پر ہندہ کے والد نے کہا کہ لکھنے دو، نکاح دوسرا ہی پڑھائے گا، قاضی اول نے دفتر میں لکھنے کے بعد سوال کیا کہ آیا نکاح پڑھانے کی اجازت ہے، اس پر وکیل نے کہا تمہیں ہرگز اجازت نہیں، پھر اہل مجلس میں کچھ گفت وشنید کے بعد نوشہ (زید) کے ماموں نے سہرا توڑ ڈالا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا۔ زید بھی کھڑا ہوگیا اور زید کے بھائی نے چھوہارے وغیرہ کے طشت کو لات مار دی

---

[1] سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایجاب میں کہا گیا، انشاء اللہ میں نے نکاح میں دیا۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ انشاء اللہ کے ساتھ ایجاب وقبول سے جو نکاح کیا جائے گا درست نہیں ہوگا۔ اس لئے انشاء اللہ کے لفظ کے ساتھ عقد کا تحقق حاصل نہیں ہوتا ہے۔ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اٹھ کھڑے ہوئے، پھر معاملہ ختم ہوگیا۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ ایجاب وقبول نہیں ہوا، لہٰذا یہ نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کما فی الدر المختار۔ وینعقد بایجاب وقبول الخ وشرط حضور شاهدين الخ سامعين قولهما معاً[1] الخ فقط۔

ایجاب: قبول میں مہر کا ذکر نہ آئے تو نکاح ہوگا یا نہیں

سوال (۳۸) نکاح کے وقت اگر مہر کا ذکر نہیں آیا تو نکاح ہوگیا یا نہیں۔

الجواب: ۔ نکاح ہوگیا اور مہر مثل لازم ہوگیا[2]۔

گواہوں کے سامنے ایجاب قبول سے نکاح ہوگیا اور وہ عورت اسکے لڑکے کیلئے حرام ہوگئی

سوال (۳۹) ایک شخص نے ایک عورت سے مجمع عام میں اپنا نکاح برضاء عورت بالغہ کرایا۔ گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہوا، بعد النکاح وہ شخص یوں کہتا ہے کہ یہ ایجاب وقبول میں نے اپنا نہیں کیا بلکہ میرا لڑکا جو نابالغ ہے اس کے لئے ایجاب وقبول کیا ہے، اور عورت بھی راضی نہیں ہے تو کیا یہ نکاح اس کے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہ اور اس آدمی سے بھی نکاح باقی رہ سکتا ہے یا نہ؟۔

الجواب: ۔ اس صورت میں جبکہ شخص مذکور نے گواہوں کے سامنے عورت کو قبول کرلیا اور شرعی طور پر ایجاب وقبول ہوگیا تو اب یہ نکاح خود اس کا صحیح ہوگیا[3]، یہ اس کا شوہر اور وہ اس کی بیوی ہوگئی، اب صحت نکاح کے بعد اس شخص کا یہ کہنا کہ میں نے خود اپنا نکاح نہیں کیا بلکہ لڑکے کا کیا ہے، معتبر نہیں۔ یہ عورت لڑکے کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی۔ اب اس سے

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ۱۲ تغیر۔

[2] یصح النکاح وان لم یسم فیه مهرا الخ وان تزوجها ولم یسم لها مهرا فلها مهر مثلها (البحر الرائق ص ۶۹ ج ۳ وص ۱۰۳ ج ۳ تغیر [3] وینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ تغیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کی کوئی صورت نہیں۔ قال فی الدر المختار وزوجہ اصلہ او وکیلہ او ولی الخ[1] دخل بہا او لا الخ۔ فقط

نابالغ کا نکاح جب ہوا تو قبول ولی نے کیا یہ درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰) زید کا نکاح اس کے ولی نے بعمر دس سال کر دیا، مگر قبول زید ہی نے کیا۔ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کا نکاح ہو گیا[2]۔ فقط

طریق مذکور سے نکاح ہو گیا

سوال (۴۱) ایک خطیب نکاح نے اس طرح ایجاب قبول کرایا کہ بعد خطبہ نکاح کے اول وکیل منکوحہ کی جانب مخاطب ہو کر اس کا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے ملا کر کہا کہ آپ نے اپنی وکالت اور فلاں فلاں دو صاحبوں کی شہادت سے بحضور مجلس مسماۃ فلاں عاقلہ بالغہ کو بعوض اکیسو ساڑھے ستائیس روپے کے سمی فلاں ابن فلاں کے نکاح میں دیا۔ زن کر کے دیا۔ حق حلال کر کے دیا۔ تینوں مرتبہ وکیل منکوحہ نے کہا کہ دیا۔ اس طرح ناکح سے قبول کرایا اور ناکح نے کہا کہ قبول کیا۔ آیا اس طرح ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ ایجاب کے اندر لفظ دیا اور قبول کے اندر لفظ کیا کہنے سے نکاح نہیں ہوا بلکہ لفظ دی اور کی کہنے سے نکاح صحیح ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایجاب و قبول بطریق مذکور سے نکاح صحیح ہو گیا۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ من ان النکاح ینعقد بایجاب وقبول بشرط حضور الشاھدین[3]۔ اور لفظ دیا اور دی اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب و قبول کے حاصل ہو گئے۔ لفظ قبلت کا ترجمہ اگر یہ کیا جاوے کہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص۲۸۳ ج۲، ظفیر [2] والولایۃ تنفیذ القول علی الغیر الخ وھو شرط صحۃ نکاح صغیر الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۲۶۶ ج۲ ظفیر [3] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین یعبر بھما عن الماضی الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین رجلین او رجل وامرأتین (ہدایہ کتاب النکاح ص۲۸۵ ج۲ و ص۱۸۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میں نے قبول کیا یا میں نے قبول کی۔ ہر دو صحیح ہیں۔ فقط

اس ایجاب وقبول سے نکاح ہوگیا

سوال (۴۲) دختر کے والد نے نکاح خواں سے کہا ہماری لڑکی کا نکاح کر دو۔ نکاح خواں نے اس طرح کر دیا، تم نے اپنے عمر زید کی لڑکی بعوض سو روپے مہر کے قبول کی، اس نے کہا ہاں میں نے قبول کی، اس سے نکاح ہوگیا یا نہیں۔ اور نکاح خواں باپ کا وکیل ہے یا عورت کا۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایجاب وقبول مذکور کے ساتھ جب کہ دو مرد بر وجہ شاہدین کے ہوا، نکاح صحیح ہوگیا۔ نکاح خواں عورت کے باپ کا وکیل ہے[1]۔

گواہوں کے سامنے ایجاب کے بعد قبول بھی پایا گیا تو نکاح ہوگیا

سوال (۴۳) زید نے اپنے حالت مرض میں جب کہ اس کے ہوش وحواس صحیح تھے روبرو ہم شیخ تصدق حسین و محمد حسین وصفی اللہ کے یوں کہا کہ ہم اپنی لڑکی کلثوم نابالغہ کو بعوض دین مہر مبلغ مائۃ واربعین للعشرۃ کے نکاح میں نور محمد جو پسر نابالغ شیخ پھیدو کا ہے، دے دیا۔ اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنے کو منگائی لیکن قبل تقسیم شیرینی زید نقضاء کر گیا۔ بعد انقضائے ایام چھ ماہ کے زید و صوف کی ہمشیرہ حقیقی نے جو کلثوم کی پھوپی ہے، ولی نکاح ہو کر دوسرا نکاح کلثوم کا زین الدین نابالغ پسر سراج الحق مرحوم سے کرا دیا ہے۔ اس صورت میں کونسا نکاح صحیح ہے۔

الجواب:۔ یہ جو زید کی طرف سے الفاظ مذکور ہیں کہ ہم نے اپنی دختر کلثوم نابالغہ کو تو یہ ایجاب ہے۔ اگر اس کے بعد نور محمد کی طرف سے اس کے باپ شیخ پھیدو نے یہ لفظ کہہ دیا ہے کہ میں نے اپنے پسر نور محمد کے لئے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہوگیا ہے[2]۔ دوسرا نکاح اس لڑکی کا

---

[1] الاب وحده يزوج صغيرته فزوجها عند رجل وامرأتين والحال ان الاب حاضر صح (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۳۰۰ ج۲) ظهير ۵ ويتعقد بايجاب من احدهما وقبول من الآخر ان كرر كزوجت نفسي او بنتي او موكلي منك وقبل الآخر تزوجت (رد المحتار كزوجت نفسي الخ اشار الى عدم الفرق بين ان يكون الموجب اصلا او وكيلا او رسولا بقبول الآخر تزوجت اى او قبلت لنفسي او لمولي او ابني او موكلي مذ رد المحتار كتاب النكاح ص۳۰۱ ج۲) ظهير

Maktaba Tul Ishaat.com

صحیح نہ ہوگا۔ کذا فی الدر المختار وغیرہ۔ من کتب الفقہ[1]۔ فقط (لیکن اگر قبول نہیں پایا گیا ہے تو درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفیر)

عورت مکان میں تنہا تھی اس نے گواہ کے سامنے ایجاب کیا، مرد نے قبول کیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۴) ایک مرد اور عورت میں جائز نکاح کی رغبت تھی مگر عورت بضرورت بمصلحت خانگی نکاح میں توقف کرتی تھی۔ پس مرد نے دو گواہ باہر دروازے کی طرف کھڑے کرکے عورت سے ایجاب چاہا، جب اس نے ایجاب کیا مرد نے قبول کر لیا۔ اس صورت میں نکاح ان کا شرعاً درست ہے یا نہیں، درانحالیکہ اس مکان کے اندر صرف وہی عورت تھی اور گواہ اس کی آواز کو خوب پہچانتے تھے، کیونکہ ایک جگہ کے رہنے والے ہیں۔

الجواب:۔ شامی میں ہے ولا بد من تمیز المنکوحۃ عند الشاھدین لتنتفی الجھالۃ فان کانت حاضرۃ منتقبۃ کفی الاشارۃ الیھا والاحتیاط کشف وجھھا فان لم یروا شخصھا وسمعوا کلامھا من البیت ان کانت وحدھا فیہ جاز ولو معھا اخری فلا لعدم زوال الجھالۃ الخ شامی[2]۔ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہوگیا۔ فقط۔

خفیہ نکاح دو گواہوں کے سامنے ہوا، کیا حکم ہے

سوال (۴۵) ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح روبرو شاہدین کے کیا اور ایک عرصہ تک خفیہ ہی رہ کر کئی اسقاط حمل کئے ہوں یہ جائز ہے یا نہ؟ الجواب:۔ اس صورت میں نکاح ہوگیا[3] اور اسقاط حمل قبل از چار ماہ

---

[1] اما نکاح منکرحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار ص ۲۸۲ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۷۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[3] ولا یشترط الاعلان مع الشھود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاھدین یخرج عن ان یکون سرا ویحصل بحضورھما الاعلان۔

(البحر الرائق ص ۹۴ ج ۳ کتاب النکاح) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

درست لکھا ہے[1]۔ اور خوف فتنہ کی وجہ سے ایسے وقت اسقاط حمل میں کچھ حرج نہیں ہے فقط (مگر یہ طریقہ شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ جو ہوا سو ہوا، اب پناہ دی ہے۔ ظفیر)

بند کمرے میں شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے

سوال (۴۶) ایک شخص کسی عورت کو بھگا کر لایا، وہ عورت حمل سے ہے، اس بھگانے والے شخص نے اپنے رشتہ کے چار آدمی بلا کر بند مکان میں اس عورت سے ایام حمل میں عقد کرلیا۔ سوائے چار آدمیوں کے محلہ کے کسی آدمی کو اطلاع نہیں کی۔ یہ عقد شرع کے مطابق ہوا یا نہیں۔ وہ شخص عورت کو چھوڑ کر چلا گیا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ عورت اپنی مرضی سے دوسرا عقد کرسکتی ہے یا نہیں

الجواب:۔ اگر دو مرد ایجاب وقبول کو سننے والے موجود ہوں تو نکاح ہوجاتا ہے۔ پس صورت مسئولہ میں جب کہ چار آدمی ایجاب وقبول کو سننے والے موجود تھے تو نکاح مذکور صحیح ہوگیا[2] اب تا وقتیکہ وہ شوہر طلاق نہ دے دوسرا نکاح اس کا درست نہیں ہے[3] فقط

صرف ایک مرتبہ ایجاب وقبول سے ہی نکاح درست ہوجاتا ہے

سوال (۴۷) ایک مرتبہ ایجاب وقبول کرنے سے نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں اور عورت کو اختیار فسخ نکاح رہتا

---

[1] وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر ولو بلا اذن الزوج (درمختار) قال فی الشرنبلالی هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منه شئ ولن یکون ذالك الا بعد مائة وعشرین یوما الخ اشم هنا اذا اسقطت بغیر عذر فاباحة الاسقاط محمولة علی حالة العذر او انها لا تاثم القتل (رد المحتار باب نکاح الرقیق ص۳۲۲ ج۲) ظفیر

[2] النکاح ینعقد بالایجاب والقبول الخ ولا ینعقد الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین الخ (هدایه کتاب النکاح ص۲۸۵ ج۲) ظفیر

[3] اما نکاح منکوحة الغیر الخ لم یقل احد بجوازه (رد المحتار مطلب فی نکاح الفاسد ص۴۸۳ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے یا نہیں ؟ ۔

الجواب :۔ نکاح ہو جاتا ہے[1] ۔ فقط ۔

زبردستی عورت سے اقرار لیا تو نکاح ہو گیا

سوال (۴۸) ایک لڑکی بالغہ سے اس کے والدین نے زدوکوب کر کے ایجاب کرا لیا ہے اور ایک لڑکے سے نکاح کر دیا ہے یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں ۔

الجواب :۔ زبردستی کر کے اور زدوکوب کر کے لڑکی بالغہ سے ایجاب یا قبول کرا لینے سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے[2] ۔ کذا فی کتب الفقہ ۔ فقط ۔

باپ اور تین عورت کی موجودگی میں لڑکا لڑکی کا یہ کہنا کہ اگر عائشہ منظور ہے تو میں نے بھی منظور کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۴۹) ہندہ نے اپنے لڑکے بکر سے بموجودگی خالد و صالحہ و کلیمہ یہ کہا کہ تم اپنا نکاح عائشہ سے کرنا ۔ بکر نے جواب دیا کہ اگر عائشہ کو منظور ہے تو میں نے منظور کر لیا ۔ عائشہ نے جواب میں کہا کہ اگر تم منظور کرتے ہو تو میں بھی منظور کرتی ہوں ۔ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں ؟ ۔

الجواب :۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا[3] اور مہر مثل لازم ہو گیا ۔ کما فی الدر المختار وکذا یجب مہر المثل فیما اذا الم یسم مہرا[4] الخ فقط ۔

بلا گواہ نکاح جائز نہیں، بعد میں تذکرے سے کچھ نہیں ہوتا

سوال (۵۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا

---

[1] ینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲) نظیر

[2] اذ حقیقۃ الرضا غیر مشترطۃ فی النکاح لصحتہ مع الاکراہ والہزل حتی (الی قولہ) بل عمارا نہم مطلقۃ فی ان نکاح المکرہ صحیح الخ ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ (رد المحتار کتاب النکاح فی ضمن "یشترط رضاھما" ص ۲۷۳ ج ۲)

[3] اس لئے کہ ایجاب وقبول باہم پایا گیا وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ ۔ وایضاً کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲) نظیر ۔ اور در مختار علی ہامش رد المحتار ۔ باب المہر ص ۳۶۰ ج ۲ نظیر ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور کوئی گواہ موجود نہ تھا۔ بعد میں زید نے ایک شخص کے روبرو پھر دوسرے کے سامنے ذکر کیا کہ میں نے ہندہ سے نکاح کیا ہے، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔ پھر زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر تین طلاق۔ اور ہندہ نے اس کام کو نہ کیا تو یہ طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح زید سے منعقد نہ ہوا۔ لہٰذا ہندہ پر طلاق بھی واقع نہیں ہوئی۔ لان وقوع الطلاق فرع صحة النکاح قال فی الدر المختار وشرط حضور شاهدین الخ سامعین قولهما معًا علی الاصح[1]۔ فقط۔

صورت ذیل میں نکاح ہوا یا نہیں

سوال: (۵۱) مسماۃ کریمن کے والد زید نے بہ نیت منگنی مسماۃ کریماں نابالغہ ایک مجلس منعقد کی جس میں عمر نابالغ کا باپ بکر موجود ہے، اس مجلس میں زید و بکر نے اپنی لڑکی و لڑکے کی بابت ایجاب و قبول بہ نیت منگنی خواہ خود یا بذریعہ وکیل کیا وہ ایجاب و قبول نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر بالفاظ نکاح ایجاب و قبول کیا، مثلاً لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے کیا اور بکر نے اپنے پسر عمر کی طرف سے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر بلفظ ہبہ و عطا وغیرہ بہ نیت منگنی ایجاب و قبول کیا مثلاً زید نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تیرے پسر عمر کو دی اور بکر نے قبول کیا تو وہ منگنی ہوئی نکاح نہیں ہوا۔ کذا فی الدر المختار[2]

ایجاب و قبول سے نکاح

سوال (۵۲) رحمت بیوہ بہ رضائے خود روبرو دو گواہوں کے اپنا تن محمود کے ملک کر دیتی ہے، وہ قبول کر لیتا ہے، لیکن عام طور پر شہرت مانند نکاح معروف شہرت نہیں ہوتی۔ یہ نکاح درست ہے یا نہیں اور بعد اس نکاح کے اگر وہ عورت دوسرا نکاح حسب عرف مع شہرت کرا لیوے تو وہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ زوج اول کا دعویٰ نکاح صحیح ہی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۷۲ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] وهل اعطیتنها ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (درمختار) قوله ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقده لانه یفرحمنه لتحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتنکها لو فعلت لزم ولیس لاول ان لایقبل (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۷۳ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ ایجاب وقبول روبرو دو گواہوں کے ہوگیا، نکاح منعقد ہوگیا اگرچہ شہرت نہ ہو۔ پس اس کے بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل اور حرام ہے۔ درمختار میں ہے والف ایجاب لفظ تزویج ونکاح الخ وما وضع لتملیک عین الخ فی الحال الخ کھبۃ وتملیک الخ بشرط تسمیۃ وتربیۃ وفہم الشہود المقصود[1] الخ پس معلوم ہوا کہ تملیک بہ نیت نکاح وفہم شہود وتقرر مہر سے بعد قبول شوہر بموجودگی شاہدین سامعین قولہما[2] نکاح منعقد ہوجاتا ہے فقط۔

گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۳) زید نے ایک عورت سے عقد کیا اور اہل محلہ سے پوشیدہ رکھا، عقد اس طرح کیا کہ عورت نے دو گواہوں کے سامنے بغیر نام ونسب والدین کا بتلائے بلا تعین مہر کے صرف یہ کہدیا کہ میں اس سے رضامند ہوں تو اس طرح سے عقد ہوا یا نہیں، اور اس عقد کے بعد پوشیدہ ہی طریقہ سے طلاق بھی دیدی اور اس عورت نے دوسری جگہ عقد کرلیا۔

الجواب: ۔ دو گواہوں کے سامنے جب کہ کسی عورت نے یہ کہدیا کہ میں فلاں شخص سے رضامند ہوں اور نکاح کرتی ہوں، اور شوہر نے قبول کرلیا تو نکاح منعقد ہوگیا[3] اور پھر جو طلاق دی وہ واقع ہوگئی، اور بعد گذرنے عدت کے دوسری جگہ وہ عورت نکاح کرسکتی ہے۔ فقط۔

مرد وعورت خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب قبول کرلیں تو نکاح درست ہے

سوال (۵۴) زید اور ہند نے

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۲۶۸ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] وشرط حضور شاہدین حرین اوحرتین مکلفین سامعین قولہما معاً علی الاصح قاہدیہ انہ نکاح علی المذہب الخ (ہدایہ ص۲۶۳ ج۲) [3] وینعقد متلبساً بایجاب من احدہما وقبول من الآخر وضع للماضی الخ کزوجت نفسی الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

آپس میں لفظ ایجاب وقبول بحضور شاہدین کرلیا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنا نکاح بغیر اجازت قاضی یا مفتی کے کرلیوے ساتھ ارکان و شرائط نکاح کے تو جائز ہوگا یا نہ؟

الجواب:۔ اس صورت میں جب کہ مرد وعورت جو کہ دونوں بالغ ہیں ایجاب وقبول بحضور شاہدین خود ایجاب وقبول کرلیویں، بدون وکیل وقاضی کے تو نکاح صحیح ہے اور منعقد ہوجاتا ہے اور نکاح خواں اور وکیل اور وکالت کے گواہوں کی موجودگی کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ[1]۔ فقط۔

صرف دو گواہوں کے سامنے نکاح ہوا اور اسے خادمہ کے طور پر رکھا تو جماع جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵) زید نے ہندہ سے اس کی رضامندی سے بہ موجودگی دو نفر گواہان ایسی جگہ اور ایسے وقت نکاح کیا جب کہ دونوں میں سے کسی کے رشتہ دار احباب موجود نہ تھے۔ نکاح کے بعد زید بندہ کو بطور خادمہ اپنے گھر لے گیا اور تاکید کردی کہ وہ نکاح کا ذکر کسی سے نہ کرے اور گھر میں بظاہر بطور خادمہ کے رہے، کیا ایسے تعلقات کی بنا پر دونوں کے درمیان تعلقات زن وشوہر شرعاً جائز ہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر یہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو شرعاً صحیح ہوگیا اور ان دونوں میں تمام تعلقات زن وشوئی جائز ہیں۔ درمختار میں ہے فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی[2]۔ اھ فقط۔

نداق میں ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۵۶) زید مع چند کس بروز عید

---

[1] وینعقد متلبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر ان کزوجت نفسی فقال الآخر تزوجت (درمختار) اشار الی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلا او ولیا او وکیلا (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الولی ص ۳۰۶ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عمر کے گھر مدعو ہو کر دعوت کھانے گیا۔ زید نے عمر سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنی فلانی لڑکی کو میرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دو۔ عمر نے کہا میں نے اپنی فلاں لڑکی تیرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دی۔ زید نے بطور ولایت لڑکے نابالغ کے واسطے قبول کر لی۔ گواہ موجود تھے یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ بعد از چند سال جب لڑکی بالغ ہوئی تو عمر نے دوسری جگہ نکاح کر دیا اور کہتا ہے کہ میں نے بطور مسخری زید سے ایجاب و قبول کیا تھا! اور مسخری سے نکاح نہیں ہوتا۔ قاضی نے حکم دیا کہ نکاح اول منعقد ہے مگر پھر بھی عمر نے فیصلہ شرعی کو نہ مانا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں پہلا نکاح شرعاً منعقد ہو گیا[1]۔ دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی منکوحہ سابقہ کا صحیح نہ ہوگا[2] اور عذر عمر کا شرعاً قابل سماعت نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد وعد صلی اللہ علیہ وسلم منھا النکاح[3]۔ پس دوسرا نکاح کرنے والا اور اس کو جائز سمجھنے والا فاسق ہے اور فیصلہ شرعیہ سے انحراف کرنا بھی فسق اور معصیت ہے[4]۔ فقط۔

سوال (۵۷)، ایک کنواری بالغہ ۱۴ سالہ لڑکی جسکو ایک سال سے حیض آرہا ہے، اپنا نکاح بغیر مشورہ والدین کے کر سکتی ہے۔ گواہوں کے روبرو جب کہ لڑکی اندھیرے میں یا در پردہ یا پس دیوار بیٹھی ہو اور دو گواہ لڑکی اور لڑکے کے ایجاب و قبول کو بخوبی سن سکیں اور بغیر اس لڑکی اور اسکی بالغہ خود پردے سے ..... گواہوں کے سامنے ایجاب قبول کرے تو کیا حکم ہے

---

[1] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ زوجت نفسی او بنتی او موکلتی الخ او یقول الآخر تزوجت او قبلت نفسی او لموکلی او لابنی او موکلتی (دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲) ظفیر

[2] اما نکاح منکوحۃ الغیر فلم یقل احد بجوازہ اصلا (ردالمحتار باب المحرمات ص ۴۸۲ ج ۲) ظفیر [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

والدین کا نام لینے کے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ وہ لڑکی بالغہ ہے بدون مشورہ و اجازت والدین کی اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے[1] اور دولہا دلہن جب کہ خود ایجاب و قبول مواجہۃً کریں تو لڑکی کا نام اور اس کے باپ کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، پس اگر دو گواہوں کے روبرو دولہا دلہن خود ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کذا فی الدر المختار[2]۔ فقط۔

بلا گواہ نکاح جائز نہیں

سوال (۵۸) نکاح بلا گواہ و نائک کے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسے نکاح کے لئے بعد نفاذ حقوق زن و شوہر کے طلاق ضروری ہے یا نہیں اور گواہان کے لئے کیا کیا شرائط و قیود شرعی ہیں۔

الجواب: ۔ جب تک دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے بوقت نکاح موجود نہ ہوں گے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ کما فی الدر المختار۔ و شرط حضور شاهدين حرين او حر و حرتين مكلفين سامعين قولهما معًا على الاصح[3] الخ اور ان دو گواہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حر اور مسلمان ہوں اور بالغ ہوں، اگرچہ فاسق ہوں۔ کما فی الدر المختار ایضاً ولو فاسقين الخ

قاضی نے صرف نابالغ لڑکے سے قبول کرایا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۵۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح پڑھنے کے واسطے قاضی کو اجازت دی۔ قاضی نے صرف لڑکے سے جو نابالغ ہے قبول کرایا۔ حالانکہ اس کا باپ بھی مجلس میں موجود تھا، نہ اس سے قاضی نے کچھ کہا اور نہ بولا، اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ لڑکے کا باپ اس نکاح سے راضی تھا اور لڑکے کے قبول

---

[1] تنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولي (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولي ص۳۰۱ ج۲) نظيره وينعقد بايجاب من احدهما وقبول من الاخر الخ وشرط حضور شاهدين الخ ايضاً كتاب النكاح ص۳۶۱ و ص۳۶۳ ج۲) نظيره [2] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۳۰۱ ج۲ و ص۳۶۳ ج۲ ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنے کو اس نے جائز رکھا تو نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ نکاح ان تصرفات میں سے ہے کہ صبی (بچہ) ممیز (تمیزدار) اپنے ولی کی اجازت سے ان کو کر سکتا ہے۔ فی الدر المختار وما تردد من العقود بین نفع وضرر کبیع وشراء توقف علی الاذن، فان اذن لها الولی فیهما فی شراء وبیع کعبد ماذون الخ[1]۔ فقط

نکاح ہوا کہ ہبہ نامہ لکھیں گے، ہبہ نامہ نہیں لکھا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۶۰) زید نے اپنے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی زاہدہ سے کیا، وقت انعقاد نکاح مہر میں گفتگو ہوئی۔ غرض یہ کہ لڑکے کے باپ نے یہ کہا کہ ہم اپنی جائداد میں سے کچھ اس کو ہبہ کر دیں گے۔ جائداد ہبہ بھی کر دیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر مہر اس کے سوا سو سے زیادہ نہیں باندھے جاویں گے۔ .... پس نکاح سوا سو پر ہو گیا۔ اب خالد کی طرف سے تقاضا ہوا کہ ایسا ہبہ نامہ لکھو کہ جس کا مضمون جزو مہر یا شرط عقد ہو۔ ورنہ نکاح تام نہ ہوگا بلکہ معلق رہے گا۔ زید کہتا ہے کہ ہبہ نامہ مطلق لکھیں گے نکاح تام ہوا یا معلق۔

الجواب :- اس صورت میں نکاح تام ہو گیا۔ نکاح میں کچھ توقف نہیں رہا۔ زید نے جو کہا، صحیح کہا اور خالد کا قول غلط ہے کیونکہ نکاح تعلیق کو قبول نہیں کرتا۔ اور نکاح معلق صحیح نہیں ہوتا۔ کما فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط[2]۔ فقط۔

پیغمبروں کے نکاح کے سلسلہ کے چند سوالات

سوال (۶۱) پیغمبروں کا نکاح بلا گواہوں کے صحیح ہے یا نہیں۔ (۲) پھوپی اور ماموں کی بیٹیاں جو ہجرت کریں وہ نبی کے لئے نکاح سے درست ہیں یا بغیر نکاح کے (۳) جو عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے وہ نکاح سے درست ہے یا بے نکاح، یہ حکم صرف نبی کے لئے ہے یا امت کے لئے بھی (۴) نکاح کے احکام اور شرائط پیغمبروں کے لئے بھی تھے یا نہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کس نے پڑھایا۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الماذون ص ۱۵ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- لا نکاح الا بشہود[1] حکم عام ہے، پیغمبروں اور غیر پیغمبروں کو شامل ہے، اور جو امر بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے مخصوص ہے اس پر قیاس نہیں ہو سکتا۔

(۲) نکاح کے ساتھ درست ہیں۔

(۳) یہ نکاح خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے[2]۔

(۴) نکاح کی جو شرائط ہیں، وہ سب کے لئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نکاح غالباً خود ہی پڑھا ہے۔ واللہ اعلم۔

نفس کا ہبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

سوال (۶۲) اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے تو آپ اس سے بے نکاح و بے مہر دلی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں تو صرف مہر کی معافی ہے اور نکاح کی شرط تو رکھی ہے۔ مشرح بیان فرمائیے۔

الجواب :- یہ صحیح ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس خصوصیت سے مراد صرف مہر نہ ہونے کی خصوصیت ہے اور ہبہ کا لفظ ان کے نزدیک مجاز ہے۔ نکاح سے بہرحال مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے نفس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی اور آپ منظور فرما لیتے، تو بلا مہر کے نکاح ہو جاتا ہے اور علاوہ لفظ ہبہ کے اور کسی لفظ سے نکاح و ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں بلکہ جب کسی عورت نے کہا وھبت نفسی اور آپ نے قبول کیا، نکاح

---

[1] ہدایہ کتاب النکاح ص۲۸۶ ج۲ ۱۲ نظیر ۲ عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وھبت نفسی لک الحدیث (مشکوٰۃ باب الصداق ص۲۷۷) فی الحدیث ایماء الی قولہ تعالیٰ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا قال صاحب المدارک ای احللنا لک الخ خالصۃ لک من دون المومنین الخ قال النووی ھذا من خواص النبیؐ ولا یجب مھرھا علیہ ولو بعد الدخول بخلاف غیرہ (مرقاۃ المفاتیح علی مشکوٰۃ المصابیح ص۲۴۵ ج۶) نظیر صدیقی مفتاحی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگیا۔ اور مہر لازم نہ ہوا۔ یہ مطلب ہے آیۃ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین کا۔ اس کی تفسیر میں صاحب جلالین لکھتے ہیں النکاح بلفظ الھبۃ من غیر صداق[1] الخ یہ تفسیر موافق مذہب امام شافعی کے ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ہبہ کے لفظ سے دوسروں کا نکاح بھی منعقد ہوجاتا ہے، ان کے یہاں خصوصیت صرف مہر کے نہ ہونے میں ہے کذا فی الکمالین[2]۔

وکیل نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب قبول کرایا، کیا حکم ہے

سوال (۶۳) زید و ہندہ میں برسوں ناجائز مخالطت رہی، جب دل میں ہدایت آئی زید و ہندہ میں مشورہ ہوا کہ ہم دونوں کا نکاح ہوجانا چاہئے۔ چنانچہ زید نے عمر وکیل کو زنانہ مکان میں بلا کر ہندہ کے سامنے عمر وکیل سے کہا کہ ہم دونوں نکاح کرنا چاہتے ہیں، نکاح کر دیجئے۔ عمر وکیل نے زید سے ہندہ کے سامنے پوچھا کہ مہر کس قدر مقرر ہو۔ زید نے کہا کہ دس درہم شرعی۔ ازاں بعد عمر وکیل نے ہندہ سے کہا کہ گواہ کون کون ہیں۔ ہندہ نے کہا کہ شمس الہدیٰ و عثمان اسکے بعد عمر وکیل اور زید دونوں زنانہ مکان سے باہر نشست کے مکان میں آئے اور وہاں شمس الہدیٰ اور محمد عثمان موجود تھے۔ پھر عمر وکیل نے زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ کر دیا ان دونوں گواہوں کے روبرو، حاصل کلام یہ ہے کہ عورت جب کسی کو وکیل بالنکاح مقرر کرے تو گواہان کا بھی موجود رہنا عورت کے سامنے شرط ہے یا نہیں اور یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔ ہدایہ جلد اول باب النکاح فصل فی الوکالت وغیرہ میں مسطور ہے وکذا لک لو زوج رجل امرأۃ بغیر رضاھا او رجلا بغیر رضاہ وھذا عندنا فان محل عقد صدر من الفضولی وله مجیزا نعقد موقوفا

---

[1] جلالین مطبوعہ اصح المطابع سورہ احزاب ص ۳۵۶ ۱۲ [2] ظفیر ۱۲ وقال ابوحنیفۃ ینعقد النکاح لغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم فانما خص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدم وجوب المھر علیہ (حاشیہ جلالین ص ۳۵۶ ج ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

علی الاجازۃ[1]۔ اس نکاح فضولی میں جو منعقد عورت کی رضا پر موقوف ہے باوجودیکہ شاہدین کی موجودگی عورت کے نزدیک نہیں اور صورت مذکورہ مسئولہ اس سے اقوی ہے اس لئے کہ عورت خود اجازت دیتی ہے اور شاہدین غائبین کو مقرر کرتی ہے اور یہ بیوہ عورت تھی نکاح ثانی زید سے ہوا

الجواب:۔ جب کہ ہندہ نے عمر کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور عمر نے باہر آکر دو گواہوں کے سامنے ہندہ کا نکاح زید سے کیا اور زید نے قبول کیا تو یہ نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا بوقت ایجاب وقبول ضروری ہے۔ وکیل ہونے کے لئے دو گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے، یہ شہادت علی التوکیل ہے یہ اس وقت ضروری ہوتی ہے کہ عورت توکیل سے انکار کرے[2]۔ قال فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معًا فاهمين انه نكاح[3] الخ اور واضح ہو کہ یہ نکاح فضولی کا نہیں بلکہ اس میں عورت نے عمر کو وکیل بنایا ہے۔ پس ایجاب عمر کا بمنزلہ ایجاب عورت کے ہے اس کے بعد قبول کرنا شوہر کا مفید عقد نکاح کو ہے جب کہ ایجاب وکیل عورت کا اور قبول کرنا شوہر کا روبرو دو گواہوں کے ہو۔ فقط۔

جھوٹے اقرار سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۶۴) میری بیوہ بھاوج کو ناجائز حمل رہ گیا[4]، میرے دال نے مجھ پر زور دیا کہ تو کہہ کہ میرا نکاح اس سے پہلے ہو چکا ہے لہذا اس نے جبراً اقرار کرلیا۔ لیکن میں نے نہ ہمبستری کی نہ نکاح، تو نکاح وحمل مانا جائے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے جھوٹے اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اور جب کہ درحقیقت نکاح نہیں ہوا تو حمل بھی ثابت نہ ہوگا۔

---

[1] دیکھئے ہدایہ ص۳۲۲ ج۱ ظفیر[2] وقدمنا ان الشهادة على الوكالة لا تلزم الا عند الجحود (درمختار باب الکفالۃ مطلب فی الوکیل ص۴۷۸ ج۵) ظفیر[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۳ ج۲ ظفیر[4] اس لئے کہ ایجاب وقبول جس سے نکاح منعقد ہوتا ہے، پایا نہیں گیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کسی کو وکیل بنائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح کرے تو یہ جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۵) عورت اور مرد جن میں عشقیہ تعلق ہو جاتا ہے اس طرح خفیہ نکاح کرتے ہیں کہ کسی کو ہمارے نکاح کا پتہ نہ چلے صرف دو گواہ مقرر کر لیتے ہیں اور ان کے سامنے اپنا نکاح کرنا بتلا دیتے ہیں۔ مگر ان سے قسم لیتے ہیں کہ کسی دوسرے سے ہرگز نہ بتلانا مگر عورت ان گواہوں کے سامنے اقرار نکاح نہیں کرتی۔ نکاح کرنے والا مرد گواہوں سے کہدیتا ہے کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کر لیا ہے، تم گواہ رہو۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ عورت کو تمہارے سامنے اقرار کرنے کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ عورت نے مجھے اپنا ولی بنا لیا ہے کہ تم میرے ساتھ نکاح کر لو، کیا یہ صورت نکاح جائز ہے۔ اور اسقاط حمل شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اور عورت کا نان و نفقہ مرد اپنے ذمہ نہیں سمجھتا، کہتا ہے جب عورت میرے گھر آباد نہیں ہوتی تو اس کا نان و نفقہ میرے ذمہ نہیں ہو سکتا۔

الجواب:۔ عورت بالغہ اگر مرد کو اپنا وکیل بنا دیوے کہ تو مجھ سے نکاح کرلے تجھ کو اجازت ہے، اور وہ مرد دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح اس عورت سے کر لیوے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے[1]۔ جیسا کہ درمختار میں ہے وشرط حضور شاهدين[1] یعنی نکاح کے صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو پس نکاح خفیہ جس کی صورت سوال میں بیان کی گئی ہے شرعاً صحیح ہے اور اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ نفخ روح سے پہلے پہلے اسقاط حمل جائز ہے اور اس کی مدت چار ماہ لکھی ہے اس سے پہلے پہلے اسقاط حمل عند البعض جائز ہے

[1] ويتولى طرفي النكاح واحد بايجاب يقوم مقام القبول في خمس صور كان كان وليا او وكيلا من الجانبين او اصيلا من جانب ووكيلا او وليا من آخر الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفاء مطلب في الوكيل ص ۴۴۸ ج ۲ ظفير [2] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کذا فی الشامی[1]۔ اور نفقہ کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر باوجود طلب کرنے شوہر کے اس کے گھر نہ آوے تو شوہر کے ذمہ نفقہ واجب نہیں ہے[2]۔ الغرض اگرچہ خفیۃً نکاح بطریق مذکور منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن جو صورت سوال میں لکھی ہے اس میں تہمت کا موقع ہے اور موقع تہمت سے بچنا مناسب ہے۔ اس لئے مناسب نہیں ہے کہ بطریق مذکور نکاح کرے کہ غرض مشروعیت نکاح کے یہ امر منافی ہے اور اس میں اگرچہ اعلان واجب تو ادا ہو جاتا ہے مگر وہ اعلان و اظہار جو مقصود شارع علیہ السلام کو ہے اور مرتب ہے حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ درمختار میں ہے (یندب اعلانہ) ای اظہارہ الخ لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف[3]۔ فقط۔

دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو مگر لڑکی کی پہچان نہ دی جائے تو جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۶) ہندہ کا عقد ثانی ہندہ کے مکان میں زید سے دو گواہوں کے سامنے ہوا، جو مکان و مالک مکان سے خوب واقف تھے۔ لیکن وقت نکاح معرفت ہندہ کی شاہدین کو نہ دی گئی، اور زید نے اتنے یہ کہا کہ ایک عورت اس مکان میں بغرض نکاح آئی ہے، میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں، تم گواہ رہو، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟ پھر زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیا اور ورثہ ہندہ نے زید پر جبر کر کے تین طلاق دلائی۔ اس صورت میں طلاق بائن کی عدت میں بعد کی طلاق واقع ہوگی یا نہ؟۔

---

[1] وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعۃ اشھر ولو بلا اذن الزوج (درمختار) ھل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منہ شئی ولن یکون ذلک الا بعد مائۃ وعشرین یوما الخ وفی کراھۃ الخانیۃ ولا اقول بالحل اذ المحرم لو کسر بیض الصید ضمنہ لانہ اصل الصید فلما کان یواخذ بالجزاء فلا اقل من ان یلحقھا اثمھنا اذا اسقطت بغیر عذر من الدرر والمختار باب نکاح الرقیق ص ۵۲۲ ج ۲ نفقہ الخ خارجۃ من بیتہ بغیر حق وھی ناشزۃ حتی تعود الخ رد المحتار علی ھامش درمختار باب النفقۃ ص ۵۸۹ ج ۲ وص ۵۹۰ ج ۲ ظفیر

[2] ترمذی ص ۱۲۹ ج ۱۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ شامی میں ہے فان کانت حاضرۃ منتقبۃ کفی الاشارۃ الیہا[1] اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا اور تین طلاق اس پر واقع ہوگئی کیونکہ جبریہ طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور طلاق بائنہ کی عدت میں دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے[2] درمختار میں ہے الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ[3] الخ۔ فقط

ایک شخص نے لڑکی سے کہا کہ تم نے فلاں کی زوجیت بعوض مہر میں قبول کی پھر لڑکے سے کہا اور دونوں نے قبول کیا، نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۶۷) زید بالغ وہندہ بالغہ کا عقد ہو رہا ہے، بایں صورت کہ ہندہ مکان خالص میں بیٹھی ہوئی تھی اور زید دہلیز میں، عمرو مکان خاص میں جا کر ہندہ کو کہا کہ تم نے پچاس روپے مہر میں زید کی زوجیت کو قبول کیا؟ ہندہ نے کہا قبول کیا! اس وقت مکان خاص میں ہندہ کے پاس علاوہ عمرو کے اور بھی صرف دو عورتیں بالغہ حاضر تھیں۔ پھر عمرو دہلیز پر آکر زید کو کہا کہ تم نے ۵۰ روپے مہر میں ہندہ کو قبول کیا؟ زید نے کہا قبول کیا۔ اس وقت بہت لوگ زید کے پاس قابل شہادت فی النکاح ماحضر تھے۔ اب اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے۔ اگر نکاح صحیح ہوگیا تو یہ اقرار بالنکاح کی صورت ہوگی یا توکیل فی النکاح کی یا غیر ازیں۔ اور اگر اقرار بالنکاح کی صورت ہے تو عمرو مع ان دو اجنبی عورتوں کے جو مکان خاص میں تھیں، ہندہ کے اقرار بالنکاح کے شاہدین بن سکتی ہیں۔ بینوا توجروا! فقط۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ عمرو کا ہندہ سے یہ کہنا کہ تم نے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲ ظفیر ۔۔۔۔۔۔ [2] ایضاً کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

پچاس روپے الخ توکیل پر محمول ہے یعنی میں نے عمرو کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور اجازت زید سے نکاح کرنے کی دیدی۔ پھر جس وقت عمرو نے زید سے ایجاب وقبول نکاح کیا بحضور شہود اس وقت نکاح منعقد ہوگیا۔ پس عمرو کا یہ قول زید سے کہ تم نے ۵۰ روپے میں ہندہ کو قبول کیا؟ ایجاب ہے، اور زید کا یہ کہنا کہ میں نے قبول کیا قبول ہے۔ لہٰذا اگر ہندہ معروفہ ہے مجہولہ نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لیا گیا ہے تو نکاح منعقد ہوگیا۔ درمختار میں ہے وینعقد ملتبسًا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ۔ اور ظاہر ہے کہ وکیل زوجہ کا احد ہما میں داخل ہے اور قائم مقام ہے زوجہ کا اس کا نکاح کرنے میں۔ فقط۔

صرف اقرار نامہ لکھنے سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۶۸) زید نے اپنی دختر ۱۹ سالہ کی نسبت خالد سے کر رکھی تھی جس کو طے ہوئے تقریباً دس سال ہوئے لیکن ابھی تک نکاح کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ زید کو اپنے شہر سے دوسرے شہر میں بغرض روزگار جانا پڑا، وہاں کے لوگوں نے اس سے کسی نہ کسی طرح سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھا لیا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح اس دوسرے شخص سے کر دیا اور کر دوں گا اور اگر نہ کروں تو اس قدر ہرجانہ دوں گا۔ زید کہتا ہے کہ یہ اقرار نامہ مجھ سے ایسی حالت میں لکھایا گیا ہے کہ مجھے دوا دیکر بیہوش کر دیا تھا۔ میں اس جگہ نکاح کرنا نہیں چاہتا، پہلے شخص سے کرنا چاہتا ہوں۔ آیا زید کا وہ اقرار نامہ لڑکی کا نکاح سمجھا جائے گا یا محض وعدہ اور انعقاد نکاح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لڑکی خود بالغہ ہے، اس کو اس اقرار کی کچھ خبر نہیں نہ ایجاب وقبول ہوا نہ نکاح پڑھایا گیا۔ محض زید کو مجبور کر کے اقرار نامہ لکھا لیا۔ اگر زید اپنی لڑکی کا نکاح پہلی جگہ کر دے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جائے گا، اور اس میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں۔

الجواب:۔ لڑکی اگرچہ بالغہ ہو اگر اس کا باپ اس کا نکاح کسی شخص سے بلا اطلاع

Maktaba Tul Ishaat.com

و بلا موجودگی دختر بالغہ کے کر دے اور لڑکی کو جس وقت خبر پہنچے تو وہ خاموش رہے تو وہ نکاح صحیح و منعقد ہو جاتا ہے کذا فی الدر المختار۔ اور لڑکی اس کو فسخ بھی نہیں کر سکتی لیکن انعقاد نکاح کے لئے ایجاب و قبول دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے۔ اس طرح کہ وہ دونوں گواہ ایجاب و قبول کو سنیں، اور باپ کا یہ کہنا لوگوں کے دباؤ وغیرہ سے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ ایجاب ہے۔ اگر اس ایجاب کو شوہر نے قبول کر لیا اگر وہ وہاں موجود تھا اور دو گواہ سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہو گیا۔ اس طرح اگر شوہر وہاں موجود نہ تھا اور شوہر کی طرف سے کسی دوسرے شخص ولی یا فضولی نے قبول کر لیا شاہدین کے سامنے اور پھر شوہر کو خبر ہونے پر وہ اس نکاح پر راضی رہا اور اس نے اس کو رد نہ کیا بلکہ جائز رکھا اور قبول کیا۔ تب بھی نکاح منعقد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔ اور اگر باپ کے اس کہنے کے بعد کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح فلاں شخص سے کر دیا، کسی نے اس کو قبول نہیں کیا نہ شوہر نے نہ اس کے ولی وغیرہ نے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ اور فقہ نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ نشہ والے کے تصرفات بیع و شراء و انکاح دختر وغیرہ نافذ و صحیح ہوتے ہیں۔ پس یہ عقد باپ کا کہ میں بیہوش تھا اور نشہ میں تھا لغو اور باطل ہے۔ فقط۔

لڑکی کے ولی کے وکیل نے ایجاب کیا اور لڑکے کے وکیل نے قبول تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۶۹) مشرف علی میاں نے اپنے لڑکے ابو الخیر کو اپنی بنت صغیرہ کلثوم کو مولوی اعظم اللہ کو دینے کے لئے اجازت دی۔ پس ابو الخیر نے کہا کہ میں نے مسماۃ کلثوم کو مولوی اعظم کو دیا۔ امام الدین نے کہا کہ میں نے مولوی اعظم اللہ کی جانب سے قبول کیا اور عقد خیر کے بھی حسب رواج دیدیئے اور ابو الخیر نے لے لئے۔ صورت مسئولہ میں کلثوم کا نکاح مولوی اعظم اللہ کے ساتھ منعقد ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ در المختار میں ہے ادھل اعطی بنتھا ان المجلس للنکاح

Maktaba Tul Ishaat.com

ان للوعد فرمد الخ و فی ردالمحتار قولہ ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقدہ لانہ یفہم منہ التحقیق فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتکہا او فعلت لزم[1] الخ اور بزازیہ میں ہے کہ الفاظ ھبہ و تملیک و صدقہ و عطیہ یہ سب کنایات ہیں اگر نیت ان الفاظ میں نکاح کی ہے یا قرینہ ہے تو نکاح منعقد ہو جائے گا الخ پس صورت مسئولہ میں اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کی تھی اور یہ کلام بطور خطبہ نہ تھا اور شہود کے سامنے ایجاب قبول واقع ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

سوال (۷۰) ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں | ایجاب و قبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایہ یا اس طور کہ عورت نے کہا میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا۔ مرد نے کہا میں نے قبول کیا۔ اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا۔ نکاح ہوا یا نہیں۔ یہ زنا تو نہیں ہے۔

الجواب: اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہو گیا قال فی الدرالمختار وما منہما کنایۃ وھو کل لفظ وضع لتملیک العین الخ کھبۃ و تملیک و صدقۃ و عطیۃ الخ بشرط نیۃ او قرینۃ الخ و فیہ ایضاً و شرط حضور شاھدین الخ و لو فاسقین الخ او ابنی الزوجین و فی الشامی و لیس ھذا خاصا بالابنین[2] الخ نکاح مذکور اگرچہ قاضی کے یہاں ثابت نہیں ہوتا ہے لیکن فی نفس نکاح صحیح ہے اور قرابت اور مجامعت درست ہے، اور یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے۔

سوال (۷۱) کوئی صورت بتائی جائے کہ خفیہ شادی ہو جائے | بعض قوموں میں دستور ہے کہ جس کے خاندان میں کوئی ماتم ہو جائے وہ ایک سال سے پہلے شادی نہ کریں گے

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح مطلب ص۳۰ ج۲ [2] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۰۳ ج۲ و تغیر منہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بعض اوقات ایسا واقع ہوجاتا ہے تو پھر بعض لوگ اپنی شہوت کو نہیں روک سکتے۔ مگر وہ ظاہراً نہ شادی کرسکتے ہیں اور نہ صحبت کرسکتے ہیں، اس لئے اگر ایسی کوئی صورت جواز کی ہو جس سے شرعی حدود کے اندر رہ کر انسان شہوت پوری کرسکے اور پھر سال گزرنے پر باقاعدہ نکاح اسی لڑکی سے ہوجاوے۔

الجواب: اگر خفیہ دو گواہوں کے روبرو وہ لڑکا اور لڑکی ایجاب و قبول کریں تو شرعاً نکاح منعقد ہوجاوے گا پھر باقاعدہ ظاہر میں چاہے بعد میں شادی کی رسوم ادا ہوں[1]۔

خواہ کوئی جگہ ہو نکاح کی صحت کے لئے دو مسلمان گواہوں کا ہونا ضروری ہے

سوال (۷۲) ایک مرد اور عورت جنگل و ویران میں ایسے مقام پر ہیں کہ وہاں کوئی مسلمان نہیں جو گواہ ہو اور وہ دونوں نکاح پر راضی ہیں۔ کیا وہ دونوں ایجاب و قبول کرسکتے ہیں اور نکاح صحیح ہوگا یا نہیں۔

الجواب: بدون دو مسلمان گواہوں کی موجودگی کے جو ایجاب و قبول کو سنیں، نکاح صحیح نہیں ہوتا[2]۔ فقط

شوہر کے ایجاب کو جب گواہ نہ سنے تو نکاح ہوگا یا نہیں

سوال (۷۳) زید دہندہ میں

---

[1] ویشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج من ان یکون سرا و یحصل بحضورهما الاعلان (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۴ ج۳ ظفیر مفتاحی

[2] و شرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معا علی الاصح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۷۳ ج۲) قوله عند حرین او حر وحرتین عاقلین الخ متعلق ببینعقد بیان للشرط الخاص به وهو الاشهاد فلم یصح ای النکاح بغیر شرود لحدیث لا نکاح الا بشهود و (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۴ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کا ایجاب وقبول ہوا لیکن زید کے قبول کو دو گواہوں نے نہیں سنا، اس کے بعد زید نے ہندہ سے مباشرت کی، اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ جو فعل زید سے ہوا اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: جب کہ زید کے قبول کو دو گواہوں نے نہیں سنا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ کذا فی الدر المختار[1] پس ان دونوں میں پھر ایجاب وقبول دو گواہوں کے سامنے ہونا چاہئے۔ اور جو فعل زید سے ہوا اس سے توبہ کرے۔ فقط۔

فرشتوں کی گواہی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۴۷۷) بدون گواہوں کے کس طرح نکاح منعقد ہو سکتا ہے۔ اگر فرشتوں کو گواہ کر کے نکاح پڑھا جاوے تو منعقد ہوگا یا نہیں

الجواب: ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون دو گواہوں کے بوقت ایجاب قبول موجود ہونے کے نکاح منعقد ہو جاوے ایسا نکاح جو بدون موجودگی دو گواہوں کے ہو باطل کالعدم ہے، وہ نکاح نہیں ہے، زنا کا مواخذہ اس میں ہوگا۔ اور فرشتوں کو گواہ بنانے سے بھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔ کراماً کاتبین دو فرشتے تو ہر دن گواہ کے وہی ہر ایک عمل انسان کے کاتب وشاہد ہیں مگر نکاح کے لئے یہ کافی نہیں ہے بلکہ دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بوقت ایجاب وقبول موجود ہونی چاہئیں۔ فقط۔

نکاح کے لئے تحریر ضروری نہیں ہے

سوال (۴۷۸) نکاح میں اگر حاکم کی طرف سے تحریر کو ضروری قرار دیا ہے تو تحریر ضروری ہے یا نہ۔ بغیر تحریر کے نکاح منعقد ہوگا

---

[1] (شرائط انعقادہ حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح درمختار) قد ينعقد بحضرة نائمين والاصمين اور المحتار كتاب النكاح ص۲۷۳ ج۲ وص۲۷۵ ج۲ [2] (ظفيره) وشرط لحضور شاهدين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۲۷۳ ج۲ [3] ظفيره وفي الخانية والخلاصة لو تزوج بشهادة اثنين وهما لا يعقلان او احدهما او لا يسمعان كتاب النكاح ص۲۷۵ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com

یا نہ ؟ -

الجواب :- بالتحریر نکاح منعقد ہو جاوے گا، تحریر ضروری نہیں ہے، شرائط نکاح مثل شہود وغیرہ ہونی چاہئے، تحریر ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں ہے[۱]۔ فقط

سوال (۷۶) زید نے مثلاً پانچ چھ آدمی مسلمان عاقلین، بالغین کی روبرو عقد نکاح مثل ہندہ عاقلہ بالغہ سے بلفظ ہبہ کرلیا۔ مثلاً زوجہ ہندہ نے زید کی روبرو بالمشافہ کہا کہ میں نے اپنی ذات تجھکو بخش دی، زید نے کہا میں نے تجھکو قبول کی، بعدہٗ ہندہ عاقلہ بالغہ کا نکاح ہندہ کے باپ نے زبردستی جبراً دوسرے شخص مثل بکر سے کرادیا۔ صورت مذکورہ میں نکاح اول جو زید سے ہوا وہ ثابت ہوگا یا نکاح ثانی بکر کا ثابت ہوگا۔

الجواب :- لفظ ہبہ کنایات نکاح میں سے ہے، اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ زوجہ شاہدین، عاقلین، بالغین کے عورت نے کہا اور مرد نے قبول کرلیا تو نکاح منعقد ہوگیا[۲] اور جبکہ یہ نکاح کفو سے ہوا تو باپ کو اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور دوسری جگہ نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔ پس باپ نے جو جبراً نکاح اس بالغہ کا دوسرے شخص سے کردیا وہ صحیح نہیں ہوا۔ نکاح اول صحیح و نافذ ہے۔ درمختار میں ہے وھو ای الولی شرط صحۃ نکاح صبی و مجنون ای لا یکلف الخ فنفذ نکاح حرۃ بالغۃ بلا رضا ولی، انتہی ملخصاً[۳]۔

سوال (۷۷) نکاح خواں نے ہندہ کا نکاح اسکی اجازت سے بولایت اس کے ماموں کے عمر کے ساتھ بایں طور پڑھا، اے عمر تم نے مسماۃ

---

[۱] والثانی اعنی الشرط الخاص انعقاد سماع اثنین بوصف خاص للایجاب والقبول الخ وھو کونہ الایجاب والقبول حقیقۃ او حکما (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۳ ج ۳) ظفیر

[۲] فینعقد النکاح بلفظ الھبۃ والعطیۃ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۱ ج ۳) ظفیر

[۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۶ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

باکرہ دختر فلاں کو بعوض سو روپے مہر کے قبول کیا۔ عمر نے کہا ہاں قبول کیا۔ ایسے ایجاب و قبول سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ایجاب و قبول بطریق مذکور سے نکاح ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ لڑکی کے باپ کا نام لیا جائے، یا یہ کہ گواہوں کو اس کا حال معلوم ہو اور وہ اس لڑکی کو جانتے ہوں کہ فلاں شخص کی بیٹی ہے[1]۔ فقط۔

ایجاب ہوا قبول نہ پایا گیا تو نکاح نہ ہوا

سوال (۷۸) طائفہ اہل اسلام کی ایک مجلس بغرض نکاح منعقد ہوئی۔ مجلس حاضرہ میں لڑکی کے والد نے نکاح خواں کے اشارہ پر ایجاب کیا، پھر لڑکے کو جو عاقل بالغ اور مجلس میں موجود تھا، قبول کے لئے کہا گیا تو اس نے اور اس کے والد نے قبول سے سکوت کیا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب: درمختار میں ہے ینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الاخر الخ فلا ینعقد بقبول بالفعل کقبض مھر الخ قولہ فلا ینعقد تفریع علی ما تقدم من انعقاد بلفظین الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ فقط

ایک رات میں دو گواہوں کے سامنے مرد و عورت نے ایجاب قبول کیا، کیا حکم ہے

سوال (۷۹) ایک شخص نے اپنی ہم کفو بالغہ لڑکی سے بدون اجازت اس کے والدین کے اس طریقہ پر نکاح کیا کہ دو گواہوں کو جو مسافر اور رہ گذر تھے ایک مقام پر تخمیر اکر اس بالغہ لڑکی کو بھی

---

[1] وینعقد ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الاخر وضعا یعنی لان الماضی اذا جری التحقیق کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک و یقول الاخر تزوجت۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۲۶۰ ج۲) لو کانت غائبۃ ... وجب ذکرھا فان عرفھا الشھود وعلموا انھا ابنۃ فلان کفی ذکر اسمھا والا لا بد من ذکر الاب والجد ایضا (رد المحتار ص۲۶۰ ج۲) نظیر

[2] یکفی ذکر الجد کما فی الکتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲ منہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وہاں لے گیا۔ بسبب تاریکی شب اور برقع ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے نہ پہچان سکے وہ شخص لڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا تم نے مجھے حق نکاح میں قبول کیا یا تم نے مجھے اپنے نفس کا اختیار بخشا ہے۔ وہ لڑکی بجواب کہتی ہے۔ ہاں میں نے قبول کیا ہے۔ اختیار دیا ہے وغیرہ یہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ شامی جلد ثانی میں بحر سے منقول ہے فان کانت حاضرۃ منتقبۃ کفی الاشارۃ الیہا والاحتیاط کشف وجہہا فان لم یروا شخصہا وسمعوا کلامہا من البیت ان کانت وحدہا فیہ جاز[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

لفظ کنایہ سے ایجاب کیا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۸۰) زید اپنے مکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس اثنار میں ہندہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا زید کے گواہ نے دریافت کیا کہ مہر کیا ہے۔ ہندہ نے کہا ایک سو ساڑھے ستائیس روپے زید نے قبول کر لیا۔ بعد ازاں ہندہ نے اپنا عقد عمر سے کر لیا۔ یہ عقد ثانی صحیح ہوا یا نہیں

الجواب: ۔ یہ لفظ کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا۔ کنایات نکاح میں سے ہے اس میں نیت نکاح یا قرینہ کی ضرورت ہے اور صرف ذکر مہر قرینہ نہیں ہے کما حققہ الکمال۔ شامی[2]۔ اور یہ کہ گواہان کو معلوم ہو کہ یہ نکاح ہے۔ پس اگر یہ امور پائے گئے

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲ ظفیر۔

[2] وانما یصح بلفظ تزویج ونکاح لانہما صریح وما عداہما کنایۃ وہو کل لفظ وضع لتملیک العین کاملکتہ ہبۃ وتملیک وصدقۃ وعطیۃ الخ وکل ما تملک بہ الرقاب بشرطہ نیۃ او قرینۃ وہی الشہود المقصود الفتار) الخ اما ما حققہ الفتح ردا علی ما قدمناہ عن الزیلعی حیث لم یجعل النیۃ شرطا عند ذکر المہر فحاصل الرد ان المحتار انہ لابد من فہم الشہود ولم ار فی المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۵ ج ۲ و ص ۳۶۹ ج ۲ و ص ۳۷۰ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو نکاح منعقد ہوگیا۔ اس صورت میں دوبارہ نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ نہیں تھا اور قرینہ بھی کوئی علاوہ ذکر مہر کے موجود نہیں ہے تو زید سے اس کا نکاح نہیں ہوا۔ اس صورت میں عمر کے ساتھ نکاح صحیح ہوگیا۔ فقط

ایک شبہ کا جواب

سوال (۸۱) اس شبہ کا کیا جواب ہے ولو زوج ابنته البالغة العاقلة بحضرة شاهد واحد جاز ان كانت ابنته حاضرة لانها تجعل عاقدة والا فلا[1]۔ یہ قال ہے جواز نکاح پر بایں وجہ کہ مامور جو کہ بظاہر عاقد معلوم ہوتا ہے، سفیر محض ٹھیر کر شاہد ہو جاتا ہے اور خود عاقلہ بالغہ عاقد ٹھیرائی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مامور کا بکنا پھرنا آنا عاقد فی الشہادت لغو ہے اور آئندہ عبارت سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ لغو نہیں ہے اور وہ یہ ہے ثم انما تقبل[2] دریافت طلب یہ ہے کہ ترجیح کس کو ہے۔

الجواب:۔ ان دونوں عبارتوں میں جو آپ نے لکھی ہیں کچھ تناقض اور تدافع نہیں ہے۔ اول عبارت سے انعقاد نکاح کا حکم بیان کیا ہے اور دوسری عبارت میں قبول وعدم قبول شہادت کا ذکر ہے۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں کہ شاہدین، فاسقین سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن اگر نزاع ہو اور شہادت کی ضرورت ہوگی تو فاسقین کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا[3]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔

[2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔

[3] ولو فاسقین (درمختار) اعلم ان النکاح له حکمان حکم الانعقاد وحکم الاظهار فالاول ما ذکره والثانی انما یکون عند التجاحد فی الاظهار الخ فلذا انعقد بحضور فاسقین والاعمیین الخ وان لم یقبل اداءهم عند القاضی الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۶ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ درست ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

سوال (۸۲) زید کہتا ہے کہ بلا حضور شاہدین عقد نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔

الجواب:۔ بلا حضور شاہدین نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ التفصیل[1] فی کتب الفقہ

عورت کی موجودگی میں بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے

سوال (۸۳) ایک مرد اور ایک عورت ایک شخص کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تم ہم دونوں کا نکاح پڑھا دو۔ اس شخص نے کہا کہ نکاح کے واسطے ایک وکیل اور دو گواہ کی ضرورت ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ اگر میں موجود نہ ہوتی تب وکیل اور گواہ کی ضرورت تھی۔ اس شخص نے دونوں کا نکاح پڑھا دیا۔ وہ دونوں شخص زوجین کے رہتے ہیں اور اولاد بھی ہو گئی ہے، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔ آیا دو گواہوں کا ہونا نکاح کے واسطے ضروری ہے اور جو اولاد ہوئی اس کا کیا حکم ہے۔ نکاح کے وقت گو دو گواہ موجود نہ تھے۔ لیکن شہادت نکاح کے واسطے ایک گواہ نکاح پڑھانے والا موجود ہے اور بعد نکاح جن مرد اور عورتوں کو زوجین نے اپنے نکاح کے تذکرے کئے ہیں، وہ بھی نکاح ہونے کے گواہ ہو سکتے ہیں یا نہیں؟۔

الجواب:۔ بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب و قبول کریں نکاح منعقد نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا نکاح الا بشهود[2] ہدایہ۔ اور درمختار میں ہے و شرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معا[3] الخ انتہی

---

[1] ومنها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النكاح هكذا في البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح ص۲۵۰ ج۱) و شرط حضور شاهدين حرين الخ مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۲۷۳ ج۲) ظفیر [2] ہدایہ کتاب النکاح ص۲۸۶ ج۲ - ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۲۷۳ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا اور صحیح نہیں ہوا کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے۔ اور جب کہ شرط نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا گیا۔ جیسا کہ قاعدہ ہے اذا فات الشرط فات المشروط اور ہدایہ میں ہے ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین[1] الخ اور ایک شخص کی شہادت صوت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے اور بعد میں مشہور ہو جانا اس نکاح کا اور تذکرہ کرنا زوجین کا دوسرے لوگوں کے سامنے سے بھی انعقاد نکاح نہیں ہوتا[2] اور نکاح مذکور سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الحرام ہے اگرچہ احتیاطاً نسب ان کا اس شوہر سے عند البعض ثابت ہے جیسا کہ شامی میں ہے ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب ومثل له فی البحر هناك بالتزوج بلا شهود[3] الخ۔ فقط۔

صرف مرد و عورت سے ایجاب و قبول سے جب کہ گواہ نہ ہوں نکاح جائز نہیں

سوال (۸۴) ایک بیوہ عورت اگر اپنے میکے والوں کے خوف سے جو کہ جاہل ہیں اور نکاح ثانی کو معیوب جانتے ہیں۔ کسی نیک مرد سے آپس میں کلمہ کلام اور حسب شرع مہر مقرر کر کے مرد و عورت دو بدو ایجاب و قبول کر لیں اور تیسرے شخص کو خبر نہ ہو تو کیا نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ اگر نکاح درست نہیں تو مجامعت کرنے پر کیا کفارہ ہوگا۔

الجواب:۔ بدون اس کے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ پس یہ جائز ہے کہ بیوی بالغہ خود اپنی رضا سے اپنا نکاح کفو میں کرے اور میکہ والوں کو خبر نہ کرے لیکن بوقت ایجاب و قبول دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے بدون اس کے نکاح نہ ہوگا البتہ یہ جائز ہے کہ سوائے ان دو گواہوں کے

---

[1] ہدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۶ ج ۲ ظفیر [2] وتزوج بغیر شهود ثم اخبر الشهود علی وجه الخبر لا یجوز الا ان یجدد عقدا بحضرتهم (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۲ ج ۳) ظفیر

[3] رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ص ۵۳۵ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور کسی کو بوجہ مصلحت کے اطلاع نہ کی جاوے[1]۔ پس اگر ایسا کیا کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح صحیح ہے اور شوہر کو مجامعت وغیرہ درست ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں ہوا اور مجامعت حرام ہے اور جو کچھ ہوا وہ زنا ہوا، اس سے دونوں توبہ کریں اور تجدید نکاح روبرو شاہدین کے کریں۔

نکاح میں شہادت کا مطلب کیا ہے

سوال (۸۵) نکاح میں جو شہادت جزو نکاح ہے اس کا کیا مطلب ہے، کیا وہ نکاح صرف عند الناس معتبر نہ ہوگا یا عند اللہ بھی معتبر نہ ہوگا۔ اگر عورت مرد میں ایجاب وقبول ہوجاوے اور شہادت نہ ہو تو کیا دونوں کا یہ فعل اور باہمی اختلاط عند اللہ بھی زنا میں شمار ہوگا اور وہ دونوں گنہ گار ہوں گے یا صرف عند الناس ہی یہ زنا میں شمار ہوگا۔

ایجاب وقبول بغیر گواہ ہوا اور بعد میں شہرت ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۸۶) اگر بوقت ایجاب وقبول شہادت نہ ہو اور بعد خلوت صحیحہ یا قبل خلوت صحیحہ کے وہ دونوں یا ایک اگر مشہور کردے کہ میرا نکاح ہوگیا ہے اور لوگ اس کو یقین بھی کرلیں تو کیا یہ شہرت شہادت کے قائم مقام ہوگی یا نہیں، اگر نہ ہوگی تو کیوں اور اگر ہوگی تو نکاح کا تحقق وجود شہرت کے وقت سے سمجھا جائے گا یا اس کے پہلے سے کیا عند اللہ عند الناس کی بھی کوئی توجیہ اس میں نکل سکتی ہے یا نہیں۔

شہادت کا مفہوم ایجاب وقبول کے بعد شہرت سے ادا ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۸۷) نکاح میں شہادت کا اصلی راز کیا ہے اور جو راز ہے وہ راز و فلسفہ بعد ایجاب وقبول

---

[1] عند حرین او حرتین عاقلین بالغین مسلمین ولو فاسقین او اعمیین او محدودین فی القذف او مغفلین او ابنی الزوجین او عدوین لهما او لاحدهما او ابنی احدهما الخاص به وهو الاشهاد فلم یصح النکاح بغیر شهود اصلا ولا یشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح ینعقد بحضور الشاهدین ویخرج عن ان یکون سرا وبعمل بحضورهما الاعلان (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۴ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شہرت عامہ کے وقت حاصل ہوسکتا ہے یا نہیں۔

عدم شہادت پر انما الاعمال بالنیات کا اثر کیوں نہیں ہوتا

سوال (۸۵) اگر عدم شہادت والا ایجاب وقبول عند اللہ بھی معتبر نہیں ہے تو پھر انما الاعمال بالنیات کے کلیہ سے یہ جزئیہ کیوں خارج ہے اور اس کا حقیقی فلسفہ کیا ہے۔

الجواب:۔ (۱) عند اللہ وعند الناس دونوں اعتبار سے بدوں دو گواہوں کے ایجاب وقبول سننے کے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور وطی جو اس حالت میں ہوگی وہ زنا شمار ہوگا۔[۱]

(۲) دو گواہوں کا بوقت ایجاب وقبول موجود ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا فرض ہے اور شرط انعقاد نکاح کی ہے۔ بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے بوقت ایجاب قبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا نہ عند اللہ اور نہ عند الناس اور دلیل اس کی یہ عبارت درمختار کی ہے وشرط حضور شاہدین[۲] الخ

(۳) حکم وارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہونے کے بعد کسی راز کے دیانت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حکم شریعت بلا چون وچرا وبلا کشف حقیقت دیانت را زمان لینا چاہئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا[۳] (گواہ کا منشا یہ ہے کہ زنا کی تہمت دور ہوجائے اور یہ تہمت عاید نہ ہوسکے

---

[۱] فلم یصح النکاح بغیر شہود لحدیث الترمذی البغایا اللاتی ینکحن انفسھن من غیر بینۃ ولما رواہ محمد بن الحسن مرفوعا لا نکاح الا بشہود فکان شرطا ولذا قال فی مال الغنادی لو تزوج بغیر شہود ثم اخبر الشہود علی وجہ الخبر لا یجوز (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۴ ج۳) ظفیر

[۲] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۰۳ ج۲ ۱۲ ظفیر

[۳] سورۃ الحشر ۔ ۱

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد میں شہرت سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔[1] ظفیر)

(۴) اس کے متعلق بھی وہی جواب ہے جو نمبر ۳ میں گذرا کہ بعد حکم شریعت حقیقی فلسفہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ابطال احکام شرعیہ حقیقی فلسفہ کی بنا پر صحیح نہیں ہے (یہاں صرف اس کا تعلق خود اس کی اپنی ذات سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سماج شہر اور خاندان سے ہے، اس لئے صرف نیت پر اعتماد کافی نہ ہوگا۔ گواہ کے ذریعہ نیت کا مظاہرہ بھی ضروری ہوگا۔ ظفیر)

عالم بلا گواہ جو نکاح پڑھایا وہ درست نہیں ہوا

سوال (۸۹) اگر خالد نے ہندہ کے زید عالم کے پاس گیا کہ ہندہ کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ زید نے ہندہ سے دریافت کیا، اس نے بھی رضامندی ظاہر کر دی۔ زید نے خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب وقبول کرا دیا۔ یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو اب کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:- یہ نکاح نہیں ہوا۔ نکاح بدون دو گواہ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب وقبول کو سنیں منعقد نہیں ہوتا۔ اس صورت میں دوبارہ باقاعدہ بحضور شاہدین نکاح ہونا چاہئے اور ما مضیٰ سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔[2] فقط

---

[1] وفی البدائع ثم ان الاشهاد فی النکاح ولدفع تهمة الزنا لالصیانة العقد عند الجحود والانکار، والتهمة تندفع بالحضور من غیر قبول علی ان معنی الصیانة تفصل بسبب حضورهما وان کانا لا تقبل شهادتهما لان النکاح یظهر ویشتهر بحضورهما (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۶ ج۳) ظفیر

[2] ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین مسلمین الخ اعلم ان الشهادة شرط فی باب النکاح لقوله علیه السلام لا نکاح الا بشهود (هدایہ کتاب النکاح ص۲۸۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا گواہ کے نکاح میں مجامعت زنا کے حکم میں ہے

سوال (۹۰) زید ہندہ سے بلا شہود نکاح کرتا ہے، اگرچہ یہ نکاح بلا شہود ناجائز ہے۔ سوا اس صرف یہ ہے کہ اگرچہ یہ نکاح بغرض تسلیم بین الناس منعقد نہیں ہوا، لیکن کیب عند اللہ بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسے نکاح بلا شہود میں اگر زانی منکوحہ سے مجامعت کرے تو کیا زانی و منکوحہ عند اللہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔

الجواب:۔ وہ نکاح جس میں دو گواہ نہ ہوں، عند اللہ بھی نکاح نہیں ہے[۱] اور وطی کرنا اس میں زنا ہے کما جاء عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ والاصح انہ موقوف علی ابن عباسؓ رواہ الترمذی۔ اقول والموقوف فی مثل ھذا لہ حکم المرفوع کما تقرر فی الاصول قال فی اللمعات وفیہ ان النکاح بلا شھود فاسد وھو المذھب عند جمھور الائمۃ[۲] الخ وفی الدر المختار تزوج بشھادۃ اللہ ورسولہ لم یجز بل قیل یکفر[۳]۔ فقط۔

شیعہ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب قبول ہوا کیا حکم ہے

سوال (۹۱) زید نے اپنی لڑکی کی شادی اس طرح کی کہ مجلس ایجاب و قبول میں صرف دو چار شیعہ تھے۔ وہی گواہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں جو فاسق ہوتے ہیں تھے۔ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح کے گواہوں میں فقہاء نے مسلمان گواہوں کی شرط لگائی ہے شیعہ کے بعض فرقے کافر کے حکم میں ہیں، جو فاسق نہیں ہوتے وہ گو فاسق ہیں مگر مسلمان ہیں احتیاط اس میں ہے کہ یہ نکاح پھر مسلمان سنی گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کیا جائے[۴]۔ فقط

---

[۱] ومنھا الشھادۃ قال عامۃ العلماء انھا شرط جواز النکاح ھکذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب اول ص۲۵ ج۱) نظیر[۲] ترمذی مع حاشیہ ص۱۳۰ ج۱ و ص۱۳۱ ج۱ نظیر

[۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۹ ج۲ و ص۳۰۰ ج۲ نظیر

[۴] وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولھما معا الخ (بقیہ حاشیہ بر ص۹۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

دو گواہوں میں ایک نکاح ہونا بیان کرے اور دوسرا منگنی، تو کیا حکم ہے

سوال (۹۲) مدعی اور مدعا علیہ ایک عالم کے پاس نکاح کا معاملہ لے کر گئے۔ عالم نے مدعی سے پوچھا کہ دعویدار نکاح کا کون ہے۔ مدعی نے کہا میں خود نکح نہیں ہوں، ناکح سفر میں ہے۔ میں اس کا برادر ہوں۔ ایک شخص نکاح ہونا بیان کرتا ہے اور دوسرا منگنی کا ہونا بیان کرتا ہے کہ خطبہ ہوا ہے نکاح نہیں ہوا ہے۔ اور مدعا علیہ بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنی دختر کا خطبہ کیا ہے۔ مدعا علیہ سے عالم نے کہا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا، تم اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتے ہو، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب:۔ جب کہ نکاح کے دو گواہوں میں اختلاف ہو جاوے۔ ایک نکاح کا ہونا اور ایک صرف خطبہ اور منگنی کا ہونا بیان کرے تو ظاہر ہے کہ بصورت انکار مدعا علیہ (از نکاح)۔۔۔۔۔۔ نکاح ثابت نہ ہوگا۔ فتوی اس عالم کا جس نے بسبب نہ متفق ہونے دو گواہوں کے نکاح پر فتوی عدم صحت نکاح کا دیا ہے صحیح ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وشرط حضور شاهدين حرين مكلفين مسلمين قولهما معا على الاصح الخ[1]

خود نکاح کیا مگر کہتا ہے کہ نشہ میں تھا تو کیا حکم ہے

سوال (۹۳) بکر نے ہندہ سے اپنی خوشامندی سے نکاح کیا، بکر کی عمر ۲۰ سال اور ہندہ ۱۲ سال کی ہے۔ تین روز بعد بہن بہنوئی کے بہکانے سے نکاح کا یکدم انکار کرتا ہے کہ ہم نشہ میں تھے، لوگوں نے ہم کو بہکا کر نشہ میں اقرار

(بقیہ حاشیہ از صفحہ) مسلمين لنكاح مسلمة وذوا مغفلين (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۲۷۳ ج ۲) ان الرد فضى ان كان ممن يغفل لا لوهية في علي او ان جبريل غلط في الوحي او كان منكر صحبة ابي بكر صدق او بقذف السيدة صديقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابة فانه مبتدع (كذا في رد المحتار باب الحيض ص ۳۹۲ ج ۱ منه)

[1] الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۲۷۳ ج ۲ منه

Maktaba Tul Ishaat.com

کرالیا ہوگا جس کی ہمیں خبر نہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اب نہ وہ ہندہ کو گھر لیجاتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ نہ نفقہ دیتا ہے۔ لہذا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ نابالغہ کے ولی کی وساطت سے اگر بحالت صحت وعقل وہوش شوہر دو گواہوں کے سامنے جنھوں نے ایجاب وقبول کو سنا ہو، نکاح ہوا ہے، تو نکاح صحیح ہو گیا[۱]۔ انکار شوہر کا معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق یا وفات شوہر کے اور کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے۔ نفقہ عورت کا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔ فقط

بلاگواہ نکاح کیا جائز ہوا یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے، اور اولاد کی امامت جائز ہوئی یا نہیں

سوال (۹۴) ایک شخص نے بیوہ بھاوج سے نکاح ہونا ظاہر کیا اور دو غیر قوم شخصوں کو دیوار کی آڑ میں مسماۃ سے یہ بیان کرادیا کہ میرا نکاح فلاں سے ہو گیا ہے۔ نہ کوئی نکاح پڑھنے والا ہے نہ گواہ ہیں، تو نکاح جائز ہے یا ناجائز؟ اور اس نکاح سے جو اولاد ہو وہ صحیح سمجھی جاوے گی یا ولد الزنا۔ اور اولاد مذکورہ میں سے کسی کو امام بنانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دو گواہ بوقت ایجاب وقبول ہونا ضروری ہے جو کہ ایجاب وقبول کو سنیں، اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا[۲]۔ اور بلاگواہ کے نکاح سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے[۳]۔ باقی ولد الزنا اگر صالح ہو تو امامت اس کی درست ہے۔

---

[۱] ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین الخ (الهدایه کتاب النکاح صفحه) تفسیر[۲] وشرط حضور شاهدین مکلفین الخ سامعین قولهما معا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب النکاح صفحه) تفسیر[۳] ... المراد بالنکاح الفاسد النکاح الذی لم تجتمع شرائط الصحة فیه کتزوج الاختین معا والنکاح بغیر شهود الخ یجب علی القاضی التفریق بینهما الخ ظاهره انهما لا یحدان وان النسب یثبت فیه (البحر الرائق باب المهر صفحه) تفسیر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایجاب وقبول بغیر گواہ ہوا ہے تو گویا باطل وفاسد ہے مگر نسب ثابت ہوگا۔ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایجاب قبول سے نکاح درست نہیں ہوا

سوال (۹۵) ایک بالغہ لڑکی نے ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایک بالغ لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بالعوض پانچ ہزار روپے کے آپ مجھکو اپنی زوجیت میں قبول کر لو۔ لڑکے نے قبول کر لیا۔ علاوہ ازیں اور کوئی احکام عقد کے ادا نہ ہو سکے مثلاً خطبہ و گواہ وغیرہ کا ہونا۔ یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً[1] پس معلوم ہوا کہ بدون حاضر ہونے دو مرد آزاد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہ ہوگا پس صورت مسئولہ میں کہ صرف ایک مرد اور ایک عورت موجود تھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔ فقط۔

عورت کی وکالت سے نکاح درست ہے

سوال (۹۶) اگر زنے، زنے را وکیل کند نکاح خود یا شخصی دیگر را و آں وکیل بعد ثبوت وکالت نفس مؤکلہ مذکورہ بہ شخص مذکور نکاح کرد، نکاح درست شود یا نہ۔

الجواب:۔ اگر بحضور شاہدین ایجاب و قبول نکاح شود نکاح صحیح است۔ الحاصل وکالت زن معتبر است۔ فقط

بذریعہ خط ایجاب و قبول سے نکاح کب درست ہوگا

سوال (۹۷) فاطمہ ایک عاقلہ بالغہ نوجوان خواندہ لڑکی ہے۔ مسائل شرعی سے بھی واقفیت رکھتی ہے راجپوت قوم سے ہے جس کے یہاں اب تک یہ رسم ہندوانہ چلی آتی ہے کہ وہ ایک گوت میں رشتہ ناتہ نہیں کرتے۔ لڑکی خود ایک لڑکے سے جو انھیں کے گوت میں سے ہے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے گویا برادری کی رو سے نکاح نہیں کر سکتی باقی دینی لحاظ سے لڑکا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کا بالکل کفو ہے۔ اب یہ لڑکی چاہتی ہے کہ میں پہلے اس کے ساتھ خفیہ نکاح کرلوں اور بعد میں اس کا اظہار کردوں، بعد میں والدین مجبور ہوکر نکاح کو مان لینگے اب یہ لڑکی گاؤں کے گواہاں تو برائے نکاح نہیں کرسکتی کیونکہ پہلے ہی راز افشار ہونے کا خوف ہے اس لئے لڑکی خود اپنے ہاتھ سے اپنا مکمل حال اور ایجاب لکھ کر دیتی ہے کہ لڑکا کہیں دوسری جگہ جاکر گواہوں کے روبرو ایجاب پڑھ کر سنادے اور وہ قبول کرے اور اسی کاغذ پر لکھدے۔ آیا اس طور سے نکاح منعقد ہوجاوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر مرد اس ایجاب مکتوب از جانب عورت کو دو گواہوں کے سامنے پڑھ کر سنادیوے اور انھیں گواہوں کے سامنے قبول کرے تو نکاح منعقد ہوجاوے گا[1]۔ اور ایک صورت جواز کی یہ ہے کہ وہ عورت اس مرد کو وکیل اپنے نکاح کا بنادیوے یعنی یہ کہدے یا لکھدے کہ میں نے تجھکو اختیار دیا کہ اپنا نکاح مجھ سے کرے اور مرد روبرو دو گواہوں کے اس کو ظاہر کرکے انھیں گواہوں کے سامنے قبول کرے یا یہ کہدے کہ میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کرلیا تب بھی نکاح منعقد ہوجاوے گا۔ کذا فی الشامی[2] وغیرہ۔ اور چونکہ یہ نکاح کفو میں ہے لہذا اس کی صحت کے لئے اجازت اولیاء کی ضرورت نہیں ہے کذا فی الدر المختار[3]

---

[1] وافاد المصنف ان انعقاد النکاح بکتاب احدھما یشترط فیہ سماع الشاھدین قراءۃ الکتاب مع قبول الآخر (البحر الرائق کتاب النکاح ص۹۵ ج۳) ظفیر

[2] واذا اذنت المرأۃ للرجل ان یزوجھا من نفسہ فعقد بحضرۃ شاھدین جاز (ہدایہ فصل فی الوکالۃ ص۳۰۲ ج۲) ظفیر۔

[3] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی الخ ولہ الاعتراض فی غیر الکفوء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۳۰۰ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دو تین آدمیوں کے سامنے عورت نے ایجاب لکھ کر بھیجی یا اور مرد نے خط پڑھ کر قبول کیا کیا حکم ہے

سوال (۹۸) ایک عورت نے دو تین آدمیوں کے سامنے ایک شخص کو لکھ کر بھیجا کہ میں اپنی راضی سے بالعوض مہر شرعی تمہارے نکاح میں آچکی، اس نے قبول کر لیا تو یہ نکاح ہوگیا یا نہیں۔

الجواب:- اس میں جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے کہ جس مرد کو عورت نے ایسا لکھا ہے وہ دو گواہوں کے سامنے عورت کی تحریر کو سنا کر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ غرض دو گواہوں کا ہونا اور اعادہ تحریر عورت کا کرنا اور اس کے بعد... روبرو دو گواہ کے قبول کرنا شرط جواز ہے[1]۔ فقط۔

دھوکہ سے تحریر سے زید نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۹۹) اگر کوئی شخص فریب سے عورت کے سامنے یہ لفظ لکھ کر پیش کرے اور کہے کہ یہ تحریر پڑھ اور کہہ زوجنی معك پھر اس کے جواب میں خود کہے تزوجتُ معكِ۔ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:- ایسی صورت میں انعقاد نکاح میں اختلاف ہے[2]۔ علاوہ بریں حضور

---

[1] قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه او تقول ان فلانا کتب الیّ یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه اما لو لم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح وباسماعهم الکتاب او التعبیر عنه منها فاذا سمعوا الشطرین (رد المحتار کتاب النکاح مطلب التزوج بارسال کتاب ص ۲۶۴ ج ۲) ظفیر

[2] قال فی الفتح لو نقنت المرأة زوجت نفسی بالعربیة ولا تعلم معناه وقبل والشهود یعلمون ذلك او لا یعلمون صح کالطلاق وقیل لا کالبیع کذا فی الخلاصة وفتاوی قاضی خان فی جانب الرجل اذا قبل ولا یعلم معناه (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۷ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شاہدین فاہمین شرط جواز ہے[1]۔ فقط۔

جب دعا کے بعد نے ایجاب کیا اس طرح کہ گواہ نہ تھے تو نکاح درست نہیں ہوا

سوال (۱۰۰) زید پڑھا لکھا اور دیندار آدمی بکر کے مکان پر جایا آیا کرتا تھا۔ اتفاق سے اس کا قصد حج بیت اللہ کا ہوا۔ اس کی معیت میں خالد اور ولید تھے۔ وہ بکر کے مکان پر گیا دروازہ میں سے بکر کی زوجہ کو بلایا اور کہا کہ میرا قصور معاف کر دو میں حج کو جاتا ہوں، بکر کی زوجہ نے کہا تم نے ہمارا کیا قصور کیا ہے، اس پر زید نے بہت اصرار کیا کہ ہمارا قصور معاف کر دو، زیادہ اصرار کی وجہ سے زوجہ بکر نے کہا کہ معاف کیا۔ اس کے بعد دختر بیوہ بکر کو آواز دی اور کہا کہ تم کچھ وظیفہ پڑھتی ہو، اس نے کہا کہ نماز پڑھتی ہوں اور جو دعا آپ نے بتائی تھی وہ پڑھتی ہوں، وہ کیا دعا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ہے نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اس کے بعد زید نے کہا یہ اور پڑھا کر دمقولہ یعنی دختر مذکور رب زدنی مولنا یا رب زدنی مولنا جس وقت یہ الفاظ تعلیم کر دیئے تب بیرونی دروازے سے علاوہ خالد و ولید کے ایک عربی خواں کو بھی بلایا، اس کا بیان ہے کہ یہ الفاظ تھے زوجنی للہ یا مولانا۔ اس دختر سے یہ الفاظ صحیح ادا نہ ہوئے تو زید نے پھر بتلائے تب اس دختر نے زوجنی للہ یا مولانا کہا اور زید نے قبلت کہا، ایسی حالت میں کہ دختر مذکورہ اور موجودین میں سوائے عربی خواں کے یہ جانتے ہیں کہ یہ درویش دعا تعلیم کر رہے ہیں، ان کو ہرگز خیال نہیں ہے کہ ایجاب و قبول ہو رہا ہے اور نہ ہم لوگ گواہ ہیں بلکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دعا تعلیم ہو رہی ہے اور وہ دختر بھی یہی جان کر کلمات کہہ رہی ہے کہ میں دعا سیکھ رہی ہوں۔ اس صورت میں کہ نہ عورت جانتی ہے کہ میں اپنا نکاح کرتی ہوں اور نہ گواہ جانتے ہیں کہ اس عورت کا نکاح ہو رہا ہے سوائے عربی خواں کے۔ ایسی حالت میں زوجنی للہ یا مولانا کہنے سے ایجاب ہو جائے گا یا نہ اور نکاح زید کا دختر مذکورہ سے صحیح ہو گا یا نہیں، نہ اس وقت مہر کا ذکر ہوا نہ اس کے بعد۔

[1] وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر لیتحقق رضاھما وشرط حضور شاھدین حرین او حر وحرتین الخ (البحر الرائق ۳۷۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ اس قدر جاننا عورت کا اور دو گواہوں کا ضروری ہے کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور یہ نکاح کے الفاظ ہیں اور یہ مجلس نکاح ہے اگرچہ حقیقت معنی نہ جانتے ہوں چنانچہ شامی نے صاحب درمختار کے اس قول کی تشریح میں لکھا ہے ولا یشترط العلم بمعنی الایجاب والقبول الخ۔ لکن قید فی الدرر عدم الاشتراط بما اذا علما ان ھذا اللفظ ینعقد بہ النکاح ای وان لم یعلما حقیقۃ معناہ الخ[1]

خط کے ذریعہ نکاح **سوال** (۱۰۱) زید نے اپنی لڑکی کو بکر کو دیا اور اس سے یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تم کو دی، اس کے زید نے بکر کو خط لکھا اور تین آدمیوں کے دستخط کرائے، تو خط پر نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید نے بکر کو خط اس مضمون کا بھیجا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح تم سے کیا اور مکتوب الیہ نے اس کے مضمون کو حاضرین کو سنایا اور قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

نکاح خط و کتابت کے ذریعہ **سوال** (۱۰۲) مثلاً ایک عورت نے ایک شخص کو خط لکھا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اتنے مہر پر، آپ منظور کریں۔ اور ادھر سے اس شخص نے اس کے جواب میں لکھا کہ مجھے منظور ہے۔ اور وہ شخص دو شخصوں کے سامنے پڑھ کر یا وہ اس کا جواب بھی ان کو سنا کر لکھ دیا تو کیا یہ نکاح ہو گیا۔ مگر اس عورت نے خفیہ بلا دو شرعی گواہ کے خط لکھا ہو۔ تو کیا یہ نکاح ہو جاوے گا یا ادھر سے بھی دو گواہ شرعی ہونے کی ضرورت ہو گی، اور ان دونوں خطوں پر دونوں فریق کے گواہان کے دستخط بھی ہونے چاہئیں یا نہیں۔

الجواب:- شامی میں خط پر جواز نکاح کی یہ صورت لکھی ہے کہ مثلاً مرد عورت کو

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۶۷ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

خط لکھے کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اور عورت دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اس خط کو پڑھے اور کہے کہ میں نے اپنا نکاح اس سے کیا الخ اس صورت کے موافق یہ بھی جائز ہے کہ عورت مرد کو خط لکھے اور مرد دو گواہوں کے سامنے اس کا خط پڑھے اور یہ کہدے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا۔ غرض یہ کہ اگر دو گواہوں کے سامنے شوہر نے اس خط کو پڑھ دیا اور قبول کر لیا تو نکاح ہو گیا[1]۔ فقط

مذکورہ تحریر سے نکاح نہیں ہوا

سوال (۱۰۳) ایک دختر ۱۸ سالہ نے اپنا عقد خلاف مرضی والدین اس طریقہ سے کیا ہے کہ جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھی اس کو یہ تحریر لکھی کہ میں بہ صحت و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار برضائے خود اپنے نفس کو بالعوض پانچسو روپے دین مہر مؤجل کے تمہاری زوجیت میں دیتی ہوں اور چھ گواہوں کے نام بھی یہ تحریر بھیجدی اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ صورت جواز نکاح بذریعہ تحریر شامی میں فتح القدیر سے یہ نقل کی ہے کہ اگر کسی مرد نے عورت کو لکھا کہ مجھ سے نکاح کر لو اور اس عورت نے گواہوں کو بلا کر ان سے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو تم گواہ رہو کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کر لیا ہے تو اس صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا اور اگر عورت نے گواہوں کے سامنے مرد کی طرف سے کچھ کلام نقل نہ کی اور صرف یہ لکھا اور کہا کہ میں نے اپنا نکاح فلاں شخص سے کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا، البتہ اگر عورت مرد کو یہ لکھے کہ تم مجھ سے اپنا نکاح کر لو اور مرد نے

---

[1] ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب۔ وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا قرأ الکتاب الخ حضرت الشهود وقرأته علیهم وقالت زوجت نفسی منه، او تقول ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشهدوا انی زوجت نفسی منه، اما لو لم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد۔ لان سماع الشطرین شرط صحة النکاح وباسماعهم الکتاب او التعبیر عنه منها (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر منتاحی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دو گواہوں کے سامنے عورت کے اس پیام کو نقل کرکے کہا کہ تم گواہ رہو میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کرلیا تو نکاح منعقد ہوجاوے گا۔ الغرض جواز نکاح کے لئے اس صورت میں ضروری ہے کہ مرد دو گواہوں سے یہ نقل کرے کہ فلاں نے مجھ کو لکھا ہے اور وہ مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت سے نکاح کرلیا اور قبول کرلیا۔ اس طرح اگر کیا جاوے گا تو نکاح منعقد ہوجاوے گا۔ شامی[1]۔ فقط (صورت مسئولہ میں نکاح درست نہیں ہوا۔ ظفیر)

جب گواہوں کا ایجاب وقبول کو سننا محتمل ہے تو دوبارہ نکاح کیا جاوے

سوال (۱۰۴) عمرو کہتا ہے کہ میری مناکحت اس طرح ہوئی تھی کہ میری منکوحہ کا چچا ولی مع دو شاہدوں کے ان کے پاس جاکر اجازت لے آیا۔ مجلس نکاح میں آکر میرے کان میں آہستہ سے ایجاب کیا۔ میں نے بھی آہستہ سے قبول کیا اور مجھے یقین ہے کہ یہ الفاظ ایجاب وقبول کے ہم عاقدین کے سوا کسی نے بھی نہیں سنے ہوں گے۔ اس صورت میں نکاح فسخ کرکے تجدید نکاح کی جاوے یا کیا کرنا چاہئے۔ اگر وجوب فسخ دیانۃً ہے تو جو حقوق عباد عدم توریث اور مہر مثل وغیرہ فسخ پر قضاءً مرتب ہوتے ہیں، اس پر بھی مرتب ہوں گے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ ظاہر ہے کہ سننا اور نہ سننا شاہدین کا ایجاب وقبول کو محتمل ہوگیا۔ پس تجدید نکاح بلا فسخ نکاح کرلیا جاوے تجدید نکاح احتیاط کے لئے پہلے نکاح کو فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ کفر محتمل میں فقہاء نے تصریح کی ہے کہ تجدید نکاح

---

[1] قولہ فتح فانہ قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورتہ ان یکتب الیہا یخطبہا فاذا بلغہا الکتاب احضرت الشہود وقرأتہ علیہم وقالت زوجت نفسی منہ او تقول ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشہدوا انی زوجت نفسی منہ اما لو لم تقل بعضہم سمعی زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحۃ النکاح (رد المحتار کتاب النکاح مطلب الزوج بارسال کتاب ص ۳۶۴ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بہر حال یہ کر لی جاوے اور عدم توریث وغیرہ امور اس پر مرتب نہ ہوں گے اور مہر پہلا بھی لازم ہوگا اور دوسرا بھی[1]۔ فقط

صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح درست نہیں ہے

سوال (۱۰۵) اگر پدر نفس دختر نابالغہ خود بہ پسر شخص بہ نکاح بدہد آن شخص برائے پسر قبول کند گواہ صرف ملا صاحب دارد آں نکاح را چہ حکم است۔

الجواب:۔ اگر آں پسر ہم نابالغ است نکاح منعقد نہ شد کہ صرف یک گواہ ملا صاحب باقی ماند۔ البتہ اگر پسر بالغ باشد بتغییر پدرش باو راجع شود و پدر ہم گواہ متصور شود پس نکاح منعقد شود۔ کما صرح بہ الفقہاء[2]۔

بیوہ کا نکاح ایک مولوی صاحب نے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک مرد سے کر دیا کیا حکم ہے

سوال (۱۰۶) ایک مولوی صاحب نے ایک بیوہ بالغہ سے اذن لے کر روبرو دو گواہوں کے، یعنی دو عورتوں کے اس کا نکاح ایک مرد سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ اگر وہ بیوہ عورت اس مجلس نکاح میں موجود تھی تو وہ مولوی صاحب نکاح خواں گواہ سمجھے جاویں گے اور دو عورتیں مل کر ایک مرد اور یہ مولوی گواہ نکاح کے ہو جاویں گے

---

[1] وشرط حضور شاهدين حرين او حرة وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۲۷۳ ج ۲) ظفير۔

[2] ولو زوج بنته البالغة العاقلة بحضرة شاهدين جاز ان كانت بنته حاضرة (درمختار) قيد بالبالغة لانها لو كانت صغيرة لا يكون الولي شاهدا الان العقد لا يمكن نقله اليها بحر (رد المحتار كتاب النكاح ص ۲۷۷ ج ۲) ظفير۔ سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح ایک دوسرے شخص کے لڑکے سے کیا مگر اس طرح کہ اس مجلس میں لڑکے لڑکی کے والد کے سوا صرف ایک قاضی صاحب تھے اور کوئی نہ تھا۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہوا اس لئے کہ صرف ایک گواہ تھا۔ البتہ اگر لڑکا بالغ ہوتا تو نکاح اس صورت میں منعقد ہو جاتا۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ان کا نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کما فی الدر المختار و یزوج بنته البالغة العاقلة بحضرة شاهدين حتى لو كانت البنت حاضرة لانها تخجل عادة والا لا۔ الاصل ان الامر متى حضر جعل مباشرا الخ۔ درمختار۔ فقط

ولی کی اجازت لینے: وقت گواہ بنانا ضروری نہیں۔ لہٰذا نکاح ہوگیا

سوال (۱۰۷) زید نے اپنی لڑکی بالغہ سے تنہا کہا کہ میں تیرا نکاح محمود سے کرتا ہوں، زید کی لڑکی سنکر چپ رہی۔ بعد میں زید نے مجمع عام میں آکر بکر سے کہا کہ میری لڑکی کا نکاح محمود سے پڑھ دے اور اس قدر مہر مقرر کرے۔ بکر نے خطبہ پڑھ کر محمود سے کہا کہ زید نے اپنی لڑکی کا بعوضہ ڈیڑھ سو روپے کے تجھ سے نکاح کیا۔ محمود نے کہا قبول کیا میں نے اور بکر نے عقد کے وقت زید کی لڑکی کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ زید کے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو صورت مسئولہ میں زید کی لڑکی کا نکاح محمود سے صحیح ہے یا نہیں۔ اور اجازت لینے کے وقت اپنی لڑکی سے زید کا شہادت کو ترک کرنا یعنی دو گواہوں کو اپنی ہمراہ نہ لیجانا، یا عقد کے وقت بکر کا ایجاب میں زید کی لڑکی کا نام نہ لینا نکاح میں فساد ڈالتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح محمود کا اس صورت میں زید کی دختر سے صحیح ہوگیا کیونکہ ولی کی لڑکی سے اجازت لینے کے وقت اشہاد ضروری نہیں ہے[۲]۔ صرف ایجاب و قبول کا سننا

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۸ ج ۲ ظفیر۔

[۲] ولا یشترط الاشهاد علی التوکیل (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹۵ ج ۳) فان استاذنها بحضرة الولی هو السنة او وکیله او رسوله او زوجها ولیها الخ فسکتت عن رده مختارة او ضحکت غیر مستهزئة او تبسمت او بکت بلا صوت الخ فهو اذن ای توکیل فی الاصل (درمختار) ای فیما استاذنها قبل العقد حتی لو قالت بعد ذالک لا ارضی ولم یعلم به الولی فزوجها صح (درمختار باب الولی ص ۲۱۱ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دو گواہوں کا شرط ہے۔ کما فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين الخ سامعين قولهما معا انه نكاح[1]۔ اور جب کہ زید کے صرف ایک دختر ہے تو جہالت مضر نہیں ہے اور یہ امر جواز نکاح کے لئے کافی ہے جیسا کہ رد المحتار شامی میں بشرح قول ماتن ولا المنكوحة مجهولة مذکور ہے فلو زوج بنته منه وله بنتان لا يصح الا اذا كانت لها متزوجة فينصرف الى الغائبة[2] الخ فقط

سوال (۱۰۸) مسماۃ بگو کا نکاح علی زماں سے کیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل جوابات ہیں فریقین کے رہائشی مکانوں کے درمیان دس قدم کا فاصلہ ہے۔ بوقت نکاح علی زماں کی والدہ اور مسمی مہناہ گواہ تھے اور ایک قاضی صاحب۔ مہر کا نام تک نہیں لیا گیا۔ قاضی کو نکاح خوانی بھی نہیں دی۔ وکیل کوئی نہ تھا۔ فریقین بالغ تھے۔ نکاح کو عرصہ چھ سال ہوا تاحال آباد نہیں ہوئے نہ مسماۃ کو روٹی پکوا دیا۔ یہاں کے علماء اس نکاح کو فاسد کہتے ہیں آیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

بالغہ عورت موجود تھی اور اس کا نکاح مرد نہ کے باپ کی موجودگی میں قاضی نے پڑھا دیا تو نکاح ہو گیا

الجواب:۔ اگر مسماۃ بگو بالغہ بھی مجلس نکاح میں موجود تھی تو قاضی صاحب پہلے گواہ شمار ہو کر نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اصل یہ ہے کہ نکاح کے وقت دو گواہوں کا ہونا شرط ہے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں تب بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے[3]۔ اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس نے نکاح خواں کو اجازت نکاح کی دی اور اس نے روبرو ایک مرد یا دو عورتوں کے نکاح پڑھ دیا تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نکاح خواں بھی گواہ شمار ہو جاتا ہے جیسا کہ در مختار

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، کتاب النکاح ص۲۶۳ ج۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۷ ج۲ ظفیر [3] وشرط حضور شاهدين حرين او ما قام مقامهما من كفيف وسامعين قولهما معا الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۶۳ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میں ہے ویزوج بنتہ البالغۃ العاقلۃ بحضر شاھد واحد جاز ان کانت ابنتہ حاضرۃ لانھا تجعل عاقدۃ[1] اور مہر کا ذکر نہ ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے[2] اور نکاح خواں کو نکاح خوانی نہ دینا یا وکیل نہ ہونا کچھ خلل انداز انعقاد نکاح میں نہیں ہے اور ایک جگہ زوجین کا نہ رہنا یا نان ونفقہ نہ دینا موجب فسخ نکاح نہیں ہے، لیکن شوہر اگر حقوق زوجہ ادا نہ کرے یا نفقہ نہ دیوے تو عاصی ہے اور نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے[3]۔ فقط

عورت مرد کو وکیل بنادے کہ اپنے ساتھ نکاح کر لو تو اس کے کرنے سے نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۰۹) مسماۃ زینب چاہتی ہے کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ ہو جائے۔ مگر خوف کی وجہ سے عمر کو بلا کر گھر پر نہیں کر سکتی، لہٰذا عمر ہی کو اپنا وکیل مقرر کر دے۔ وہ اپنا نکاح زینب سے کر لیوے، درست ہے یا نہ؟

الجواب:۔ اس طریق سے نکاح کرنا جائز اور صحیح ہے۔ زینب وعمر کا نکاح اس طور سے منعقد ہو جاوے گا۔ درمختار میں ہے ویتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب ووکیلا او ولیا من اخر او ولیا من جانب ووکیلا من اخر[4]۔ فقط

مشروط نکاح درست ہے اگرچہ شرط پوری نہ کرے

سوال (۱۱۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۰۰ ج۲ ظفیر [2] وان لم یسمہ او نفاہ فلھا مھر مثلھا ان وطئی او مات عنھا لما روی فی السنن والجامع الترمذی عن عبد اللہ بن مسعود فی رجل تزوج امرأۃ فمات عنھا ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا الصداق فقال لھا الصداق کاملاً الخ (البحر الرائق باب المھر ص۱۵۶ ج۳) ظفیر [3] فتجب (النفقۃ للزوجۃ بنکاح صحیح علی زوجھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ ص۹۹۲ ج۲) ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی بالنکاح ص۴۳۸ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس مسئلہ میں کہ عمر نے زید سے درخواست کی کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے میں ہمیشہ تیری خدمت میں رہوں گا اور کسی امر میں نافرمانی نہ کروں گا۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میری شرطیں یہ ہیں کہ تو اپنی جائے قیام کو چھوڑ کر میرے پاس رہے میرے خلاف نہ ہو۔ اور اتنے میرے گھر کے آدمی وہاں رہیں ان کے خرچ کا متکفل ہو اور نکاح کے معاملہ کو فاش نہ کرے تو میں اس وقت تیرا نکاح کئے دیتا ہوں اور پھر جب میرے گھر کے آدمی آجائیں ان کی رضامندی سے کر تیرا دستور کے موافق پھر نکاح پڑھا کر رخصت کر دوں گا، یہ کہہ کر محض اس کے اطمینان کے لئے دو آدمیوں کے سامنے ایجاب و قبول کرایا۔ یعنی نابالغ کی طرف سے زید نے خود ولی کی صورت نکاح کر دیا، اس کے بعد جب گھر کے آدمی زید کے آگئے تو نہ تو دختر کی ماں یعنی زید کی بیوی رضامند ہوئی نہ عمر نے شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط پوری کی، یعنی نکاح کا راز بھی فاش کر دیا اور اپنی جائے مسکونہ چھوڑ کر زید کے پاس بھی نہ رہا اور اس کے خرچ کا متکفل بھی نہ ہوا اور باوجود اس کے اب مصر ہے کہ میری بیوی کو رخصت کر دو اس صورت میں شرائط مذکورہ کا لحاظ ہو کر نکاح ناجائز قرار دیا جاوے گا یا یہ نکاح جائز قرار دیکر شرائط کا بالکل لحاظ نہ کیا جاوے گا۔

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح ہو گیا، شرائط کے پورا نہ کرنے سے نکاح میں فرق نہیں آیا، اگرچہ شوہر کو دیانتہً پورا کرنا شرائط کا ضروری تھا مگر پورا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ مفتی مدرسہ ہذا۔

۔۔۔ واللہ اعلم نکاح صغیر ولصغیرۃ جبرا ولو ثیبا ۔۔۔ لزم النکاح والرضا

۔۔۔ باب الولی ولا یثبت فی النکاح خیار الرویۃ والعیب ولیس لہ الی قولہ

حتی لو اذا ۔۔۔ النکاح جاز والشرط باطل الزرمالکیری صدی ۔۔۔ طبع

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۱۱) ایک شخص کا ایک طوائف سے ایک سال تک نا جائز تعلق رہا بعد میں ایک مرد معمر پیر ہیز گار نے ان دونوں کا نکاح بلا موجودگی وکیل و گواہ کے کر دیا۔ عورت مکان کے اندر موجود تھی، اس کے پاس اسکی ماں اور بہن اور ان معمر شخص کی عورت اور وہ مرد معمر موجود تھے۔ تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب:۔ نکاح میں شرط ہے کہ دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے یا ایک مرد اور دو عورتیں ایجاب و قبول کی سننے والی موجود ہوں[۱]۔ پس اس صورت میں ایک مرد معمر اور اس کی زوجہ اور دو عورتیں اور بھی موجود تھیں۔ لہذا اگر طوائف مذکورہ نے اس مرد معمر کو وکیل اپنے نکاح کا بنا دیا تھا اور اس نے شوہر سے قبول کرایا اور ایک مرد معمر اور دو عورتوں نے سن لیا تو نکاح شرعاً صحیح و منعقد ہو گیا۔ درمختار وغیرہ[۲]۔

لڑکی کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہوا اور باپ کا نام نہیں لیا گیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۲) دولہا و دلہن کی طرف سے لوگوں نے حاضر ہو کر دلہن سے کہا کہ بعوض دو سو روپے مہر زید کو قبول کیا، ہندہ نے کہا میں نے قبول کیا۔ حالانکہ وکیل نے دولہا کے باپ کا نام نہیں لیا، اس صورت میں نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ دولہا اگر حاضر مجلس نکاح ہے اور اس نے خود قبول کیا ہے تو اس کے باپ کا نام معلوم ہونے کی ضرورت نہیں ہے[۳] اور اگر مجلس نکاح میں موجود

---

[۱] وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين معا (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص۲۶۳ ج۲) نظیر [۲] والوكيل شاهدا ان حضر موكله كالولي ان حضرت مولیته بالغة ولانه لا فرق بين ان يكون المامور رجلا او امرأة فان كان رجلا اشترط ان يكون معه رجل اخر او امرأتان وان كان امرأة اشترط ان يكون معها رجلان او رجل وامرأة (البحر الرائق كتاب النكاح ص۹۸ ج۳) نظیر (بقیہ حاشیہ ص۱۱۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ ہو لیکن گواہ وغیرہ اور دلہن اس کو جانتی ہو تب بھی نکاح صحیح ہو گیا[1]۔ فقط۔

عبدالرحمن کی جگہ رحمان کی لڑکی کہا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۱۳) عبدالرحیم کسی کا نام ہے یا عبدالرحمن اور عبداللہ۔ اگر تنہا رحمان یا رحیم کہا جائے اور نکاح کے وقت یہ لفظ کہے جاویں کہ رحمان کا لڑکا، رحیم کی لڑکی اتنے مہر کے بالعوض، اس میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے[2] اور بہتر یہ ہے کہ نام پورا لے، اگرچہ بوجہ عرف کے گنہ اس کو نہیں ہوا۔

ولد الزنا لڑکی کے نکاح کی کیا صورت ہے

سوال (۱۱۴) ایک ہندو نے ایک مسلمان عورت کو رکھا اس سے اولاد ہوئی بعد بلوغ اس نے ایک لڑکی کی شادی کسی ایک مسلمان سے کی، نکاح کے وقت لڑکی سے اجازت لینے کے بعد ایجاب وقبول کے وقت یہ کہا گیا کہ شیو پرشاد کی لڑکی مسماۃ فلاں۔ اس سے نکاح میں کچھ خرابی تو نہیں ہوتی عاجز کا یہ خیال ہے کہ ایسی صورت میں اگر نام لیا جائے تو ماں کا۔ بعد نکاح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی گئی، اس پر یہ اعتراض ہوا کہ اجرت زانیہ حرام ہے اس لئے دعوت کھانا درست نہیں۔ اس پر ہندو مذکور نے یہ کہا کہ میں دعوت دیتا ہوں اس کی ماں سے کوئی مطلب نہیں۔ تب شرکاء جلسہ نے یہ خیال کر کے کہ ہندو کی دعوت درست ہے قبول کر لیا۔ یہ کھانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ یہ صحیح ہے کہ ولد الزنا کا نسب ماں سے ثابت ہوتا ہے اور نہ

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۱۱۰) [3] ینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر انکحت نفسی او ویقول الآخر تزوجت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۱ ج۲) ظفیر

[1] ان کانت غائبۃ ولم یسمعوا کلامھما بان عقد وکیلھما فان کان الشھود یعرفونھما کفی ذکر اسمھما اذا علموا انہ اراد ھما (رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۴ ج۲) ظفیر [2] لان المقصود من التسمیۃ التعریف وقد حصل (رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۴ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اولاد ماں کی طرف منسوب ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں ماں کا نام لینا چاہئے۔ لیکن اگر گواہان نکاح اس کو جانتے ہیں کہ فلاں لڑکی مراد ہے تو اس کا نکاح بصورت مذکورہ صحیح ہو جاوے گا لما فی الشامی وظاهره انها لو جرت المقدمات اى مقدمات الخلبة على معنية وتميزت عند الشهود ايضا يصح العقد وهى واقعة الفتوى لان المقصود نفى الجهالة وذلك حاصل تعيينها عند العاقدين والشهود وان لم يصرح باسمها كما اذا كانت احداهما متزوجة ويؤيده ما سيأتى من انها لو كانت غائبة وزوجها وكيلها فانه يكفى ذكر اسمها والا لابد منه كذا فى الخلاصة والحيد ايضا[1] اور کھانا کھانا ہندو کی دعوت کا جائز ہے لہذا کھانا صورت مسئولہ میں جائز ہے[2]۔ اگرچہ مقتداؤں کے لئے شرکت ایسی مجالس میں مناسب نہیں ہے۔

جس کا نکاح کر رہا تھا نام اس کی بہن کا لیا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۱۵) مسماۃ حکیمن بیوہ بالغہ نے اپنے نکاح کا اذن اپنی زبان سے دو گواہوں کے روبرو دیدیا لیکن قاضی صاحب نے سہوا حکیمن کے بجائے اس کی چھوٹی بہن سلیمن کا نام لے کر ایجاب وقبول کرا دیا۔ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟

الجواب:۔ اس صورت میں حکیمن کا نکاح صحیح نہیں ہوا[3]۔ اور سلیمن اگر بالغہ ہے تو اس کا نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہے اور جو نابالغہ ہے تو اس کی ولی کی اجازت پر موقوف رہا[4]۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح، تحت قول الماتن ولا المنكوحة مجهولة ص۲۶۷ ج۲) ظفیر

[2] ولا باس بالذهاب الى ضيافة اهل الذمة (عالمگیری کتاب الکراهة الباب الرابع عشر ص۳۴۷ ج۵) ظفیر

[3] غلط وكيلها بالنكاح فى اسم ابيها بغير حضورها لم يصح للجهالة وكذا لو غلط فى اسم بنته او ولد له بنتان اراد تزويج الكبرى فغلط فسماها باسم الصغرى صح للصغرى (رد المحتار على هامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۷۸ ج۲) ظفیر

[4] كل عقد صدر من الفضولى وله قابل يقبل سواء كان القابل فضوليا اخر او وكيلا او اصيلا انعقد موقوفا (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص۲۹۹ ج۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جب ولدیت اور عرفی نام درست ہے تو نکاح جائز ہے خواہ اصلی نام میں غلطی ہو جائے

سوال (۱۱۶) خالد کا نکاح مسماۃ حیاۃ النساء عرف رضیہ بیگم بنت زید پردہ نشین سے قرار پایا۔ حسب قاعدہ گواہان واسطے حصول اجازت واذن پاس مسماۃ مذکورہ کے گئے اور بعد حصول اجازت گواہان نے روبرو قاضی بجلسۂ عام شہادت اس صورت سے ادا کی کہ سعادت النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید نے اپنے نکاح کا اختیار عمر وکیل کو دیا چنانچہ قاضی نے باجازت عمر وکیل بغدادی مہر مثل خالد کے ساتھ نکاح پڑھا دیا۔ آیا نکاح مسماۃ مذکورہ خالد مذکور کے ساتھ صحیح ہوا یا باطل، کیونکہ گواہان نے حیاۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید کی غلطی سے سعادۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید شہادت میں ادا کیا۔ اول یہ کہ سعادۃ النساء بیگم کی ولدیت زید نہیں ہے۔ دوم سعادۃ النساء کا عرف رضیہ بیگم نہیں ہے۔ ایسی غلطی سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ نام معروف چونکہ رضیہ بیگم ہے چونکہ وہ صحیح لیا گیا اور نیز رضیہ بیگم کا دختر زید ہونا بھی صحیح ہے۔ اس لئے اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا۔ کیونکہ غلطی نام غیر معروف میں ہوئی ہے اور نام معروف میں غلطی نہیں ہوئی اور جب کہ عرف اس کا رضیہ بیگم ہے تو گویا نام معروف یہی ہے اور اس کی ولدیت بھی صحیح بیان کی گئی ہے لہٰذا یہ نکاح صحیح ہے، کیونکہ مقصود رفع جہالت ہے اور وہ حاصل ہے[1]۔ فقط

---

[1] ویذکر اسمها واسم ابیها وجدها ولو کان الشهود یعرفونها وهی غائبة فذکر الزوج اسمها لا غیر وعرف الشهود انه اراد به المرأة التی یعرفونها جاز النکاح (عالمگیری کشوری کتاب النکاح ص۲۷۲ ج۲)

قال فی البحر وان کانت غائبة ولم یسمعوا کلامها بان عقد لها وکیلها فان کان الشهود یعرفونها کفی ذکر اسمها اذا علموا انه اراد ها (رد المحتار کتاب النکاح ص۳۷۴ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

رفیقن کے بجائے رفاقن نام سے نکاح ہوا، کیا حکم ہے

سوال (۱۱۷) ایک لڑکی کا نکاح اس کے باپ کے گھر ہوا۔ نکاح خواں نے لڑکی کا نام رفیقن کے بجائے رفاقن لیا اور رفاقن نام کی کوئی عورت اس مکان میں موجود نہیں۔ اس وجہ سے نام قاضی کے رجسٹر میں غلط درج ہوگیا۔ اس صورت میں رفیقن کا نکاح ہوگیا یا نہیں

الجواب:۔ رجسٹر میں نام لکھے جانے کا اعتبار نہیں، رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں ہوتا، شرعاً اس امر کا اعتبار ہے کہ نکاح خواں نے بوقت عقد کیا نام لیا۔ اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا تو نکاح منعقد ہوگیا ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح للجهالة وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرة او اشار الیها فیصح وفی الشامی وکذا یقال فیما لو غلط فی اسمها الخ[1] ان عبارات سے واضح ہوا کہ غلط نام لینے سے نکاح مذکور نہیں ہوا، یعنی رفیقن کا نکاح نہیں۔ البتہ اگر سامنے ہوتی اور اشارہ بوقت نکاح اس کی طرف ہوتا مثلاً اس طرح کہ اس عورت کے ساتھ جو سامنے بیٹھی ہے تیرا نکاح کیا گیا تو نکاح ہوجاتا ہے لیکن اگر منکوحہ سامنے نہ ہو بلکہ اندر گھر کے ہو اور نام غلط لیا گیا تو نکاح نہیں ہوا۔ فقط (دوبارہ نکاح پڑھایا جاوے۔ ظفیر)

صورت مسئولہ میں نکاح باپ سے ہوا یا بیٹے سے

سوال (۱۱۸) زید کا نکاح بعمر ساڑھے تین سال

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۷۵ ج۲ ظفیر۔ خاکسار مرتب کے خیال میں نکاح ہوگیا۔ اس لئے کہ حسب قاعدہ باپ کا نام لیا ہی گیا ہوگا اور رفاقن نام کی دوسری لڑکی تھی نہیں۔ اس لئے رفیقن کو رفاقن کہہ دینے سے کوئی خاص فرق نہ ہوا۔ بالخصوص جب کہ عوام میں نام کی یہ معمولی تبدیلی عموماً ہوتی رہتی ہے پھر گواہوں اور اہل مجلس میں یہ مسلم تھا کہ رفاقن سے رفیقن ہی مراد ہے۔ وہ بھی طرح جان رہے ہوں گے لان المقصود نفی الجهالة وذالك حاصل بتعيينها عند العاقدين واشار۔ (ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۷۵ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مسماۃ ہندہ سے جس کی عمر گیارہ سال کی تھی ہوا، جس کو تخمیناً عرصہ آٹھ سال کا ہوا، چونکہ زید یہ تھا جب نکاح کے وقت جلسہ میں لایا گیا تو وہ رونے لگا۔ قاضی صاحب نے اسکے باپ بکر سے کہا کہ تم الفاظ ایجاب و قبول اپنی زبان سے ادا کردو۔ یہ تو صرف ضابطہ پوری ہے۔ جب یہ دونوں زید و ہندہ بالغ ہوں گے تو ان کا نکاح اس وقت ہوگا پس قاضی صاحب نے حسب قاعدہ خطبہ پڑھنے کے بعد بکر سے کہا کہ مسماۃ فلاں بیٹی فلاں کو اس قدر زر مہر پر میں نے تیرے عقد نکاح میں دیا، تم نے اس کو قبول کیا؟ بکر نے اس کے جواب میں صرف یہ لفظ کہ میں نے قبول کیا، تین بار ادا کئے اس صورت میں مسماۃ ہندہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا۔

الجواب:۔ اس صورت میں حسب تصریحات فقہاء نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ منعقد ہوگیا۔ زید کے ساتھ منعقد نہیں ہوا۔ قاضی نکاح خواں اگر یہ کہتا کہ میں نے ولی ہندہ کی طرف سے وکیل ہو کر ہندہ کا نکاح تیرے بیٹے زید سے کیا اس پر بکر یہ کہتا کہ میں نے اپنے بیٹے زید کے لئے قبول کیا تو نکاح زید سے ہو جاتا، برخلاف اس صورت کے جو واقع ہے اس میں نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ ہوگیا۔ قال فی الشامی و نظیر ھذا ما فی البحر عن الظھیریۃ و قال ابو الصغیرۃ لابی الصغیر زوجت ابنتی و لم یزد علیہ شیئا فقال ابو الصغیر قبلت یقع النکاح للاب ھو الصحیح و یجب ان یحتاط فیہ فیقول ملت لابنی اھ و قال فی الفتح بعد ان ذکر المسئلۃ بالفارسیۃ یجوز النکاح علی الاب ان جری بینھما مقدمات النکاح للابن ھو المختار لان الاب اضافہ الی نفسہ[1] الخ۔ فقط۔

فاسد شرط کے ساتھ بھی نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۱۹۱) کسی شرط پر اگر نکاح کیا جائے تو ہو جاتا ہے یا نہیں؟۔

---

[1] ردالمحتار للشامی کتاب النکاح صفحہ ۳۰۰ تحت قولہ و تولہ بنتان ۱۲ منہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ کسی شرط کے ساتھ نکاح کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے اور شرط لغو ہو جاتی ہے[1]۔

جان بوجھ کر باپ کا نام غلط بتایا جائے تو نکاح ہوگا یا نہیں

سوال (۱۲۰) بوقت نکاح عمر و نے بوجہ عار جمیعہ کے خالد کا نام بجائے بکر کے زید بتلایا۔ جمیعہ مجلس نکاح میں حاضر نہ تھی۔ گواہوں میں سے اکثر کو علم تھا کہ منکوحہ زید کی بیٹی نہیں بکر کی ہے اور ناکح کو مطلقاً علم نہ تھا کیا حکم ہے نکاح جائز ہوا یا نہیں

الجواب:۔ چونکہ شہود کے نزدیک جمیعہ مجہولہ نہیں ہے اور عمر کا باوجود علم کے جمیعہ کو بنت زید بتلانا قرینہ مجاز کا ہے اس لئے نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ شامی میں ہے ولا المنکوحۃ کی شرح میں لکھا ہے فلو تزوج بنتہ منہ وله بنتان لا یصح الا اذا کانت احدھا متزوجۃ فینصرف الی الفارغۃ الخ وفی معناہ ما اذا کانت احداھا محرمۃ علیہ تلت ظاھرہ انھا لو جرت مقدمات الخطبۃ علی معینۃ وتمیزت عند الشھود ایضا یصح العقد وھی واقعۃ الفتوی لان المقصود نفی الجھالۃ وذالک حاصل بتعینھا عند العاقدین والشھود[2] الخ

نکاح میں لڑکی کے باپ کا نام غلط لیا گیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۲۱) ہندہ کی ولدیت نکاح میں اس کے سوتیلے باپ کی طرف نسبت کی گئی ہے اور حاضرین مجلس اور نکاح خواں اور ناکح بھی مطلقاً اس کے تشخصات سے ناواقف تھے۔ بعد نکاح یہ امر ظاہر ہوا کہ اس کا حقیقی والد وہ نہ تھا، دوسرا تھا۔ تو اس صورت میں یہ نکاح ہوا یا نہ ہوا

الجواب:۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر بدون حاضر ہونے لڑکی کے اس کے باپ کا نام غلط لیا جاوے تو نکاح اس کا درست نہیں ہوتا۔ جیسا کہ درمختار میں ہے غلط وکیلہ

---

[1] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۰۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر مفتاحی [2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بالنکاح فی اسمہا بغیر حضورہا لم یعتبر[1]۔ الخ پس چاہئے کہ دوبارہ تصحیح نام پدر کے ساتھ نکاح کیا جاوے۔ فقط

نکاح میں ولدیت غلط بتائی تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۲۲) ہندہ بالغہ کی طرف سے اسکی موجودگی میں (یعنی ہندہ مجلس نکاح سے علیحدہ مکان میں تھی۔ ایک شخص کو وکیل بالنکاح کیا گیا۔ جس کو اس کے حقیقی والد کی مطلقاً خبر نہیں تھی۔ نیز اہل مجلس سے بھی اس امر سے کوئی واقف نہ تھا کہ اس کا حقیقی والد کون ہے۔ ہاں اس کے سوتیلے والد کو سب جانتے ہیں، اسی واسطے وکیل بالنکاح نے نسبت بنتیت اس کے سوتیلے والد کی طرف کر دی۔ چھماہ تک شوہر کے گھر آباد رہنے کے بعد یہ راز فاش ہوا کہ وکیل بالنکاح نے نسبت بنتیت میں غلطی کی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح درست ہوا یا نہ۔ بصورت عدم جواز نکاح زنا کا گناہ کس کے ذمہ ہوا۔

الجواب:۔ عبارت درمختار اس بارے میں یہ ہے غلط وکیلہا بالنکاح فی اسمہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ[2] الخ وہکذا حققہ فی الشامی[3]۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ اگر لڑکی حاضر ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو ایسی غلطی سے نکاح ہو جاتا ہے۔ اور اگر حاضر نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ اور شامی میں یہ بھی تحقیق فرمائی ہے کہ اگر گواہ منکوحہ کو جانتے ہوں تو بدون باپ کے نام کے نکاح ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر باپ کی جگہ دوسرے شخص کا نام لیا جاوے اور بنت فلاں کہا جاوے تو اس صورت میں اگرچہ گواہ اس منکوحہ کو جانتے بھی ہوں تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا[4]۔ البتہ حاضر ہونے کی صورت میں جب کہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۰۵ ج۲ [2] ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۲۰۵ ج۲ [4] ظفیر [3] دیکھئے شامی المؤلف بہ رد المحتار کتاب النکاح ص۲۰۵ ج۲ [4] لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمہا او اسم ابیہا وجدہا وتقدم ۱۲ منہ او اذا عرفہا الشہود کفی ذکر اسمہا فقط، بخلاف ذکرہ لا مسمی بہ او الی اب اخر فان فاطمۃ بنت احمد لا تصدق (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۱۱۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ اس عورت کا نکاح کیا جو کہ فلاں بنت فلاں ہے تو غلطی کی صورت میں بھی نکاح صحیح ہے[1]۔ خواہ اس منکوحہ کا نام غلط لیا گیا ہو یا اس کے باپ کا فانهما لو كانت مشارا اليهما وغلط في اسمهما او اسمهما لا يضر اه شامی (جلد ثانی ص۲۵۷ ج۲ فقط ۔ ارد المحتار کتاب النکاح ص۳۷۹ ج۲ ۔ ظفیر)

تعارف کے لئے لڑکی کا نام مع ولدیت کافی ہے

سوال (۱۲۳) نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضرین مجلس کے سامنے زوجہ کا تعارف کرنے کے لئے نکاح خواں اس کے باپ دادا کا نام لیتا ہے، اگر ان کا نام لینے سے بھی تعارف نہ ہو تو کونسی صورت تعارف کی ہے، عدم تعارف سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ باپ کا نام لینا کافی ہے، تعارف ہو یا نہ ہو لڑکی کا نام مع ولدیت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے ۔ فقط (والحاصل ان الغائبة لابد من ذكر اسمها واسم ابيها وجدها وان كانت معروفة عند الشهود على قول ابن الفضل وعلى قول غيره يكفي ذكر اسمها ان كانت معروفة عندهم والا فلا وبه جزم صاحب الهداية اه لان المقصود من التسمية التعريف وقد حصل ۔ رد المحتار کتاب النکاح ص۳۷۳ ج۲ ظفیر)

لڑکی کی بات چیت جس کی تھی نکاح کے وقت اس کو بدلدیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۲۴) ایک شخص نے شادی کا پیام دیا اور اس میں یہ اظہار کیا کہ لڑکا نوشہ پور کا ہے ۔ بعد نکاح ہو جانے کے وہ ہرگام کا نکلا ۔ مزید برآں نوشہ کے تعین علم میں بھی اختلاف رہا ۔ لڑکی تو یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح عبد الرحمٰن ابن کلو کے ساتھ پڑھا گیا اور قاضی کا بھی یہی قول ہے ۔ مگر گواہ لال محمد ابن منو بتلاتے ہیں اور وکیل لال محمد ابن کلو کا مدعی ہے اور وہ لڑکا جو نوشہ بنکر آیا تھا وہ اصل

(بقیہ حاشیہ از ص۱۱۷) علی فاطمة بنت محمد تامل (ایضاً) لكن لو غلط في اسم بنته الا اذا كانت حاضرة او اشار اليها فيصح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۰۵ ج۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قصبہ ہرگام کا تھا اور اس کا نام لال محمد ابن منو تھا۔ اس صورت میں نکاح کس کے ساتھ ہوا۔ اور لڑکی کے وارث اور اولیاء عبدالرحمٰن ابن کلو کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے تھے اور اسی کے ساتھ پیام بھی تھا، مگر لڑکے والوں نے فریب سے بجائے عبدالرحمٰن کے لال محمد ابن منو کے ساتھ نکاح پڑھوایا۔ صبح کو معلوم ہوا کہ یہ عبدالرحمٰن نہیں ہے، یہ نکاح ہوا یا نہیں، اگر ہوا تو لڑکی لال محمد کو قبول نہیں کرتی، اب تفریق کرادی جاوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر لال محمد ابن منو کا نام زوجہ کے سامنے نہیں لیا گیا اور ایجاب قبول اس نام پر نہیں ہوا تو یہ نکاح لال محمد کے ساتھ منعقد نہیں ہوا۔ غرض یہ ہے کہ جس کے نام پر ایجاب و قبول ہوا اس کا نکاح منعقد ہوا[1]۔ فقط

نکاح شرطی باطل ہے

سوال (۱۲۵) ایک شخص نے نکاح شرطی ایجاد کیا ہے، جس کی شرطیں یہ ہیں۔ ایک شخص ایک سال میں بارہ عقد کر سکتا ہے اور مہر دس بیس درم کر سکتا ہے، عورت نکاح شرطیہ کو بھی اختیار ہے کہ بلا اجازت مرد کے نکاح سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ نکاح شرطی طوائفوں کے ساتھ جائز ہے۔ موجد اس کا ثبوت درمختار اور عالمگیری وغیرہ سے دیتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:۔ درمختار کی عبارت یہ ہے "النکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی لم ینعقد الخ" شامی ص۲۹۴ج۲[2] ترجمہ یہ ہے:۔ "اور نکاح کو معلق کرنا شرط پر صحیح نہیں ہے، جیسا کہ یہ کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اگر میرا باپ راضی ہو، اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا" پس معلوم نہیں کہ مجوز کا کیا منشا ہے اور کس دلیل سے وہ کہتا ہے۔ اس کے قول کا بطلان عبارت درمختار مذکورہ سے ظاہر ہے۔ اور نکاح متعہ اور موقت بھی باطل ہے

---

[1] وکلہ ان یزوجہ من قبیلتہ فزوجہ من قبیلۃ اخری لم یجز کذا فی الخلاصۃ (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص۲۳۲ ج۱) [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۵ ج۲ مختصر

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی الدر المختار، و بطل نکاح متعۃ و موقت[1] الخ اور باطل ہے نکاح متعہ اور موقت۔ فقط

صرف پانی پلانے سے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۲۶) کیا نابالغان کا نکاح بلا ایجاب و قبول ان کے اولیاء کے صرف ان کو پانی پلا دینے سے ہو جاتا ہے۔

الجواب :- صرف پانی پلانے سے نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ نابالغان کی طرف سے ان کے والی ایجاب و قبول کریں۔

قبول میں وکیل نے لڑکی کا نام بدل دیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۷) زید کی نسبت ساتھ ہندہ کے ہوئی اور ہندہ کی بہن مریم کے ساتھ بکر کی نسبت ہوئی۔ بوقت نکاح موافق نسبت کے ایجاب کرایا گیا۔ بعد ایجاب کے جب قاضی کے روبرو قبول کروایا۔ وکیل نے بھول کر زید کے ساتھ ہندہ کی بہن مریم کا نام لیا اور بکر کے ساتھ ہندہ کا نام لیا۔ اسی وقت ایک شخص بولا یہ خلاف نسبت نام لیتے ہو۔ چنانچہ دوسری مرتبہ قاضی نے موافق نسبت کے قبول صحیح کرایا۔ اس صورت میں پہلا ایجاب و قبول صحیح ہوا یا دوسرا۔

الجواب :- در مختار کتاب النکاح میں ہے ولہ بنتان اسرا و تزوج الکبری فغلط فسماها باسم الصغری صح للصغری خانیہ شامی میں اس کی شرح میں ہے ای بان کان باسم الکبری مثلاً عائشہ، والصغری فاطمہ، فقال زوجتک بنتی فاطمہ وقبل صح العقد علیها[2] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں پہلا نکاح صحیح ہوا، دوسرا نکاح درست نہیں ہوا[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۳ ج ۲ [2] ظفیر ص ۵۲ ایضاً۔ ایضاً کتاب النکاح ص ۳۰۸ ج ۲ [3] ظفیر ص ۵۳ جواب میں تسامح ہے، اگر باپ نے ایسا کیا ہوتا تو بلاشبہ پہلا ہی نکاح صحیح ہوتا، مگر یہاں وکیل نے یہ ایجاب و قبول کرایا ہے اور وکیل کو خلاف وکالت نکاح کر دینے کا قطعاً اختیار نہیں ہے۔ لہٰذا پہلا ایجاب اس نے جو کرایا وہ اسکے لئے جائز ہی نہیں تھا۔ اس لئے دوسرا نکاح درست ہوا، پہلا درست نہیں ہوا، خود مفتی غلام کا جواب بھی اس سلسلہ کا آگے اسی طرح کا آرہا ہے ومن امر (بقیہ حاشیہ ص ۱۲۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

صرف لڑکی کا نام لے کر نکاح کیا کہا حکم ہے

سوال (۱۲۸) ایک شخص نے ایک بالغہ غائبہ لڑکی کے نکاح کا ایجاب وقبول بذریعہ وکیل بالنکاح بدون ذکر نام پدر منکوحہ غائبہ کرادیا۔ یہ نکاح شرعاً منعقد ہوا یا نہیں اور خطبہ نکاح میں اس طور سے درود شریف پڑھا اللّٰھم صل علی سیدنا و نبینا و حبیبنا و شفیعنا و مصطفانا و مجتبانا سید عبد القادر جیلانی، اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- اقول وباللہ التوفیق۔ بے شک اس صورت میں بقول جمہور فقہاء سوائے قول خصاف نکاح غائبہ کا صحیح نہیں ہوا، کیونکہ صرف نام غائبہ کا لینا اور باپ کا نام نہ لینا صحت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ وہ معروفہ ومعلومہ عند الشہود نہ ہو قال فی رد المحتار، لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمہا واسم ابیہا وجدہا وتقدم انہ اذا عرفہا الشہود یکفی ذکر اسمہا فقط خلافا لابن الفضل وعند الخصاف یکفی مطلقا[1] اور غیر نبی پر بالاستقلال درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار ولا یصلی علی غیر الانبیاء ولا علی الملائکۃ الا بطریق التبع، اھ فقط۔

لڑکی کا نکاح غلط ولدیت کے ساتھ کیا، درست ہے یا نہیں

سوال (۱۲۹) ایک عورت نے بلا اجازت شوہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا اور بوقت نکاح لڑکی کے باپ کا نام غلط بتلایا، ایسی صورت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:- ولدیت غلط بتلانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ البتہ اگر لڑکی کے سامنے ہو اور اشارہ اس کی طرف کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے۔ در مختار میں ہے غلط وکیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ ولکن الغلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت

(بقیہ حاشیہ از ص ۱۲۰) وجلا ان یزوجہ امرأۃ فزوجہ اثنتین فی عقدۃ لم تلزمہ واحدۃ منہما لان الاذن لا یتجزی الی تنفیذہما لہما لغۃ (راجع فصل فی الوکالۃ ص ۳۰۳ ج ۲ ظفر محمد عفی عنہ۔

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۸ ج ۲ تعلیقات الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۵۰ ج ۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

حاضرۃ ذا شاء ہ الیھا الخ درمختار[1]۔ فقط۔

قاضی وکیل نے بھول سے ایجاب میں لڑکی کا نام بدل لیا، نکاح کس کا ہوا

سوال (۱۳۲) دو لڑکے بالغ زید و عمر دو لڑکیاں عائشہ و فاطمہ سے بایں تشریح منسوب ہوئیں کہ زید کا نکاح عائشہ سے اور عمر کا نکاح فاطمہ سے ہو، چنانچہ وقت نکاح جو ایک ہی وقت میں ہوا، عائشہ کے ایجاب و قبول میں زید آیا، لیکن قاضی صاحب نے غلطی سے زید کا نکاح فاطمہ سے عام مجمع میں مع خطبے کے پڑھا دیا اور یہ غلطی عمر کے عائشہ سے نکاح پڑھانے کے وقت معلوم ہوئی۔ زید کے ایجاب و قبول میں فاطمہ آئی۔ شرعاً نکاح مکرر ہونا چاہئے یا زید اور فاطمہ کا عقد مستقل ہو گیا۔

الجواب:۔ اگرچہ ظاہر عبارات کتب فقہ سے اس صورت میں واضح ہوتا ہے کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ جس کا نام وقت ایجاب و قبول لیا گیا ہے منعقد ہو جاویگا مگر اس میں بحث یہ ہے کہ جب کہ قاضی سے پہلے یہ کہدیا گیا تھا کہ نکاح زید کا عائشہ سے کرے، اور نکاح عمر کا فاطمہ سے کرے تو قاضی چونکہ وکیل ہوتا ہے اور وکیل کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ خلاف وکالت کرے، لہٰذا اس صورت میں زید کا نکاح فاطمہ سے نہیں ہوا کیونکہ فاطمہ کا نکاح زید سے کرنے میں وکیل ہی نہیں ہے۔ پس نکاح زید کا پھر عائشہ سے ہونا چاہئے اور نکاح عمر کا فاطمہ سے ہونا چاہئے۔ البتہ اگر قاضی نے جو نکاح زید کا فاطمہ سے کر دیا اور فاطمہ نے یا اس کے ولی نے اس کو سنکر جائز رکھا تو نکاح زید کا فاطمہ سے منعقد ہو گیا۔ عبارت درمختار یہ ہے وکذا الو غلط فی اسم بنتہ الخ ولو لہ بنتان غلط فسماھا باسم الصغری صح للصغری[2] الخ اور شامی میں ہے قولہ ولو لہ بنتان الخ تزوج الکبری باسم الکبری مثلاً عائشہ والصغری فاطمہ فقال زوجتک بنتی

---

[1] رد المحتار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۵ ج ۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۵ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فاطمہ، وقیل صح العقد علیہا وانکانت عائشۃ ھی المرادۃ[1] ۔ یہ عبارت مقتضی اس کو ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ ہو جاتا ہے لیکن اس میں بحث یہی ہے کہ درمختار کی صورت میں خود باپ نے عقد نکاح کیا ہے اور صورت مسئولہ میں قاضی نے نکاح پڑھا ہے جو کہ وکیل ہے، اور وکیل اگر خلاف کرے تو وہ معتبر نہیں ہے۔ کما مر تفصیلہ۔

جانی پہچانی عورتوں کے باپ کا نام بدل بھی جائے تو نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۳۱) ایک لڑکی کا باپ مر گیا، اس کی ماں نے اپنے شوہر سے حقیقی بھائی سے نکاح کر لیا، اس لڑکی کا نکاح اس کے چچا یعنی سوتیلے باپ کی اجازت سے ہوا اور بوقت نکاح بجائے نام اصل باپ کے سوتیلے باپ کا لیا گیا۔ پس اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟۔

الجواب:۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو گیا، اگرچہ درمختار کی ایک عبارت سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ ایسی غلطی میں نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ وہ عبارت یہ ہے غلط وکیلنا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ[2] اقول اس پر علامہ شامی نے یہ کہا ہے تولد لم یصح لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمہا واسم ابیہا وجدہا فتقدم انہ اذا عرفہا الشہود یکفی ذکر اسمہا فقط خلافا لابن الفضل وعند الخصاف یکفی مطلقا والظاہر انہ فی مسئلتنا لا یصح عند الکل لان ذکر الاسم وحدہ لا یصرفہا عن المراد الی غیرہ بخلاف ذکر الاسم منسوبا الی اب اخر فان فاطمۃ بنت احمد لا تصدق علی فاطمۃ بنت محمد فافہم وکذا یقال فیما لو غلط فی اسم زوجہا الخ۔ شامی۔

لیکن جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو درمختار کے اس قول للجہالۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ علت عدم جواز نکاح کی غلطی مذکور میں جہالت ہے جو صورت مسئولہ میں معفو ہے۔ دوسرے درمختار کا مسئلہ بصورت غلطی کے فرض کیا گیا ہے کہ وکیل نے فعلی کے نام بدل دیا، اور

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۵۰ ج۲ [2] درمختار کتاب النکاح ص۳۵۰ ج۲ ۱۲ الطبیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت مسئولہ میں غلطی سے ایسا نہیں کیا گیا بلکہ بنا علی المعروف والشہرۃ ایسا کیا گیا، کیونکہ عرف میں والدہ کے شوہر ثانی کو باپ کہا جاتا ہے غرض جو رفع جہالت ہے وہ اس صورت میں حاصل ہے، کیونکہ مطلب اس نسبت کا یہ ہے کہ فلاں لڑکی جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے اور فلاں لڑکا جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے ان کا عقد ہوا ہے بلکہ عجب نہیں کہ اصل باپ کی طرف نسبت کرنے میں وہ تعرف نہ ہو جو اس نسبت میں حاصل ہو اور مقصود اصلی رفع جہالت ہی ہے جیسا کہ شامی میں درمختار کے اس قول ولا المنکوحۃ مجہولۃ کے تحت میں ہے ثلث وظاہرہ انہا لو حررت المقدمات علی معینۃ وتمیزت عند الشہود ایضا یصح العقد وہی واقعۃ الفتوی لان المقصود نفی الجہالۃ وذلک حاصل بتعینہا عند العاقدین والشہود وان لم یصح اسمہا کما اذا کانت احداہما متزوجۃ ویورثہ ما سیأتی من انہا لو کانت غائبۃ وہو وجہا وکیلہا فان عرفہا الشہود وعلمہ انہ ارادہا کفی ذکر اسمہا والا لا بد من ذکر الاب والجد ایضا الخ شامی[1]۔ الحاصل صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط۔

صورت مسئولہ میں نکاح درست ہو گیا

سوال (۱۳۲) زید نے اپنی ہمشیرہ کی منگنی بکر کے بڑے لڑکے عمرو سے کر دی۔ بعد ازاں بکر نے اپنے بڑے لڑکے عمرو کی شادی دوسری جگہ کر دی اور زید کو اس کا مطلق علم نہ ہوا، پھر بکر اپنے دوسرے لڑکے خالد کو لے کر جبکہ عمرو سے چھوٹا ہے زید کے یہاں نکاح کے لئے آیا، لیکن زید کو مطلق اس کا علم نہ ہوا کہ آیا لڑکا وہی عمرو ہے یا دوسرا لڑکا ہے اور زید کی لاعلمی میں رات کو نکاح ہو گیا بعد میں زید کو اس کا علم ہوا۔ اب زید ناراض ہے۔ آیا اس صورت میں یہ نکاح صحیح اور درست ہوا یا نہیں۔

---

[1] درمختار کتاب النکاح ص ۲۶۹ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح بکر کے چھوٹے لڑکے خالد سے منعقد ہو گیا ہے۔ چونکہ جب وہ لڑکا خالد سامنے موجود تھا اور زید نے اس سے اپنی بہن کے نکاح کی اجازت دی اور ایجاب و قبول ہو گیا تو اس کا نکاح ہو گیا۔ اگرچہ زید اس کو بڑا لڑکا بکر سمجھتا رہا اور درحقیقت وہ چھوٹا لڑکا تھا[1] فقط۔

وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۳۳) ایک شخص اپنے لڑکے کی شادی کرنے ایک شخص کے پاس آیا اس کی دختر چھ ماہ کی تھی اس کے والد نے کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور انھوں نے منظور کر لیا۔ جب لڑکی ۸ ۹ برس کی ہوئی تو اس نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں اس کے گھر ہرگز نہ رہوں گی لیکن والدین نے زبردستی اس کے خاوند کے پاس بھیجدیا۔ اب لڑکی بالغ ہے، کہتی ہے کہ میں ہرگز نہ رہوں گی اور ہمبستری سے انکار کر دیا۔ پھر وہ لڑکی ایک مسلمان کے پاس چلی گئی لیکن نکاح نہیں کیا، پھر ایک بیبٹ کے پاس جا کر رہنا دہو گئی تاکہ نکاح ٹوٹ جاوے۔ پھر ایک مولوی صاحب سے جا کر کہا کہ مجھے مسلمان کر کے فلاں شخص سے نکاح کر دو، مولوی صاحب نے نکاح کر دیا اور ایک مولوی صاحب منع کرتے ہیں۔ کیا لڑکی کے انکار کرنے سے وہ نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب: ۔ سوال سے نکاح کا ہونا کسی عبارت سے معلوم نہیں ہوا۔ کیونکہ سوال میں یہ ہے کہ لڑکی کے باپ نے یہ کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور لڑکے کے والد نے منظور کر لیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اس کے بعد پھر ایجاب قبول

---

[1] ولکن لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرة او اشار الیها فیصح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۰۶ ج۲) اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ جب لڑکا موجود تھا اور ایجاب و قبول پایا گیا تو نکاح درست ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ۔ [2] هل اعلم انها المجلس للنکاح وان للوعد فوعد اه (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۴ ج۲) پھر یہاں صیغہ مستقبل کا ہے، یہ بھی دلیل ہے مجلس وعدہ کی تھی نہ کہ نکاح کی واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

موافق قاعدہ نکاح کے ہوا ہو نکاح منعقد ہوگیا اور نکاح ہونے کے بعد مسئلہ یہ ہے کہ باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بالغہ ہونے کے فسخ نہیں کرسکتی[1]۔ اور کتب فقہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان عورت اس وجہ سے مرتدہ ہوجاوے کہ نکاح ٹوٹ جاوے اور وہ اپنے شوہر سے بیزار ہوجاوے تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو زبردستی مسلمان کرکے شوہر اول کے نکاح میں دیا جاوے۔ تھوڑے سے مہر کے ساتھ نکاح جدید شوہر اول سے کرایا جاوے اور دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست نہ ہوگا[2]۔ فقط۔

(۲) یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر نکاح کا مطالبہ کرے، لیکن اگر وہ نکاح نہ کرے یا خاموشی اختیار کرے تو پھر وہ اس کے ساتھ نکاح پر مجبور نہ کی جائے گی بلکہ دوسرے سے شادی کرسکے گی اما لو سکت او ترکہ صریحا فانہا لا تجبر وتزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بجرد نہر (ردالمحتار باب النکاح الکافر ص۵۴۲ ج۲ ظفیر مفتاحی)

نکاح کے وقت لڑکی کے رد و بدل کی صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۱۳۴) ایک موضع میں ایک شخص کے یہاں دو لڑکیوں کی بارات آئی۔ بوقت عقد ایک ہی قاضی دونوں کے وکیل بالنکاح مقرر ہوئے۔ انھوں نے بڑی لڑکی کا عقد چھوٹے لڑکے سے اور چھوٹی لڑکی کا عقد بڑے لڑکے سے کردیا۔ رخصت نہیں ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد پھر دوبارہ نکاح خواں آکر کہنے لگے پہلا عقد غلطی سے سہواً خلاف ترتیب ہوگیا، اب پھر عقد کیا جاوے۔ چنانچہ دوبارہ رد و بدل کرکے عقد کردیا۔ اب چھوٹی لڑکی کا شوہر رخصت کرکے نہیں لاتا

---

[1] لو عقل الاب او الجد عند عدم الاب لا یکون للصغار و الصغیرۃ حق الفسخ بعد البلوغ وان عقل غیرھما فلھما ان یفسخا بعد البلوغ (ردالمحتار باب لون ص۴۳۲ ج۲ ظفیر)

[2] لو ارتدت لحق الفرقۃ الا تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لھا ثم ھو یبر کہ بنار و علیہ الفتوی (درمختار) وقیل ان لم تسلم قتلت ولم تمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامھا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذالک (ردالمحتار باب النکاح الکافر ص۵۴۰ ج۲ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ آخر کا عقد غیر صحیح ہے اور بڑی لڑکی کا شوہر کہ وہ بھی جاہل طلاق ہے، رخصت کرا کے لے گیا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ وہ لڑکا دلد الحلال ہے یا نہ۔ آئندہ کے لئے کیا ہونا چاہئے۔

الجواب :- اس صورت میں جس طرح پہلے نکاح ہو گیا۔ یعنی بڑی لڑکی کا چھوٹے دولہا سے اور چھوٹی لڑکی کا بڑے دولہا سے وہی صحیح ہو گیا[1]۔ پھر اگر ردوبدل کرنا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ جب دونوں دولہا بالغ ہوں اور حیض و طمث نہ ہو اس وقت ہر ایک شوہر اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور دوسری سے عقد کرے۔ ورنہ اسی طرح رہنے دیں جس طرح نکاح ہو گیا ہے اور نکاح خواں نے جو بعد ایک گھنٹہ کے ردوبدل کر دیا، یہ صحیح نہیں ہوا اور بڑی لڑکی کا شوہر جو اس کو رخصت کرا لایا یہ درست نہیں ہوا اور وہ مرتکب زنا ہے اور

---

[1] وله بنتان اراد تزویج الکبری فسماها باسم الصغری صح للصغری اور مختار ای بان کان اسم الکبری مثلا عائشة والصغری فاطمة فقال زوجتك بنتی فاطمة وقبل صح العقد علیها وان کانت عائشة هی المرادة وهذا اذا لم ینو الکبری (درمختار کتاب النکاح ص۲۷۳ ج۲) اس عبارت میں صراحت ہے کہ خود لڑکی کے باپ نے اگر ایسا کیا ہو تو کرنے کے مطابق ہو جائیگا لیکن یہاں سوال میں ہے کہ الٹ پلٹ اور ردوبدل قاضی نے کیا جو وکیل ہے، اور وکیل اس کو نہ بنایا گیا تھا کہ بڑی کا بڑے لڑکے سے کرے اور چھوٹی کا چھوٹے سے، اور یہی وجہ ہے کہ جوں ہی اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آکر کہا اور موافق ترتیب دوبارہ کیا اور یہ معلوم ہے کہ وکیل کو ردوبدل کا قطعاً اختیار نہیں ہے اگر اس نے ایسا کیا تو وہ نافذ نہیں ہوا۔ اس لئے ناکسار کے خیال میں دوسرا نکاح موافق ترتیب صحیح ہوا پہلا صحیح نہیں ہوا۔ فقہاء کی صراحت ہے وکذا بان یزوجه فلانة بکذا فزاد الوکیل فی المهر لم ینفذ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۷۹ ج۲) معلوم ہوا کہ خلاف وکالت اگر وکیل مہر میں اضافہ کرے گا تو وہ نافذ نہیں ہوگا اسی طرح یہاں اس کا پہلا ایجاب وقبول جو کہ وکالت کے خلاف تھا اس لئے وہ نافذ ہی نہیں ہوا۔ دوبارہ جو نکاح اس نے موافق اختیار وکالت کیا اور جس کو سب نے تسلیم بھی کیا وہی نافذ ہوا۔ واللہ اعلم۔ حررہ العاجز مفتی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نسب کے ثابت ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ پس اس کو چاہئے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے، یا پہلی منکوحہ کو طلاق دے کر اس عورت سے پھر نکاح کرے

فقط (تفصیل ص۱۱۹ کے حاشیہ میں دیکھئے۔ ظفیر)

اعتبار مجلس | سوال (۱۳۵) فتاویٰ مولانا عبدالحی جلد اول کتاب النکاح ص۳۰۷ و ص۳۰۸ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل کانپور کی عبارت استفتاء سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کی وجہ سے نکاح اور منگنی میں فرق نہ ہوگا۔ اور درمختار کی عبارت جو آپ نے تحریر فرمائی ہے اس کی توجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر الفاظ وعدہ کے بولے جاویں تو وعدہ پر محمول ہوں گے اور اگر الفاظ صریح نکاح کے بولے جاویں تو ان سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

الجواب:۔ اس آپکی تاویل کو عبارت ردالمحتار شامی صاف رد کرتی ہے چنانچہ عبارت شامی یہ ہے قولہ ان المجلس للنکاح الخ ای لانشاء عقدہ لانہ یفھم منہ التحقق فی الحال فاذا قال الاخر اعطیتنکھا او نعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل الخ[1] ــــ دیکھئے اس عبارت میں صاف صیغہ ماضی موجود ہے، صیغہ استقبال نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کنایات میں مجلس کا اعتبار ہوتا ہے کیونکہ اعطیت دوادم وغیرہ صریح نکاح کے الفاظ نہیں ہیں، ان میں نکاح پر حمل کرنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے مجلس کا ذکر جواب میں نفیاً و اثباتاً کچھ نہیں فرمایا بلکہ دوسرے اختلافات کو نقل فرمایا اور چونکہ قصداً مجلس نکاح و وعدہ کے فرق کا سوال بھی نہ تھا، اس لئے اس سے کچھ تعرض نہ فرمایا۔ اور صاحب درمختار نے صراحتہً اس فرق کو ثابت کیا اور علامہ شامی نے اس کو محقق رکھا تو حسب قاعدہ معروفہ المصرح یفوق الدلالۃ۔ عبارت درمختار و شامی کی تحقیق اس بارہ میں لائق قبول ہوگی اور عرف بھی ایسا ہی ہے۔

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۴ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مجمع میں ایجاب قبول بہ لفظ "ناطہ" ہوا، تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۳۶) لوگوں کا مجمع ہوا اور اس میں ایجاب و قبول بلفظ ناطہ ہوا۔ نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ھل اعطینیھا ان کان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد الخ قولہ ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقدہ لانہ یفھم منہ التحقق فی الحال فاذا قال الاخر اعطیتنکھا او قعلت لزم ولیس للاول ان لا یقبل[1] الخ حاصل یہ ہے کہ ایسی صورت میں دلالت حال کا اور مجلس کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر اس وقت اجتماع لوگوں کا بغرض خطبہ و پختگی منگنی کے تھا تو الفاظ مذکورہ سے منگنی ہوتی ہے نکاح نہیں ہوتا اور چونکہ لفظ ناطہ کے ساتھ ایجاب و قبول ہوا ہے یہ قرینہ ہے کہ خطبہ کے لئے اجتماع ہوا تھا، اس لئے اس صورت میں خطبہ (منگنی) ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا ہے۔

ولی نے نکاح خواں سے کہا اجازت دی اس نے لڑکے سے قبول کرایا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۳۷) ایک شخص نے میانجی کو کہا کہ میں نے تجھکو اجازت دی ہے، پھر میانجی نے مرد کو کہا کہ فلانی عورت تم نے قبول کی، اس نے کہا میں نے قبول کی، اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ یہاں ایجاب و قبول میں سے صرف ایک جزو موجود ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا، کیونکہ میانجی وکیل ولی دختر کی طرف سے۔ پس میانجی نے جو کلام شوہر سے کیا کہ فلانی عورت کو تم نے قبول کیا۔ یہ ایجاب ہے۔ اور جب شوہر نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ قبول ہوا۔ پس دونوں رکن یعنی ایجاب و قبول پائے گئے اور مطلب میانجی کے کلام کا یہ ہے کہ میں نے فلانی عورت دختر فلاں شخص کی تمہارے نکاح میں دی، تم نے اس کو قبول کی، اس پر شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کی، پس ایجاب و قبول پورا ہوا۔ درمختار میں ہے ینعقد

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲ ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ملتبسا بایجاب من احدھما وقبول من الآخر وضعا الماضی لان الماضی ادل علی التحقیق کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منك ویقول الآخر تزوجت الخ درمختار[1] ای قبلت ثانیاً۔ فقط (مگر یہ اس وقت صحیح ہوگا کہ اس وقت دو گواہ موجود رہے ہوں، ورنہ نہیں۔ ظفیر)

نکاح کی مجلس اور منگنی کی مجلس میں ایجاب وقبول اور اس کا فرق

سوال (۱۳۸) ایک مجلس میں زید کے کفو میں سے کسی شخص نے عمر کو کہا کہ تم اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ زید کو دیتے ہو یا نہیں۔ عمر نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اپنی لڑکی زید کو دے چکا ہوں۔ یا یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کو بکر جو زید کا باپ ہے اس کی بہو بنا دی ہے۔ پھر زید کے ولیوں میں سے کسی نے کہا اچھا، یا کہا، ہاں۔ آیا جانبین کی اس گفتگو سے نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدرالمختار وھل اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح ای فنکاح وان للوعد فوعد[1] الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کے لئے منعقد ہوئی ہے اور دو شاہد ایجاب وقبول کو سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر وہ مجلس خطبہ (منگنی) اور وعدہ کی ہے تو الفاظ مذکورہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا بلکہ یہ وعدہ اور خطبہ (منگنی) ہے۔ فقط

منگنی میں لڑکی لڑکا دینے لینے کہنے سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۳۹) ہماری قوم میں یہ رواج ہے کہ بوقت منگنی لڑکی والا لڑکے والے سے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی تمہارے فلاں لڑکے کو دی۔ لڑکے والا کہتا ہے کہ میں نے اپنے لڑکے کے واسطے قبول کی۔ اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔ بعض لوگ اس طرح منگنی کر کے لڑکی کو دو جگہ بیاہ دیتے ہیں۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص۲۶۱ ج۲ ظفیر [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۲۶۲ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: منگنی کے وقت الفاظ مذکورہ کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا بلکہ یہ وعدۂ نکاح ہے اور اس سے منگنی ہوتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ان للوعد فوعدٌ۔ لفظ ناطہ دے دیا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا ہے[1]

سوال (۱۴۰) گل زمان کی والدہ نے مسمی سمندر سے کہا کہ اپنی دختر کا ناطہ میرے فرزند گل زمان سے دیدو۔ سمندر نے روبرو گواہان اسی مجلس میں جواب دیا کہ میں نے اپنی دختر مذکورہ کا ناطہ گل زمان کے لئے دیدیا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد سمندر فوت ہوگیا۔ دختر مذکورہ کا برادر دوسری جگہ نکاح دختر کا کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: اقول وباللہ التوفیق۔ سوال کے مختلف پہلوؤں اور لفظوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کا کہنا محض وعدۂ نکاح ہے عقد نہیں، ناطہ کا لفظ ہندوستان (اس وقت ہندوستان پورے ملک کو بولا جاتا تھا) اور پنجاب میں رشتے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ پنجاب میں ناطہ دار بمعنی رشتہ دار کے مستعمل ہوتا ہے، بلکہ گل زمان خود بھی اپنے سوال میں قریب اسی معنی میں ناطہ کے لفظ کو استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے "میری والدہ میرے ناطہ کے لئے مسمی سمندر کے پاس جاتی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس عبارت میں ناطہ کو بمعنی نکاح کے سمجھنا کسی طرح چسپاں نہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب وقبول کے لئے مجلس منعقد نہ کی گئی تھی بلکہ گل زماں کی والدہ اپنی عادت مستمرہ کے طور پر درخواست اور خطبہ کے لئے آئی جس کو سمندر نے منظور کیا جو کہ محض وعدہ ہے چنانچہ گل زمان کی والدہ کا کوئی جواب بھی سمندر کے اس جملہ کے مقابلہ میں مذکور نہیں۔ پھر اگر عقد بھی اس کو قرار دیا جاوے تو اس کے لئے تاویلات بعیدہ کے ارتکاب کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً اگر گل زمان اس وقت بالغ تھا تو اس کی والدہ وکیل یا فضولی ہوگی اور اگر نابالغ تھا تو وکیل ولی یا فضولی اس کی ہوگی حالانکہ توکیل کا کوئی تذکرہ نہیں۔ پس یہ ایسا ہے جیسے کسی نے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۰۴ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب دختر سے یہ کہا کہ میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دیدو، اور اس نے کہا دیدی، تو یہ نکاح نہ ہوا۔ کما فی الظہیریۃ لو قال ھب ابنتک لابنی فقال وھبت لم یصح ما لم یقل ابو الصبی قبلت[1] اھ۔ وفی الخلاصۃ لو قال الوکیل بالنکاح ھب ابنتک لفلان فقال الاب وھبت لا ینعقد النکاح ما لم یقل الوکیل بعدہ قبلت[2]۔ علاوہ اسکے شامی میں ہے نقلاً عن شرح الطحاوی لو قال ھل اعطیتنیھا فقال اعطیت ان کان المجلس للوعد فوعد وان کان للعقد فنکاح[3] اھ یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو کی کیفیت کی رعایت ضروری ہے۔ پس اگر مجلس وعدہ نکاح کی ہوگی تو الفاظ مبہمہ کو وعدہ پر حمل کیا جائے گا اور اگر مجلس نکاح کی ہے تو نکاح ہوگا۔ چنانچہ اسی عبارت کے تحت میں شامی میں نقل کیا ہے قال الرحمتی فعلمنا ان العبرۃ لما یظھر من کلامھما لا لنیتھما[4] اھ۔ اذا قال احدھما ادع ابنتک لابنی فقال الآخر دادم او داد یکون نکاحا وان لم یقل الآخر پذیرفتم اعتبار وعدہ کی نفی نہیں کرتا بلکہ فقہاء کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ امر توکیل ہے یا ایجاب ہے چونکہ اس میں بہت بڑا اختلاف ہے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ مجیب کے جواب کے بعد آمر کے قبول کی ضرورت ہے یا نہیں اور چونکہ فقہاء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ آمر کے قبول کی بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کما مر عن الخلاصہ والظہیریہ۔ اور بعضوں کے یہاں پھر آمر کو پذیرفتم کے کہنے کی ضرورت نہیں، اسی کو عمدۃ الرعایہ میں اختیار بھی کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے عمدہ میں یہ کہا ہے وان لم یقل پذیرفتم[6] اھ وقد عرفت ما فیہ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ عبارت وعدہ نہ ہو سکتی ہے۔ پس جب کہ اس عبارت میں احتمال وعدہ کا بھی ہے اور مجلس کے لئے دو امر بھی یقینی ہیں۔ ایک یہ کہ مجلس خطبہ اور وعدہ کی ہے۔ دوم یہ کہ مجلس خطبۂ نکاح اور

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۶۲ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً ص۳۶۲ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] ایضاً ص۳۶۳ ج۲ ظفیر [4] ایضاً [5] عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح الوقایہ کتاب النکاح ص۱۰۶ ج۲ ۱۲ ظفیر۔ [6] ایضاً۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایجاب وقبول کی نہیں ہے۔ پس ان الفاظ کو وعدہ پر حمل کرنا اقرب ہے کما فی الدر المختار ھل اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح ای لانشاء عقدہ لانہ یفھم منہ التعیین فی الحال فاذا قال الآخر اعطیتک او فعلت لزم الخ وان للوعد فوعد[1] انتھی۔ فقط۔

صرف وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۱۴۱) والدین نے اپنی لڑکی سے متعلق یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر زندہ رہی تو فلاں کو دیدیں گے۔ ایک شخص اس بالغہ لڑکی کو بھگا کر لے گیا۔ دوسری جگہ لے گیا اور نکاح پڑھا لیا، تو نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ لڑکی کے والدین نے جو الفاظ کہے تھے ان سے نکاح منعقد ہوا تھا یا نہیں۔

الجواب:۔ والدین نے جو کہا تھا کہ اگر زندہ رہے تو فلاں کو دیدیں گے یہ ایک وعدہ تھا، اس کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوا۔ اور یہ ایجاب وقبول نکاح کا نہیں ہے لہٰذا جو نکاح امام صاحب نے لڑکی بالغہ کے رضاء واجازت سے کفو میں کیا وہ صحیح ہو گیا امام صاحب اس میں گنہ گار نہیں ہوئے اور ان پر کچھ کفارہ لازم نہیں ہے۔ فقط

ایک نے کہا لڑکی دیدی اور دوسرے نے کہا لے لی، کیا حکم ہے

سوال (۱۴۲/۱) زید نے بکر سے کہا کہ میں نے دختر صغیرہ تمہیں دیدی۔ بکر نے کہا اچھا لے لی۔ اس وقت نہ محفل شادی کی تھی نہ تزویج کی، بلکہ غرض آخر کی محفل تھی۔ نکاح منعقد ہوا یا نہ۔

لے لیا کے بجائے قبضہ کر لیا کہنا

سوال (۱۴۳/۲) اور اگر بکر نے بجائے لے لیا کے قبضہ کر لیا، یا قبول کر لیا کہا تو کس صورت میں نکاح منعقد ہوگا۔ دختر بالغہ ہے والد فوت ہو گیا دادا زندہ ہے، تو دادا اس کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ (۱) اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کما فی الدر المختار

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر ۵۲، ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ان المجلس للنکاح وان للوعد فرعدٌ[1]۔

(۲) جب کہ مجلس نکاح نہیں ہے تو ان الفاظ مذکورہ سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوا اور دادا کو اختیار ہے کہ وہ دوسرے شخص سے اس کا نکاح کر دے اور اگر لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح ثانی کے جواز کے لئے اس کی رضا کی بھی ضرورت ہے اور سکوت اس کا دادا کے اذن لینے پر بحکم رضا ہے۔ کما فی الدر المختار[2] فقط۔

مندرجہ ذیل ایجاب وقبول سے نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۴۴) ایک عورت مسماۃ شریفاً بیوہ، عمر تخمیناً ۱۲-۱۳ سال جس کی بابت دو عورتوں نے شہادت دی کہ ایک حیض ہمارے سامنے آچکا ہے۔ شریفن مذکورہ کے مکان پر عبدالرحیم بمعہ عبدالرحمٰن اور دو مرد اور دو عورت کے پہنچا اور دریافت کیا کہ شریفن تیرے نکاح کے لئے کئی شخص خواہشمند ہیں تو کہاں رضامند ہے۔ جواب دیا کہ میں اپنے سابق بہنوئی عبدالرحمٰن سے رضامند ہوں اور مہر سو روپے کے باندھنا۔ تب عبدالرحمٰن سے دریافت کیا کہ کیا تجھکو نکاح منظور ہے اور مہر یک صد روپیہ کا منظور ہے۔ جواب دیا کہ مجھکو نکاح بھی منظور ہے اور مہر بھی خطبہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھا گیا۔ اس کے بعد عبدالرحیم نے شہرت کر دی کہ نکاح ہو گیا۔ آیا شرعاً یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ شریفن کے تایا وغیرہ بھی موجود ہیں ان سے اجازت نہیں لی تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: حسب تصریح فقہاء اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور چونکہ شریفن بالغہ ہو چکی ہے تو خود اس کی رضا و اجازت کافی ہے، تایا وغیرہ کی اجازت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] فان استاذنها هو اى الولى وهو السنة (الدر المختار) اى بان يقول لها قبل النكاح فلان يخطبك او ين كرك فسكتت او نزوجها بغير استئذان فقد اخطأ السنة وتوقف على رضاها (رد المحتار باب الولى ص ۲۶۱ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کی ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

پہلا نکاح صحیح ہے یا دوسرا

سوال (۱۴۵) دعوی مدعی کا یہ ہے کہ میرے دادا نے میرا ناطہ کرمان کی دختر مسماۃ نضل نور کے ساتھ کیا۔ میری عمر اس وقت ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی، اور میری منکوحہ کی عمر ۱۰ - ۱۱ سال کی تھی۔ اس کے والد نے اپنی دختر کا حق نکاح روبرو اہل جرگہ میرے ساتھ کیا اور میرے دادا نے میرے واسطے قبول کیا - اس ایجاب وقبول کے بعد میں پانچ سال اپنی سسرال میں رہا، پھر میں نوکری پر چلا گیا۔ چھ سال کے بعد آیا تو معلوم ہوا کہ میری منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ آیا پہلا نکاح جو میرے ساتھ ہوا تھا، وہ صحیح ہے یا دوسرا نکاح صحیح ہوا۔

الجواب:- پہلے اگر محض وعدہ نکاح کا تھا اور ایجاب وقبول بطریق نکاح مجلس نکاح میں روبرو شاہدین کے نہ ہوا تھا تو دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح ہو گیا[2] اور اگر پہلے باقاعدہ نکاح ہوا تھا اور ایجاب وقبول بطریق نکاح شاہدین کے سامنے مجلس نکاح منعقد کر کے ہوا تھا تو دوسرا نکاح بدون طلاق دینے شوہر اول کے صحیح نہیں ہوا، عورت مذکورہ بدستور شوہر اول کی منکوحہ ہے[3]۔ فقط۔

منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے

سوال (۱۴۶) ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کی نسبت زید کے ساتھ پختہ طور پر کر دی تھی، لیکن باقاعدہ نکاح کی نوبت نہیں آئی تھی کہ زید کو حبس دوام کی سزا ہو گئی۔ اب وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ نکاح زید کے ساتھ باقاعدہ نہ ہوا تھا، صرف نسبت اور

---

[1] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (درمختار) اراد بالنفاذ الصحۃ وترتب الاحکام من طلاق وتوارث وغیرھما (ردالمحتار باب الولی ص۳۰۳ ج۲) ظفیر [2] ھل اطمئنینھا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۶۴ ج۲) ظفیر [3] اما نکاح منکوحۃ الغیر لم ینقل احد جوازہ اصلا (ردالمحتار باب المحرمات ص۴۰۲ ج۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئی تھی تو وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتا ہے۔ فقط (لغو وعدہ خلافی کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ لیکن اگر لڑکی کا فائدہ اسی میں ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ ظفیر)

منگنی کے بعد دوسرے لڑکے سے نکاح کر دے تو درست ہے

سوال (۱۴۷) اگر کسی شخص نے اپنی دختر نابالغہ کی منگنی دوسرے شخص کے نابالغ لڑکے سے کر دی۔ لیکن کچھ مدت کے بعد والد دختر نے اسی دختر کا نکاح دوسرے لڑکے سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ منگنی ہماری اصطلاح میں وعدۂ نکاح کو کہتے ہیں۔ پس نکاح اس سے منعقد نہیں ہوتا۔ لہذا دوسری جگہ جو والد دختر نے نکاح اس کا کیا صحیح کیا۔ کما فی الدر المختار وھل اعطیتنیا ان الجنس للنکاح ان للوعد فوعدہ[1] الخ۔ در مختار کتاب النکاح۔ فقط۔

منگنی کے بعد دوسری جگہ شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۴۸) ایک شخص کی دو لڑکیاں تھیں بڑی لڑکی کی شادی ایک ڈاکٹر سے ہوئی اور چھوٹی لڑکی کا خطبہ (منگنی) عرصہ چار سال ہوئے معزز اشخاص کے روبرو ہوا۔ مجلس خطبہ کے رسوم پورے کئے گئے۔ اب اس شخص کی بڑی لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ والدین کا خیال ہوا کہ اس ڈاکٹر سے اس چھوٹی لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اکارڈ کا مضمون منگنی کے وقت برائے شرع شریف ایجاب و قبول ہو چکا ہے جس کو لڑکی عرصہ تک قبول تسلیم کرتی رہی۔ سسرال کے گھر کے کپڑے وغیرہ پہنتی رہی آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ خطبہ اور منگنی وعدۂ نکاح ہے۔ اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اگرچہ مجلس خطبہ کی رسوم پوری ہو گئی ہوں۔ البتہ وعدہ خلافی کرنا بدون کسی عذر کے مذموم ہے لیکن اگر مصلحت لڑکی کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہے تو دوسری جگہ نکاح لڑکی مذکور کا

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۴ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جائز ہے، اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا ڈاکٹر کے ساتھ کرنا جائز ہے۔ اور کارڈ میں جو ایجاب وقبول کا ہونا مذکور ہے اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ ایجاب وقبول منگنی کا ہو چکا ہے یا ایجاب وقبول نکاح کا ہو چکا ہے، اگر اس ایجاب وقبول سے مراد منگنی ہے .....

. . . . . .

. . . . . تو اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا اس لڑکے سے منعقد نہیں ہوا۔ اب ڈاکٹر سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایجاب وقبول سے مراد نکاح کا ایجاب وقبول ہے تو نکاح لڑکی کا اس لڑکے کے ساتھ منعقد ہو گیا۔ اب ڈاکٹر سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے[1]۔ فقط۔

وکیل مؤکل کا نکاح کر سکتا ہے

سوال (۱۴۹) کسی شخص سے عمر نے کہا کہ میں جاتا ہوں تم میرا نکاح فلاں عورت سے فلاں مہینہ میں کر دینا، دو گواہ بھی موجود تھے، تو وکیل میعاد مقررہ پر شخص مذکور کا نکاح عورت مذکورہ سے کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کر سکتا ہے[2]۔ فقط۔

فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف رہے گا

سوال (۱۵۰) ایک شخص نے زید کی لڑکی کا نکاح بلا اجازت ایک غیر شخص سے کر دیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ غیر کے ساتھ نکاح کرنا موقوف ہے باپ کی اجازت پر، یا اگر لڑکی بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت پر، اگر انھوں نے اجازت نہیں دی اور اس نکاح سے رضامندی ظاہر نہیں کی تو نکاح باطل ہوا[3] فقط۔

---

[1] ان المجلس للنکاح وان للوعد نوعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۴ ج ۲ ظفیر

[2] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یعین الشہود (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۱ ج ۱ ظفیر

[3] کل عقد صدر من الفضولی ولہ قابل الخ العقد موقوفا (ایضاً ص ۲۳۴ ج ۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک شخص اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل بنکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۵۱) زید اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل ہو کر نکاح اپنا اپنی موکلہ سے کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید ایک طرف سے اصیل اور ایک طرف سے وکیل ہو کر نکاح اپنی اپنی مؤکلہ سے کر سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وکیل یعنی زید دو گواہوں کے روبرو یہ کہے کہ مسماۃ فلانہ نے مجھکو اختیار اپنے نکاح کا دیا ہے اور وکیل بنایا ہے۔ پس تم گواہ رہو کہ میں نے اپنا نکاح فلاں بنت فلاں سے کیا۔ پس نکاح صحیح ہو جائے گا۔ فی الشامی وصرح بانہ یکفی وقال وکلتک بان تزوجنی نفسک منی فقالت زوجت صح[۱] النکاح وایضاً فیہ وصورتہ ان یکتب الیہا یخطبہا فاذا بلغہا الکتاب احضرت الشہود وقرأتہ علیہم وقالت زوجت نفسی منہ[۲]۔ الخ

سوال (۱۵۲) دو شخص ایک ہی مرشد کے معتقد ہیں، ان دونوں میں ایک نے اپنی لڑکی کا عقد دوسرے کے لڑکے سے کر دیا ہے اور تاریخ نکاح مرشد کے سامنے طے ہو گئی۔ اب فریق وقت مقررہ پر نہ آسکا، اس نے بذریعہ تار مرشد کو اطلاع دی کہ میری عدم موجودگی میں نکاح پڑھ دیا جائے۔ اس صورت میں مرشد نکاح پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب وقبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے[۳]۔

ایجاب میں کہا گیا فلاں صغیر کو دی، اس کے جواب میں ولی نے کہا میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۳) ولی صغیرہ نے پہلے کہا کہ میں نے اپنی صغیرہ کو فلاں صغیر سے نکاح کر دیا، ولی صغیر نے

---

[۱] درمختار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲ [۲] نفس درمختار کتاب النکاح ص ۲۶۲ ج ۲ [۳] یصح التوکیل بالنکاح ... لم یحضر الشہود کذا فی التتارخانیہ (عالمگیری کشوری ص ۳۰۳ ج ۲) نفس۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جو کہ اپنے واسطے قبول کرنا چاہتا تھا، کلمہ قبول بدیں طور کہا" میں نے قبول کیا" اس کلمۂ قبول کو اس کلمۂ قبول پر حمل کیا جاوے گا، جس میں صریحاً کہنا ہے کہ میں نے اپنے واسطے قبول کیا یا اس کلمۂ قبول پر حمل کیا جاوے گا جس میں اس لڑکی کے واسطے قبول کیا مگر صریحاً نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ قبول کیا۔ اس صورت میں نکاح صغیر کا منعقد ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ ولی صغیر کا قبول اسی ایجاب کے ساتھ مفید ہوگا جو ولی صغیرہ نے کیا ہے۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح صغیر کا منعقد ہوگیا، کیونکہ ولی صغیرہ کی طرف سے ایجاب صغیر کے لئے ہوا ہے۔ اس کے جواب میں ولی صغیر کا یہ کہنا کہ" میں نے قبول کیا" اسی ایجاب مذکور کے ساتھ متعلق ہے اور یہ کہنا ولی صغیر کا کہ میں نے اپنے لئے قبول کیا ہے، لغو ہے کیونکہ وہ اپنے لئے قبول نہیں کر سکتا۔ قال فی الشامی۔ بخلاف ما لو قال ابو الصغیرۃ زوجت بنتی من ابنک فقال ابو الابن قبلت ولم یقل لابنی یجوز للابن لانہ المزوج النکاح الی الابن بیقین وقول القابل قبلت جواب لہ والجواب یتقید بما لاول فصار کما لو قال قبلت لابنی۔ (وفی الاشباہ والنظائر میں ہے السوال معاد فی الجواب۔ ظفیر)

مفقود کی طرف سے فضولی نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۵۴) ایک شخص نے اپنے مفقود الخبر لڑکے کے واسطے ایک نکاح کی قبولیت کی اور لڑکے کے مفقود ہونے کی وجہ سے لڑکے کی اجازت کی نوبت نہیں آئی تو یہ عقد منعقد ہوگیا یا مفقود کی اجازت پر موقوف رہا؟ یا انعقاد نکاح پر مفقود دیت پسر کے باعث عدم قدرت کی وجہ سے یہ عقد باطل ہوگیا؟ اگر منعقد ہوگیا تو کیا دلیل ہے؟ اور اگر موقوف ہے تو کب تک موقوف رہے گا؟ اس کی مدت شریعت میں کیا مقرر ہے؟ آیا مفقود کے ہم عمروں کے معدوم

۱؎ در مختار کتاب النکاح ص۲۷۸ ج۲ ۱۲ ظفیر ۲؎ دیکھئے الاشباہ والنظائر القاعدۃ الثانیۃ عشر ص۱۸۰ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوجانے تک یہ نکاح موقوف رہے گا یا اس سے پہلے ہی توقف جاتا رہے گا؟ اور اگر نکاح باطل ہوا تو اس کی وجہ کیا ہے۔ نیز اس نکاح میں والد مفقود فضولی ہے یا ولی ہے؟۔

الجواب:۔ شرعاً مفقود وہ غائب ہے جس کی موت وحیات کچھ معلوم نہ ہو پس جب کہ اس کی حیات معلوم ومحقق نہیں ہے جیسا کہ مفقود کی تعریف سے ظاہر ہوا تو اس کی طرف سے قبول نکاح موقوف نہ رہے گا بلکہ باطل ہوگا کیونکہ فقہاء نے نکاح کے موقوف رہنے کی شرائط میں سے یہ لکھا ہے کہ حالت عقد میں اجازت دینے والے کا وجود معلوم اور محقق ہو۔ اور جب مفقود کے وجود کا علم نہیں، ورنہ تو وہ مفقود نہیں تو عقد مذکور باطل ہوگا۔ قال فی الدر المختار کنکاح الفضولی الخ ان لم یجز حالۃ العقد والا یبطل[1] فقط۔ واللہ اعلم۔

تار سے خبر دی کہ میرا نکاح فلاں سے کر دیجئے

سوال (۱۵۵) ایک شخص نے بذریعہ تار اپنے مرشد کو اطلاع دی کہ میرا نکاح فلاں عورت کے ساتھ پڑھا دیا جائے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے؟۔

الجواب:۔ مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب وقبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے۔ فقط۔

بلا گواہ کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۵۶) ہندہ بیوہ ہے اور نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے لیکن اہل قرابت کے فساد کی وجہ سے کہ وہ لوگ جاہل ہیں علی الاعلان

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ص ۴۴۹ ج ۲

قال فی الفتح وھذا یوجب ان یفسر المجیز ھنا بمن یقدر علی امضاء العقد لا بالمقابل مطلقا (رد المحتار ایضاً) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں کہہ سکتی فی نفسہا اجازت دیتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح بغیر وکیل اور گواہوں کے صرف اس کے اذن پر ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ بغیر گواہوں کے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ البتہ اگر ہندہ خود زبانی اجازت دے تو دو گواہوں کے سامنے بغیر وکیل کے بھی نکاح منعقد ہو سکتا ہے اور اگر ہندہ کا نکاح دو گواہوں کے سامنے ہندہ کی عدم موجودگی میں کیا جائے اور ہندہ نکاح کا علم ہونے کے بعد اس کی اجازت دیدے تو نکاح منعقد اور تام ہو جائے گا اور اگر اس نکاح کو ناپسند کرے تو باطل ہو جائے گا۔ پس اگر ہندہ کسی شخص کو وکیل کر دے اور وہ وکیل دو گواہوں کے سامنے اس کا نکاح کر دے تو نکاح ہو جائے گا اور اگر بالغہ عورت کا بغیر وکالت یا اجازت کے نکاح کر دیا تو یہ نکاح فضولی ہوگا اور نکاح فضولی اجازت پر موقوف منعقد ہوتا ہے۔ کما فی الدر المختار[1] نکاح عبد وامۃ بغیر اذن السید موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی الخ قال الشامی وانما ینبغی ان یشہد علی الوکالۃ اذا خیف جحد الموکل ایاہا فتح[2] شامی۔ الغرض بغیر دو گواہوں کی موجودگی کے ایجاب وقبول کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا لیکن بغیر وکیل کے ہو سکتا ہے، اس طرح کہ عورت سے خود اجازت لے لی جائے اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کر لیا جائے۔ پس اگر وہ عورت اور مرد جو نکاح کرتے ہیں موجود ہوں اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو جائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا[3]۔ فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی ص ۴۴۹ ج ۲ ۱۲ تغیر۔

[2] رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل ص ۳۴۶ ج ۲ ۱۲ تغیر۔

[3] ینعقد بایجاب من احدہما وقبول من الآخر الخ وشرط حضور شاہدین الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲ و ص ۲۷۳ جلد ۲) تغیر مصححی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا گواہ ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

سوال (۱۵۷) اگر کوئی شخص کسی رانڈ عورت سے بغیر حضور شواہد کے ایجاب وقبول کرکے اس کو اپنے گھر میں رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں اور حلال ہے یا حرام؟ اور اگر دو شاہد کے روبرو ایجاب وقبول کرکے بغیر حضور ملا ونکاح کے خطبہ کے گھر میں رکھ لے تو ان صورتوں میں جماع اس عورت سے حلال ہے یا حرام؟

الجواب:- دو شاہدوں کا موجود ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا جواز نکاح کے لئے ضروری ہے ملا اور خطیب نہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ اگر کوئی گواہ نہ تھا تو نکاح ناجائز ہوا، اور وطی حرام ہے۔ اور اگر دو گواہ سننے والے ایجاب وقبول کے موجود تھے تو نکاح صحیح ہوا، وطی حلال ہے۔ فقط

(قال فی الدر المختار وشرط حضور شاهدين حرين او حر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح فاهمين انه نكاح على المذهب بحر مسلمين لنكاح مسلمة الخ درمختار شامی ص ۲۷۳ ج ۲ طبع)

مذکورہ ذیل صورت میں نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۱۵۸) صغریٰ نے ایک پرچہ لکھ کر زید کو دیا اس بات کا کہ میں اس بات کا اقرار کئے دیتی ہوں کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہوگیا آپ اس کو منظور وقبول کریں گے یا نہیں۔ زید نے کہا کہ بسم اللہ میں ضرور منظور کرلوں گا جانبین سے مکرر سہ کرر اس بات کا اقرار ہوگیا۔ اس کے بعد صغریٰ کے بھائی نے صغریٰ کے ایک چھڑی ماری، صغریٰ کے چلانے سے مجمع زیادہ ہوگیا۔ اسی مجمع میں صغریٰ نے اقرار کرلیا کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہوگیا ہے۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟۔

الجواب:- صورت مسئولہ میں جو پرچہ لکھ کر صغریٰ نے زید کو دیا اور زید نے اس کو منظور کیا۔ اس سے منعقد نہیں ہوا کیونکہ شہود کے سامنے نہ وہ رقعہ پڑھا گیا

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ زید نے قبول کیا۔ پس وہ لغو ہوا۔ اب رہا صغریٰ کا اقرار نکاح کبیریٰ نہیں آدمیوں کے مواجہ میں کہ میرا نکاح زید سے ہوگیا اور زید نے اس سے کہا بسم اللہ مجھے منظور ہے، اس میں روایت درمختار یہ ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر گواہوں کے سامنے اقرار ہوا تو وہ اقرار انشاء نکاح ہو جاوے گا اور نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ عبارت درمختار یہ ہے ولا بالاقرار علی المختار الخ لان الاقرار اظہار لما ھو ثابت ولیس بانشاء وقیل ان کان بمحضر من الشھود صح کما یصح بلفظ الجعل وجعل الاقرار انشاءً وھو الاصح ذخیرہ[1]۔ شامی نے ذخیرہ کی عبارت نقل فرما کر صاحب فتح القدیر علامہ ابن الہمام کا یہ فیصلہ قاضی خاں کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اگر اقرار روبرو دو گواہوں کے اس صیغہ سے ہو کہ عورت کہے یہ میرا شوہر ہے اور مرد کہے یہ میری بیوی ہے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر اقرار اس طریق سے ہو کہ عورت کہے میرا نکاح اس مرد سے ہو گیا ہے اور مرد بھی ایسا کہے تو نکاح منعقد نہ ہوگا کیونکہ یہ خبر کاذب ہے۔ عبارت ذخیرہ و قول فتح القدیر یہ ہے وھذا الاقرار بمنزلۃ انشاء النکاح لانہ مقرون بالعوض فھو عبارۃ عن تملیک مبتدء فی الحال فان کان بمحضر من الشھود صح النکاح والا فلا فی الاصح[2] انتھی ملخصا وقال فی الفتح قال قاضیخان وینبغی ان یکون الجواب علی التفصیل ان اقر بعقد ماض ولم یکن بینھما عقد لا یکون نکاحا وان اقر الرجل انہ تزوجھا وھی منھا تزوجتہ یکون نکاحا ذ یتضمن اقرارھما الانشاء بخلاف اقرارھما بعقد ماض لانہ کذب وھو کما قال ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا قال لامرءتہ لست لی بامرأۃ ونوی بہ الطلاق یقع کانہ قال لا فی حلفتک ونو قال لم اکن تزوجتھا ونوی الطلاق لا یقع لانہ کذب خص الزیلعی من فیصلہ فتح

[1] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۵ ج ۲ ظفر۔ [2] ایضاً ص

Maktaba Tul Ishaat.com

کے موافق صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ یہاں اقرار بصیغہ ماضی مذکور ہے۔ دونوں جگہ صغریٰ کا یہ لفظ مذکور ہے کہ میرا زید سے نکاح ہوگیا۔ فقط۔

میاں بیوی میں دوری ہو تو کتابت کے ذریعہ نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۱۵۹) ایک شخص لاہور میں ہے اور عورت مثلاً پشاور میں ہے تو کیا بذریعہ خط و کتابت نکاح ان کا منعقد ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خط بذریعہ رجسٹری یا روپیہ کا ٹکٹ لگا کر یا آدمی کے ہاتھ بھیجا جاوے؟۔

الجواب:۔ بذریعہ کتابت نکاح ہو سکتا ہے، ایک صورت اس کی یہ بھی ہے کہ عورت مرد کو یا مرد عورت کو اپنے نکاح کا وکیل بذریعہ خط وغیرہ بنا دیوے۔ پس اگر مکتوب الیہ روبرو دو گواہوں کے اس مضمون کو ادا کر کے نکاح اپنے سے کر لے تو نکاح ہو جاویگا فی الثانی۔ قولہ لو حاضرین احترز بہ عن کتابۃ الغائب لما فی البحر عن المحیط الفرق بین الکتاب والخطاب ان فی الخطاب لو قال قبلت فی مجلس آخر لم یجز وفی الکتاب یجوز وفیہ ایضاً قال فی الفتح ومن اشتراط السماع مما قدمناہ فی التزوج بالکتاب من انہ لا بد من سماع الشہود ما فی الکتاب المشتمل علی الخطبۃ بان تقرء المرأۃ علیہم او سماعہم العبارۃ عنہ بان یقول ان فلانا کتب الی یخطبنی ثم تشہدہم انہا زوجتہ نفسہا الخ لکن اذا کان الکتاب بلفظ الامر بان کتب زوجی نفسک منی لا یشترط سماع الشاہدین لما فیہ بناء علی ان صیغۃ الامر توکیل لانہ لا یشترط الاشہاد علی التوکیل اھ پس جب کہ معلوم ہوا کہ بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے تو خط جس طریق سے بھی بھیجا جاوے سب برابر ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ خط اسی کا ہو وہ جعلی نہ ہو۔ فقط۔

۱؎ الدر المختار کتاب النکاح ص ۲۶۶ ج ۲ ۔ ۲؎ الدر المختار کتاب النکاح ص ۳۷۵ ج ۲ ۱۲

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح میں فاسق کی گواہی معتبر ہے یا نہیں

سوال (۱۶۰) جو شخص تارک الصلوٰۃ ہو اور افعال قبیحہ کا اعلانیہ مرتکب ہو جیسے شرب خمر و قمار و زنا کا اور جھوٹی گواہی دیتا ہو ایسے شخص کی گواہی نکاح و طلاق کے معاملہ میں معتبر ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ایسے شخص کی گواہی سے نکاح تو منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت انکار ایسے لوگوں کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور طلاق کا ثبوت بھی ایسے لوگوں کی گواہی سے نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ عزیز الرحمٰن (و شرط حضور شاهدين حرين الى قوله ولو فاسقين او محدودين الخ وان لم يثبت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲)

گواہوں کے سننے سے نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۶۱) ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی نے کیا اور گواہ موقع پر موجود تھے اور تقریباً پچاس آدمیوں کا مجمع تھا مگر گواہوں سے اجازت نہیں لی۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب :- اگر وہ آدمیوں نے اس مجمع میں سے ایجاب و قبول کو سنا ہے تو نکاح صحیح اور منعقد ہو گیا اور گواہوں سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے[1]۔ فقط

ہنسی سے نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۶۲) اگر کوئی شخص ہنسی میں اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے تو منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- اس صورت میں نکاح ہو گیا۔ حدیث شریف میں ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد[2] یعنی تین چیزیں ہیں جو ہنسی کرنے سے بھی ہو جاتی ہیں

---

[1] وشرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معا فاهمين مختصرا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۳۷۵ ج ۲) [2] عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ (رواہ الترمذی وابو داؤد (مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۴) ملخصاً۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ان میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو بھی فرمایا ہے۔ درمختار کتاب النکاح میں ہے: لا یشترط العلم بمعنی الایجاب والقبول فیما یستوی فیہ الجد والھزل اذ لم یحتج لنیۃ بہ یفتیٰ۔ فقط۔

لہ: الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ مجتبائی ص ۱۸۹ ج ۱۔ ۱۲ تفہیم مفتاحی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرا باب ۲

مسائل متعلقاتِ نکاح

جو ایمان مجمل و مفصل نہ جانے اس سے نکاح

سوال (۱۶۳) ہندہ صفت ایمان و اسلام سے ناواقف ہے، حتیٰ کہ کلمہ بھی نہیں جانتی اور ایمان مجمل اور مفصل بھی نہیں جانتی، اس سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے ناواقف لوگوں کو صرف یہ تعلیم کر دی جائے کہ کہو اللہ ایک ہے، محمد اللہ کے سچے رسول ہیں، اور اس کو دل سے سچا جانو۔ بس اس سے آدمی مومن اور مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس اقرار لینے کے بعد اس سے نکاح درست ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بدون تصدیق قلبی کے ایمان حاصل نہیں ہوتا لیکن جاہلوں اور ناواقفوں سے صرف یہ کہلا لیا جاوے جو اوپر مذکور ہے۔ ان سے یہ نہ پوچھا جاوے کہ ایمان کیا ہے اور تصدیق کیا ہے اور ایمان مفصل کونسا ہے اور ایمان مجمل کونسا۔ غرض یہ ہے کہ ایسی بات کی جاوے جس سے اس کو مسلمان بنایا جاوے، نہ یہ کہ اس سے تحقیقات کر کے اس کو کافر بنایا جاوے فقط

(بہرحال جب ہندہ اپنے کو مسلمان کہتی ہے اور درحقیقت ہے بھی مسلمان تو اس سے نکاح درست ہے، تعلیم کی کمی ہے، لہذا کلمہ وغیرہ احتیاطاً پڑھا دیا جائے۔ ظفیر)

فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۱۶۴) جو شخص چرس گانجہ پیے، تعزیہ تاریخ کرے، شیخ صدو کے ملنے، اس کی نذر کھاوے، صدقہ کھاوے، مردہ نہلاوے

Maktaba Tul Ishaat.com

خالی جھوٹ سچ بول کر پیسہ ٹھگے۔ غیبت کرے۔ عورتوں کو بہکا کر دوسروں کی کرا دے اس کا پڑھا ہوا نکاح معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح پڑھا ہوا اس کا صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ شخص بوجہ ارتکاب افعال محرمہ کے فاسق و عاصی ہے[1]۔

ایک مجلس میں چند لڑکوں لڑکیوں کے ایجاب قبول کے لئے ایک خطبہ کافی ہے

سوال (۱۶۵) اگر ایک ہی مجلس میں دو چار نوشاہ مجتمع ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبہ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب و قبول کرانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے[2]۔

بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح درست ہے

سوال (۱۶۶) تارک الصلوٰۃ اگر نکاح پڑھائے تو نکاح صحیح ہے یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ نکاح صحیح ہے اور اولاد جو اس نکاح کے بعد پیدا ہو وہ ولد الحلال ہے اور ثابت النسب ہے[3]۔ فقط۔

جو نکاح فاسق نے پڑھایا درست ہے

سوال (۱۶۷) ایک موجودہ قاضی شراب خوار اور زناکار اور ہر قسم کی بے احتیاطی اور جھوٹی گواہی، تغلب بے جا ستانی کا مرتکب ہے

---

[1] جس طرح نماز ہر فاسق و فاجر کے پیچھے درست ہے صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث اسی طرح اس کا پڑھا ہوا نکاح بھی درست ہے گو بہتر یہ ہے کہ کسی عالم صالح سے یہ کام لیا جائے تاکہ سنت کے مطابق سارے کام انجام پائیں اور باعث برکت ہو۔ واللہ اعلم۔ ظفیر مفتاحی۔

[2] ویندب اعلانه وتقدیم خطبة وکونه فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید وشهود عدول (درمختار) واطلق الخطبة فافادانها لاتتعین بالفاظ مخصوصة وان خطب بما ورد فهو احسن (ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۵۹ ج۲) جب پہلے ایک دفعہ خطبہ پڑھ دیا تو وہ سب کے لئے کافی ہوگا۔ ظفیر [3] اس لئے اس کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ جب نکاح درست ہے تو اولاد ثابت النسب اور حلال ہوگی۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس نے جھوٹے نکاح پڑھنے اور دوسرے معاملات میں سزائیں بھی پائی ہیں اور ڈگریوں میں گرفتار بھی ہوا ہے اس کے اظہار بھی بار بار عدالت میں غلط ثابت ہوئے ہیں۔ اس کا پڑھا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ قال فی الدر المختار کتاب النکاح ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ بعاقد رشید وشہود عدول الخ وفی الشامی فلا ینبغی ان یعقد مع المرأۃ بلا احد من عصابتہا ولا مع عصبۃ فاسق ولا عند شہود غیر عدول[1] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ فاسق کا نکاح پڑھا ہوا اگرچہ منعقد ہو جاتا ہے لیکن فاسق سے نکاح پڑھانا اچھا نہیں ہے۔ فقط۔

عصر بعد نکاح پڑھانا غیر اولیٰ نہیں ہے

سوال (۱۶۸) عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا خلاف اولیٰ ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ عصر اور مغرب کے درمیان نکاح غیر اولیٰ یا مکروہ نہیں ہے لعدم دلیل الکراہۃ فی الدر المختار ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ[2] الخ یوم جمعہ اپنے اطلاق کی وجہ سے تمام یوم کو شامل ہے بعد عصر کا وقت بھی اس میں داخل ہے۔ فقط

نکاح کا اعلان کرنا کیسا ہے

سوال (۱۶۹) ما قولکم دام فضلکم ورحمکم وبرکم درصورتیکہ درعدم اعلان بدہل اگر نکاح کردہ می شود نکاح چنداں مشتہر نمی گردد وعدم تشہیر آں باعث چند فسادات می گردد خویشاں واقارب منکوحہ کہ عدم رضائے اوشان در نکاح است درسرکار دعویٰ باطلہ برائے نکاح خود میکنند وایں چنیں

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ و ص ۳۶۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فسادات دریں دیار خیلے سرزد می شود، آیا در صورت اعلان بطبل کہ آں باعث اجتماع ناس است، ہم چنیں فسادات کمتر می شود، لہذا مرایں چنیں حالت اگر در وقت نکاح اعلان بطبل بوجہی کردہ شود کہ اجتماع ناس ازاں حاصل آید شرعاً ممنوع است یا نہ۔

الجواب:۔ اعلان نکاح مسنون و مستحب است کما فی الدر المختار[1] ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف الخ شامی۔ پس معلوم شد کہ اعلان بالدف در نکاح جائز است[2]۔ فقط

دف بجا کر اعلان نکاح کا منشا کیا ہے اور کتنی دیر بجایا جائے

سوال (۱۷۰) حدیث اعلنوا النکاح واضربوا علیہ بالدفوف ضمیر راجع بہ نکاح بمعنی عقد است آیا چند بار زدن دفوف جائز و از کدام زماں تا کدام حین و اگر اعلان بمعنی اظہار عقد بزدن دف چند بار یا بدیگر چیز شدہ بود پس دوم بار بزدن دف اعلان بعد اعلان نمودن جائز باشد یا نہ۔

الجواب:۔ ہرگاہ در صریح حدیث ضرب دفوف علی الاطلاق وارد است پس بقید اعداد و ازمان و اجیان نخواہد شد بہر قدر کہ اعلان حاصل شود و ہر قدر کہ مروج است جائز است و اگر اعلان باشیاء دیگر شود کافی است حاجت ضرب دفوف نیست، لیکن اگر باوجود حصول اعلان باشیاء دیگر ضرب دفوف کردہ شود ممنوع نخواہد شد لاطلاق الحدیث۔ (ماحصل یہ ہے جتنے سے اعلان ہو جائے، اتنی دیر دف بجانے میں مضائقہ نہیں)

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۲ و ص ۳۶۰ ج ۲ ظفیر [2] سوال جواب کا ماحصل یہ ہے کہ بذریعہ دف نکاح کا اعلان جائز ہے بلکہ اعلان کرنا چاہئے جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے مگر اس اعلان کو باجہ اور ڈھول ڈپاکا بہانہ ہرگز نہ بنانا چاہئے وفی الذخیرۃ ضرب الدف فی العرس مختلف فیہ ومحلہ مالا اجلا جلی اما لہ جلا جل فمکروہ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۲۰۶ ج ۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سہرہ کنگنا باندھ کر نکاح کیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۷۱) نوشاہ نے نکاح کرتے وقت سہرہ یا لنگنا باندھا یا جلوہ کھیلا تو نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ افعال درست نہیں ہیں مگر نکاح ہو جاتا ہے (یہ افعال بدعت ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

دور ہوتے ہوئے عقد نکاح کی کیا صورت ہے

سوال (۱۷۲) میرے ایک عزیز نے جو کہ ولایت بغرض تعلیم گئے ہوئے ہیں، میرے ایک عزیزہ کی نسبت پیغام شادی دیا ہے لیکن عزیزہ کے رشتہ دار بغرض اطمینان یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ رشتہ عقد کے ذریعہ سے مستحکم ہو جاوے، ولایت سے یہاں آنے میں تعلیم کا سخت نقصان ہے۔ زیر باری کا خیال ہے، لڑکا لڑکی دونوں بالغ ہیں۔ کیا کسی صورت سے عقد ہو سکتا ہے۔

الجواب:۔ اس کی صورت جواز کی یہ ہے کہ لڑکے کا ولی یا کوئی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار ولایت ان کو لکھیں کہ ہم تمہاری شادی فلاں شخص کی دختر سے اس قدر نہر پر کرنا چاہتے ہیں، تم اپنی اجازت لکھ بھیجو۔ پس ان کی اجازت آنے پر جس کو وہ اجازت دیویں یہاں شاہدین کے سامنے ایجاب وقبول باضابطہ ان کی طرف سے کر لیا جاوے، نکاح منعقد ہو جاوے گا[1]۔ فقط۔

جنیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں

سوال (۱۷۳) انسان کا نکاح عورت جنیہ سے درست ہے یا نہیں، امام شافعیؒ کا اس صورت میں کیا مسلک ہے۔

الجواب:۔ انسان کی مناکحت جنات کے ساتھ درست نہیں ہے۔ اشباہ میں سراجیہ سے منقول ہے لا تجوز المناکحۃ بین بنی آدم والجن لاختلاف الجنس[2]

---

[1] یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشہود (عالمگیری مصری ص ۲۳۱ ج ۱) ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۶۴ ج ۲) ظفیر۔

[2] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۵۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور زواہر الجواہر میں ہے الاصح انہ لا یصح نکاح آدمی جنیۃ کعکسہ لاختلاف الجنس کانوا کبقیۃ الحیوانات۔ شامی[1]، اور اس میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کا اختلاف نقل نہیں کیا، صرف حضرت حسن بصریؒ سے اس کا جواز درمختار میں نقل کیا ہے[2]۔

جس کی بیوی جنیہ ہو اس سے صحبت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۴) ہندہ پر ایک جنیہ آتی ہے اور شوہر ہندہ سے محبت کمال رکھتی ہے، کیا ایسی حالت میں جب کہ ہندہ پر جنیہ موجود ہو اور شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کرے تو یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا ہوگا یا نہیں اور اگر شوہر ہندہ بحالت مذکورہ جنیہ سے نکاح کرے تو نکاح ہو جاوے گا یا نہ۔

الجواب:۔ حالت مذکورہ میں شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کر سکتا ہے اور یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا ہوگا اور نکاح انسان کا جنیہ کے ساتھ صحیح نہیں ہے[3]۔ فقط۔

ایسی عورت سے جس کی پستان ابھری ہوئی نہ ہوں، نکاح درست ہے

سوال (۱۷۵) عورت خنثیٰ کی جو کلی اعضاء قائم ہوں مگر پستان ابھری ہوئی نہیں، آیا اس کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ خنثیٰ اگر مشکل ہو تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر خنثیٰ غیر مشکل ہے

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص۲۵۶ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] مخرج الذین ذکروا الخنثی المشکل الخ والجنیۃ وانسان الماء لاختلاف الجنس واجاز الحسن نکاح الجنیۃ بشہود (درمختار) لاختلاف الجنس لان قولہ تعالیٰ واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجا یبین المراد من قولہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء وھو الانثیٰ من بنات آدم فلا یثبت حل غیرھا بلا دلیل ولان الجن یتشکلون بصور شتی فقد یکون ذکرا تشکل بشکل انثی الخ قولہ اجاز الحسن ای البصری رضی اللہ عنہ کما فی البحر (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۵۶ ج۲ ظفیر مفتاحی [3] الاصح انہ لا یصح نکاح آدمی جنیۃ کعکسہ لاختلاف الجنس کبقیۃ الحیوانات (رد المحتار کتاب النکاح ص۲۵۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اگر وہ مرد ہے تو عورت سے اور اگر عورت ہے تو مرد سے اس کا نکاح صحیح ہو، درمختار میں ہے مخرج الذکر والخنثی المشکل[1]۔ کتاب النکاح

جس عورت کی شرمگاہ میں دخول نہ ہو سکے اس سے نکاح جائز ہوا نہیں

سوال (۱۷۶) جس عورت کے رحم میں ہڈی ہو اور دخول نہ ہو سکتا ہو، اس سے مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح جائز ہے[2]۔

جو عورت مرد کے قابل نہیں اس سے نکاح درست ہے

سوال (۱۷۷) اگر لڑکی کے والدین نے ایک کن عورت جو مرد کے قابل نہیں ہے کا نکاح کسی شخص سے دانستہ یا نادانستہ کر دیا تو وہ نکاح جائز ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا[3]۔ کذا فی الدرالمختار۔ فقط۔

خنثیٰ مرد سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۸) ایک عورت جس کی شادی کو پندرہ سال ہوئے، وہ پانچ برس خاوند کے گھر رہ کر اپنے والدین کے گھر آ گئی، پھر خاوند کے گھر نہیں گئی۔ عورت اپنے شوہر کو خنثیٰ بتلاتی ہے، ایک غیر مرد سے تعلق کر لیا ہے، اس سے دو بچے بھی ہو گئے، خاوند طلاق نہیں دیتا۔ اگر وہ واقعی خنثیٰ ہے تو عورت کا نکاح اس سے صحیح ہو گیا یا نہیں

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۵۶ ج۲ ای ان ایراد العقد علیہا لا یفید ملک استمتاع الرجل بہما لعدم محلیتہما لہ وکذا الخنثی لامرأۃ ومثلہ الخ (ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۵۶ ج۲) نظیر[2] لا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر دلو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار) قولہ رتق بالتحریک انسداد مدخل الذکر قولہ قرن کغلس لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدۃ وقد یکون عظما (ردالمحتار باب العنین وغیرہ ص۸۲۲ ج۲) معلوم ہوا یہ عورت ہے اور اس سے نکاح درست ہے۔ نظیر[3] ہو ای النکاح عند الفقہاء عقد یفید ملک المتعۃ ای حل تمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی (درمختار) قولہ من امرأۃ الخ المراد بہا المحققۃ انوثتہا (ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۵۵ ج۲ و ص۳۵۶ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب: - شوہر اگر عنین ہو تو نکاح ہو جاتا ہے اور پھر حسب قاعدہ تاجیل تفریق قاضی کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور عورت کے دعویٰ پر شوہر کو مہلت ایک سال کی بغرض علاج دی جاتی ہے، پھر اگر کچھ نفع نہ ہوا تو عورت کے دوبارہ دعویٰ کرنے پر قاضی تفریق کرا دیتا ہے اور بدون تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہیں ہوتا[1]۔ اور اگر شوہر خنثیٰ مشکل ہو تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے اس وقت تک کہ اس کا حال ظاہر ہو، پھر اگر ظاہر ہوا کہ وہ مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے یعنی جب کہ عورت اس سے نکاح کرے جیسا کہ اس صورت میں ہے، اور اگر ظاہر ہوا کہ عورت ہے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور تا وقتیکہ اس کا حال ظاہر نہ ہو نکاح موقوف رہتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے فخرج الذکر والخنثی المشکل الخ اور شامی میں ہے وکذا علی الخنثی لا مرءۃ او لمثلہ ففی البحر عن الزیلعی لو زوجہ ابوہ او مولاہ امرأۃ او رجلا لا یحکم بصحتہ حتی یتبین حالہ انہ رجل او امرأۃ[2]۔ الخ وفی باب المہر منہ اما المشکل فنکاحہ موقوف الی ان یتبین حالہ الخ شامی[3]۔ فقط۔

خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۷۹) ایک عورت مسماۃ عزت بی کے ایک جوان لڑکی ہے جو فتور عقل اور عارضہ جنون میں مبتلا ہے ہمیشہ بہکی بہکی باتیں کرتی ہے اور ماسوا ازیں وہ مثل دیگر عورتوں کے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کی پیشاب کی ضرورت پوری ہونے کے واسطے صرف مقام پیشاب گاہ میں ایک راستہ مثل سوراخ کے پیدا کر دیا ہے آدمی کے تعلق اور واسطہ و نباہ داری کے لئے بالکل علامات عورات سے کوئی علامت اس دختر کے نہیں ہے۔ مسماۃ عزت بی والدہ دختر نے اس راز اور بھید کو پوشیدہ رکھ کر ایک شخص

---

[1] واذا کان الزوج عنینا اجلہ الحاکم سنۃ فان وصل الیہا فیہا والا فرق بینہما اذا طلبت المرأۃ ذالک (ہدایہ باب العنین وغیرہ ص ۲۰۴ ج ۲) ظفیر [2] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ ظفیر [3] ردالمحتار باب المہر ص ۳۷۸ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

محمد صابر سے ایک سو پچاس روپے لیکر اس دختر کا عقد نکاح کر دیا۔ ایسی عورت کا نکاح شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں، اور جس قدر فرائض مہر وغیرہ کے عمل میں لائے گئے ہیں وہ کہاں تک مضبوط اور مان لینے کے قابل ہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ خنثیٰ مشکل ہے کہ مرد ہونا اور عورت ہونا اس کا کچھ بھی متحقق نہیں ہے اور علامات باہم متعارض ہیں یا کوئی بھی علامت مرد یا عورت کی نہیں ہے تو نکاح اس کا باطل ہے منعقد نہیں ہوا اور مہر وغیرہ واپس کیا جاوے گا، کما فی الدر المختار کتاب النکاح ھو عقد یفید ملک المتعۃ الخ من امرأۃ لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی فخرج الخنثی المشکل[1] الخ اور اگر درحقیقت وہ عورت ہے اور علامت عورت کی اس میں موجود ہے لیکن بوجہ تنگی سوراخ مجامعت اس سے نہیں ہو سکتی تو نکاح منعقد ہو گیا[2]، لیکن مرد کو اختیار ہے کہ بوجہ وطی نہ ہو سکنے کے اس کو طلاق دیدیوے از طلاق قبل دخول وخلوت صحیحہ نصف مہر شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے کذا فی الدر المختار[3]

خنثیٰ کی قسمیں اور اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۸۰) خنثیٰ کی کتنے قسمیں ہیں اور اسکی شادی کسی سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ خنثیٰ کی دو شکل ہیں (۱) مشکل اور غیر مشکل، غیر مشکل کا حکم ظاہر ہے کہ جب متعین ہو گیا کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اشکال و اشتباہ جاتا رہا تو اس کے موافق حکم

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص۳۵۵ ج۲ [2] ظفر [3] ولا یتخیر احد الزوجین بعیب لاحق لو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق (در مختار) قولہ رتق انسداد مدخل الذکر قولہ قرن لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدۃ وقد یکون عظما (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۸۲۳ ج۲) والخلوۃ بلا مانع حسی وطبعی وشرطی: من الحسی رتق الثلاثۃ وقرن بالسکون عظم وعقل بفتحتین غدۃ قولہ عظم فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع یمنع من سابك الذکر فیہ اما غدۃ غلیظۃ او لحم او عظم (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۵۶)

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا جاوے گا، یعنی اگر مرد ہے تو مردوں کا حکم دیا جاوے گا اور اگر عورت ہے تو عورتوں کا حکم دیا جاوے گا اور خنثیٰ مشکل (جو کہ نہ مرد ہو اور نہ عورت ہو) کا حکم یہ ہے کہ وہ کسی سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مرد سے نہ عورت سے۔ درمختار کتاب النکاح میں فخرج الذکر والخنثی المشکل الجوازذکورتہ[1] الخ

ناجائز غیرہ سے نکاح میں فساد آتا ہے یا نہیں

سوال (۱۸۱) جس نکاح میں باجا وغیرہ ہو، وہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح ہو جاتا ہے۔ فقط (مگر باجا وغیرہ بجانا ناجائز اور گناہ ہے اور غیر مسلموں کی رسم ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

جو کلمہ سے ناواقف ہو اس کا نکاح رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے

سوال (۱۸۲) جس شخص کو صفت ایمان و کلمہ معلوم نہ ہو اور اپنی منکوحہ کو غیر آباد رکھے اور خلاف شریعت کام کرے ایسے شخص کا نکاح ثابت رہتا ہے یا نہ؟ اگر فاسد ہوتا ہے تو اس کی عورت پر کیا عدت ہے۔

الجواب:۔ نکاح اس کا شرعاً ثابت و قائم ہے، فاسد نہیں ہوا، بدون طلاق دیئے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی (جبتک حکماً مسلمان ہے نکاح باقی ہے۔ لیکن بیوی کے حقوق نہ ادا کرنا یا خلاف شریعت کام کرنا گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ بیوی کو آباد کرنا فرض ہے۔ اس کے ساتھ کلمہ وغیرہ

(بقیہ حاشیہ از ص۱۵۵) وامرأۃ رتقا بھا ذالك وقولہ عدۃ فی خارج الفرج الخ (ردالمحتار باب المہر ص۴۶۵ ج۲) اس سب بحث سے معلوم ہوا کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے اور حکماً یہ عورت ہے واللہ اعلم ۱۲ ظفیر مفتاحی ۱۲ ویجب نصفہ بطلاق قبل وطؤ او خلوۃ (درمختار) قولہ نصفہ ای نصف المہر المذکور (ردالمحتار باب المہر ص۴۵۶ ج۲) ظفیر

---

[1] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۵۶ ج۲) ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سیکھنا بھی۔ ظفیر)

ذیقعدہ میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۸۳) زید اپنی دختر کا نکاح بکر سے ذیقعدہ میں کرنا چاہتا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو عیدوں کے درمیان نکاح حرام ہے۔

الجواب:۔ ماہ ذیقعدہ میں نکاح کرنا درست ہے۔ مانعین کا قول بے اصل ہے شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سوائے قاضی شہر دوسرا نکاح پڑھادے تو وہ بھی جائز ہے

سوال (۱۸۴) سوائے قاضی شہر کے اور کوئی دوسرا شخص نکاح پڑھ دے اور وہ نکاح رجسٹر قاضی میں درج نہ ہو تو نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ سوائے قاضی شہر کے اگر دوسرا شخص برضا طرفین نکاح پڑھ دے تو یہ صحیح ہے، نکاح ہوجاتا ہے۔

نکاح دن میں بہتر ہے یا رات میں

سوال (۱۸۵) نکاح دن میں بہتر ہے یا شب میں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ الخ پس معلوم ہوا کہ جمعہ میں ہونا نکاح کا مستحب ہے (اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن میں مستحب ہے۔ ظفیر)

بغیر ختنہ ہوئے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۸۶) سنا ہے کہ بدون ختنہ کے اگر لڑکے کا نکاح کردیا جاوے تو نکاح صحیح نہیں ہوتا، یہ بات صحیح ہے یا غلط؟

الجواب:۔ یہ غلط ہے کہ بدون ختنہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ بدون ختنہ کے نکاح صحیح ہے کما ھو مقتضی اطلاق النصوص۔ قال فی الدر المختار وللولی الأقی بیانہ نکاح الصغیر والصغیرۃ جبرًا ولو شیبا[۲] الخ۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر [۲] ایضًا۔ باب الولی ص ۲۱۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر مفتاحی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

باجہتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

سوال (۱۸۷) احمد رضا خاں بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نکاح تو ہو جاوے گا کہ آخر وہ بھی مسلمان ہے۔ اگرچہ مبتدع ہے، مگر ایسے لوگوں سے رشتہ موانست ومناکحت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظفیر) حدیث شریف میں آیا ہے لا تجالسوھم ولا تناکحوھم[1]۔ الحدیث۔ ترجمہ: نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے نکاح کرو۔ فقط۔

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

سوال (۱۸۸) اعلان کے لئے نکاح میں باجے حلال ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے، اور باقی باجے سب حرام ہیں[2]۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

سوال (۱۸۹) نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے۔

الجواب:۔ دف بجانا بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر ڈھول صبح سے شام تک پٹوانا درست نہیں۔ یہ پھر اعلان کے بجائے باجے کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بدینی ہے اور کفر کا خوف ہے

سوال (۱۹۰) تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ تبوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرمادیا تھا اور جو شخص یہ کہے کہ جس نکاح میں باجہ نہ ہو وہ نکاح حرام ہے۔ اس شخص کے لئے کیا حکم ہے

---

[1] ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف (والمختار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲) ہذا اذا لم یکن لہ جلاجل ولم یضرب علی ھیئۃ التطرب (الی قولہ) کتاب الحظر ص ۴۰۵ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- فقہائے احناف نے دف کی اجازت نکاح میں دی ہے۔ شامی میں ہے ویندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد[1]۔ لحدیث التوصی اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه الدف[2]۔ جو شخص یہ کہے کہ جس بیاہ میں باجا وغیرہ نہ ہو وہ حرام ہے اگر وہ شخص فاسق ہے بلکہ اس کے کفر کا خوف ہے، توبہ کرے۔

بغیر خطبہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

سوال (۱۹۱) بغیر خطبہ نکاح درست است یا نہ؟

الجواب:- خطبہ اگر نباشد نکاح منعقد می شود۔ ارکان نکاح ایجاب و قبول است خطبہ شرط نیست، بلکہ سنت است[3]۔ فقط (یعنی بغیر خطبہ نکاح جائز ہے)

منگنی کے بعد جو دیا تھا، نکاح نہ ہونے کی صورت میں واپس لے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۹۲) جہاں منگنی ہوئی تھی وہاں نکاح نہیں ہوا، تو منسوبہ کو جو کچھ دیا گیا تھا، اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار خطب بنت رجل وبعث الیها اشیاء ولم یزد جها ابوها الخ یسترد عینه قائما الخ وکذا یسترد ما بعث هدیة۔ قائم دون الهالك والمستهلك[4] الخ معلوم ہوا کہ جب نکاح نہ ہوا تو جو کچھ اس نے اس وجہ سے دیا ہے اور وہ موجود ہے، اس کو واپس لے سکتا ہے۔

---

[1] رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۲ [2] نظیر مفتاحی [3] دیکھئے مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص ۲۶۷ ۱۲ نظیر [4] ویندب اعلانه وتقدیم خطبة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح۔ ص ۲۵۹ ج ۲) اس سوال و جواب کا ماحصل یہ ہے کہ اگر کوئی خطبہ نہ پڑھے اور ایجاب قبول گواہوں کے سامنے ہو جائے تو بھی نکاح ہو جائے گا۔ خطبہ رکن یا شرط نکاح نہیں ہے کہ اس پر نکاح موقوف ہو۔ نظیر۔

[5] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۵۰۱ ج ۲ ۱۲ نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جو دو دو سال سے مجبوری کی وجہ سے نہ آسکتا ہو اس کی شادی کس طرح انجام دی جائے

سوال (۱۹۳) ایک شخص نو دو سال اپنے وطن سے رہتا ہے، اگورنمنٹی ملازمت ہے، اس کی شادی کے دن قریب آگئے ہیں، رخصت منظور نہیں ہوتی تو بذریعہ خط اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ الجواب:- دور سے بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے[1]۔ اسکی صورت یہ ہے کہ وہ شخص جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہے اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنادے کہ میرا نکاح فلاں لڑکی سے کر دو، وہ شخص وکیل عورت کے سامنے یا اس کے وکیل کے سامنے جا کر دو دو گواہوں کے یہ کہے کہ میں نے فلاں مرد کا نکاح فلاں عورت سے بقدر اس قدر مہر کے کیا، اور عورت یا اس کا وکیل قبول کرلے یا عورت کی طرف سے ایجاب ہوا اور مرد کا وکیل قبول کرے۔ بہرحال یہ صورت بھی جواز نکاح کی ہے[2]۔ فقط

باندی کسے کہتے ہیں اور اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے یا نہیں .....

سوال (۱۹۴) باندی کس کو کہتے ہیں، باندی کے ساتھ بدون نکاح کے وطی درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- باندی مملوکہ کو کہتے ہیں، یہاں (ہندوستان میں) وہ نہیں ہے۔ فقط۔ (جہاں شرعی باندی ہو اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے۔ ظفیر)

یہاں پر وضاحت ضروری ہے

سوال (۱۹۵) منکوحہ زید، زید کے پاس رہنا نہیں چاہتی اور زید اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا، اس صورت کا کیا حکم ہے۔

---

[1] قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب وصورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود وقرأته علیهم الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۴ ج ۲) ظفیر [2] واذا اذنت المرأة للرجل ان یزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدین جاز الخ لانا ان الوکیل فی النکاح معبر وسفیر لا تتعلق الحقوق فیه بالعاقد بل بالمؤکل ترجع الحقوق الیه (هذا یفصل فی الوکالة بالنکاح ص ۳۰۲ ج ۲) ظفیر [3] وله النسبی بما شاء من الاسماء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ ہندہ کو ضرور ہے کہ زید کے پاس رہے اور اس کی اطاعت کرے[1] بدون طلاق دیئے زید کے یا خلع کرنے کے کوئی صورت زید سے علیحدگی کی نہیں ہے[2] فقط

منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہوگئی دوسری جگہ لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۹۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسی صورت میں کہ زید نے اپنی بیٹی کا خطبہ (منگنی) عمر کے بیٹے سے صغر سنی میں کیا تھا اور موافق رسم و رواج کے لڑکے والوں کی جانب سے کچھ زیور اور کپڑے دیئے گئے تھے، آخر قضاء الٰہی سے دو تین سال یا زیادہ کے بعد اس لڑکے کی ٹانگ میں مرض گنبیر ہو گیا، اس کی وجہ سے وہ لڑکا لنگڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اب وہ لڑکا بغیر لاٹھی کے سہارے کے چلنے سے محتاج ہے، تب لڑکی کے والد نے خیال کیا کہ اس حالت میں یہ لڑکا نفقہ وغیرہ دینے سے بالکل معذور و لاچار ہے اور بغیر خرچ وغیرہ کے ربط و ملاوٹ مشکل ہے۔ لہٰذا زید نے وہ زیور وغیرہ جو خطبہ کی وجہ سے لڑکی کے لئے ملے تھے واپس کر دیئے اور انکار کر دیا کہ اس لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح نہ کروں گا اور وہ لڑکی بھی راضی نہیں ہے تو اب اس خطبہ اور زیور اور کپڑوں کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اور اگر زید لڑکے موصوف سے اپنی لڑکی کا نکاح نہ کرے اور دوسری جگہ اپنی لڑکی کا خطبہ اور نکاح کرنا چاہے تو اس کو شریعت اجازت دے گی یا نہیں؟۔

الجواب: ۔ شرعاً دلی کو ضرر ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں اسکی مصلحت ۔۔۔۔ کو پیش نظر رکھے۔ ایسے شخص سے نکاح کرے جو ہر طرح دختر کا کفو ہو اور ناموافقت کا اندیشہ نہ ہو۔ پس صورت مسئولہ میں جب کہ وہ شخص جس سے خطبہ ہوا تھا معذور ہو گیا اور قادر الکسب والنفقہ نہ رہا تو نکاح اس دختر کا اس سے نہ کرنا چاہیئے، دوسرے شخص سے

---

[1] ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (سورۃ النساء ۳۴) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ (ردالمحتار باب العدۃ ص ۵۳۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا چاہے جو ہر طرح لڑکی کا کفو ہو۔ شامی میں ہے ولا یزوج بفتہ الشابۃ شیخا کبیرا و لا مجبوبا و عنینا و جبا کفوا الخ[1]

پس زید اس حالت میں اس معذور سے جس سے خطبہ ہوا تھا نکاح نہ کرے اور دوسرے عمدہ موقعہ کا خیال کرے، اس میں گنہ گار نہ ہوگا بلکہ اس معذور سے نکاح کرنے میں گنہگار ہوگا۔ اور خطاوار ہوگا۔ فقط واللہ اعلم کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ (شیخ الہند وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح احقر محمد عفی عنہ۔

زنا کار عورت سے نکاح درست ہے

سوال (۱۹۷) ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہوا۔ اس نے چند یوم کے بعد اس کو طلاق دیدی۔ دوسرے شخص سے پھر نکاح ہوا تو اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ مدخل ذکر بند ہے اور وطی اس سے کرنا بالکل محال ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ مجھکو مرد کی خواہش ہی نہیں ہوتی ہے، صرف یہ جی چاہتا ہے کہ مرد سامنے بیٹھا رہے۔ غرض یہ عورت بمنزلہ مرد کے ہے۔ اب یہ دوسرا شخص بھی اس کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس میں یہ دریافت کرنا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں، وہ بعد چھوڑ دینے کے مہر کی مستحق ہے کہ نہیں۔ نکاح کے وقت مہر کی کچھ تفصیل نہیں کی گئی کہ معجل کس قدر ہے اور موجل کس قدر ہے۔ صرف مقدار معین کردی تھی۔ ایسی صورت میں وہ مہر کا دعویٰ کرسکتی ہے یا نہیں

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا اور بعد دخول مہر پورا واجب ہے اور مہر اگرچہ معجل نہ ہو طلاق سے معجل ہوجاتا ہے۔ یعنی بعد طلاق کے فوراً مطالبہ مہر کا زوجہ کی طرف سے ہوسکتا ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن (درمختار[2]) قولہ ورتق بالفتح[3] انسداد مدخل الذکر

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح صفحہ ۲۶۰ ۱۲ ظفیر [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب العنین وغیرہ صفحہ ۸۴۲ ظفیر

[3] ردالمحتار کتاب العنین وغیرہ صفحہ ۸۲۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شامی ۔ ویتاکد عند دعی الخلوۃ صحت من الزوج ۔ در مختار ۔ فی الخلاصۃ ۔ و بالطلاق یتعجل الموجل ۔ شامی ص ۳۵۹ ، باب المہر ۔ فقط

نکاح سب پڑھا سکتے ہیں | سوال (۱۹۸) مجسٹریٹ کا یہ فرمانا کہ نکاح پڑھنا ہر خاص و عام کا کام ہے، قاضی کی کوئی ضرورت نہیں، صحیح ہے یا نہیں ۔

قاضی شہر کے ہوتے ہوئے فقیر نکاح پڑھا سکتا ہے | سوال (۱۹۹) بموجودگی قاضی شہر بلا اجازت قاضی ۔ فقیر جو وکالت کرتا ہے نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں ۔

نکاح خوانی کسی خاندان سے مخصوص نہیں ہوتی | سوال (۲۰۰) جو قاضی عرصہ سے نکاح خوانی پر قابض ہے اور اس کے پاس سند بایں مضمون ہو کہ قضاء پر انھیں کا خاندان رہے، یا پشتہا پشت سے قبضہ چلا آتا ہو تو قابل لحاظ ہے یا نہیں ۔

الجواب :- (۱) صحیح ہے ۔ فقط

(۲) پڑھ سکتا ہے ۔ فقط ۔

(۳) نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا حق شرعاً نہیں ہے جس سے نکاح پڑھا لیا جائے نکاح منعقد ہو جاتا ہے ۔ انتظامی قضیہ جداگانہ ہے، جیسا حکام مصلحت سمجھیں انتظام کریں ۔ فقط ۔

نکاح خوانی کسی شخص واحد کی جاگیر نہیں ہے | سوال (۲۰۱) نکاح خوانی کے متعلق کیا حکم ہے اور یہ کام حکماً کسی خاص شخص یا اشخاص کے لئے مخصوص کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ اگر کوئی شخص جو سرکار سے اس کام کے لئے مقرر نہ کیا گیا ہو نکاح پڑھا دے تو وہ جائز ہوگا یا نہ ؟ یا منا کحین کو کسی ایسے حکم کی پابندی پر مجبور کیا جانا شرعاً درست ہے یا نہ ؟ اس زمانہ میں کوئی باقاعدہ نکاح کا رجسٹر رکھا جانا بہت خرابیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے، اور حقوق زن و شوہر کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مستحکم اور مضبوط ذریعہ ہے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ نکاح خوانی کی خدمت کی غرض سے خاص شخص یا اشخاص کو حکماً مقرر نہ کیا جاوے ۔ کسی رجسٹر یا کتاب نکاح کا باقاعدہ

Maktaba Tul Ishaat.com

رکھنا ناممکن ہے۔ قاضیوں کی درخواست میں جو نذرانہ سرکاری نسبت لکھا گیا ہے، یہ درحقیقت ایک فضول امر ہے۔ کسی سرکاری نذرانہ یا محصول کا مقرر کیا جانا کس قدر نامناسب ہے۔ اور گویا ریاست ہذا میں یہ پرانا قانون نکاح ثانی کی نسبت کسی زمانہ سابق سے جب کہ قانون کا رواج یہاں ایسا نہ تھا جیسا آجکل ہے چلا جاتا ہے مگر علی الانتہائے سرکار نے سرکاری نذرانہ کو عمداً نکاح ثانی کے لئے لازمی وضروری خیال نہیں کیا۔

الجواب: ۔ شرعاً نکاح ثانی کے لئے کوئی قید اور پابندی نہیں ہے خود زوجین بالغین روبرو دو گواہوں کے اپنا عقد کر سکتے ہیں اور ایجاب وقبول کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں اگر وہ خود نہ کریں تو ہر ایک ان میں سے جس کو وکیل نکاح بنا دیوے صحیح ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا معتبر ہے اور دلی شرع میں اسی لئے مقرر ہے کہ وہ اس کام کو کرے۔ پس مخصوص کرنا عقد نکاح کا ساتھ خاص اشخاص کے کہ وہی عقد نکاح کریں تو معتبر ہو ورنہ نہیں۔ مقید کرنا امر مطلق شارع کا ہے جو ناجائز ہے، پس ایسا حکم کرنا کہ سوائے خاص لوگوں کے اور کوئی نکاح خوانی نہ کر سکے اور کرے تو وہ معتبر نہ ہو اور گویا وہ نکاح نہ سمجھا جاوے۔ بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے اور احکام شرعیہ کا مبطل ہے مناسب بلکہ بقاعدہ شرعیہ لازم ہے کہ اس حکم کو عام ہی رکھا جاوے اور کسی کی رعایت سے مخلوق کو اپنے حوائج ضروریہ کے پورا کرنے میں مجبور نہ کیا جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن۔

سرکار کے مقرر کردہ آدمی کے واسطہ سے نکاح نہ ہو تو بھی جائز ہے

سوال (۲۰۲) یہاں کی سرکار نے ایک قانون یہ بھی جاری کیا ہے کہ جو شخص نکاح کرنا چاہے وہ ایک خاص شخص کی معرفت جو اس کام کے لئے مقرر ہے کر سکتا ہے: وہی عورت جائز سمجھی جاتی ہے۔

الجواب: ۔ جب کہ سرکار نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کوئی نکاح بدون وساطت اس شخص کے جس کو اس کام کے لئے سرکار نے مقرر کیا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

کوئی نکاح نہ کریں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ منکوحہ غیر منکوحہ اور اولاد صحیح النسب غیر صحیح النسب سمجھی جاوے فقط (لیکن یہ بغرض سہولت مشورہ دیا گیا ہے، اس قانون کا ماننا لازم نہیں ہے اور اب یہ قانون کہیں لازمی درجہ کا نافذ بھی نہیں ہے اور جیسا کہ پہلے گذرا اس پر پابندی عاید کرنا مفاسد کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ اعلم۔ تفہیم)

اجرت نکاح جبراً لینا کیسا ہے

سوال (۲۰۳) نکاح خوانی کی اجرت جبراً لینا جائز ہے یا نہیں۔

نکاح خوانی کے لئے ایک آدمی کو مقرر کرنا درست ہے یا نہیں

سوال (۲۰۴) نکاح خوانی کے لئے شرعاً ایک شخص کو مخصوص کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب: (۱) جائز ہے اور جس قدر اجرت معروف ہے وہ موافق قاعدہ المعروف کالمشروط جبراً بھی لے سکتا ہے۔

(۲) ضروری نہیں ہے۔ انتظاماً اگر ایسا کیا جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط۔

بہن کی شادی کی خاطر اپنی شادی کرلی تو درست ہے

سوال (۲۰۵) میں غریب یتیم ہوں اور میری ہمشیرہ یتیمہ قریب البلوغ بلکہ بالغہ ہے، اگر میں اپنی ہمشیرہ کے عقد نکاح کے عوض اپنا نکاح کرلوں تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب: شریعت اس میں کسی کو مجبور نہیں کرتی۔ جہاں موقعہ ہو اور مناسب ہو اپنا عقد اور اپنی ہمشیرہ کا عقد کردیا جاوے۔ فقط۔

نکاح شہرت سے بہتر ہے یا خفیہ طور پر

سوال (۲۰۶) نکاح شرعاً شہرت کے ساتھ ہونا چاہئے یا خفیہ طور پر۔

الجواب: بہتر یہ ہے کہ شہرت کے ساتھ ہونا چاہئے اور دو گواہوں کے روبرو اگر خفیۃً بھی ایجاب وقبول ہوجاوے تو نکاح صحیح ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

رافضی نکاح پڑھائے تو کیا حکم ہے | سوال (۲۰۷) رافضی نے اہل سنت کا نکاح پڑھا صحیح ہوا یا نہ ؟ -

الجواب :- نکاح صحیح ہوگیا کیونکہ ناکح ومنکوحہ دونوں سنی ہیں رافضی نے صرف ایجاب وقبول کرایا ہے تو اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا البتہ مناسب یہ ہے کہ رافضی کو قاضی نکاح خواں سنیوں کا نہ بنایا جاوے - فقط -

مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے یا نہیں | سوال (۲۰۸) نکاح مسجد میں پڑھانا بالاتفاق درست ہے یا نہیں -

الجواب :- درست ہے - فقط

نکاح مسجد میں مستحب ہے | سوال (۲۰۹) زید کہتا ہے کہ مسلمانوں کا نکاح مسجد میں ہونا چاہئے کیونکہ قرون ثلاثہ میں نکاح مسجد ہی میں ہوتا تھا - عمرو کہتا ہے کہ مسجد میں نکاح ہونا پہلے تو مشابہت بہ نصاریٰ ہے اس لئے کہ ان کے مذہب میں گرجا ہی میں نکاح ہوتا ہے اسکے علاوہ مسجد میں خاص اسی نکاح کے لئے روشنی بھی ہمیشہ سے زیادہ کرنا اور فرش وغیرہ ہمیشہ سے زیادہ بچھانا اور ہزار ڈیڑھ ہزار آدمیوں کا مسجد میں گھس پڑنا جن میں بہت سے بے وضو اور بہت سے بے نمازی بھی ہوتے ہیں اور بعد نکاح کے اسی مسجد کے اندر لڑکے کا بسم اللہ کرانا، پھر صحن مسجد میں شربت پلانا، شور وغل ہونا جس کے سبب سے کتنے ایک نمازیوں کی نماز میں خلل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ، یہ سب خلاف آداب مساجد ہیں - اس لئے مسجدوں میں نکاح نہیں ہونا چاہئے - سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کون حق پر ہے -

الجواب :- درمختار میں ہے ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم جمعۃ[1] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ نکاح میں یہ امور مستحب ہیں اعلان کرنا اور خطبہ پڑھنا اور مسجد میں ہونا، اور جمعہ کے دن ہونا وغیرہ - پس حتی الوسع اگر ان امور کی رعایت

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ظفیر -

Maktaba Tul Ishaat.com

رہے تو بہت اچھا ہے اور مبارک ہے اور شامی میں مسجد میں نکاح کے مستحب ہونے کی یہ وجہ لکھی ہے للاخبار بہ فی الحدیث یعنی حدیث شریف میں اس کا حکم وارد ہوا ہے کہ مسجد میں نکاح پڑھو۔ الفاظ اس حدیث کے جس میں یہ حکم وارد ہوا ہے یہ ہیں وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف۔ رواہ الترمذی[1]۔ حاصل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس نکاح کو اعلان کرو اور مسجد میں کرو اور دف سے اعلان کرو۔ مرقات میں لکھا ہے قولہ بالدفوف لکن خارج المسجد[2]۔ یعنی اگر دف ہو تو خارج مسجد ہونا چاہئے۔ پس معلوم ہوا کہ قول زید کا صحیح ہے، البتہ مسجد کے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہئے جیسا کہ مرقاۃ کی عبارت سے واضح ہوا کہ دف خارج عن المسجد ہونا چاہئے۔ اس طرح مسجد میں دیگر امور خلاف شرع بھی نہ ہونے چاہئیں۔ فقط۔

ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے

سوال (۲۱۰) ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ نکاح کی صبح کو اور ایک گروہ کہتا ہے کہ رخصت کے بعد صبح کو۔

الجواب:۔ ولیمہ کا کھانا نکاح کے بعد ہر وقت جائز ہے اور ہر طرح سنت ادا ہو جاتی ہے، خواہ نکاح سے اگلے دن کرے۔ زفاف ہو یا نہ ہو اور خواہ بعد زفاف کے کرے اور بعض علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نکاح کے بعد بھی کرے اور زفاف کے بعد بھی یعنی جب کہ زفاف کچھ بعد میں ہو۔ مرقات میں ہے قیل انما یکون بعد الدخول وقیل عند العقد وقیل عندھما[3]۔ فقط۔

نکاح پہلے ہو اور رخصتی کئی ماہ بعد تو ولیمہ کب کیا جائے

سوال (۲۱۱) بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے ہو جاتا ہے اور رخصت ۶ ماہ بعد ہوتی ہے، آیا دعوت ولیمہ

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۵۹ ج ۱ [2] مرقاۃ شرح مشکوۃ باب اعلان النکاح ص ۳۲۵ ج ۶

[3] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح باب الولیمہ ص ۳۵۰ ج ۶

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد نکاح ہونی چاہئے یا بعد شب زفاف۔

الجواب: ۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے وکذا الولیمۃ سنۃ اذا دخلوا ایضاً فی وقت الولیمۃ قال بعضھم بعد الدخول بھا وقال بعضھم عند العقد وقال بعضھم عندھما جمیعاً[1] اس کا حاصل یہ ہے کہ بعض نے فرمایا کہ نکاح کے وقت ہے اور بعض نے فرمایا کہ دونوں وقتوں میں سے جس وقت چاہے کر دے۔ الغرض خواہ نکاح کے بعد ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد کرے، سنت ولیمہ حاصل ہو جاوے گی۔ فقط۔

نکاح متعہ و موقت باطل ہے

سوال (۲۱۲) قاضی حسن الدین نے ایک مرد کا ایک عورت سے چھ ماہ کے لئے نکاح متعہ پڑھا دیا اور قاضی صاحب موصوف کو سرکار نظام سے دو نمبر معافی صرف حق الخدمت میں دیئے ہوئے ہیں اور قاضی موصوف ایک بالکل بے علم اور ناخواندہ آدمی ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہماری سرکار نظام کے صدر الصدور امور مذہبی اس اراضی کو ضبط فرما کر کسی ایسے شخص کو دیدیں کہ جو مسجد کو آباد کرے اشاعت اسلام کریں ایسا کرنا کہاں تک جائز ہے؟

الجواب: ۔ درمختار میں ہے وابطل نکاح متعۃ وموقت[2]۔ پس معلوم ہوا کہ نکاح متعہ و موقت باطل ہے۔ جس قاضی نے ایسا کیا وہ جاہل ہے و فاسق ہے، امامت اس کی مکروہ ہے، اس کو امام نہ بنایا جاوے اور اس کو اس عہدے سے معزول کرنا چاہئے اور جب کہ وہ اس عہدہ پر نہ رہا تو صدر الصدور امور مذہبی کو اختیار ہے کہ اس حق الخدمت کو دوسرے صاحب کو دیدیں جو اس خدمت کو انجام دیویں۔ فقط۔

نکاح متعہ درست نہیں ہے، شیعوں کا دعویٰ غلط ہے

سوال (۲۱۳) یہاں پر چند حضرات شیعہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حلت متعہ آیات اور احادیث اور کتب اہل سنت سے ثابت ہے۔ آیت یہ پیش کرتے ہیں فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الآیہ۔ اور کتب اہل سنت یہ پیش کرتے ہیں۔ تفسیر درمنثور

---

[1] شرح شرعۃ الاسلام ص۲۴۲ ۱۲ تفسیر [2] الدر المختار باب المحرمات ص۱۹۶ ۱۲ تفسیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تفسیر کبیر، تفسیر طبری، صحیح مسلم، صحیح بخاری، عینی شرح بخاری۔ یہ سب حوالجات صحیح ہیں یا نہیں اور قول حضرت عشمر کا پیش کرتے ہیں۔ متعنان کانتا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا احرمهما اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب:۔ معنی صحیح آیت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ کے یہ ہیں کہ جس عورت سے تم فائدہ اٹھاؤ نکاح کے ساتھ تو اس کو اس کا مہر دو۔ کما فی الجلالین۔ فما استمتعتم متعتم به منهن، ممن تزوجتم بالوطی الخ ص۷۲ و فی المدارک[1] فما استمتعتم به منهن فما نکحتموه منهن الخ و فی الخازن واما الآیة فانها لم تتضمن جواز المتعة لانه تعالی قال فیها ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فدل ذلک علی النکاح الصحیح و فیه ایضا بروایة مسلم عن سبرة بن معبد الجهنی انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ایها الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان الله قد حرم ذلک الی یوم القیامة فمن کان عنده منهن شیئا فلیخل سبیله ولا تاخذوا مما اتیتموهن شیئا والی هذا ذهب جمهور العلماء من الصحابة فمن بعدهم ای ان نکاح المتعة حرام الخ ص۴۰۸ خازن۔ پس معلوم ہوا کہ حوالجات اس شیعی کے محض غلط اور افترا ہیں۔

وروی سالم بن عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب رض صعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ما بال اقوام ینکحون هذه المتعة وقد نهی رسول الله صلی الله علیه عنها لا اجد رجلا نکحها الا رجمته بالحجارة ص۴۰۹ خازن

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ان کا یہ فرمانا احرمهما بتحریم رسول الله صلی الله علیه وسلم، جیسا کہ روایت سالم میں موجود ہے وقد نهی

---

[1] تفسیر مدارک ص۱۷۰ ج۱ [2] تفسیر خازن الموسوم لباب التاویل ص۴۰۸ ج۱ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذا الحدیث وفی متعۃ الخ تفصیل لایلیق بہذا المقام۔ فقط۔

تیسرا باب

وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے

بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کی غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے

سوال (۲۱۴) عبدالکریم کی چچازاد ہمشیرہ کی شادی احمد حسن سے ہوئی، اب ہمشیرہ مذکورہ وجوہات چند اور دائم المریض رہنے کے اپنے شوہر کو اجازت نکاح ثانی کی دیتی ہے تو عبدالکریم کی لڑکی سے احمد حسن کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح احمد حسن مذکور کا اس صورت میں عبدالکریم کی دختر سے صحیح ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط

عورت جب کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے تو اس سے نکاح درست ہے

سوال (۲۱۵) کسی عورت کے شوہر کا پتہ نہ ہو اور وہ یہ ظاہر کرتی ہو کہ میرا شوہر مجھے طلاق دے چکا ہے اس سے نکاح جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لاباس ان یتزوجہا الخ[1] یعنی اگر کسی عورت نے یہ بیان

---

[1] وحرم الجمع وطأ بملک یمین بین امرأتین ایتہما فرضت ذکرا لم تحل للاخری بین ہ الخ فخانہ الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۱ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ج ۵ ص ۳۷۱ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر گئی ہے تو اس سے نکاح کرنے میں، کچھ حرج نہیں ہے اور شامی نے خانیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ اس شخص کو یہ گمان ہو کہ یہ عورت سچ کہتی ہے اور وہ عورت معتبر معلوم ہوتی ہو[1]۔

مطلقہ کا بعد عدت نکاح کرنا درست ہے

سوال (۲۱۶) وزیر خاں نے اپنی زوجہ کو عرصہ تقریباً ۱۲ سال کا ہوا کہ گھر سے نکال دیا، قاضی صاحب نے وزیر خاں کو ہدایت کی کہ تم اپنی عورت کو لیجاؤ، وزیر خاں نے جواب دیا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے عورت نے محب اللہ سے نکاح کر لیا ہے، آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جس وقت وزیر خاں نے یہ لفظ کہا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے، اس وقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، پس اگر نکاح اس کا محب اللہ سے بعد گزرنے عدت کے ہوا ہے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں تو یہ نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ[2]۔ فقط۔

نکاح میں شرط لگانا باطل ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے

سوال (۲۱۷) فی زمانا بعض اہل دختر معروف شرط قرار دیکر صاحب فرزند سے رشتہ یعنی سانٹا لیتا ہے شرعاً درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح دونوں صحیح ہو جاتے ہیں اور شرط باطل ہے اور مہر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ واجب ہوتا ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] حاصلہ انہ متی اخبرت بامر محتمل فان ثقۃ او وقع فی قلبہ صدقتہا لا یاس بتزوجہا (ایضاً) ظفیر [2] سورۃ البقرہ ع ۲۸

[3] ووجب مہر المثل فی نکاح الشغار ھو ان یزوجہ بنتہ علی ان یزوجہ الآخر بنتہ او اختہ مثلاً معاوضۃ بالعقدین وھو منھی عنہ لخلوہ عن المہر زاد جنبا ذ۔ مہر المثل فلم یبق شغاراً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر مطلب نکاح الشغار ص ۲۸۷ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چچازاد ہمشیرہ کے شوہر سے اپنی لڑکی کا نکاح درست ہے جب کہ ہمشیرہ فوت ہو چکی ہو

سوال (۲۱۸) ہندہ کی چچازاد ہمشیرہ زبیدہ نے وفات پائی اب ہندہ اپنی لڑکی کا نکاح زید مرحوم کے خاوند سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ کر سکتی ہے[1]۔

بھانجہ کا بیوہ سے جو سالی بھی ہے بیوی کے مرنے کے بعد شادی درست ہے

سوال (۲۱۹) زید عمر کا حقیقی بھانجہ تھا اور دونوں کی زوجہ آپس میں حقیقی بہنیں تھیں، عمر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور تھوڑے عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا، کیا ایسی صورت میں زید کی بیوہ سے عمر کا نکاح بعد عدت جائز ہے یا نہیں

الجواب: ۔ عمر کا نکاح اس صورت میں زید کی بیوہ سے جو کہ عمر کی سالی بھی ہے اور بھانجہ متوفی کی زوجہ بھی تھی صحیح ہے[2]۔ فقط۔

ہر ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو یہ درست ہے

سوال (۲۲۰) زید نے اپنی لڑکی عمر کے لڑکے سے اور عمر نے اپنی لڑکی زید کے لڑکے سے نکاح کر دیا اور مہر دونوں لڑکیوں کا شرعی طور پر مقرر و معین ہو گیا تو یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ دونوں نکاح شرعاً صحیح ہو گئے[3]۔ فقط

شوہر کے انتقال کے بعد شوہر کے داماد سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۱) شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کے داماد سے یہ بیوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ شوہر کا داماد مذکور پہلی بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے نکاح ہو چکا تھا یہ سوتیلی ساس ہے۔

---

[1] کوئی وجہ حرمت نہیں وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء ۴) میں داخل ہے۔ [2] قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء ۴) [3] ایضاً۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کا لڑکا مرجائے تو اسکی بیوہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۲) زید کی بیوی جب کہ لڑکا بیوی کا سابق شوہر سے ہے مرجاوے، بیوہ مذکورہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱و۲) ان دونوں صورتوں میں نکاح نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

مطلقہ کا نکاح شوہر کے چچازاد چچا سے درست ہے

سوال (۲۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اور عورت مطلقہ غیر مدخولہ ہے تو اس پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے درست ہے۔ بلکہ اگر شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح کیا جاتا تو درست ہوتا[2]۔ اور چونکہ مطلقہ غیر مدخولہ ہے اس لئے اس پر عدت لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا[3] الآیہ۔ فقط۔

ایک بہن کا لڑکا ہو اور دوسری بہن کی پوتی تو نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۲۴) بشیرا و میکن دونوں حقیقی بہنیں ہیں، بشیرا کے دو لڑکے عبدالغفور و عبدالشکور ہیں اور میکن کے تین لڑکے بدلے، سعداللہ، نصراللہ اور ایک لڑکی ہے۔ عبدالغفور کی شادی میکن کی لڑکی سے ہوئی ہے، تو عبدالشکور کی شادی میکن کی پوتی یعنی بدلے کی لڑکی کے ساتھ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مسماۃ بشیرا کے پسر عبدالشکور کا نکاح میکن کی پوتی یعنی بدلے کی دختر سے شرعاً درست ہے کہ وہ أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ[4] الآیہ میں داخل ہے۔ فقط۔

---

[1] فیما نحن فیہ الجمع بین مرأۃ بنت زوجہا وامرأۃ ابنہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص۳۹۱ ج۲) نظیر [2] وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ (النساء - ۴) [3] سورۃ الاحزاب ۴۹ ج ۶) نظیر [4] النساء - ۴ - نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سالی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۲۵) بکر اپنی حقیقی سالی کی لڑکی سے عقد کرنا چاہتا ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر زوجہ بکر کی بکر کے نکاح میں نہ ہو تو اس کی بھانجی سے نکاح صحیح ہے اور اکٹھا کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں صحیح نہیں ہے[۱]۔ فقط۔

طوائف سے نکاح درست ہے

سوال (۲۲۶) ایک شخص نے طوائف سے نکاح کیا اور وہ طوائف علاوہ زنا کے اپنے پیشے رقص و سرود، گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب: ۔ نکاح باقی ہے[۲]۔

بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۲۷) حقیقی بھتیجہ کی بیوی سے چچا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ بھتیجہ کے مرنے کے بعد اور اس کی زوجہ کی عدت گذرنے کے بعد نکاح مذکور جائز ہے اور یہی حکم طلاق دینے کی صورت میں ہے[۳]۔ فقط۔

طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی کیا حکم ہے

سوال (۲۲۸) ایک طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اپنے پیشہ رقص و سرود کو جاری رکھے گی شرعاً وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں، اور اگر وہ گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح رہے گا یا نہیں۔

الجواب: ۔ نکاح صحیح ہو گیا اور بعد میں بھی باقی رہا اگرچہ وہ دونوں عاصی و فاسق ہیں[۴]

---

[۱] ولا یجمع بین امرأۃ وعمتہا او خالتہا او ابنۃ اخیہا او ابنۃ اختہا (الہدایہ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷۶ ج ۱ ظفیر) [۲] وہم نکاح صحیح من زنا الزوجان حرم وطؤہا ودواعیہ حتی تضع الخ ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲ و ص ۴۰۲ ج ۲ ظفیر) [۳] وحلائل ابنائکم (النساء - ۴) [۴] لکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

جب تک کہ نائب نہ ہوں۔ فقط۔

تایا، چچا اور بھتیجے کی بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۲۹) حقیقی تایا، چچا و بھتیجہ متوفی کی زوجہ سے نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- تایا، چچا و بھتیجہ کے انتقال کے بعد مثلاً ان کی زوجہ بیوہ سے عدت کے بعد نکاح شرعاً جائز ہے[1]۔ فقط

بیوی کی پہلی لڑکی سے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۲۳۰) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک لڑکی پہلے خاوند سے اس کی ہمراہ آئی تو اب یہ شخص اس لڑکی کا نکاح اپنے حقیقی بھائی خورد سے کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس لڑکی کا نکاح برادر خورد سے جائز ہے[2]۔ فقط

غیر مقلد کی اولاد سے نکاح درست ہے

سوال (۲۳۱) جو فرقہ غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث بتلاتے ہیں، ان سے بیٹا بیٹی کا بیاہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر نکاح کیا جاوے گا نکاح منعقد ہو جاوے گا لیکن ایسے فرقوں اور ایسے متعصب لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناکحت و مواکلت و مشاربت وغیرہ کو منع فرمایا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان لوگوں سے اس قسم کے تعلقات بیاہ شادی کے قائم نہ کئے جائیں۔ فقط (موجودہ دور میں پہلا سا تعصب بھی باقی نہ رہا۔ تفہیم)

بھائی کی مطلقہ متہمہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۳۲) ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو اپنے والد کے ساتھ زنا کی نسبت دیکر طلاق دیدی اور اس کا والد اور عورت ہر دو زنا سے منکر ہیں۔ ایک گواہ بھی موجود نہیں۔ اب عورت مذکورہ کا نکاح خاوند اول

---

[1] اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی، ارشاد ہے وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ (النساء ۲۴)

[2] ایضاً ۱۲ وفی المعراج یجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزاما فی المباحث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۵ ج ۲) مغفر

Maktaba Tul Ishaat.com

کے بھائی سے جائز ہے یا نہیں

الجواب: ۔ اس صورت میں عدت گزرنے کے بعد شوہر اول کے بھائی سے نکاح درست ہے[1]۔

دو حقیقی بہنوں میں سے ایک کا نکاح باپ سے ہوا اور دوسری کا بیٹے سے کیا حکم ہے

سوال (۲۳۳) دو حقیقی بہنیں ہیں، ان میں سے اگر ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں تو یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ دو بہنیں حقیقی ان میں سے ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں، یہ درست ہے شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں، وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[2] میں داخل ہے۔ اصل یہ ہے کہ دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں اکٹھا ہونا منع ہے۔ باپ بیٹے کے نکاح میں ہونا ممنوع نہیں ہے۔ فقط

یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے

سوال (۲۳۴) یہودی یا نصرانی عورت سے مسلمان کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ عورت یہودیہ یا نصرانیہ سے مسلمان مرد کا نکاح درست ہے درمختار میں ہے وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیھا[3]۔ فقط

بالغ شوہر اگر نابالغہ بیوی کو طلاق دیدے اور پھر شادی کرنا چاہے تو دوبارہ نکاح کرے

سوال (۲۳۵) اگر والدین جبراً نابالغہ کو شوہر سے طلاق لے کر علیحدہ کردیں اور بعد بلوغ لڑکی اس شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو از سر نو خطبہ و ایجاب و قبول و مہر و گواہ چاہئے یا بغیر ان امور کے لڑکی کو شوہر کی تحویل میں کردیں۔

---

[1] کوئی وجہ حرمت نہیں، احل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے [2] النساء ۴-۱۲

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- شوہر اگر بالغ ہے، زوجہ اگرچہ نابالغہ ہو، طلاق واقع ہو جاتی ہے[۱] پھر اگر شوہر اول سے نکاح کرنا چاہیں تو مہر جدید و گواہ وغیرہ تمام امور متعلق نکاح ہونے چاہئیں۔ فقط

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

سوال (۲۳۶) زید و بکر حقیقی بھائی ہیں، زید گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا اور دس سال تک کچھ پتہ نہیں چلا، لاپتہ ہو گیا۔ اس کی زوجہ سے بکر نے نکاح کر لیا، جب دس بارہ سال کے بعد زید واپس آیا تو بکر نے اس کو طلاق دیدی اور نکاح زید کے ساتھ کرا دیا۔ زید کے ایک دختر ہے اور بکر کے پہلی زوجہ سے ایک لڑکا ہے۔ زید کی دختر سے بکر کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ نکاح زید کا بعد گزرنے عدت کے ہوا۔ یہ دختر بعد نکاح کے پیدا ہوئی۔ اب اس کا نکاح اس لڑکے سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید کے نکاح کے بعد لڑکی چھ ماہ یا اس سے زیادہ میں پیدا ہوئی تو بکر کے پسر از زوجہ سابقہ سے اس کا نکاح درست ہے[۲]

عورت کا یہ قول کہ میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے ماننا درست ہے

سوال (۲۳۷) ایک درزی ایک عورت لایا ہے اس عورت نے بیان کیا کہ مجھکو میرے پہلے خاوند نے طلاق دیدی ہے اور عدت بھی گزر گئی ہے۔ اس کے بعد امام مسجد نے اس عورت کا نکاح اس درزی سے پڑھا دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے وقالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وعدت منی لا باس ان یتزوجھا[۳] یعنی اگر کسی عورت نے بیان کیا کہ میرے شوہر سابق نے

---

[۱] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر [۲] کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ واحل لکم ماوراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر [۳] دیکھئے شامی باب العدۃ ص۵۴۷ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بھکہ طلاق دیدی ہے اور عدت گذر گئی تو وہ شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ موافق بیان اس عورت کے اس کا دوسرا نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط۔

بے عیب کہہ کر لڑکے کا نکاح کیا ہو۔ میں عیب ظاہر ہوا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۳۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا رشتہ چار آدمیوں کے سامنے اس شرط پر مقرر کیا کہ لڑکا بے عیب ہو، چنانچہ لڑکے کو جس کی عمر گیارہ بارہ برس کی ہے حکمت عملی سے نکاح کیکے لیگئے اور لڑکے میں جو عیب تھے وہ ظاہر نہ ہونے دیئے۔ نکاح کے دو ماہ بعد لڑکی والے کو معلوم ہوا کہ لڑکے کی ایک بازو اور ایک ٹانگ اصلی حالت پر نہیں ہے۔ بازو پتلی سلائی سی ہے ماری ہوئی ہے اور ٹانگ میں تین ناسور ہیں اور پیشہ اس کا بڑھئی لوہار کا ہے اور نکاح رجسٹر میں درج نہیں ہے۔ یہ نکاح جائز رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ نکاح صحیح ہو گیا ہے[1] اب سوائے اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ شوہر جس وقت بالغ ہو اور بلوغ کے وہ طلاق دیدے اس وقت طلاق واقع ہو سکتی ہے[2]۔ فقط۔

پہلی غیر مدخولہ بہن کی طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً شادی جائز ہے

سوال (۲۳۹) صغیرن اور کبیرن دونوں حقیقی بہنیں ہیں۔ زید کی شادی صغیرن سے مقرر ہوئی، مگر نکاح غلطی سے کبیرن سے ہو گیا، بعد دو دن صغیرن سے نکاح ہوا۔ صغیرن کو شوہر اپنے گھر لایا۔ ایک ماہ کے بعد کبیرن کو طلاق دیدی یا صغیرن اپنے گھر ہے۔ ایسی صورت میں صغیرن کا نکاح درست ہوا یا نہیں، اگر صغیرن کا نکاح ناجائز ہوا تو جائز ہونیکی کیا صورت ہے

---

[1] لڑکی کا نسب کیا ہے یہ سوال میں مصرح نہیں، اگر کفارت میں بھی دھوکہ دیا گیا ہے تو لڑکی کو اختیار ہے افاد ابمعنی انه لو تزوجته علی انه حر او مسلم او قادر علی النفقة فبان بخلافه او علی انه فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لها الخیار (الدر المختار علی ہامش رد المحتار قبیل باب العنة ص ۸۲۲ ج ۲ ظفیر ۵۲ ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۲۹ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- قال فی الشامی فلو علم فهو الصحیح والثانی باطل الخ اس سے معلوم ہوا کہ صغیرن کا نکاح باطل ہوا، بعد طلاق دینے کبیرن کے پھر صغیرن سے نکاح کرے اور چونکہ کبیرن سے خلوت و وطی نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق دینے کبیرن کے فوراً صغیرن سے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا (الاحزاب-۶)

بھانجی کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۴۰) بھانجہ کی بیوی سے ماموں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- کر سکتا ہے[۱] (یعنی بھانجہ کے طلاق دیدینے یا مر جانیکے بعد جب عدت گذر جائے۔ ظفیر)

پہلے شوہر سے جو لڑکی ہے اسکی شادی دوسرے شوہر کے لڑکے سے جائز ہے جب کہ وہ اسکی دوسری بیوی سے ہو

سوال (۲۴۱) جب کہ ایک مساۃ نے پہلا خاوند کیا اور اس سے دختر یا فرزند تولد ہوئے اور اتفاق سے پہلا خاوند گذر گیا اور مساۃ بیوہ نے دوسرا خاوند کر لیا۔ اس صورت میں پہلے خاوند کی دختر سے دوسرے خاوند کے فرزند کا نکاح شرعاً جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- دوسرے شوہر کا فرزند اگر اس کی دوسری زوجہ سے ہو یعنی اس بیوہ سے نہ ہو جس نے اب اس سے نکاح کیا ہے تو اس بیوہ منکوحہ کی دختر از شوہر سابق کا نکاح شوہر ثانی کے فرزند از زوجہ سابقہ سے صحیح ہے[۲]۔ فقط واللہ

---

[۱] درمختار بالشامی فصل فی المحرمات ج۲ ص۲۷۴ تحت قول المتن وان تزوجهما معًا ای الاختین الخ۔ ظفیر [۲] یہ بھی داخل لکم ماوراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر [۳] دونوں لڑکا لڑکی کے ماں باپ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کوئی وجہ حرمت نہیں وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ میں داخل ہے ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر ایسا نہیں ہے بلکہ دونوں اسی ایک عورت سے ہیں، ایک اس شوہر سے اور دوسرا دوسرے شوہر سے تو اس صورت میں نکاح درست نہیں ہے، بلکہ باطل و حرام ہے۔ ظفیر)

سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور اس کی دوسری لڑکی سے اس کے اس لڑکے کا نکاح بھی درست ہے جو دوسری بیوی سے ہے

سوال (۲۴۲) زید کے نکاح میں خالد کی بہن تھی جس کا انتقال ہو گیا۔ اب زید کے سالے یعنی خالد کی دو لڑکیاں ہیں، زید ایک لڑکی سے اپنا اور دوسری سے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ زید کا لڑکا خالد کی ہمشیرہ سے نہیں ہے بلکہ دوسری عورت سے ہے، کیا صورت مسئولہ میں دونوں کے نکاح جائز ہیں؟

الجواب:- زید کا نکاح خالد کی دختر سے اور زید کے پسر کا نکاح خالد کی دوسری لڑکی سے شرعاً درست[1] ہے۔ فقط۔

پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور عدت گذر گئی پھر سالی سے شادی کی تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۳) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر عدت طلاق گزر جانے کے بعد اپنی سالی حقیقی سے نکاح کر لیا ہے۔ مگر چونکہ جملہ برادری اس فعل سے سخت خلاف اور معترض ہے کہ یہ فعل شرعاً ناجائز ہے اور مجبور کرتی ہے کہ زوجہ ثانی کو چھوڑ کر زوجہ اولیٰ مطلقہ کو پھر نکاح میں لے لیا جاوے۔ آیا جو نکاح کیا گیا ہے، جائز ہے یا نہیں۔ اور کیا زوجہ مطلقہ سے بغیر حلالہ کے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح جو زوجہ مطلقہ کی بہن سے بعد عدت کے ہوا شرعاً صحیح ہے[2]

---

[1] ایضاً، ظفیر [2] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (درمختار) شمل العدۃ من الرجعی اذا شارف الی ان من طلق الاربع لا یجوز لہ ان یتزوج امرأۃ قبل انقضاء عدتھن فان انقضت عدۃ الکل معا جاز لہ تزوج اربع او ان واحدۃ فواحدۃ بحر (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اب اگر زوجہ سابقہ سے نکاح کرنا چاہے تو دوسری زوجہ کو طلاق دیکر جب اس کی عدت گزر جائے (اگر وہ مدخولہ ہے) پہلی زوجہ سے نکاح کرے اور اگر اس کو تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہیں ہے[1]۔ فقط

ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی اب دوسرے بھائی سے شادی درست ہے یا نہیں

سوال (۲۴۴) ایک شخص کی نسبت ایک عورت سے ہوئی اور صرف رسم منگنی ہوئی عقد نہیں ہوا، بعد کو کسی وجہ سے رسم منگنی منقطع ہوگئی تو اس صورت میں اس عورت کا عقد اس شخص کے بڑے بھائی سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں نکاح اس عورت کا منگنی والے کے بھائی سے درست ہے، کیونکہ منگنی عقد نکاح نہیں ہے بلکہ وعدہ ہے پس جب کہ کسی وجہ سے اس وعدہ کا ایفاء نہ کیا گیا اور عقد نکاح دوسرے سے کر دیا تو نکاح درست ہے، اگرچہ بے وجہ خلاف وعدہ کرنا اور پہلی منگنی کو منقطع کرنا اچھا نہیں ہے[2]۔ فقط

حاملہ سے نکاح درست ہے خواہ حمل دوسرے کا ہو

سوال (۲۴۵) ایک عورت کو حمل ہے اس کا نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ نکاح کس طرح سے جائز ہے۔ حمل دوسرے آدمی کا ہے اور نکاح دوسرے کے ساتھ ہے۔

الجواب:۔ حاملہ عن الزنا کا نکاح درست ہے خواہ اس سے ہو جس کا حمل ہے یا دوسرے شخص سے، لیکن اگر دوسرے شخص سے نکاح ہو تو نکاح تو صحیح ہوگا لیکن جب تک وضع حمل نہ ہو صحبت و جماع کرنا درست نہیں ہے[3]۔ فقط۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ الخ فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۵ ج ۲) ظفیر [2] هل اعطیتنیها ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۴ ج ۲) ظفیر [3] وصح نکاح حبلی من زنا لا حبلی من غیرہ الخ وان حرم وطؤها وان شبه حتی تضع وصح نکاح المعتدۃ بملك او الموطوءۃ بزنا الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

باپ کے چچازاد بھائی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۴۶) ہندہ کو شرعاً اپنے باپ کے چچازاد بھائی سے پردہ کرنا واجب ہے یا نہیں، اور ہندہ کا نکاح اس سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- ہندہ کو بکر سے اس صورت میں پردہ کرنا لازم ہے اور ہندہ کا نکاح بکر سے موافق شجرۂ نسب کے درست ہے[1]۔ فقط۔

ایک بیوی سے پوتا ہے تو کیا اس کی شادی دوسری بیوی سے جو پوتا ہے اس کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۴۷) زید کے دو بیویوں سے دو لڑکے ہیں، عمرو۔ بکر اور عمرو کا لڑکا خالد ہے، اور بکر کا لڑکا محمود ہے۔ محمود کی لڑکی ہندہ ہے تو کیا خالد ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

الجواب :- خالد کا نکاح ہندہ سے اس صورت میں صحیح وجائز ہے[2]۔ فقط

رضاعت کے سوتیلے ماموں سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۴۸) زید کی پہلی زوجہ متوفیہ سے ایک لڑکی ہے تو دوسری زوجہ کے بھائی سے اس لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس لڑکی کا سوتیلا ماموں ہے۔

الجواب :- ہو سکتا ہے کہ درحقیقت زوجہ ثانیہ کا بھائی پہلی زوجہ کی دختر کا ماموں نہیں ہے[3]۔ فقط

ٹوٹنا نکاح کا دعویٰ ہوا، ایک ہوا ایک نہ ہوا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۹) دو شخص باہم عہد ساختند کہ دختر ہر یک بافرزند دیگر نکاح کردہ شود از نکاحان مذکور یک نکاح نمودہ شد

---

[1] اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ داخل لکم ماوراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر۔

[2] چچا کی لڑکی سے جس طرح نکاح جائز ہے اس کی پوتی سے بھی نکاح درست ہے۔ یہ محرمات میں نہیں ۱۲ ظفیر [3] وجہ حرمت کوئی نہیں ہے۔ یہ بھی داخل لکم ماوراء ذالکم میں داخل ہے ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دیگر نکاح باقی ماند، ہر دو شخص فوت شدند، اولیاء دختر دیگر از نکاح دختر انکار می کنند۔ پس نکاح اول منعقد شد یا نہ۔ والیان پسر میگویند کہ نکاح اول باقی ماندہ صحیح شدہ چہ حکم شریعت است۔

الجواب:۔ این صحیح است کہ یک نکاح منعقد شدہ و نکاح دیگر باختیار والیان دختر است اگر مصلحت بہ بینند نکاح دیگر ہم کنند والا لا۔ فقط۔

صورت مسئولہ میں نکاح درست ہے

سوال (۲۵۰) حبیب پسر ڈوابہ، و بدھو پسر نوبت۔ مادر حبیب و بدھو کی ایک ہے اور ڈٹہ کہ بدھو کا پدری برادر ہے، حبیب کی دختر کو نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر ڈٹہ کی ماں دوسری ہے یعنی وہ نہیں جو حبیب اور بدھو کی ہے تو نکاح ڈٹہ کا دختر حبیب سے درست ہے کما فی الدر المختار دخل اخت اخیہ رضاعاً الخ ولکن انسباً بان یکون لاخیہ لابیہ اخت لام[1] پس نقشہ نسب صورت مسئولہ میں یہ ہوگا۔

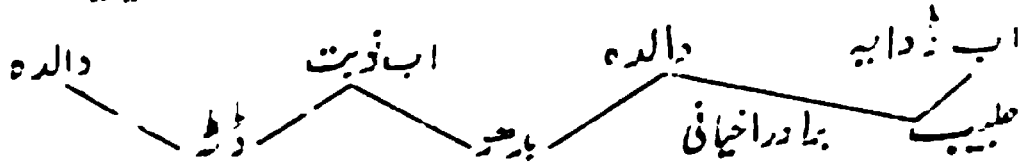

اس نقشہ کے موافق نکاح ڈٹہ کا دختر حبیب سے صحیح ہے۔ فقط۔

تبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہو جائے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

سوال (۲۵۱) ایک عورت خاندانی شیعہ مذہب ہے اور شوہر بھی شیعہ ہے لیکن اسکے شوہر نے عرصہ دراز سے چھوڑ رکھا ہے اور وہ عورت اپنے باپ کے گھر رہتی ہے اور عورت نے

---

[1] سوال وجواب کا ماحصل یہ ہے، دو شخصوں میں یہ بات طے تھی ہم دونوں ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کریں گے۔ ایک نے کی تھی کہ دونوں مر گئے، دوسرے کے ولی اب نہیں رہے تو پہلا نکاح رہا یا نہیں۔ جواب یہ ہے کہ پہلا درست رہا۔ دوسرا ولی کے اختیار میں ہے کہ کرے تو عام نہ کرے تو مجبور نہ کیا جائیگا۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مہروں کی نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کر لی ہے اور اس کے شوہر نے نکاح ثانی کر لیا ہے اب وہ عورت اپنا نکاح اہل تسنن سے کرنا چاہتی ہے اور خود بھی اہل سنت ہونا چاہتی ہے اس صورت میں اس عورت سے اہل تسنن کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

الجواب: ۔ اگر شوہر اس کا شیعہ تبرائی ہے جو سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگاتا ہے اور افک کا قائل ہے تو وہ کافر ہے[1] عورت اگر مستبرئی ہو جاوے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز ہے[2]۔ فقط

آزاد عورت کی خرید و فروخت درست نہیں، نکاح کر سکتا ہے

سوال (۲۵۲) ایک شخص مسمی عیسیٰ نے ایک عورت مسمی عالم سے بہ نیت تزویج مبلغ ۲۰ روپیہ کو خریدی، اس عورت کی والدہ بھی ساتھ تھی، وہ کہتی ہے کہ میری لڑکی کا خاوند ایک سال ہوا مر چکا ہے بائع عالم نے بھی خاوند کے مرنے کی شہادت دی۔ عالم کا چھوٹا بھائی کہتا ہے کہ زندہ ہے۔ کیا اب عیسیٰ کا نکاح درست ہے یا نہ۔ اگر پہلا خاوند موجود ہو تو عالم پر کیا تعزیر ہونی چاہئے۔

الجواب: ۔ خرید نا آزاد عورت کا باطل[3] ہے۔ اور عیسیٰ کو اگر گمان غالب مساۃ

---

[1] بھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۲ ج۲) ظفیر [2] ولو اسلم احدھما ای احد المجوسیین او امرأۃ الکتابی ثم ھا ای فی دار الحرب الم تحض حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشھر (درمختار) ای ان کانت لا تحیض لصغر او کبر کما فی البحر وان کانت حاملا فحتی تضع حملھا (رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲ و ص۵۳۷ ج۲) ظفیر [3] اذا کان احد العوضین او کلاھما محرما فالبیع فاسد کالبیع بالمیتۃ والدم الخ وکذا اذا کان غیر مملوک کالحر (ہدایہ باب البیع الفاسد ص۴۹ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کی والدہ اور مسمی عالم کی صادق کا ہو تو ان کے قول اور بیان کے موافق نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے اور موقع شبہ میں احتراز بہتر ہے لیکن از راہ فتویٰ نکاح کرنا درست ہے[1] پھر اگر بعد نکاح کے معلوم ہو کہ شوہر نہیں مرا اور نہ طلاق دی تو نکاح باطل ہے اور عالم فقیرہ نے عمداً جھوٹ بولا تو وہ گنہگار اور فاسق ہوا، توبہ کرے اور روپیہ عینی کا ہر حال میں واپس کرے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کے فوت شدہ لڑکے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۲۵۳) زید فوت ہوا، زوجہ ہندہ اور پسر عمر چھوڑ کر ہندہ نے نکاح ثانی بکر سے کیا اور عمر مذکور کا نکاح مسماۃ حلیمہ سے کر دیا گیا، عمر فوت ہوا تو اس کی زوجہ حلیمہ سے بکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، جب کہ عمر کی والدہ بھی بکر کے نکاح میں موجود ہے۔

الجواب:- اپنی زوجہ کے پسر از شوہر ثانی کی زوجہ سے نکاح کرنا باوجود نکاح میں ہونے اس زوجہ کے درست ہے یعنی جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کے پسر کی زوجہ کے شرعاً درست ہے بعموم قولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیہ۔ اور در مختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا او امرأۃ ابنھا الخ[2] فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس بیوی کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۲۵۴) زینب وہندہ دو حقیقی بہنیں ہیں ہندہ وفات پا گئی ہندہ کے زینب کی بیٹی سے ہندہ کے

---

[1] وفیہ عن الجوھرۃ اخبرھا ثقۃ ان زوجھا الغائب مات او طلقھا ثلاثا او اتاھا منہ کتاب علی ید ثقۃ بالطلاق ان اکبر رائھا انہ حق فلا باس ان تعتد وتتزوج ولو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا یباح ان ینکحھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۴۷ ج۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۶۱ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں، کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ نے بعد وفات حضرت فاطمہ کے حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی سے نکاح کیا تھا۔

الجواب:- ہندہ کے مرنے کے بعد اس کا شوہر ہندہ کی بھانجی سے یعنی زینب کی دختر سے نکاح کر سکتا ہے کما قال تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآیۃ[1] اور حضرت علیؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی سے ہونا کہیں نظر سے نہیں گذرا۔ فقط

عیسائی عورت سے نکاح درست ہے خواہ وہ آنحضرتؐ کو نہ مانتی ہو

سوال (۲۵۵) زید کہتا ہے کہ ایک مسلمان مرد عیسائی عورت سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق نہیں مانتی ہو نکاح کر سکتا ہے اور عمر کہتا ہے کہ جب تک عیسائی عورت آنحضرتؐ کو رسول نہ مانے نکاح کرنا حرام ہے۔ آیا زید برحق پر ہے یا بحق پر ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیھا مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الٰھا الخ وفی الشامی قال البعض حاصلہ ان المذھب الاطلاق لما ذکرہ شمس الائمۃ من قولہ ان ذبیحۃ النصرانی حلال مطلقا سواء قال بثالث ثلاثۃ او لا، لاطلاق الکتاب[2] الخ پس قول زید اس بارہ میں صحیح ہے۔ فقط۔

عورت مذکورہ میں نور الدین کا نکاح درست ہے اور مرزا کا درست نہیں

سوال (۲۵۶) بکر نے اپنی بیٹی نوراں کا نکاح زید سے کر دیا، کچھ دنوں کے بعد زید مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا، اور بکر نے زید اور نوراں میں اتفاق کرا دیا لیکن تجدید نکاح نہیں ہوئی۔ نور دین نے دو سو روپے زید کو دیکر طلاق نامہ حاصل کیا اور سو روپے بکر کو دیکر نوراں کو اپنے نکاح میں اس طرح لے لیا کہ جس روز طلاق نامہ لکھا گیا دوسرے دن نکاح و شادی کر لی اس وجہ سے کہ زید کے مرتد ہونے اور پھر مسلمان ہو کر بھی تجدید نکاح نہ کرنے کی

---

[1] سورۃ النساء - ۴ [2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ و ص ۳۹۸ ج ۲ ملخصا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چار پانچ ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا آیا نوردین کا نکاح نوراں سے ہوا یا نہ اور اس حالت میں کہ نوردین کا یہ نکاح نوراں سے قائم تھا۔ زید کے طلاق نامہ کے ساڑھے چار ماہ بعد خالد اور مرزا نے اس بہانے کو اپنا ذریعہ بنایا کہ نوراں کے فسخ نکاح زیدیہ کی میعاد اب گذری ہے۔ مرزا نے نوراں کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ مرزا سے نکاح نوراں کا بکر اور خالد اور مرزا اور خالد کے فرزند دیگر کی امداد سے ہوا ہے تو ان لوگوں پر کوئی حکم شرعی واقع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نورالدین کا نکاح نوراں سے صحیح ہو گیا کیونکہ اس کا نکاح نوراں سے جس وقت سے زید مرتد ہوا تھا فسخ ہو گیا تھا[1]۔ اگرچہ طلاق نامہ بعد میں لکھا گیا اس کا اعتبار نہیں ہے، پس مرزا کا نکاح نوراں سے منعقد نہیں ہوا اور نکاح کرنے والا اور معین و مشیر کار آثم و عاصی ہوئے توبہ کریں اور مرزا سے نوراں کو علیحدہ کرا دیں۔ فقط۔

مسلمان لڑکی کی شادی جائز ہے اور اس کی ماں غیر مسلم کے پاس رہنے سے کافر نہیں ہوئی، توبہ کرے

سوال (۲۵۷) ایک عورت جولاہن نے ایک شخص ڈھاری بیچ قوم سے ناجائز تعلق پیدا کر کے گھر بٹھائی ہے جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بڑی لڑکی سے ایک مسلمان نے نکاح کر لیا ہے۔ لڑکی کی آمد و رفت ماں کے یہاں رہنے سے جملہ مسلمانان قوب و جوار کے ناخوش ہو گئے ہیں اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا ہے۔ آیا وہ شخص مع عورت و خویش و دامن کے کسی طرح مسلمان ہو سکتے ہیں، اور نکاح دوبارہ پڑھا جاوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ وہ لڑکی مسلمان تھی تو مسلمان کا نکاح اس سے صحیح ہو گیا اس کی آمد و رفت اس کی ماں کے پاس ہونے سے وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوئی اور وہ عورت جولاہن بھی ناجائز تعلق کرنے سے کافر نہیں ہوئی بلکہ گنہ گار فاسق ہوئی، اس

---

[1] وارتد احدھما ای الزوجین فسخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس گنہ سے توبہ کر لیوے، پس دوبارہ نکاح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور احتیاطاً تجدید اسلام و تجدید نکاح کر لیا جاوے تو اچھا ہے۔ فقط۔

نکاح کے بعد شوہر کے انکار سے نکاح میں خرابی نہیں آتی

سوال (۲۵۸) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی لعبار سے بکر کے ساتھ کیا، روبرو گواہوں کے ہنسا اور بکر نے قبول کیا، بعد کو جو خبر مشہور ہوئی تو جس نے دریافت کیا کہ مبارکباد نکاح ہو گیا، مقابل جواب میں بکر نے کہا کہ قسم خدا اور رسول کی اور قرآن کی کس کا نکاح ہوا یا کس سورہ کا ہوا اس صورت میں شرعاً نکاح میں کوئی خرابی تو نہیں آئی۔

الجواب:۔ کچھ خلل اس نکاح میں نہیں آیا۔

زانی وغیرہ کے فروع کی شادی مزنیہ وغیرہا کے فروع سے درست ہے

سوال (۲۵۹) تنکح فرع زانی و ماس و ناظر وغیرہا بفرع مزنیۃ و ممسوسۃ و منظورۃ وغیرہا، شرعاً جائز ہے یا ممنوع و بمصاہرۃ بالزنا دو واعیہ بجز حرمات اربعہ کہ متحققہ فقہ فروعیہ و اصولیہ اند حرمتے دیگر ثابت نمی شود مستطلبہ ہذا ثابت است یا نہ۔

الجواب:۔ قال فی الشامی قال فی البحر اما حرمۃ المصاھرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسبا و رضاعا و حرمۃ اصولہ و فروعہا علی الزانی نسبا و رضاعا کما فی الولوالجی و بقی لا اصول الزانی و فروعہ اصول المزنی بہا و فروعہا[1] الخ ازیں عبارت اخیرہ حلت صورت مذکورہ فی السوال ظاہر شد۔ و قائل بحرمت لاریب محروم ما احل اللہ ہست اگرچہ تکفیرش نمکنند شبہ وجہ آنکہ تحریم حلال یا تحلیل حرام مطلقاً کفر نیست کما حققہ الشامی[2]۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] الحاصل انہم یصدق علیہم اسم الزندیق و المنافق و الملحد و لا یخفی ان اقرارہم بالشہادتین مع ہذا الاعتقاد الجلیت لا یجعلہم فی حکم المرتد (ردالمحتار باب المرتد ص۳۶۷ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

پیر سے پردہ فرض ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے

سوال (۲۶۰) ایک بیوہ جوان عورت غیر شریف پیر کے گھر جاتی ہے، اس کے وارث چاہتے کہ کفو میں اس کا نکاح کردیں تاکہ اس بات سے باز آوے۔ اب اگر وہ عورت خواہ نخواہ نکاح سے انکار کرے تو کیا حکم ہے غیر حقیقی داماد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - پیر سے پردہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی شخص فاسق وفاجر ہو تو اس سے بیعت کرنا بھی درست نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا بیوہ کو سنت ہے اور ثواب ہے نکاح ثانی کو برا اور معیوب سمجھنا گناہ ہے اور خلاف شرع ہے۔ پس عورت کو نکاح ثانی کرلینا چاہئے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے[1]۔ فقط۔

مطلقہ کی شادی بعد عدت دوسرے درست ہے خواہ دوسرے نے پہلے زنا کیا ہو

سوال (۲۶۱) زید خالد کا تقریباً ماموں زاد بھائی اور رشتہ دار ہے (ج) خالد کی منکوحہ ہے ج - کی خالد سے خانگی معاملات میں کچھ ان بن رہی ہے - ج خالد سے آزردہ خاطر اور کبیدہ دل رہتی تھی۔ زید اس سے اختلاط کی باتیں کرتے کرتے مرتکب فعل قبیحہ ہو گیا اب خالد ج سے اگر کسی صورت میں قطع تعلق کرے یا ج ہی زید کے لئے علیحدگی اختیار کرائے تو دریں صورت زید اس سے نکاح کا مجاز ہوگا۔ زید شرعاً کس سزا کا مستوجب ہے۔ قبل از عقد جن غلطیوں کا وہ مرتکب ہوا بعد از عقد وہ معاف ہو جائیں گی یا ان کا عذاب ہوگا۔ چونکہ بظاہر زید خانہ ویرانی خالد کا موجب بنا ہے۔ گو ج خالد سے بیزار ہی رہتی تھی۔ حقوق العباد کی رو سے وہ کس طرح خالد کو راضی کر سکتا ہے۔

الجواب: - عورت ج اگر اپنے شوہر خالد کے نکاح سے علیحدہ ہو جائے یعنی خالد اس کو طلاق دیدے خواہ کسی طریق سے اور کسی وجہ سے ہو تو زید کو ج کی

[1] اس سے نکاح حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے لہٰذا یہ داخل ہے فی قولہ تعالیٰ: أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ (النساء، من اصل ہو غفر

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت کے بعد حج سے نکاح کرنا درست ہے اور جو امور زید سے قبل نکاح خلاف شرع اور معصیت کے ہوئے ہوں ان سے توبہ کرے، توبہ سے معافی ہونے کی امید ہے اور چونکہ حج اور خالد میں پہلے سے ہی نامیا فقت تھی۔ پھر حج کا تعلق زید سے ہوگیا اور رغبت اس طرف ہوئی تو اس حالت میں حج اور خالد میں مفارقت ہی بہتر تھی اور زید سے کچھ زیادتی اس بارہ میں ہوئی ہو یا حج کو خالد سے علیحدہ ہونے پر آمادہ کیا ہو یہ سخت گنہ ہے اس سے توبہ کرے اور اللہ سے معافی چاہے اور استغفار کرے اور خالد سے معاف کرانے کی صورت یہی ہے کہ بالاجمال اس سے معاف کرائے کہ مجھ سے جو کچھ تمہاری حق تلفی ہوئی ہو اس کو معاف کردو۔ فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے فلاں سے نکاح کردو تو یہ کرنا درست ہے

سوال (۲۶۲) ایک مسلمان کسی غیر ملک سے جوان عورت لایا، قاضی نے بلا تحقیق نکاح سابقہ ایک دوسرے شخص سے نکاح کردیا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر عورت نے یہ بیان کیا ہو کہ میں کسی کی منکوحہ نہیں تھی۔ یا بیوہ ہوگئی تھی، تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کردینا کتب فقہ میں درست لکھا ہے۔ فقط

حاملہ عن الغیر سے نکاح اور ولی کا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۳) نکاح کے بعد اگر یہ ثابت ہو کہ عورت بدچلن ہے اور نکاح بقاعدہ شرعیہ ہوا تو ایسی حالت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ عورت کو حمل حرام چھ ماہ کا بوقت نکاح ہے تا وضع حمل شوہر کو عورت سے ہم صحبت ہونا جائز ہے یا نہیں، اور جو اس سے اولاد ہوگی وہ ولد الحرام ہوگی یا نہیں۔

لہ دخل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی اٰبان وقع فی قلبہ صدقہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۱ ج ۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اس حالت میں نکاح صحیح ہوگیا دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے، البتہ تا وضع حمل اس عورت حاملہ سے صحبت نہ کرنی چاہئے، اور جو بچہ نکاح کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا وہ اس شوہر کا نہ ہوگا، ولد الحرام ہوگا اور جو بعد چھ ماہ کے ہو وہ اس شوہر کا ہوگا اور صحیح النسب ہوگا[1]۔ فقط

زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کی شادی درست ہے

سوال (۲۶۴) زید نے ہندہ منکوحہ عمر سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی، اب زید کا لڑکا ہندہ کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، حرمت مصاہرہ میں داخل ہے یا نہیں۔

الجواب: - منکوحہ عمر کے دختر کا نسب شرعاً عمر سے ثابت ہے اور وہ لڑکی عمر کی ہے، پس پسر زید کا نکاح دختر عمر سے درست ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام، الولد للفراش وللعاہر الحجر[2]۔ فقط۔

بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے اور اسکی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کرے

سوال (۲۶۵) عبداللہ فوت ہوا، اس کی زوجہ بیوہ اور ایک دختر موجود ہے۔ نیز عبداللہ متوفی کا ایک بھائی حقیقی حبیب اللہ اور ایک اس کا لڑکا موجود ہے۔ عبداللہ کی بیوہ اپنا عقد ثانی حبیب اللہ سے بعد ایام عدت کے کرنا چاہتی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اول عبداللہ کی دختر کا عقد حبیب اللہ کے فرزند سے ہونا چاہئے یا کہ اول عقد ثانی عبداللہ کی بیوہ کا حبیب اللہ

---

[1] وصح نکاح حبلی من زنا لا حبلی من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبہ الا وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع ولا یسقی ماؤہ زرع غیرہ الخ ولو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ (درمختار) ای ان جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر فلو لاقل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لا یثبت النسب (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۱ ج ۲) ظفیر ۲ [2] مشکوٰۃ باب اللعان فصل اول ص ۲۸۶ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سے ہونا چاہئے۔

الجواب: ۔ عبداللہ متوفی کی زوجہ کا نکاح اس کے بھائی حبیب اللہ سے اور عبداللہ کی دختر کا نکاح حبیب اللہ کے پسر سے درست ہے خواہ پہلے اس عورت کا نکاح ہوا در خواہ دختر کا ہر طرح درست ہے[1]۔ فقط

زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے

سوال (۲۶۶) زانی مرد یا زانیہ عورت کا نکاح زانی یا زانیہ سے یا محصن و محصنہ سے بغیر حد لگائے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ جائز ہے۔ کما فی الدر المختار اما الموطوئۃ بزنا ای جاز نکاح من زناھا قبل ان تزنی الخ واما قولہ تعالیٰ الزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک فمنسوخ بآیۃ فانکحوا ما طاب لکم من النساء[2]۔ فقط

کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ مہینے گذر جائیں تو شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۷) منکوحہ کافر اسلام قبول کرے اور شوہر کفر سے تائب نہ ہو اور وہ منکوحہ عرصہ چھ ماہ سے علیحدہ ہو تو وہ عورت فی الحال دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا بعد انقطاع عدت۔

الجواب: ۔ کسی کافر کی منکوحہ کو اسلام لانے کے بعد جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں تو وہ عورت اپنے شوہر کافر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور پھر اس کا نکاح کسی مسلمان سے امام صاحب کے قول کے موافق اس کی رضامندی سے صحیح ہے۔ در مختار میں ہے ولو اسلم احدھما الخ ثم ابن لم تبن حتی تحیض

---

[1] یہ دونوں محرمات میں نہیں ہیں لہٰذا اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَالِكُمْ (النساء-۴) کے تحت آئیں گی۔ ولا باس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ امھا او بنتھا لانہ لا مانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ ج ۳) تغیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ تغیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ثلثا او مضی ثلثۃ اشھر اھ ولیست بعدۃ[1] الا لیکن شامی میں ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ بعد اس میعاد کے عدۃ اس پر لازم ہے یا نہیں، صاحبین وجوب عدۃ کے قائل ہیں۔ کذا فی الشامی وجزم بہ الطحطاوی انکے موافق پھر تین حیض گذارنے کے بعد نکاح ثانی کرسکتی ہے اور یہی احوط ہے[2]۔ پس دیکھا جاوے کہ چھ ماہ میں اس کو کتنے حیض آتے ہیں اگر حیض پورے ہوگئے ہوں فبہا ورنہ باقیماندہ حیض پورے کرے اور یہ بصورت حیض آنے کے ہے۔ اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو پھر چھ ماہ دونوں عدتوں کے لئے کافی ہے۔ فقط۔

ایک یا دو طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست ہے۔ تین کے بعد حلالہ ضروری ہے

سوال (۲۶۸) زیدے ہندہ قوم ہندو کو مسلمان کرکے اپنے ساتھ عقد کیا اور تین سال تک نکاح میں رکھ کر طلاق قطعی دیدی، ہندہ نے اپنا پیشہ طوائفیوں کا اختیار کرکے سات آٹھ برس تک بازار میں بیٹھی رہی، اب ہندہ عقد مکرر اپنا زید سے کرنا چاہتی ہے آیا زید سے ہندہ کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر تین طلاق دیدی تھی تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے نکاح کرسکتا ہے[3]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲ ط سعید: ھل تجب العدۃ بعد مضی ھذہ المدۃ فان کانت المرأۃ حربیۃ فلا لانہ لا عدۃ علی الحربیۃ وان کانت ھی المسلمۃ فخرجت الینا فتمت الحیض ھنا تکمل الثلث عند ابی حنیفۃ خلافا لھما الخ وجزم الطحطاوی بقولھما رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۷ ج ۲ ط سعید

[2] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ بعدھا بالاجماع الخ والبائنۃ مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بما ای بالثلاث ولحرۃ الخ حتی یطأھا غیرہ ولو مجوسیا وھقا یجامع مثلہ بکاح فاسد الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ طلق فی العدۃ ھی المبانۃ ص ۵۷۵ ج ۲ ط سعید۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نامرد سے نکاح درست ہے یا نہیں اور بلا طلاق عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۹) نامرد شخص کا ایک عورت سے نکاح کر دیا گیا، جائز ہے یا نہیں، اور عورت بلا طلاق اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح صحیح ہے[1] اور بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی ہے کذا فی الدر المختار[2] فقط

ایک بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے لڑکے کی شادی جائز ہے

سوال (۲۷۰) الٰہی بخش و شبراتی حقیقی بھائی ہیں۔ الٰہی بخش کی حقیقی پوتی کا نکاح شبراتی کے لڑکے سے صحیح ہے یا نہ؟

الجواب:۔ یہ نکاح جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[3]

نابالغی میں لڑکی کا نکاح ہونا بتائی تھی، بالغ ہونے کے بعد انکار کرتی ہے، اس کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۲۷۱) ایک لڑکی نابالغہ آٹھ سال ایک شخص کو کہیں سے مل گئی اس کا کوئی رشتہ دار اور وطن معلوم نہیں، جب وہ شخص لڑکی کو اپنے مکان میں لایا تھا وہ اپنی ہم سن لڑکیوں سے کہتی تھی کہ میری ایک شخص سے شادی ہوئی تھی مگر یہ نہیں بتلا سکتی تھی کہ کس سے ہوئی اور وہ کہاں ہے۔ اب اس کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہے اور پہلی شادی سے انکار کرتی ہے اب وہ نکاح کی خواہش کرتی ہے۔ آیا اس کا نکاح کسی شخص سے کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ وہ لڑکی اس وقت بالغہ ہے اور پندرہ برس کی پوری

---

[1] ھو ای العنین من لا یقدر علی جماع فرجۃ زوجتہ الخ اذا وجدت المرأۃ زوجھا مجبوبا او مقطوع الذکر فقط او ھو فارقھا حدا الخ فلیس لھما التفریق، (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین ص۵۱۵ ج۲) نظیر ۲ و اما منکوحۃ الغائب و مفقودتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار ص۳۸۲ ج۲) نظیر ۳ سورۃ النساء ۔۲۴۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو گئی ہے اور کسی کی منکوحہ ہونے کا اس وقت بعد بلوغ کے انکار کرتی ہے تو اس کی رضامندی جس شخص سے ہو اس کے ساتھ اس کا نکاح درست[1] ہے۔ فقط

مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۷۲) خوش دامن کی ہمشیرہ حقیقی سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

الجواب:- اس حالت میں کہ پہلی زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے، اس کی خالہ سے یعنی خوشدامن حقیقی سابقہ کی بہن سے نکاح درست[2] ہے۔ فقط

بیوی کے انتقال کے بعد سالی سے نکاح درست ہے اگرچہ اس کے لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہو

سوال (۲۷۳) ایک شخص کی زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ ایک لڑکا شیر خوار چھوڑا جو اپنی نانی کے دودھ سے پرورش ہوا، پھر شیر خوار کے والد نے اپنی حقیقی سالی سے جو اس شیر خوار کی حقیقی خالہ ہوتی ہے، اپنا عقد کیا۔ یہ عقد جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اپنی زوجہ کے مرنے کے بعد اس کی حقیقی بہن سے نکاح درست ہے، اور اس کے پسر نے اگر اپنی نانی کا دودھ پیا تو اس کا نکاح سالی سے حرام نہیں ہوا کیونکہ وہ سالی اس کے پسر کی بہن رضاعی ہوتی، اور بہن رضاعی اپنے پسر کی حرام نہیں ہے کما مر عن العالمگیریہ ویجوز فی الرضاع الخ و فی الدر المختار الخ اخیہ والختہ الخ واختہ ابنہ و بنتہ الخ باب[3] الرضاع۔ فقط۔

---

[1] فتنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۲۶۴ ج۲

[2] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا الخ ہدایہ فصل فی المحرمات ص۲۷۶ ج۲؛ بیوی کے مرجانے کے بعد جماع کی صورت باقی نہیں رہتی ما ثبت امرأۃ لہ التزوج باختہا بعد یوم من موتہا۔۔۔۔ کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص۲۹۲ جلد ۲ ظہیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۸ ج۲ و ص۵۵۹ ج۲ ۱۲ غفرلہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

سوال (۲۷۴) ایک شخص کی دو زوجہ ہیں اور زوجہ اول سے تین لڑکیاں ہیں۔ اور زوجہ ثانی لاولد ہے اب زوجہ ثانی کے ایک حقیقی بھائی سے زوجہ اول کی کسی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زوجہ ثانیہ کے بھائی کا نکاح زوجہ اولیٰ کی کسی دختر سے درست ہے، اس میں کوئی وجہ حرمت نکاح کی نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ۔ الآیۃ[1]۔ فقط

بلا نکاح والی عورت دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے

سوال (۲۷۵) ایک شخص نے اپنے بڑے بھائی کے فوت ہونے پر اس کی منکوحہ کو اپنے گھر میں بطور زوجیت ڈال لیا۔ نکاح کا ہونا نہ ہونا مشکوک ہے، کچھ عرصہ بعد شخص مذکور نے اس عورت کو نکالدیا اور چار پانچ ماہ سے اس کے نان نفقہ کو جواب دے چکا ہے اور اب اس کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، وہ لڑکی اپنے والدین کے گھر میں سخت مصیبت میں ہے اور اسی شخص سے اس کے چار ماہ کی لڑکی ہے۔ نہ وہ شخص اس عورت کو روٹی کپڑا دیتا ہے اور نہ بلاتا ہے اور خود منفق والخبر ہے۔ آیا وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اس شخص کا اس عورت سے نکاح نہیں ہوا تب تو اس کو جس سے چاہے نکاح کر لینا ضروری ہے اور بغیر نکاح نہ اس عورت کا اس مرد پر نان نفقہ ہے اور نہ وہ نکاح سے روک سکتا ہے۔ اور اگر نکاح ہو چکا ہے تو پھر شوہر جبتک طلاق نہ دے اور اس کے بعد عدت تین حیض نہ گذر جاویں دوسرا نکاح درست نہیں[2] ہے

---

[1] سورۃ النساء ۔۴ ۔۲۴ اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد۔ اصلا (ردالمحتار باب المہر ص۲۷۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور نفقہ نہ دینے سے تفریق نہیں ہوگی۔ اور اگر شوہر مفقود الخبر ہوگیا ہے تو چار سال کے بعد عدت وفات گزار کر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے، موافق مذہب امام مالکؒ کے جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے[1]۔ کذا فی الشامی۔ فقط

دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے، اور خلیہ کی بہن سے بھی

سوال (۲۷۶۱) عبدالرزاق کے دادا کے چچا کی نواسی مسماۃ رحیم النساء سے عبدالرزاق کا نکاح درست ہے یا نہیں اور عبدالرزاق و رحیم النساء میں خلیہ کے بھائی بہن کا رشتہ بھی بنلاتے ہیں۔ آیا ان دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح عبدالرزاق کا مسماۃ رحیم النساء کے ساتھ جائز اور صحیح ہے۔ دونوں رشتوں سے نکاح درست ہے، کیونکہ رحیم النساء عبدالرزاق کے محرمات میں سے کسی رشتہ سے نہیں ہے، لہٰذا اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[2] میں داخل ہے۔ فقط

مرنے والی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے مگر مطلقہ کی بہن سے عدت کے بعد درست ہوگا

سوال (۲۷۷۱) زید کی زوجہ ہندہ کا انتقال ہوگیا یا طلاق دیدی، دونوں صورتوں میں زید ہندہ کی حقیقی بہن سے بلا ایام عدت گزارے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اپنی زوجہ کے انتقال ہوجانے پر اس کی بہن سے فوراً نکاح کر سکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہوتی اور اس کو طلاق دینے کی صورت میں جبتک

---

[1] فلا ینکح عرسه ای المفقود غیره الخ ولا یفرق بینه وبینها ولو بعد مضی اربع سنین خلافا للمالك (درمختار) فان عدته عند زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ لوافتی به فی موضع الضرورة لا باس به علی ما اظن الخ وقد قال فی البزازیة الفتوی فی زماننا علی قول مالك الخ (رد المحتار کتاب المفقود ص ۲۵۶ ج ۲) ظفیر

[2] سورۃ النساء - ۴ -

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک اس کی بہن سے نکاح درست نہیں ہے چنانچہ یہ دونوں صورتیں کتب فقہ میں مصرح ہیں، درمختار میں ہے وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً وعدۃ ولو من طلاق بائن[1] الخ۔ اور شامی میں ہے ما نت امرأۃ لہ التزوج اختھا بعد یوم من موتھا[2] الخ۔ فقط

نصرانی جو مسلمان ہوگیا اس کا نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے

سوال (۲۷۸) ایک نصرانی نے اسلام قبول کیا، اس کی نصرانیہ بیوی انگلستان میں موجود ہے، وہ اس نومسلم کو کافر سمجھتی ہے، اس کے ساتھ بیوی کی طرح زندگی بسر کرنا نہیں چاہتی۔ اس نصرانیہ کا نکاح اس نومسلم سے قائم ہے یا نہیں اور نومسلم پر شرعاً اس نصرانیہ بیوی کا نفقہ واجب ہے یا نہیں۔

پہلی نصرانی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری عورت سے نکاح درست ہے

سوال (۲۷۹) ایک دوسری نصرانیہ نے اسی وقت اسلام قبول کیا جس وقت اس نصرانی نے اسلام قبول کیا دونوں کا نکاح ہوگیا۔ یہ نکاح اس نومسلم کا نصرانیہ بیوی کی حیات میں جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱ و ۲) نصرانیہ کے ساتھ مسلمان کا نکاح صحیح ہے۔ پس اگر شوہر نصرانیہ کا مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے، درمختار میں ہے ولو اسلم زوج الکتابیۃ ولو معاذاً فھی لہ[3] الخ اور جب کہ نکاح باقی ہے نفقہ بھی لازم ہے۔ زوجہ کتابیہ کے اوپر کسی نومسلمہ نصرانیہ سے نکاح کرنا درست ہے بشرطیکہ شرائط جواز نکاح موجود ہوں مثلاً یہ کہ وہ نصرانیہ نومسلمہ کسی نصرانی کی زوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ کسی کی زوجہ تھی تو اگرچہ بعد اسلام لانے کے وہ شوہر اول نصرانی کے نکاح میں نہیں رہی۔ لیکن تین حیض

---

[1] ایضاً فصل فی المحرمات ص۳۹۰ ج۲ ظفیر [2] ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص۳۹۰ ج۲ ظفیر [3] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۷ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

یا تین ماہ کا گزارنا دوسرے نکاح کے جواز کے لئے شرط ہے اور پوری بیوی نہ شوہر اول سے بعد تین حیض کے ہوتی ہے۔ کما فی الدر المختار ولو اسلما احدھما ای المجوسیین او امرأۃ الکتابی ثم ماتا او لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشھر[1] اھ فقط۔

شوہر اول کی خبر موت کے بعد نکاح درست ہے مگر جب وہ پھر آجائے تو بیوی اسی کی ہوگی

سوال (۲۸۰) مسماۃ کنیز فاطمہ بنت کریم الدین متوفی کا نکاح اس کے چچا امام الدین نے بحالت نابالغی عبدالرزاق سے کر دیا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ وہ نکاح کر کے کہیں نوکری کے لئے چلا گیا تھا۔ جانے کے ایک ماہ بعد تک اس کا خط آتا رہا بعد کو خط و کتابت بند کر دی چار سال تک کوئی خبر اس کے مرنے جینے کی نہیں آئی۔ اس کے بعد عبدالرزاق کے مرنے کا خط آیا۔ خط آنے سے ایک سال بعد مسماۃ کنیز فاطمہ نے نکاح کر لیا۔ اب دو تین ماہ بعد عبدالرزاق آگیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مسماۃ مذکورہ بھکول جاوے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے اور کونسا نکاح جائز ہے۔

الجواب:۔ موت شوہر اول کی خبر پر جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا۔ اسی لئے جواب اداس سے ہو وہ صحیح النسب ہوگی اور شوہر ثانی کی ہوگی۔ لیکن جب کہ شوہر اول واپس آگیا اور موت کی خبر غلط نکلی تو وہ اپنی زوجہ کو لے سکتا ہے۔ اس کا نکاح قائم ہے اور اس کے آنے پر نکاح ثانی کو فسخ کا حکم ہو جاوے گا۔ کما فی الشامی لکن لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقرانہ قال فی الظاھر انہ کالمیت اذا اتی وامرأتہ اذا اسلم الخ ثم قال بعد رقمہ رأیت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاھین ونقل ان زوجتہ لہ والاولاد للثانی[2] اھ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری بیوہ سے شادی کرنا کیسا ہے .....

سوال (۲۸۱) زید کے دو بیویاں ہیں فاطمہ اور زینب۔ فاطمہ سے زید کے ایک

---

[1] ایضاً ص ۵۳۶ ج ۲ و ص ۵۳۷ ج ۲ و انظر ص ۵۲ ج ۲ و راجع کتاب المفقود ص ۴۵۵ ج ۲ انظر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکی ہے، وہ لڑکی خالد کو بیاہ کر کے دینا ہے۔ کچھ عرصہ بعد زید مر گیا اس صورت میں خالد زینب کے ساتھ جو اس کی ماموں زاد بہن بھی ہے۔ نکاح کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ خالد کا نکاح اس صورت میں زینب سے درست ہے۔ کما فی الدر المختار[1] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا الخ فقط

بیوہ سے نکاح کیا چھ ماہ بعد بچہ ہوا، نکاح جائز رہا یا نہیں

سوال (۲۸۲) ایک عورت عرصہ دراز سے بیوہ تھی، زید نے اس سے نکاح کیا اور وہ عورت حاملہ تھی۔ بعد چھ ماہ کے بچہ پیدا ہوا۔ زید کی برادری نے اس عورت سے زید کو علیحدہ کر دیا۔ جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا۔ اب وہ عورت زید کے گھر میں رہنا چاہتی ہے اور زید بھی رکھنا چاہتا ہے، وہ پہلا نکاح جائز رہا یا دوبارہ نکاح کرنا چاہئے۔

الجواب: ۔ پہلا نکاح صحیح ہے۔ دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے[2]۔ فقط

مطلقہ بیوی بدون طلاق سے بلا حلالہ نکاح جائز ہے

سوال (۲۸۳) ایک شخص نے اول اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی۔ پانچ چھ مہینہ بعد اس سے نکاح کر لیا، کچھ مدت کے بعد پھر بوجہ عدم موافقت زوجہ کو یہ کہدیا کہ تجھکو میں نے اول طلاق رجعی دی تھی اس وقت ایک طلاق اور دیتا ہوں۔ دو طلاق بائنہ ہوئی تم چلی جاؤ۔ اب بعد نو دس ماہ کے پھر اس کو نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ آیا وہ زوجہ شوہر اول کے لئے بدون تحلیل حلال ہے یا کیا۔

الجواب: ۔ بدون حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ[3]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ [2] نظیر [2] وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان جرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) [3] نظیر [3] واذا کان الطلاق باثنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۵۰ ج ۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکی کا نکاح بیوی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے

سوال (۲۸۴) زید عقد نکاح دختر خود را کہ از بطن زوجہ اولیٰ است بہ پسر یکہ از بطن زوجہ ثانیہ است از زوج اول کہ قبل زید تحت او بود بستن میخواہد شرعاً روا است یا نہ۔

الجواب :- جائز است، بقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[1] الآیۃ۔ فقط

بیوی کی بھانجی سے بیوی کی موت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے

سوال (۲۸۵) کیا حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کی بھانجی کو عقد میں لانا بعد انتقال حضرت فاطمہؓ کے ایک تاریخی واقعہ ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں، کیا زوجہ کی بھانجی محرمات ابدیہ میں سے ہے یا نہ۔

الجواب :- اپنی زوجہ کے انتقال کے بعد زوجہ کی بھانجی سے نکاح کرنا شرعاً درست ہے اور وہ محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے۔ صرف جمع کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں ناجائز ہے[2]۔ اور ایک ان میں سے باقی نہ رہے تو دوسری سے نکاح صحیح ہے، پس اگر حضرت علیؓ نے ایسا کیا ہو تو شرعاً کچھ حرج نہیں ہے اور وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[3] میں داخل ہے۔ فقط۔

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا ہے تو اس سے نکاح درست ہے

سوال (۲۸۶) اگر عورت بیان کرے کہ میرا آجتک کسی سے نکاح نہیں ہوا مگر یہ عورت پردیس سے آئی ہے جس کی وجہ سے قاضی کو کوئی حال معلوم نہیں ہو سکتا تو اب اس عورت کا کسی سے نکاح کر دینا جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - ولا باس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہا او ابوہا او ابنتہا لانتفاء الموانع (البحر الرائق کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ ج ۳) ظفیر [2] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا او خالتہا (ہدایہ فصل فی المحرمات ص ۲۸۸ ج ۲) ظفیر [3] سورۃ النساء رکوع ۴ - ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ جائز ہے[1] ۔ فقط

شوہر کی موت ثابت ہو جانے کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے

سوال (۲۸۷) مسماۃ کریمابنت علی محمد جس کی شادی ننھے سے ہوئی تھی، عرصہ سات سال سے وہ گم ہے اور وہ میرا حقیقی ہمشیرزادہ ہے، اب لڑکی کی عمر اٹھارہ سال ہے، آیا عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں الٰہی بخش ہمشیرزادہ حقیقی سالی سے دینیز اہل محلہ ہندو مسلمان کی زبانی و تحریر سے واضح ہے کہ ننھا مذکورہ دریا میں ڈوب کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا اور مدعی محمد الٰہی بخش مذکور کو اپنی تحریر سے اجازت عقد دینا ہے ؟ ۔

الجواب: ۔ اگر ننھے مذکور کی موت ثابت ہو گئی ہے تو مرنے کے بعد اسکی زوجہ عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ پورے کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے[2] ۔

زانیہ کی لڑکی کا فلاں سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہے نواسکے پوتے سے زانیہ کی لڑکی کی شادی درست ہے

سوال (۲۸۸) ادھار سنگھ ٹھاکر کا ناجائز تعلق ایک طوائف سے تھا اور اس طوائف کے کئی لڑکیاں ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ ادھار سنگھ سے ہیں یا کسی دوسرے ۔ بعد مرنے ادھار سنگھ کے ادھار سنگھ کے پوتے اور طوائف مذکور کی لڑکی کا ناجائز تعلق ہو گیا۔ اب دونوں راہ راست پر ہیں، طوائف کی لڑکی نے توبہ کر لی ہے اور ادھار سنگھ کا پوتہ بھی مسلمان ہونے کو کہتا ہے، ان دونوں کا نکاح باہم

---

[1] قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا بأس ان ينكحها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدة ص۵۴۲ ج۲) لہٰذا جب شادی نہ ہونے کی خبر دے تو مدرجہ ذیل اس کی بات مانی جائے گی۔ ظفیر [2] اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا او اتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق ان اكبر رايها انه حق فلا بأس ان تعتد وتتزوج (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدة ص۵۴۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جبکہ اس لڑکی طوائف کا اوھار سنگھ کے نطفہ سے پیدا ہونا محقق نہیں ہے تو اوھار سنگھ کے پوتے کا نکاح اس طوائف کی دختر سے دونوں کے مسلمان ہونے کے بعد درست ہے[1]۔ فقط

شرمگاہ بنوا کر جو مرد نکاح کرے اس کا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۹) اس وقت زید کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہے اور تیس برس سے زیادہ سے پیروں سے اپاہج ہے اور شہوت بھی جاتی رہی لیکن زید کو اپنی تندرستی کی حالت میں جو بدزنا کاری کی بھی تھی، باوجود شہوت نہ ہونے کو اپنی عادت بد کو نہیں چھوڑا اور ایک دوسری صورت کا پیشاب گاہ بنا کر اس سے بدکاری کرتا رہا چند سال بعد ایسی حالت بیماری میں ایک عورت سے نکاح کر لیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح ہو جاوے گا، لیکن یہ حرکت زید کی حرام اور ناجائز ہے اور وہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق و مردود الشہادۃ ہے[2]۔

عورت کے بیان پر شادی درست ہے یا نہیں

سوال (۲۹۰) ایک عورت بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور اس عورت کے والدین بھی یہی بیان کرتے ہیں، لیکن اس عورت کے شوہر کا کچھ پتہ اور خبر نہیں کہ وہ کہاں کس جگہ ہے تاکہ اس سے تصدیق کی جاوے ایسی صورت میں اس عورت سے موافق

---

[1] دلیل لاصول الزانی وفروعه اصول المزنی بها وفروعها (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) ظفیر [2] اگر نکاح دو گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہے اور عورت کی رضا سے تو یوں کہ ایجاب وقبول اور شرط پائی گئی اس لئے نکاح ہو گیا۔ وینعقد بایجاب من احدهما وقبول من الآخر الخ وشرط سماع کل واحد من العاقدین وشرط حضور شاهدین الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۶۱ ج۱ و ص۳۷۳ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کے بیان کرنے کے نکاح کرنا جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی صورت میں کہ وہ عورت اور اس کے والدین اس کے شوہر سابق کا طلاق دینا بیان کرتے ہیں اور شوہر کا کہیں پتہ نہیں ہے تاکہ اس سے اس کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے تو اس حالت میں فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کر لینا اس کے اعتبار پر درست ہے، دیگر گاؤں والوں کو اس میں کچھ تعارض اور ان کار نہ کرنا چاہئے[1]۔ فقط۔

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا، نکاح ہوا یا نہیں

سوال (۲۹۱) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد پانچ یا چار ماہ کے ایک لڑکی تولد ہوئی مگر وہ لڑکی نو مہینہ سے کم نہ تھی اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں۔ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں، وہ شخص کہتا ہے کہ یہ نطفہ میرا ہے مگر معلوم ہوا وہ عورت پردہ نشین نہ تھی اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے۔

الجواب:۔ نکاح اس شخص کا عورت مذکورہ سے صحیح ہو گیا اور اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور نسب اس لڑکی کا اس سے شرعاً ثابت نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کہ حاملہ عن الزنا سے نکاح صحیح ہے) پھر اگر وہ حمل اسی ناکح کا ہے تو اس کو بعد نکاح کے وطی درست ہے اور اگر حمل کسی دوسرے شخص کا ہے تو شوہر کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے مثلاً یسقی ماءہ زرع غیرہ[2]۔ درمختار۔ پس اگر وہ شخص مقر ہے زنا کرنے کا ساتھ اس عورت کے

---

[1] لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان یتزوجنی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۲۴۲ ج۲) ظفیر [2] صح نکاح حبلی من زنا الخ وحرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع لئلا یسقی ماءہ زرع غیرہ الخ ویکرہ تنکیحھا الزانی حل لہ وطؤھا انعقادا والولد لہ (درمختار) ای ان جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر فلو لاقل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منہ الا ان یقول ھذا ولدی ولا یقولون من الزنا الخ (درالمختار فصل المحرمات ص۲۰۱ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح سے پہلے تو حسب اقرار وہ خود فاسق ہے۔ اس حالت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے لیکن اگر اس گناہ سے توبہ کرلے گا تو یہ کراہت مرتفع ہو جاوے گی۔ فقط

غیر مدخولہ نابالغہ کو طلاق دینے کے بعد پھر اس سے شادی کرنا کیسا ہے

سوال (۲۹۲) مسمی موجہ ذات بھٹیارہ نے اپنی عورت نابالغہ غیر مدخولہ کو طلاق دیدی ہے، اب عورت بالغہ ہوگئی ہے اور پھر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے آیا بغیر حلالہ کے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں، طلاقنامہ میں رجعی بائن مغلظہ کا کوئی بیان نہیں ہے۔

الجواب:- غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرق طہر سے دیجاویں تو غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اس صورت میں اس سے بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح کرسکتا ہے اور اگر ایک طلاق دی ہو تو بدرجہ اولیٰ شوہر اول اس سے بلاحلالہ کے نکاح کرسکتا ہے[1]۔ فقط۔

بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۲۹۳) زید نے ایک پانچ سال کی بیوہ کا نکاح ایک شخص سے پڑھایا، مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ بیوہ حاملہ ہے۔ آیا نکاح درست ہے یا نہیں اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ تو نہیں۔

الجواب:- نکاح درست ہوگیا، مگر جب حمل تارکے کا نہ ہو تو اس کو تا وضع حمل مجامعت کرنا حرام ہے اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ نہیں[2]۔

---

[1] قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان قرن بوصف اختبارا او جمل بعطف او غيره كانت بالاولى لا الى عدة ولن لم يقع الثانية الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ص ۶۲۲ ج ۲) نظير ۲ ديكھو مباينته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالاجماع ومنع غيره فيها لاشتباه النسب (ايضا باب الرجعة ملخص في العقد على المبانة ص ۶۳۸ ج ۲) نظير ۳ اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا الخ وكذا لو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي فلا باس ان يتزوجها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۶۳۵ ج ۲) وصح نكاح حبلى من زنا الا وطؤها حتى تضع الخ ولو تزوجها الزاني حل له وطؤها ايضا فعل في المحرمات ص ۲۰۱ نظير

[2]

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوہ بھاوج سے نکاح درست ہے

سوال (۲۹۴) ایک شخص نے اپنی بھاوج بیوہ سے جو اس کی سمدھن بھی ہوتی ہے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس عورت سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس مرد کا نکاح مسماۃ مذکورہ سے جائز ہے، کیونکہ وہ ذٰلِکُمْ[1] تکم ما وراء ذٰلِکُمْ میں داخل ہے۔ فقط

ایک بیوی کے رہتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے

سوال (۲۹۵) کلن کی ایک بیوی ہے اور وہ اکثر پردیس میں ٹھیکہ کا کام کرتا ہے، اسی وجہ سے وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے جس کو سفر میں ساتھ رکھے، اور وہ دونوں زوجہ کا خرچ اٹھا سکتا ہے تو نکاح ثانی کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ جب کہ حقوق شرعیہ ہر دو زوجہ کے کلن ادا کرے تو دوسرا نکاح بلا تردد کر سکتا ہے، بلکہ اچھا ہے کہ اس کو سفر میں تکلیف نہ ہو[2]۔ فقط

اس کہنے سے چھوڑ دیا اور وہ طلاق میں ہے طلاق ہوگئی اور اسکے بعد نکاح درست ہے

سوال (۲۹۶) زید نے اپنی زوجہ منکوحہ کی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے، اس کہنے سے ڈیڑھ دو سال بعد منکوحہ زید نے بکر سے نکاح کر لیا۔ بعد میں طلاق تحریری بھی دیدی۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی تو عدت کب سے شمار ہوگی اور بکر سے جو نکاح ہوا صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ زید کا یہ کہنا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے موجب وقوع طلاق ہے

---

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔ ۲۴ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع

[2] فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (سورۃ النساء) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شرعاً اس سے طلاق بائنہ منکوحہ زید پر واقع ہوگئی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی عدت کے بعد جو نکاح بکر سے ہوا صحیح ہوا[1]۔ فقط

نکاح کے پانچ ماہ چھ دن بعد عورت کو بچہ ہوا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۷) ایک عورت کا نکاح ہوا اور نکاح سے .... پانچ ماہ چھ دن بعد اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ نکاح اس صورت میں قائم رہا یا ٹوٹ گیا اور مرد کو وطی درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح ہوگیا حاملہ عن الزنا کا نکاح صحیح ہوگیا ہے۔ اور اب کہ وضع حمل ہوگیا ہے شوہر کو وطی درست ہے۔ اگرچہ نکاح غیر زانی سے ہو[2]۔ فقط۔

بھانجہ اور بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۹۸) بنت بھانجہ بھتیجہ جو کہ ماموں اور چچا کی محرمات شرعیہ سے نہیں مثلاً بھانجہ اور بھتیجہ نے ماموں اور چچا کی غیر محرمات میں نکاح کیا ہے تو اس بھانجہ و بھتیجے کی بنت جو غیر محارم سے متولد ہے ماموں اور چچا کو نکاح میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- چچا زاد بھائی کی دختر یا دختر دختر سے نکاح درست ہے، اسی طرح ماموں زاد بھائی کی دختر اور دختر دختر سے بھی نکاح درست ہے۔ غرض یہ ہے کہ

---

[1] سرحتك وفارقتك وخليتك والشافعي من الصرائح لورودها في القرآن للطلاق فكنا المعتبر تعارفهما في العرف العام في الطلاق واستعمالهما شرعا عاما اهـ وهما في البحر الرائق كتاب الطلاق باب الكنايات ص۵۲۵ ج۳ ، ظفير

[2] وحل تزوج الحبلى من الزنا ولا يجوز تزوج الحبلى من غير الزاني اما الاول فلو تزوجها لا يطؤها حتى تضع حملها لان الزرع لغيره فان قيل لم لم يجز له الوطء قبل الوضع مع انه لا يسقي ماءه زرع غيره قلنا لان الرحم ينجس بالحبل فكيف يكون سقي زرع غيره قلنا شعره ينبت من ماء الغير كذا في المعراج وحكمه الديانة على ما ذكرناه اما الوطء كما في النهاية اهـ البحر الرائق فصل في المحرمات ص۱۱۳ ج۳ ، ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

حقیقی بھائی وبہن کی اولاد سے تو نکاح جائز نہیں ہے وان سفلوا اور ابناء العم و ابناء الاخوال کی اولاد سے یا اولادِ اولاد سے نکاح درست ہے۔ لقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[1] الآیہ۔ فقط

زید کی لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے پوتے سے درست ہے یا نہیں

سوال (۲۹۹) زید، عمر، بکر تینوں قرابت دار ہیں۔ زید وعمر دونوں کے آباء حقیقی بھائی تھے۔ زید کی شادی عمر کی ہمشیرہ حقیقی سے ہوئی اور بکر زید کے حقیقی بھائی کا حقیقی لڑکا ہے۔ بکر کی شادی عمر کی لڑکی سے ہوئی عمر کی ہمشیرہ کے بطن سے ایک لڑکی ہے یعنی بنت زید اور عمر کی لڑکی کے بطن سے لڑکا ہے یعنی ابن بکر۔ ابن بکر اور بنت زید کا باہم نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ابن بکر اور بنت زید کا صورت مذکورہ میں باہم نکاح درست ہے[2]۔ (وتحل بنات العمات والاعمام الخ فتح القدیر ص۱۱۷ ج۳)

شوہر کے مرنے کے بعد حاملہ کا نکاح وضع حمل کے بعد درست ہے

سوال (۳۰۰) ایک نوجوان لڑکی اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہوگئی اب اس عورت کا خاوند اول فوت ہوگیا اور وہ عورت سات آٹھ ماہ سے زنا سے حاملہ ہے، بعد وضع حمل اگر دونوں زانی توبہ کریں تو نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر عورت مذکورہ خاوند سابق کے فوت ہونے سے پہلے ہی حاملہ تھی اور بعد فوت ہونے اس شوہر کے وضع حمل ہوا تو بموجب اس آیۃ کریمہ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[3] بعد وضع حمل عدت اس کی ختم

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال فتح القدیر نظیر [2] وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء - ۴) [3] سورۃ الطلاق - ۱ -

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگئی، لہذا نکاح کرنا اس کو صحیح ہوا[1]۔ اور اگر وہ عورت بعد فوت ہونے شوہر سابق کے حاملہ ہوئی اور حمل اس کا زنا سے ہونا متفق ہوا تو پھر قبل وضع حمل بھی اس کا نکاح صحیح ہو سکتا تھا اور بعد وضع حمل تو صحت نکاح میں کچھ شبہ ہی نہیں ہے جیسا کہ در مختار وغیرہ میں ہے :۔ وصح نکاح حبلی من زنا[2] اور صحیح ہے نکاح حاملہ عن الزنا کا۔ فقط

عورت کے باپ اور عورت کے بیان پر اعتماد کر کے نکاح کرنا درست ہے

سوال (۳۰۱) ایک عورت حاملہ اور اس کا حقیقی باپ دونوں مراد آباد سے چل کر شہر پھلور میں آئے اور یہ بیان کیا کہ عورت کے خاوند نے عورت کو طلاق دیدی۔ اب ہم کسی دیندار آدمی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، اس صورت میں محض عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں موافق بیان عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل نکاح اس کا شرعاً صحیح ہے۔ کذا فی الدر المختار والشامی[3]۔ فقط

اپنی لڑکی کا دوسرے لڑکے سے اور اسی دوسرے لڑکے کا اپنی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۰۲) بہت سے غریب آدمی ایسا کرتے ہیں کہ اپنی دختر دوسرے کے لڑکے کو دیدیتے ہیں اور اس کی دختر اپنے لڑکے کیلئے لیتے لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اگر مہر علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مقرر کیا جاوے تو کچھ حرج اس میں نہیں[4]۔

---

[1] وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها الخ ولو کان زوجها المیت صغیرا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۱ ج۲) ظفیر [2] ایضاً فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲) ظفیر [3] ولکن الوقائع منکوحة رجل الآخر طلقنی زوجی وانقضت عدتی جاز تصدیقها اذا وقع فی قلبه صدقها کانت امرأته او لا (رد المحتار باب الرجعة ص۴۷۰ ج۲) ظفیر [4] ویجب مهر المثل فی الشغار بالدخول وهو منهی عنه لخلوه عن المهر وادخلنا فیه مهر المثل (باقی حاشیہ برصفحہ ۲۱۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

حقیقی چچی سے نکاح کب درست ہے

سوال (۳۰۳) اپنی حقیقی چچی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو کب۔

الجواب:۔ بعد انتقال چچا کے جب چچی کی عدت دس دن چار ماہ گزر جاویں اس وقت اس کا نکاح چچی کے ساتھ درست ہے[۱]۔ فقط۔

کوئی اپنی بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے وہ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کر دے یہ کیسا ہے

سوال (۳۰۴) زید نے اپنی بہن کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ بکر اپنی بہن کا نکاح زید سے کر دے۔ یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر مہر ہر ایک کا علیحدہ مقرر ہو تو نکاح دونوں کا صحیح ہے اور یہ شغار نہیں ہے جو منہی عنہ ہے کیونکہ شغار میں مہر علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کا اپنی بہن وغیرہ سے نکاح کر دینا ہی مہر ہے پہلے نکاح کا اور برعکس۔ اور حنفیہ نکاح شغار میں بھی نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور مہر مثل واجب فرماتے ہیں کما فی الدر المختار ووجب مہر المثل فی الشغار وھو ان یزوجہ بنتہ علی ان یزوجہ الآخر بنتہ او اختہ مثلاً معاوضتہ بالعقدین وھو منھی عنہ لخلوہ عن المہر فاوجبنا فیہ مہر المثل فلم یبق شغاراً[۲] الخ فقط۔

نکاح کے بعد فساد کے خوف سے تجدید نکاح کرنا کیسا ہے...

سوال (۳۰۵) کسی شخص نے ایک عورت بالغہ سے نکاح کیا، لیکن اس شخص کے عزیز و اقارب جب آئے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۲۰۹) فلم یبق شغارا (در مختار) قولہ فی الشغار الخ ای علی ان یکون بضع کل صداقا عن الآخر وھذا التفسیر لابد منہ فی مسمی الشغار حتی لو لم یقل ذالک ولا معناہ بل قال زوجتک بنتی علی ان تزوجنی بنتک فقبل الخ لم یکن شغارا بل نکاحا صحیحا اتفاقا (رد المحتار باب المہر ص۴۵۶ ج۲ مطلب نکاح الشغار) ظفیر لہ اما منکوحۃ الغیر وھو معتدتہ الخ فلم یقل احد بجواز نکاحہ اصلا (رد المحتار باب المہر ص۴۸۲ ج۲) ظفیر۔

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر مطلب نکاح الشغار ص۴۵۶ ج۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اس دفع شر و فساد کے لئے کہ یہ ناراض ہوں گے کہ ہماری عدم موجودگی میں کیوں نکاح ہوا۔ تجدید نکاح کر لی، اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

الجواب:۔ اگر وہ ناکح کفو اس عورت کا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور بخوف فساد اگر اولیاء کے سامنے پھر تجدید نکاح کر لی گئی، اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور نکاح سابق صحیح ہے[1]۔ فقط۔

شوہر اپنے لڑکے کی شادی اپنی بیوی کی لڑکی سے کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۰۶) ایک عورت کے دو نکاح ہوئے پہلے شوہر متوفی سے ایک لڑکی ہے، اب عورت مذکورہ نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے جس کے ایک لڑکا زوجہ اولیٰ سے ہے تو اس لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ان میں باہم نکاح درست ہے[2]۔ فقط

فارغ خطی کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو فارغ خطی دیدی تھی تو اب ہندہ کا نکاح زید سے عدت کے اندر یا بعد عدت کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت فارغ خطی کی درحقیقت خلع ہے اور خلع میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور طلاق بائنہ کا حکم یہ ہے کہ عدت میں اور بعد عدت کے شوہر

---

[1] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی والاصل ان کل من تصرف فی مالہ تصرف فی نفسہ وما لا فلا، وله ای للولی اذا کان عصبۃ الخ الاعتراض فی غیر الکفوء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۳۰۷ ج۲ و ص۳۰۸ ج۲) ظفیر۔

[2] اس لئے کہ ان دونوں میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے ارشاد ربانی ہے:۔ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ ... الخ وایاس ان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہا او ابنہا لانہ لا ما نع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۵ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اول سے نکاح ہو سکتا ہے حلالہ کی ضرورت اس صورت میں نہیں ہے[1]۔ فقط

بھتیجہ کی مطلقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۰۸) بھتیجہ کی بیوی مطلقہ کو بعد عدت کے نکاح درست ہے یا نہ۔[2]

الجواب:- درست ہے (یہ بھی دَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ میں داخل ہے۔ ظفیر)

زمانہ حمل میں بعد عدت نکاح ہوا وہ درست ہے

سوال (۳۰۹) ہندہ نے ایام عدت گزرنے کے قبل زید سے نکاح کر لیا، دو ماہ بعد اس کو معلوم ہوا کہ نکاح درست نہیں ہوا تو مکرر نکاح اس نے زید سے کر لیا مگر دوسرے نکاح کے وقت وہ زید سے حاملہ ہو چکی تھی، دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور اب ہندہ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:- دوسرا نکاح جو بعد عدت ہوا صحیح ہو گیا اور حمل چونکہ زید کا ہے، اس لئے زید کو اس سے حالت حمل میں وطی بھی درست ہے[3]۔ فقط۔

بیوی کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۰) زوجہ کے ساتھ پسر شوہر اول سے ہے اس پسر کی زوجہ بیوہ سے اس شخص کا نکاح درست ہے یا نہیں۔[4]

الجواب:- درست ہے، قال اللہ تعالیٰ داحل لکم ما وراء ذٰلکم الآیۃ۔ فقط

---

[1] واذا کان الطلاق باثنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۳۷۸ ج۲) ظفیر۔

[2] سورۃ النساء - ۴ [3] وھو نکاح حبلیٰ من زنا الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ ولزمہ النفقۃ (درمختار) قولہ والولد لہ ای ان جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر الخ فلو لاقل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لا یثبت النکاح الا ان یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنا خانیہ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲) ظفیر [4] سورۃ النساء - ۴۔ فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا او امرأۃ ابنھا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بدعتی عقیدہ کی عورت کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۱) ایک عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ پیران پیر و دیگر بندگان دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی شخص پکارے ہر جگہ سے دور و نزدیک وہ سب سن لیتے ہیں۔ ایسے عقیدہ سے اگر عورت توبہ کرے تو پہلا نکاح جائز رہا یا مکرر نکاح کرنا چاہئے۔

(۲) اگر خاوند کا بھی یہی عقیدہ ہو تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱) مکرر نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے[۱]۔

(۲) پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ دوسرے مرد سے اس عورت کو نکاح درست نہیں ہے[۲]۔ فقط

فاسق کا نکاح درست ہے

سوال (۳۱۲) جو بڑے مرد یا بچے سونے چاندی اور ریشم کا استعمال کرتے ہوں اور داڑھی کتر واتے ہوں اور مونچھیں بڑھاتے ہوں اور گناہ معلوم ہونے پر توبہ نہ کریں، ایسے لوگوں کا نکاح صحیح رہ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے لوگ فاسق و گناہگار ہیں، ان کو کافر نہ کہا جائے اور نکاح ان کا صحیح ہے[۳]۔ فقط۔

---

[۱] وفی النہر تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اہل القبلۃ وان وقع الزاما فی المباحث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۸ ج۲) بدعتی کی بھی علماء تکفیر نہیں کرتے۔ لہٰذا نکاح درست ہے۔ ظفیر [۲] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب المہر ص۴۸۲ ج۲) ظفیر [۳] حلق الشارب بدعۃ وقیل سنۃ ولا باس بنتف الشیب واخذ اطراف اللحیۃ والسنۃ فیہا القبضۃ الخ ولہذا قال یجرم علی الرجل قطع لحیتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص۳۵۹ ج۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زانی کے لڑکے کی شادی مزنیہ کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۳) ایک شخص ایک عورت سے زنا کرتا ہے زانی کا لڑکا جو زانی کی زوجہ سے ہے اس کا نکاح مزنیہ کی لڑکی سے جو کہ مزنیہ کے اصلی خاوند سے ہے، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زانی کے پسر کا نکاح جو کہ زانی کی زوجۂ اولیٰ سے ہے اس لڑکی کے ساتھ درست ہے جو کہ مزنیہ کے شوہر سے ہے[1]۔ فقط۔

فارغخطی کے بعد نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۱۴) کسی فاحشہ عورت سے ایک آدمی نے نکاح کیا، پھر کسی وجہ سے اس کو فارغخطی دیدی، پھر چار پانچ ماہ کے بعد اس سے دوبارہ نکاح کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ بہ نیت طلاق فارغخطی دیدینے سے اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے اور نکاح بدون حلالہ کے اس سے جائز ہے۔ کما فی الدر المختار باب الخلع ھو ازالۃ الملک النکاح بلفظ الخلع او ما فی معناہ لیدخل لفظ السبادۃ فانہ مسقط[2] الخ وفیہ ایضاً یسقط الخلع الخ والمبارأۃ کل حق لکل واحد منھما علی الآخر الخ وحکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن[3] الخ الغرض دوبارہ نکاح اس عورت کا شوہر اول سے درست ہے۔ فقط

پہلا شوہر اگر مر گیا یا اس نے طلاق دیدی، تب نکاح درست ہوگا

سوال (۳۱۵) زید کی عمر اسی برس کی ہے۔ ہندہ بعد عقد کے پندرہ برس کی عمر میں ڈیپو کے ساتھ دوسرے ملک میں چلی گئی اور وہاں جا کر ایک کافر کے ساتھ اوقات بسر کی، تین چار اولاد پیدا ہوئی

---

[1] وحرم ایضا بالمصاھرۃ اصل مزنیۃ (درمختار) وعلیہ لا صول الزانی وفروعہ اصول المزنی بھا وفروعھا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الخلع ص ۷۶۶ ج ۲) ظفیر [3] ایضاً ص ۷۷۰ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد اس کے ہندہ نے توبہ کی اور ہندہ کی عمر تقریباً ساٹھ برس کی ہے۔ زید نے بایں خیال کہ ضعیفی میں آرام کا باعث ہوگا ہندہ سے شادی کی، آرام کے لئے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ زید کی اولاد کو ناگوار ہے۔

الجواب:- یہ نہ معلوم ہوا کہ ہندہ جو بعد عقد کے دوسرے ملک میں چلی گئی تھی اور وہاں کافر کے پاس رہی اور پھر توبہ کی تو جس مرد سے اول اس کا عقد ہوا تھا، وہ کہاں گیا، اس نے طلاق دی یا نہیں، یا وہ فوت ہوگیا یا زندہ ہے اگر زندہ ہے اور اس نے طلاق بھی نہیں دی تب تو اس عورت کا نکاح کسی مرد سے درست ہی نہیں[1]۔ اور اگر وہ مرگیا یا اس نے طلاق دیدی تھی تو زید کا نکاح کرنا اس سے صحیح ہے، محض آرام کے لئے نکاح کرنا بھی جائز ہے۔ زید کی اولاد کو اس میں کچھ ناگواری نہ چاہیے[2]۔ فقط۔

بلوغ کے بعد اور خلوت سے پہلے کی طلاق واقع ہے اور اس سے بلا عدت نکاح درست ہے

سوال (۳۱۶) زید کا نکاح ہندہ سے ہوا چونکہ زید نابالغ تھا۔ زید کے والد نے ایجاب قبول کیا۔ عرصہ چھ سال کے بعد بھی زید قابل بلوغ نہ ہوا اور کمزور رہا، اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی یعنی وطی نہ ہوئی۔ زید اور ہندہ کے والدین نے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اور طلاق نامہ بھی لکھوا دیا، بعد تحریر طلاقنامہ پانچ چھ یوم بعد ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور قاضی نابالغ جس کو علم نہ تھا گنا ہگار ہوا یا نہیں۔

الجواب:- زید نے اگر طلاق بعد بالغ ہونے کے دی ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ اور اگر خلوت صحیحہ اور وطی نہیں ہوئی تو ہندہ پر عدت واجب نہیں ہوئی

---

[1] اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته فباطل اجماعا فهو منعقد اصلا (رد المحتار باب المهر ص ۲۸۲ ج ۲) فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع (سورۃ النساء رکوع ۴) فتدبر

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد طلاق دینے زید کے فوراً دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح ہے، نکاح خوان وغیرہ کو کچھ گناہ نہیں ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا۔ الآیہ۔ فقط۔

شوہر کا حقیقی چچا جو عورت کا حقیقی خالو ہے۔ مگر خالہ مرچکی ہے کیا طلاق کے بعد اس سے نکاح درست ہے

سوال (۳۱۷) محمد بخش مساۃ بھوری کا حقیقی خالو ہے اور مساۃ بھوری کے خاوند کا نام شادی ہے۔ شادی مذکور کا محمد بخش چچا حقیقی ہے۔ اگر شادی مساۃ بھوری کو طلاق دے اور مساۃ بھوری محمد بخش سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں جبکہ مساۃ بھوری کی خالہ حقیقی فوت ہوگئی ہے اور کچھ اولاد نہیں ہے۔

الجواب:۔ محمد بخش کا نکاح اس صورت میں اپنی بیوی متوفیہ کی بھانجی مساۃ بھوری سے درست ہے اور بھتیجہ کی مطلقہ سے بھی بعد عدت کے نکاح درست ہے۔ پس محمد بخش کا نکاح مساۃ بھوری سے اس صورت میں دو وجہ سے صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ۔ الآیۃ فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد بیوی کی بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۱۸) ہندہ زید کے عقد میں تھی وہ فوت ہوئی۔ اب بعد وفات ہندہ کے زید کو اس کی حقیقی بھانجی سے عقد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ہندہ کے مرنے کے بعد زید ہندہ کی بھانجی سے نکاح کرسکتا ہے۔ فقط

نکاح کے بعد معلوم ہو کہ لڑکی بالکرہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۹) بعض لڑکیاں اپنی

۱؎ بقرہ — ۲۳۲۔

۲؎ سورۃ النساء ۔ ۴۔ ۳؎ اس نے جرح کی صورت پیدا نہیں ہوئی جو ناجائز ہے (لا یجمع بین المرأۃ وعمتھا او خالتھا: وابنۃ اخیھا او ابنۃ اختھا (ہدایہ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷۶) ملخصاً

Maktaba Tul Ishaat.com

اپنی سوء اعمالی سے اپنی اور اپنے اہل خاندان کی روسیاہی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور ماں باپ کو اس کا علم ہوتا ہے تو اس کو پوشیدہ رکھ کر لڑکی کی شادی بھاری دین مہر پر کسی جگہ کر دیتے ہیں۔ خاوند کو جب اپنی بیوی کی بداعمالی کا علم ہوتا ہے مثلاً بیوی کی ناجائز خط وکتابت ماقبل نکاح کی اس کے ہاتھ آجاتی ہے۔ چونکہ اسنے اپنی بیوی کو باکرہ بھی نہیں پایا تھا اس لئے شبہ قوی اور بیچارہ مرد عجب مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نہ تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو اپنے نکاح میں رکھے اور نہ اتنی استطاعت ہے کہ مہر ادا کر سکے۔ ایسا نکاح جو صریح دھوکہ ہے۔ جائز ہوا یا نہیں۔ کیونکہ نا کہ تو لڑکی کو باکرہ سمجھ کر نکاح پر راضی ہوا۔ اور وہاں معاملہ اس کے خلاف ہے

الجواب: — نکاح اس صورت میں منعقد ہو جاتا ہے اور مہر جو کچھ مقرر کیا گیا وہ کل لازم ہو جاتا ہے۔ درمختار میں ہے ولو شرط البکارۃ فوجدھا ثیبا لزمہ الکل[1] ہ۔ فقط۔

سوال (۳۲۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ دو تین سال بعد شوہر اور اولیاء عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے

زوجہ میں اختلاف ہو گیا اور اولیاء زوجہ نے زوجہ کو شوہر کے گھر جانے سے روک دیا اور زید نے حاکم وقت مسلمان سے محاکمہ کیا۔ اولیاء زوجہ نے نکاح سے انکار کیا۔ بغرض شہادت عقد شوہر نے چند گواہ قائم کئے اور زوجہ کے اولیاء نے گواہوں کو رشوت دیکر زید سے منحرف اور دروغ شہادت پر آمادہ کیا چنانچہ گواہوں نے شہادت کے وقت کسی نے کہا رات کو، کسی نے دن کو کسی نے رمضان میں اور کسی نے غیر رمضان میں نکاح ہونا بیان کیا مگر نفس نکاح کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ حاکم وقت نے گواہوں کو جھوٹا سمجھ کر مقدمہ کو خارج

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۲۷۶ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کر دیا۔ اس صورت میں نکاح ثابت ہوا یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار وکذا تجب مطابقۃ الشہادتین لفظاً ومعناً الخ بطریق الوضع الخ ولو شہد احدھما بالنکاح والآخر بالتزویج قبلت لاتحاد معناھما الخ وفی الشامی، قولہ بطریق الوضع ای بمعناہ المطابقی وھذا جعلہ الزیلعی تفسیر النہر انفقۃ فی اللفظ حیث قال والمراد بالاتفاق فی اللفظ تطابق اللفظین علی افادۃ المعنی بطریق الوضع لا بطریق التضمن الخ[1] شامی ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ وایضاً فی الدر المختار وشرط حضور شاھدین الی ان قال ولو فاسقین الخ قولہ ولو فاسقین اعلم ان النکاح لہ حکمان حکم الانعقاد وحکم الاظہار فالاول ما ذکرہ والثانی انما یکون عند الجاحد فلا یقبل فی الاطہار والاشہادۃ من تقبل شہادتہ فی سائر الاحکام الخ[2] شامی ص ۳۰۳ ج ۲ عبارت اولیٰ سے معلوم ہوا کہ اختلاف شہود کی صورت میں شہادت معتبر نہیں ہے اور عورت کے انکار کی حالت میں ایسی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور روایات ثانیہ سے معلوم ہوا کہ شہود فساق اور غیر مقبول والشہادۃ کے حاضر ہونے سے اور ایجاب وقبول سننے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ لیکن بصورت تجاحد ایسے گواہوں سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ الحاصل یہ صورت فسخ نکاح کی نہیں ہے جو یہ کہا جائے کہ حاکم غیر مسلم کے حکم سے نکاح فسخ نہ ہوگا بلکہ اس حالت میں جب کہ عورت نکاح سے منکر ہے اور شوہر کے گواہوں میں اختلاف لفظی ومعنوی ہے نکاح ثابت ہی نہ ہوگا اور چونکہ فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کما فی الدر المختار والشامی والمرأۃ کالقاضی لہٰذا عورت جب کہ نکاح ثابت نہ ہو اس مرد سے علیحدہ رہے گی اور منکوحہ اس کی نہ ہوگی

---

[1] درمختار کتاب الشہادات - باب الاختلاف فی الشہادۃ ص ۵۵۲ ج ۲ وص ۵۴۲ ج ۲ تغیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہاں اگر عورت مقر ہے نکاح کی تو نکاح ثابت ہے۔ گواہوں کی اول تو ضرورت ہی نہیں اور اگر گواہوں نے اختلاف کیا تو ان کے اختلاف سے نکاح ثابت بتصادق الزوجین باطل نہ ہوگا اور ان کی گواہی پر کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔ فقط

جبراً نکاح ہوا مگر دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت کی رضا سے ہوا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۲۱) ہندہ بیوہ کا نکاح جبراً زید سے کیا گیا۔ اب ہندہ کہتی ہے کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا میری رضا نہ تھی اور نہ ہے اور شوہر کی جانب سے چند شاہد بنا دئی جو کہ شوہر کے قرابت دار ہیں شہادت دیتے ہیں کہ نکاح منکوحہ کی رضا سے ہوا۔ نیز چند گواہ عورت کی جانب سے اس کے عدم رضا پر شہادت دیتے ہیں اور عورت بدستور واویلا کرتی ہے، بعد نکاح مدخولہ نہیں ہوئی نکاح ثابت ہوگیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دو گواہ معتبر سے شوہر رضامندی عورت کی ثابت کردیگا تو نکاح صحیح ثابت ہوجاوے گا، عورت کا اظہار نارضامندی معتبر نہ ہوگا اور اس کے گواہ دوبارہ عدم رضا مسموع نہ ہوں گے[1]۔ فقط۔

بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی درست ہے

سوال (۳۲۲۱) محمود زید کا لڑکا ہے اور محمود کی شادی بسم اللہ کے ساتھ ہوئی، بسم اللہ کی بڑی بہن حقیقی زینب ہے وہ چاہتی ہے کہ اپنا نکاح محمود کے والد زید کے ساتھ کرے یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح زید کا مسماۃ زینب سے جو حقیقی بہن اس کے بیٹے کی

---

[1] قال الزوج للبکر البالغة بلغك النكاح فسكت وقالت رددت النكاح ولا بينة لهما على ذالك ولم دخل بها طوعا فى الاصح فالقول قولها الخ وتقبل بينته على سكوتها الخ وبرهنا فبينتها اولى ..... الا ان يبرهن على رضاها او اجازتها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولى ص۴۱۶ ج۲) تلخيص۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ کی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[1] الآیۃ فقط

ایک ناجائز شرط کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۲۳) ایک عورت ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کرنا چاہتی ہے کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی اور اس وقت اپنا روپیہ وغیرہ وصول کر لوں گی۔ اس صورت میں نکاح اس عورت سے۔۔۔ کیا جاوے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح کرنا اس عورت سے جائز ہے نکاح کر لینا چاہئے بعد نکاح کے جس طرح ہو اس کے روپے کے وصول کرنے کا انتظام کیا جاوے اور پردہ شرعی کرانا چاہئے۔ عورت کی اس شرط پر کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی عمل نہ کیا جاوے۔ بعد نکاح کے وہ عورت شوہر کی محکوم ہو جاوے گی، اس کا کچھ اختیار نہ ہوگا[2]۔ فقط

خالہ زاد بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں اور حرمت رضاعت کی عمر

سوال (۳۲۴) زید اپنی خالہ زاد بھانجی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں۔ خالہ زاد بھانجی نے جب کہ نسبی بہن زید کی شیر خوار تھی اس کی ساتھ ایک دو دفعہ زید کی ماں کی چھاتی سے دودھ پیا تھا۔ اس وقت بھانجی کی عمر تخمیناً دو سال چھ ماہ سے زائد تھی ایسی صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح زید کا اس کی خالہ زاد بھانجی سے صحیح ہے، کیونکہ خالہ زاد بہن سے بھی شرعاً نکاح درست ہے، لہٰذا خالہ زاد بہن کی دختر سے

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - فلا تحرم بنت زوجۃ الابن (البحر الرائق فی المحرمات ص۱۰۱ ج۳) جب لڑکے کی بیوی کی لڑکی حرام نہیں ہے تو اس کی بہن تو بدرجۂ اولیٰ حرام نہ ہوگی۔ ظفیر

[2] ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص۳۰۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی نکاح جائز ہے، کیونکہ وہ محرمات میں مذکور نہیں ہے[1]۔ اور دودھ پینا بعد مدت رضاعت کے جو کہ دو برس یا اڑھائی برس ہے (علی اختلاف القولین) حرمت رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ کما فی الدر المختار دیثبت التحریم فی المدۃ[2]۔ الخ فقط

سوال (۳۲۵) ایک کنواری جوان لڑکی کے اندام نہانی میں پھوڑا نکل آیا ہو اور اس کے ولی نے نامحرم مرد سے نشتر لگوایا ہو تو اس لڑکی کی بے حرمتی ہوئی یا نہیں، اور وہ لڑکی کسی نامحرم کے نکاح میں جائز ہو سکتی ہے یا نہیں، آیا صرف نشتر لگانے والے پر یا اور نامحرم پر۔

اندام نہانی میں ایک پھوڑا تھا جس نے نشتر لگایا اس سے اس کا نکاح جائز ہوا اور دوسرے بھی

الجواب:۔ بضرورت ایسا جائز ہے اور اس میں شرعاً کچھ بے حرمتی نہیں ہے کیونکہ طبیب کا دیکھنا ایسے موقع کو بضرورت علماء فقہاء نے جائز لکھا ہے[3]۔ پس نکاح ہر ایک سے ہو سکتا ہے نشتر لگانے والا ہو یا کوئی غیر۔ فقط

سوال (۳۲۶) ایک لڑکی بالغہ شوہر کے طلاق کے بعد والا نکاح درست ہے پہلا نہیں

---

[1] وخالۃ خالۃ ابیہ فحلال کبنت عمہ وعمتہ وخالہ وخالتہ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۲ ج۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۵ ج۲) ظفیر [3] وکذا امرید نکاحہا وشراءہا ومداواتہا ینظر الطبیب الی موضع مرضہا بقدر الضرورۃ اذ الضرورۃ تتقدر بقدرہا الخ وینبغی ان یعلم امرأۃ تداویہا (درمختار) قولہ ینبغی قال فی الجوہرۃ اذا کان المرض فی سائر بدنہا غیر الفرج یجوز النظر الیہ عند الداء لانہ موضع ضرورۃ وان کان فی موضع الفرج فینبغی ان یعلم امرأۃ تداویہا فان لم توجد خافوا علیہا ان تہلک او یصیبہا وجع لا تحتملہ یستر منہا کل شیء الا موضع العلۃ ثم یداویہا الرجل ویغض بصرہ ما استطاع الا عن موضع الجرح (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر واللمس ص۳۲۵ ج۵ و ص۳۲۱ ج۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کی عمر سترہ سال کی ہے اس کے چچا حقیقی نے اپنے لڑکے سے جس کی عمر گیارہ بارہ سال کی ہے نکاح کر دیا لیکن عورت دو دن میں باہم ناسازش رہی، بعدہ شوہر کے والد نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو بوجہ بدچلنی کے طلاق دیدی اور کچھ روپیہ لے کر دوسری زیارت میں چھوڑ آیا انھوں نے عدت میں نکاح کر لیا وہاں سے عورت کا بھائی اس کو لے آیا اور عورت نے یہاں آکر خاوند سابق کے گھر جانا منظور کر لیا۔ لیکن خاوند سابق نے آباد کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ میں طلاق دے چکا ہوں۔ پھر عورت کے بھائی نے عورت کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ عورت کی رضامندی سے یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب :- باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی[1] لہذا وہ طلاق اور نکاح جو اس کے بعد کیا گیا ناجائز اور باطل ہے۔ البتہ شوہر سابق نے خود جب یہ کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں اس وقت طلاق واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور یہ نکاح جو تیسرے شخص سے ہوا۔ اگر عدت کے بعد ہوا تو صحیح اور درست ہوا اور عدت بھی اس وقت لازم ہے کہ وہ عورت مدخولہ ہو ورنہ عدت اس پر نہیں کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا الآیۃ[2]۔ فقط

نابالغہ لڑکی کا نکاح موقوف ہے

سوال (۳۲۷) زینب نے بلا اجازت باپ کے زید کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور زینب کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی عمر تھا جس کی عمر تخمیناً چھ سال ہو گی۔ زید کے بھائی بکر نے اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا

---

[1] ولا یقع طلاق الصبی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۵ ج ۲ ظفر

[2] سورۃ الاحزاب ۴۹ ۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

جبکہ عمر کا والد موجود نہ تھا، دس روز کی مسافت پر تھا، بغیر اس کی اجازت کے کیا گیا۔ عمر کی جانب سے خالد نے قبول کیا جو کہ عمر کا رشتہ دار نہیں بلکہ اجنبی شخص ہے۔ دس گیارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب نکاح عمر کا فاطمہ کے ساتھ ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کل تصرف صدر منه وله مجیز حال وقفه انعقد موقوفاً[1] اور علامہ شامی مجیز کے بیان میں لکھتے ہیں من مالك اودنی کاب وحد ووصی وقاض[2] پس اس سے ثابت ہوا کہ صورت مسئولہ میں جب کہ عمر کا والد مجیز وقت عقد موجود نہیں ہے تو یہ تصرف فضولی کا اس کی اجازت پر موقوف رہے گا باطل نہ ہوگا۔ اور جب عمر قبل اجازت اپنے والد کے بالغ ہوگیا تو اب عقد اس کی اجازت پر موقوف رہے گا جیسا کہ اس جزئیہ سے مستنبط ہوتا ہے ای تصرف تصرف ناب جوز علیه لو فعله ولیه فی صغره کبیع وشراء وتزوج وتزویج امته وکتابة قنه ونحوه فاذا فعله الصبی بنفسه یتوقف علی اجازة ولیه ما دام صبیاً لو بلغ قبل اجازة ولیه فاجازه بنفسه جاز ولو مجیزا بنفس البلوغ بلا اجازة[3]۔ ردالمحتار جلد رابع صـ ۱۵۲ الغرض یہ نکاح موقوف ہے جب تک مجیز کی طرف سے اجازت یا انکار نہ ہوجاوے موقوف رہے گا۔ فقط۔

سوال (۳۲۸) زید کا ایک بیٹا بکر ہے بکر کی ماں کے مرنے کے بعد زید نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ اب بکر اپنی سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب البیوع فصل فی الفضولی ص ۱۸۷ ج ۴ - ظفیر

[2] رد المحتار کتاب وفصل ایضاً صـ ۱۹۷ ج ۴ ظفیر

[3] رد المحتار کتاب البیوع فصل فی الفضولی تحت قولہ بیانہ صبی باع مثلاً ص ۱۸۰ ج ۴ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :۔ بکر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ کی بہن سے صحیح ہے[1]۔ فقط

بیوی کی حقیقی بہن سے زنا کیا اس کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۲۹) رجل زنا باخت زوجتہ هل یجوز نکاح بنتہ بولد الزنیۃ بالادلۃ القاطعۃ۔

الجواب :۔ یجوز نکاح بنت الزانی بابن الزنیۃ کما قال فی ردالمحتار ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا[2] شامی ص۲۷۹ ج۲ مصری۔

اگر بالغ لڑکے نے اپنی بالغہ بیوی کو طلاق دیدی تو پھر اس سے وہ نکاح کر سکتا ہے

سوال (۳۳۰) ایک لڑکے بالغ کا نکاح نابالغہ لڑکی سے ہوگیا تھا۔ اس لڑکے نے اس نابالغہ کو طلاق دیکر دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا تھا۔ اب وہ لڑکی بالغہ ہوگئی، لڑکا اور لڑکی دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں اور اب تک ان کو خلوت کی نوبت نہیں ہوئی، اس صورت میں ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں دوبارہ ان کا نکاح صحیح ہے ھکذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط۔

بیوی کے رہتے ہوئے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۳۱) زید نے دو عورتوں سے عقد کیا دوسری عورت کے عقد کے وقت ایک لڑکی چار سالہ

---

[1] وامابنت زوجۃ ابیہ وابنہ فحلال (درمختار) وکذا بنت ابنہا، ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ ولا ام زوجۃ الاب ولا بنتہا الخ (ردالمحتار فصل المحرمات ص۳۶۳ ج۲) ظفیر

[2] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ ۱۲ سوال وجواب کا حاصل یہ ہے کہ زانی کی لڑکی کا نکاح مزنیہ کے لڑکے سے درست ہے

[3] واذا کان الطلاق باثنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ہدایہ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۳۷۸ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

زید کے نطفہ سے موجود تھی جسے بالغہ ہونے پر بکر اپنے عقد میں لے آیا زید مرض طاعون سے فوت ہوگیا، اب زید کی پہلی بیوی کو بکر اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے۔ نکاح کے پہلے بکر کا رشتہ زید کے ساتھ کسی قسم کا نہ تھا۔ پس اس حالت میں زید کی پہلی بیوی جو بکر کی سوتیلی ساس ہوتی ہے، بکر کے ازدواج میں شرعاً آسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ لڑکی جو بکر کے عقد میں آئی۔ زید کی پہلی زوجہ کے شکم سے نہیں ہے، اور زید کی پہلی زوجہ بکر کی ساس حقیقی نہیں ہے تو نکاح بکر کا اس سے درست ہے۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا الخ درمختار[1]۔ فقط

بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کو دوسری شادی کرنا درست ہے

سوال (۳۳۲) بلا اجازت زوجہ کے شوہر کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کو دوسرا نکاح کرنا بدون اجازت زوجہ اولیٰ کے درست ہے، زوجہ سے اجازت لینے کی شرعاً ضرورت نہیں ہے نکاح ہوجاتا ہے[2]۔ لیکن اگر مصلحت کی وجہ سے کہ ان میں نااتفاقی نہ ہو اس سے اجازت لے کر اور اس کو راضی کرکے دوسرا نکاح کرے تو یہ بہتر ہے۔ فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۳۳) زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھوڑے عرصہ بعد ہندہ فوت ہوگئی اب زید ہندہ کی سوتیلی نانی یعنی ہندہ کے حقیقی نانا کی منکوحہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ - ۱۲ ظفیر۔

[2] قرآن میں ہے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء - ۱) شوہر مختار ہے اس لئے بیوی کی اجازت کی شرعاً ضرورت نہیں، ہاں یہ شرط البتہ ہے کہ وہ عدل ومساوات کی قدرت رکھتا ہو، کیونکہ ارشاد ربانی ہے، فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (النساء - ۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اس صورت میں زید اپنی زوجہ سابقہ ہندہ متوفیہ کے نانا کی منکوحہ بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ کذا فی کتب الفقہ وقد قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیۃ[1]۔ ولیس فیہ الجمع بین المحارم الخ فقط

منگنی کے بعد زنا کیا پھر نکاح کر لیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۳۴) زید کی منگنی عمر کی لڑکی سے ہوئی، زید نے قبل از نکاح اس سے زنا کیا، اس کے چند روز بعد نکاح ہو گیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور قبل نکاح جو زنا ہوا، اس کا کیا کفارہ ہے

الجواب :- وہ نکاح صحیح[2] ہے اور پہلے جو زنا ہوا اس سے توبہ و استغفار کرے یہی اس کا کفارہ[3] ہے۔ فقط

جس بیوہ کا بوسہ لیا اس سے نکاح درست ہے

سوال (۳۳۵) ایک شخص نے ایک عورت بیوہ کا بوسہ لیا اور چھاتی پکڑی، شخص مذکور کا نکاح بیوہ مذکورہ سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس عورت بیوہ سے شخص مذکور کا نکاح شرعاً درست ہے فقط (جب اس عورت سے نکاح جائز ہے جس سے اس نے زنا کیا ہے تو اس سے تو بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا۔ درمختار۔ ظفیر)

جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے

سوال (۳۳۶) عورت بیوہ پندرہ سالہ عمر کا نکاح ایک لڑکے سے ہوا جس کی عمر چھ سال ہے، ایسی حالت میں نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں۔

الجواب :- اگر نابالغ کے ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا

---

[1] سورۃ النساء - ۴ [2] لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۱ ج ۲) ظفیر [3] کیونکہ دار الحرب میں باوجود ثبوت یا اقرار حد نہیں ہوتی لانہ لاحد بالزنا فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت پندرہ سالہ یا اس سے زیادہ عمر کی اپنا نکاح نابالغ لڑکے سے کرے، اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی اجازت دے تو نکاح صحیح ہوجاتا ہے[1]۔ فقط

بالغہ لڑکی کے قول پر اعتماد کرکے اسکی شادی جائز ہے

سوال (۳۳۷) ایک لڑکی جوان العمر ایک ریلوے اسٹیشن کے پاس ملی اور باوجود تلاش کے اور کسی وارث کا پتہ نہیں چلا اور یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس کے نکاح کی فکر ہے اس لئے کہ جوان العمر ہے، آیا اس کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں کہ لڑکی خود بالغہ ہے کیونکہ تحریر سوال کے موافق اب وہ پندرہ برس کی ہوگئی ہے تو موافق اس کے بیان کے کہ اس کا نکاح ابھی نہیں ہوا۔ اگر اس کی رضامندی سے اس کا نکاح کفو میں کردیا جاوے تو بقاعدہ شرعیہ درست ہے[2]۔ فقط۔

بیوی کے طلاق یا موت کے بعد اسکی بہن سے شادی

سوال (۳۳۸) اگر کسی شخص کی زوجہ فوت ہوجائے تو وہ شخص فوت شدہ زوجہ کی ہمشیرہ کے ساتھ فی الحال نکاح کرسکتا ہے یا نہیں، بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ چار ماہ دس یوم تک نکاح نہیں کرسکتا اور درمختار کی اس عبارت سے استدلال کرتے ہیں وھو اضع تربصہ عشر دن کنکاح اختھا الخ یہ استدلال مطلقہ ومتوفیہ دونوں کے حق میں صحیح ہے یا صرف مطلقہ کے حق میں بعض علماء فی الحال نکاح صحیح بتلاتے ہیں۔ کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب:۔ یہ استدلال مطلقہ کے بارے میں صحیح ہے اور متوفیہ کے حق میں نہیں کیونکہ زوجہ متوفیہ کی بہن سے فوراً بعد موت زوجہ متوفیہ نکاح صحیح ہے کما فی ردالمحتار فرع ماتت امرأتہ لہ التزوج باختھا بعد یوم من موتھا

---

[1] وھو ای الاولی شرط صحۃ نکاح مغلوبہ ومجنون (ایضاً باب الولی ص۲۰۷) نظیر

[2] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی (ایضاً باب الولی ص۲۰۷) نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی الخلاصۃ عن الاصل وکذا فی المبسوط لصدر الاسلام والمحیط للسرخسی والبحر والتتارخانیۃ وغیرہ من الکتب المعتمدۃ الخ[1] شامی جلد ۲ ص ۲۸۴

باب المحرمات۔ فقط۔

اسمٰعیل کی شادی اپنے دادا کے بھائی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں جو اسکے چچا کی بیوہ ہے	سوال (۳۳۹۱) سردار خاں کے تین بیٹے وزیر خاں۔ منور خاں۔ دلاور خاں۔ وزیر خاں کا ایک لڑکا واحد خاں، منور خاں کی ایک لڑکی ظہورا، اور ایک لڑکا عظیم اللہ خاں دلاور خاں کی ایک لڑکی صغریٰ، واحد خاں کی شادی ظہورا کے ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک لڑکا اسمٰعیل خاں پیدا ہوا، عظیم اللہ کی شادی صغریٰ کے ساتھ ہوئی، عظیم اللہ خاں فوت ہوگیا۔ اسمٰعیل خاں کی شادی صغریٰ کے ساتھ ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں اسمٰعیل خاں کا نکاح صغریٰ سے شرعاً صحیح ہے عدت گذرنے کے بعد نکاح صغریٰ کا اسمٰعیل خاں کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط

(یحرم علی الانسان فروعہ الخ واصولہ وھم امہاتہ وامہات امہاتہ وابائہ وان علون وفروع ابویہ وان نزلن فتحرم بنات الاخوۃ والاخوات وبنات اولاد الاخوۃ والاخوات وان نزلن وفروع اجدادہ وجداتہ لبطن واحد فلہذا تحرم العمات والخالات وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال فتح القدیر فصل فی المحرمات ص ۱۱۶ ج ۳ ظفیر)

عدت میں شادی کردی پھر علیحدگی ہوگئی اب عدت بعد نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں	سوال (۳۴۰۴) ایک عورت بیوہ نے عدت وفات کے اندر نکاح ثانی کرلیا، بعد اطلاع ان میں تفریق وعلیحدگی کردی گئی۔ اب نزاع اس میں ہے کہ بعض عالم کہتے ہیں کہ ان کا نکاح آپس میں

[1] الدر المختار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد عدت کے جائز ہے، اور قاضی صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارا نکاح اب بعد انقضاء عدت کے بھی ناجائز ہے، ہرگز آپس میں نکاح نہ کرنا، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ حکم قاضی صاحب کا کہ ان میں کبھی نکاح نہ ہوسکیگا غلط ہے، عدت گذرنے کے بعد ان میں پھر نکاح ہوسکتا ہے۔ پس عدت میں نکاح کرنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں، اور عدت گذرنے کے بعد پھر نکاح کرلیویں، اس میں شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے[1]۔ فقط۔

جبراً اجازت دیدے تو بھی نکاح ہوجاتا ہے

سوال (۳۴۱) ایک عورت بیوہ اپنا نکاح زید سے کرنا چاہتی تھی مگر اس کے بھائی اور دادا نے جبراً اس سے اجازت لے کر بکر سے اس کا نکاح کر دیا، بعد کو عورت نے عدالت میں درخواست دیدی کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا، لہٰذا میں اس کے یہاں نہ رہوں گی۔ غرض مقدمہ پنچایت میں آیا اور بکر سے فارغخطی لی گئی اور عورت نے زید سے نکاح کرلیا۔ تو نکاح بکر سے ہوا تھا وہ جائز تھا یا نہ۔

الجواب: - نکاح اس بیوہ کا جو بکر سے ہوا تھا صحیح ہوگیا تھا۔ کیونکہ نکاح اکراہ سے بھی ہوجاتا ہے کما استدل علیہ الفقہاء[2] بقولہ علیہ السلام ثلث جدھن جد وھزلھن جدٌ الحدیث[3]۔ وقد صلی اللہ علیہ وسلم منھا النکاح۔ پھر جب کہ بکر سے فارغخطی لی گئی تو وہ عورت اس کے نکاح سے خارج ہوگئی۔ اب اگر اس کا نکاح زید سے عدت گزرنے کے بعد ہوا ہے تو صحیح ہے اور اگر عدت کے اندر ہوا تو باطل ہے۔ الا ان تکون غیر مدخولۃ۔ فقط

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ردالمحتار ص ۲۸۲ ج ۲) [2] اذ حقیقۃ الرضا غیر معتبرۃ وطئہ فی النکاح لصحتہ مع الاکراہ بالعزل (حنفی) (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۰۲ ج ۲) نظیر [3] حکواہ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۳ نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عمر کا نکاح اس کے بھائی کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں

سوال (۳۴۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید وعمر دونوں حقیقی بھائی ہیں اور ہندہ زید کی منکوحہ ہے، زینب کو اپنے ہمراہ لائی جو خالد کی لڑکی ہے ہندہ کے بطن سے، زید کا بھائی عمر وزینب سے عقد کرنا چاہتا ہے، تو یہ عقد جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ عمر کا نکاح زینب ربیبہ زید سے صحیح ہے۔ کیونکہ زینب صرف زید پر حرام ہے کیونکہ وہ اس کی ربیبہ ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن الخ کما قال تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1] الخ فقط

مزنیہ کے لڑکے سے زانی کی ہمشیرہ کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۴۳) ایک مرد زانی دوسرے شخص کی عورت منکوحہ کے ساتھ زنا کرتا رہا، کیا زانی کی ہمشیرہ اور مزنیہ کے لڑکے کا باہم نکاح ہو سکتا ہے۔

الجواب:۔ زانی کی ہمشیرہ کا نکاح مزنیہ منکوحۃ الغیر کے پسر سے شرعاً جائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[2]۔ فقط

غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی تو اس کا نکاح فوراً درست ہے

سوال (۳۴۴) ایک عورت مسلمان ہوئی حالت کفر میں اس کا نکاح نہیں ہوا۔ مسلمان ہوتے ہی اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس نومسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔ کذا فی الدر المختار[3]۔ فقط۔

خالہ زاد بھانجی سے شادی درست ہے

سوال (۳۴۵) خالہ زاد بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء ۔۴ [2] ایضاً۔

[3] ومن ھاجرت الینا مسلمۃ او تحیل تزوجھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النکاح ج ۲ ص ۳۳۰ زکریا)

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - جائز ہے[1]۔ فقط

سوتیلی ماں کے لڑکے سے لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۴۶) زید کی سوتیلی ماں بیوہ کا جب دوسری جگہ نکاح کرے اور اس سے لڑکا تولد ہو تو زید اس لڑکے سے اپنی دختر کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ نکاح درست ہے[2]۔

ہندہ مسلمان ہوگئی زید نے شادی کر لی مگر ہندہ ہندوانہ طرز پر رہتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۴۷) زید اور ہندہ بیوہ کا ناجائز تعلق ایک عرصہ سے تھا۔ زید نے بوجہ تعشق ہندہ کو جو اہل ہنود سے تھی دو شخصوں کے روبرو مسلمان کر کے انھیں کے سامنے نکاح پڑھ لیا۔ اب ہندہ بوجہ بدنامی اہل برادری اسلام کو پوشیدہ رکھ کر اپنی قدیمی وضع کی پابند ہے آیا ہندہ کا اسلام لانا شرعاً قابل قبول ہے اور ایسا نکاح جائز ہے۔

الجواب: - ہندہ کا اسلام معتبر اور صحیح ہے اور نکاح اس کا زید کے ساتھ بھی جائز ہے۔ فقط (باقی ہندہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا پرانا ہندوانہ طریقہ چھوڑ دے اور اسلام کا طریقہ اختیار کرے۔ ظفیر)

دو سگی بہنوں سے نکاح کیا، ان سے اولاد ہوئی ان اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۴۸) ایک شخص کے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں، ان کی اولاد کا نکاح آپس میں

---

[1] دخل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال (فتح القدیر فصل فی المحرمات ص۱۱۷ ج۳) ظفیر [2] فلا تحرم بنت زوجة الابن الخ ولا بنت زوجة الاب (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۱ ج۳) جب خود اس کے لئے حرام نہیں ہے تو اس کے لڑکے کے لئے بدرجۂ اولیٰ حرام نہ ہوگی بلکہ جائز ہوگی۔ ظفیر

[3] ینعقد النکاح بالایجاب والقبول من حاضرین بالغین او حر وحرتین عاقلین بالغین مسلمین (البحر الرائق کتاب النکاح ص۸۷ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اول میں سے پہلی کا نکاح صحیح ہے اور دوسری بہن کا نکاح جو بعد میں ہوا وہ صحیح نہیں ہوا[1] اور اولاد اس شخص کی جو پہلی عورت سے ہوئی اس کا نسب ثابت ہے اور دوسری عورت سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے۔ اور دونوں کی اولاد کا نکاح حسب شرائط نکاح صحیح ہو جاوے گا[2]۔ فقط

ماموں کی بیوہ حقیقی سے نکاح

سوال (۳۴۹) ہندہ بیوہ بکر کی ایک رشتہ سے یعنی اس کے باپ کی ماموں زاد بہن ہونے کی وجہ سے بھوپی بھی ہے اور حقیقی خالہ بھی اور بکر کی زوجہ متوفیہ کی خالہ بھی ہے۔ آیا بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ بکر کا ماموں جب کہ فوت ہو چکا ہے یا اس نے طلاق دیدی ہے

---

[1] ولا یجمع بین اختین نکاحا ولا بملک یمین وطیا (الہدایہ فصل فی المحرمات ص۲۷۶ ج۲) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق باش (درمختار) اذا تزوجہما فی عقد واحد فان لا یکون صحیحا نظما ولا فیما اذا تزوجہما علی التعاقب وکان نکاح الاولی صحیحا فان نکاح الثانیۃ فی الحالۃ ہذہ باطل قطعا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۰ ج۲) تغیر [2] اگر یہ نکاح کے بعد دیگرے ہوا ہے تب تو جواب وہی ہے جو مفتی غلام نے لکھا لیکن اگر دونوں بہنوں سے ایک ساتھ ہوا ہے تو دونوں کی اولاد کا نسب ثابت ہوگا اور ان کے مابین شادی کسی حال میں درست نہیں ہوگی۔ بلکہ پہلی صورت میں بھی احتیاط کے خلاف ہے وعدۃ المنکوحۃ نکاحا فاسدا فلا عدۃ فی باطل وکذا موتوف قبل الاجازۃ اختیار۔ لکن الصواب ثبوت العدۃ والنسب بحر (درمختار) قولہ نکاحا فاسدا ای المنکوحۃ بغیر شہود ونکاح امرأۃ الغیر بلا علم بانہما متزوجۃ لنکاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد عند الامام خلافا لہما فتح انی قلت ویشکل علیہ ان نکاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد کما علمت مع انہ لم ینقل احد من المسلمین بجوازہ وقدمنا فی باب المہر ان الدخول فی النکاح موجب للعدۃ وثبوت النسب ومثل لہ فی البحر (ردالمحتار باب المہر ص۱۰۳ ج۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

اور عدت گزر گئی تو بکر کا نکاح بصورت مذکورہ ہندہ سے درست ہے بقولہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ (النساء - ۴) فقط۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۵۰) زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا اب زید کا نکاح مرحومہ کی برادر زادی سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب: زوجہ متوفیہ کی برادر زادی سے زید کا نکاح جائز ہے کیونکہ پھوپی اور بھتیجی کا ایک وقت میں نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور جب کہ پھوپی کا انتقال ہوگیا اور وہ زید کے نکاح میں نہ رہی تو اس مرحومہ کی بھتیجی سے زید کا نکاح جائز ہے فقط (ولا یجمع بین المرأۃ وعمتہا۔ ہدایہ باب المحرمات۔ ظفیر)

خلوت سے پہلے طلاق دیدے تو بلا عدت نکاح درست ہے

سوال (۳۵۱) ہندہ نابالغہ نے زید سے بہ ولایت ولی عقد نکاح کیا تھا اور اسی حالت نابالغیت میں چھوڑ کر زید پردیس چلا گیا تھا، جب ہندہ بالغہ ہوئی تو زید کے چھوٹے بھائی حقیقی عمر نے تعلق ناجائز کر لیا۔ اور زید نے وقت نکاح سے اس وقت تک کوئی سروکار رہندہ موصوفہ سے نہیں کیا۔ بہت سمجھانے پر اب طلاق دینے پر مستعد ہے۔ آیا ہندہ بعد طلاق بلا گذارے عدت کے عمرو مذکور سے عقد کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر زید اب ہندہ کو طلاق دیدے اور زید نے ہندہ سے وطی اور خلوت نہ کی تھی تو بلا گذارے عدت کے ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ درست ہے۔ اور اگر زید خلوت کر چکا تھا تو عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے[1]۔ فقط۔

---

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا تعتد ان فرق بانت بالاولی ولا الی عدۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۳ ج ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

چچا کے لڑکے کی شادی بھتیجے کی لڑکی سے درست ہے

سوال (۳۵۲) دو بہنیں ہیں، ایک چچا کے نکاح میں ہے اور دوسری بھتیجے کے نکاح میں۔ ایک بہن کے لڑکی پیدا ہوئی اور دوسری کے لڑکا، ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ ہو سکتا ہے، کما قال اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ۔ الآیۃ۔ فقط[1]

بیہودہ شرائط کے ساتھ جو نکاح کیا جائے، درست ہے یا نہیں

سوال (۳۵۳) اگر کوئی عورت اپنا نکاح کسی کے ساتھ ایسی شرائط کے ساتھ کرے جن میں یہ راز پوشیدہ ہو کہ اس کے متعلقات ناجائز جو کسی ایک کے ساتھ وہ قبل نکاح کے رکھتی ہے بعد نکاح کے بھی رہیں گے اور اس راز کو شوہر سے پوشیدہ رکھ کر فقرات ذیل میں اقرار لکھائے تو اس قسم کا نکاح جس کی بنا اور غرض ایک شخص کو دام تزویر میں پھنسا کر روپیہ یا مال حاصل کرنا مقصود ہو، شرعاً جائز ہوگا یا نہیں اور بعد معلوم ہو جانے اس راز کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:۔ نکاح صحیح ہو گیا[2]، باقی جو دعوے اس نے اس سے دھوکہ دیکر لئے گئے بعد اطلاع کے اس پر کاربند نہ ہو۔ فقط

جبراً جو نکاح ہوا اس کا کیا حکم ہے

سوال (۳۵۴) زید کی دختر کو عمر بہکا کر لے گیا اور کسی دوسرے موضع میں نکاح کرا لیا۔ زید کی فریاد پر اس موضع والوں نے والد عمر پر اور ہمشیرہ بالغہ عمر پر جبراً اور زبردستی کر کے دونوں سے اجازت نکاح لے کر عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید کے فرزند سے کر دیا۔ اس صورت میں نکاح مکروہ درست

---

[1] سورۃ النساء ۴ - ۲۴ ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط وحدہ، یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ۲/۴۰۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے یا نہیں۔

الجواب: فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ نکاح اکراہ کے ساتھ درست ہے خواہ مرد مکرہ ہو یا عورت، اور یہی صحیح ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں نکاح عند الحنفیہ صحیح ہوگیا، کما فی الشامی بل عبارتہم مطلقۃ فی ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقہ وعتقہ مما یصح مع الہزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ الخ شامی[1] ص ۲۷۱ ج ۲ اقول وفی الحدیث ثلاث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث وعدّ صلی اللہ علیہ وسلم فیہن النکاح[2]۔ فقط۔

غائب سے نکاح کیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۵۵) زید نے ہندہ کا نکاح اپنے بیٹے بکر عاقل بالغ غائب سے کر دیا جو کہیں دور دراز ملازم ہے، دو تین ماہ سے خط و تنخواہ بھی نہیں آئی تو کیا نکاح موقوف مذکور قبل رد و قبول قولاً یا فعلاً ہندہ رجوع کر سکتی ہے اگر دوسری جگہ نکاح کرے تو کیا نکاح بات نکاح موقوف کو باطل کر دے گا والملک بات اذا ورد علی الموقوف ابطلہ شامی جلد رابع ص ۱۱۲۶۔ نیز عند العقد زندگی و موت بکر مشکوک تھی نکاح کے بعد بھی ایک ماہ گزر گیا کوئی خبر نہیں تو ایسی صورت میں بکر عند العقد مجیز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ہندہ اپنے ایجاب سے قبل قبول آخر جب تک بکر کے قبول و رد کا علم نہ ہو، رجوع نہیں کر سکتی اور نہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[3]۔ لعدم جریان المسامحۃ فی النکاح بخلاف البیع اور بکر کی موت جب تک محقق نہ ہو یا حسب قاعدہ مفقود حکم اس کی موت کا نہ کیا جاوے اس وقت تک وہ مجیز ہو سکتا ہے۔

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ نظیر [2] مشکوٰۃ باب الطلاق ص ۲۸۴۔

[3] مشکوٰۃ باب الطلاق ص ۲۸۴۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی شوہر کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۵۶) ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کیا اس کے ساتھ پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے، اب وہ شخص مرگیا، اس کا ایک لڑکا ہے، اگر وہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اگر اس مرد کا لڑکا پہلی زوجہ سے یعنی اس عورت بیوہ سے نہیں ہے جس کے بطن سے پہلے شوہر سے وہ دختر ہے تو نکاح ان دونوں میں درست ہے[۱]۔ اور اگر وہ لڑکا اس مرد کا اسی بیوہ کے بطن سے ہے جس کی وہ لڑکی ہے تو ان میں نکاح درست نہیں ہے[۲]۔ فقط

ایک دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۵۷) ایک حافظ نے ایک لونڈی سے نکاح کیا اور اس کا زیور فروخت کرکے حج کو گیا واپس آکر اس کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا۔ اب چند روز بعد پھر اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ دوبارہ نکاح کرنا اس سے جائز ہے[۳]۔ فقط (اگر اس نے تین طلاق نہیں دی تھی۔ ظفیر)

---

[۱] واما بنت زوجة ابیه او ابنه فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲) ظفیر [۲] اس لئے کہ اس صورت میں دونوں حقیقی بھائی بہن ہوئے اور بہن سے نکاح حرام ہے حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم (سورۃ النساء ۴) ظفیر

[۳] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانتة ص ۵۳۸ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ کہا کہ فلاں سے نکاح کردں، تو اپنی بیٹی سے کردں، پھر نکاح کرلیا، درست ہے یا نہیں

سوال (۳۵۹) زید نے عمر کو کہا کہ اگر تو ہندہ کے ساتھ عقد کرے گا تو گویا اپنی بیٹی کے ساتھ عقد کرے گا۔ زید نے اس کو قبول کیا۔ چند روز کے بعد ہندہ سے عقد کرلیا تو عمر پر کیا کفارہ ہوا۔

الجواب: عمر کا یہ قول لغو ہے شرعاً اس کا کچھ اثر حرمت نکاح ہندہ پر نہ ہوگا۔ پس اگر عمر نے ہندہ سے نکاح کرلیا تو نکاح صحیح ہوگیا اور عمر پر کچھ اثر نہیں ہے۔ فقط

تعلیق نکاح بالشرط کا مفہوم

سوال (۳۶۰) فقہاء لکھتے ہیں کہ تعلیق نکاح بالشرط میں شرط لغو ہوتی ہے اور نکاح صحیح، اس کے کیا معنی ہیں۔ زید نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کی کہ ناکح بعد النکاح دوسری شادی یا فلاں کام کرنے پر طلاق۔ کیا اس شرط کی وقوع سے طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر پڑتی ہے تو شرط لغو ہونے کے کیا معنی۔

الجواب: تعلیق نکاح بالشرط کے یہ معنی ہیں کہ نکاح کو کسی شرط پر معلق کرے مثلاً یہ کہ اگر میرا باپ راضی ہو تو میں نے نکاح کردیا، یہ لغو ہے نکاح نہ ہوگا اور اگر شوہر نکاح کے بعد کسی شرط پر طلاق کو معلق کرے تو وہ تعلیق طلاق بالشرط ہے، نہ تعلیق نکاح۔ کما ہو ظاہر فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقہ بالشرط کتزوجتک ان رضی ابی لم ینعقد[1]۔ فقط۔

بھائی کی بالغہ بیوہ سے فوراً نکاح کرے یا عدت ختم ہونے کے بعد

سوال (۳۶۱) زید کا نکاح ایک لڑکی نابالغہ سے ہوا، بیس روز بعد زید فوت ہوگیا۔ زید کا بھائی اس سے فوراً عقد کرسکتا ہے یا عدت گزارنے کی ضرورت ہوگی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۵ ج ۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- عدت موت دس دن چار ماہ گزارنا ضروری ہے، اس کے بعد نکاح ہو سکتا ہے، عدت میں نکاح درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے والعدۃ للموت اربعۃ اشہر الخ وعشر مطلقاً دخلت اولا ولو صغیرۃ[1] الخ فقط

کہا اگر فلاں سے نکاح کروں تو ماں سے کروں کیا اسکے بعد اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۳۶۲) زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن جمیلہ سے ہونے والا ہے مگر کسی وجہ سے زید نے قسم کھائی کہ اگر میں جمیلہ سے نکاح کروں تو گویا اپنی والدہ سے نکاح کروں۔ زید کا نکاح جمیلہ سے ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- اس قسم کی وجہ سے زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن بی بی جمیلہ سے حرام نہیں ہوا بلکہ نکاح مذکور شرعاً جائز ہے۔ فقط۔

مرتد ہونے کے بعد پھر عورت اسلام لائے تو نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۶۳) ایک عورت اسلام ترک کر کے عیسائی ہو گئی اور چند سال بعد پھر اسلام لائی۔ اس عورت کو اپنے شوہر سے نکاح جدید کے واسطے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا بلا طلاق نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب :- اس حالت میں بلا طلاق شوہر اول کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے (مگر اس وقت جب تین حیض گذر جائیں۔ ظفیر)

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدت مطلب فی عدت الموت ص۸۳ ج۲ واما نکاح منکوحۃ الغیر معتدتہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص۸۳۵ ج۲) ظفیر [2] ولو اسلم احدھما ای احد المجوسیین او امرأۃ الکتابی ثم ہ ای فی دار الحرب لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشہر قبل اسلام الآخر ثلاثۃ بشرط الفرقۃ مقامہ لسبب ولیست بعدۃ لدخول غیر المدخول بہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تیس سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ لڑکے سے درست ہے یا نہیں

سوال (۳۶۴) ایک بیوہ تیس سالہ کا نکاح اسکی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ سات سالہ سے کر دیا، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر اس عورت بالغہ کی اجازت و رضامندی سے لڑکے نابالغ کے ولی نے نابالغ کی طرف سے اس نکاح کو قبول کیا تو پھر نکاح صحیح ہو گیا[1]۔ فقط۔ (گو ایسا بے جوڑ موجودہ زمانے میں نکاح مناسب نہیں۔ ظفیر)

بیوی کی بہن سے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۶۵) زید نے کلثوم سے نکاح کیا۔ خلیل اور عمر دو لڑکے پیدا ہوئے، کلثوم کا انتقال ہو گیا۔ پھر زید نے خیر النساء سے نکاح کیا۔ خیر النساء کی ہمشیرہ حقیقی رابعہ سے خلیل کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ خلیل کا نکاح اس صورت میں رابعہ سے درست ہے[2]۔

اجنبیہ کو سگی بیٹی کہنے کے بعد بھی اس سے نکاح کر سکتا ہے؟

سوال (۳۶۶) زید کا ناجائز تعلق ایک عورت سے ہو گیا۔ اس پر زید رسوا ہوا اور خدا سے پختہ وعدہ کیا کہ یہ عورت میری سگی بیٹی کی مانند ہے، اگر میں اس سے عقد کروں تو گویا سگی بیٹی سے کروں۔ چار ماہ ہوئے کہ عورت مذکور کا خاوند فوت ہو گیا تو زید اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] اس لئے کہ اس میں تفاوت کی کوئی قید نہیں ہے، مسلمان مرد عورت ہو اور ایجاب و قبول اور گواہ پائے جائیں۔ ظفیر [2] وامابنت زوجۃ ابیہ او ابنہ فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب فی المحرمات ص۲۸۳ ج۲) جب باپ کی بیوی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے، اس کی بہن سے بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا۔ دوسرا کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی وأحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ۔ ۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ زید اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے شرعاً یہ امر درست ہے، اس عورت پر بعد نکاح کے طلاق واقع نہ ہوگی ۔ فقط

نکاح کے بعد عورت کا انکار

سوال (۳۶۷) ایک عورت کا نکاح ایک شخص کے ساتھ پڑھ دیا گیا، دوسرے روز لوگوں کے بہکانے سے وہ عورت منکر ہو کر کہتی ہے کہ میرا نکاح بلا میری مرضی کے جبراً کیا ہے نکاح صحیح ہے یا نہیں ۔

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ زبردستی و اکراہ سے ایجاب و قبول کرنے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے[1] ۔ فقط ۔

(مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ عورت نے ایجاب یا قبول کیا ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کی مرضی معلوم کئے بغیر کسی نے از روئے ولی یا فضولی نکاح کر دیا اور عورت نے انکار کر دیا تو نکاح نہیں ہوا ۔ تغیر)

کافرہ جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح

سوال (۳۶۸) ایک کافرہ عورت مسلمان ہوئی پہلے سے ناجائز تعلق رکھنے والی تھی اس کا نکاح ایام عدت میں جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب: ۔ اگر اس عورت کا خاوند بحالت کفر موجود نہ تھا تو بعد اسلام کے نکاح اس کا بلا عدۃ کے صحیح ہے[2] ۔ فقط ۔

جس عورت کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے شادی درست ہے یا نہیں

سوال (۳۶۹) رحیم بخش کو کچھ خیال ہے کہ اس نے اپنی منافی بی بی صغریٰ کا ایک مرتبہ بوسہ لیا،

---

[1] ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقہ وعتقہ مما یجب مع الھزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ (ردالمحتار کتاب النکاح ص۳۰۳ ج۲) تغیر ۱۲ [2] واسلم احدھما ثم لم تبن حتی حاضت ثلاثۃ اشھر قبل اسلام الآخر (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار، باب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲) لیکن اگر شوہر تھا ہی نہیں تو اس مدت گذارنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ تغیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ازروئے شہوت کے ہو یا مذاق کے متیقن نہیں احتمال ہے، صغریٰ کہتی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تو رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی دختر سے جائز ہے[1]۔ فقط۔

لڑکی سے روپیہ لے کر نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۳۷۰) ایک شخص نے نکاح کی تجویز کی بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکی چھوٹی ہے، پھر اس لڑکی کے عوض دوسری لڑکی کی تجویز کی، اور لڑکی کے ہمراہ دوسو روپے دیئے۔ یہ صورت جائز ہے یا نہیں، یعنی لڑکی بھی دی اور دوسو روپے بھی۔

الجواب: ۔ اگر دوسری لڑکی کے اولیاء راضی ہیں تو نکاح درست ہے اور دوسو روپے لینا حرام ہیں۔ یہ رشوت ہے اس کو واپس کرنا چاہئے اور پہلی لڑکی کے جو اولیاء ہیں ان کو اس کے نکاح کا اختیار ہے جہاں مرضی ہو نکاح کریں اور جس سے اس کے نکاح کی تجویز ہوئی تھی اور پھر نکاح نہ ہوا تو اس کو اختیار اس لڑکی پر نہیں ہے اور نہ وہ معاوضہ میں دی جاسکتی ہے، یہ جہالت ہے[2]۔ فقط

استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۳۷۱) اپنے استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اس کو ناجائز کہتا ہے۔ زید مصیب ہے یا غلطی۔

الجواب: ۔ استاذ یا پیر متوفی کی بیوہ سے شاگرد اور مرید کو نکاح کرنا درست ہے، بقولہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم[3] پس زید کا قول غلط ہے اور زید اس بارہ میں خطاپر ہے۔

---

[1] اس لئے کہ احتمال سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا ان الیقین لا یزول بالشک۔ ظفیر۔

[2] اذا کان احد العوضین او کلاھما محرما فالبیع فاسد وکذا اذا کان غیر مملوک کالحر وھذا ظاھر۔

[3] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

منکوحہ کے باپ کی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں جو منکوحہ کی ماں نہیں

سوال (۳۷۲) شیر محمد نے اپنی دختر کا نکاح اپنے بھتیجہ محمد مراد سے کر دیا، حالانکہ شیر محمد کی دو منکوحہ تھی، شیر محمد فوت ہو گیا۔ آیا محمد مراد اپنے خسر کی زوجہ سے جو اس کی حقیقی ساس نہیں ہے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ محمد مراد کا نکاح زوجہ شیر محمد سے جو کہ اس کی حقیقی ساس نہیں ہے، نکاح کرنا درست ہے[۱]۔ فقط

حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۷۳) حلالہ کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ نکاح جائز ہے[۲] فقط (مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا لکھا گیا ہے[۳]۔ ظفیر)

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح

سوال (۳۷۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدی لیکن وہ شخص کہتا ہے کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اور وہ اس سے دوبارہ عقد کرنا چاہتا ہے۔ وہ عورت اس کے لئے حلال ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اگر واقعی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے[۴] کیونکہ غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو اس پر

---

[۱] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ۔۴۔) [۲] وکرہ التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحل والمحلل له بشرط التحلیل الخ وان حلت للاول لصحة النکاح وبطلان الشرط الخ اما اذا اضمر ذالك ولا یکرہ وکان الرجل ماجورا لقصد الاصلاح وتاویل اللعن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة ص ۴۴۳ ج ۲) [۳] فلفظ الحدیث کما فی الفتح لعن الله المحلل والمحلل له (رد المحتار ص ۴۴۳ ج ۲) [۴] غیر مدخولہ من طلق امرأته (بقیہ حاشیہ پر ۲۴۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے باقی دو واقع نہیں ہوتیں کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط

عورت اور اس کے خاوند کی لڑکی کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے

سوال (۳۷۵) ایک شخص ایک عورت کو اور اس کے خاوند کی بیٹی کو جو دوسری عورت سے ہے دونوں کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ کر سکتا ہے۔ کذا صرح بہ فی الدر المختار وعدم حلتہ الحرمۃ[2]۔

نکاح فسخ ہونے کے بعد فوراً نکاح کب جائز ہے

سوال (۳۷۶) ایک امام مسجد نے ایک نکاح پڑھایا قبل رخصت طرفین میں تکرار ہوئی، اسی روز بعد مغرب پنچائت میں نکاح فسخ ہو گیا۔ پھر اسی عورت کا نکاح دوسرے شخص سے موافق شرع شریف کے ہو گیا۔ کیا وہ نکاح جائز ہے۔ اور کیا ایسا نکاح خواں امام مسجد بن سکتا ہے۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے طلاق دیدی ہے اور قبل دخول وخلوت طلاق ہوئی ہے تو بدون عدت کے دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر شوہر اول نے طلاق نہ دی تھی اور پنچایت نے از خود طلاق دیدی ہے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس صورت میں دوسرا نکاح اس عورت کا درست نہیں ہے اور جس نے باوجود علم کے اس کا نکاح کیا وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے[3]۔ فقط

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۲۴۲) قبل الدخول بها ثلاثا فله ان يتزوجها بلا تحليل قوله ثلاثا اى ثلاث طلقات متفرقات (رد المحتار ص ۴۳۹ ج ۲) ظفیر

[1] قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق وقعن الزوجان فرق بانت بالاولى ولم تقع الثانية الخ (باب طلاق غير المدخول بها ص ۶۲۲ ج ۲) ظفیر [2] نجار الجمع بين امرأة وبنت زوجها (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر [3] اما نكاح منكوحة الغير ومعتدته الخ فلم ينقل احد جوازه اصلا (رد المحتار باب الولى ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ماموں کی مطلقہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۷۷) عبید نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، عبداللہ کا جو کہ عبداللہ کا رشتہ میں ماموں ہوتا ہے۔ نکاح عبید کی زوجہ مطلقہ سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ عبداللہ کا نکاح اس صورت میں عبید و پسر رمضانی کی زوجہ مطلقہ سے بعد گزرنے عدت طلاق سے جبکہ تین حیض ہیں درست اور جائز ہے[1]۔ فقط۔

متبنیٰ بھتیجا کا چچا کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۷۸) زید لاولد فوت ہوا اور اس نے اپنے برادر زادے کو اپنا پسر متبنیٰ کر لیا۔ اب زید متوفی کی زوجہ کہ یہ زید کے پسر متبنیٰ سے نکاح کرنا چاہتی ہے، جائز ہے یا نہیں

الجواب:۔ زید کی بیوہ زوجہ کا نکاح زید کے متبنیٰ سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ بموجب نص قطعی زید کا متبنیٰ زید کا بیٹا نہیں ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وما جعل ادعیاءکم ابناءکم (سورہ احزاب)

(ترجمہ) "اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے متبناؤں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا، یعنی متبنیٰ بیٹے کے حکم میں نہیں ہے"۔

لہٰذا بموجب نص واحل لکم ما وراء ذلکم[2] نکاح مابین متبنیٰ زید و مابین زوجہ زید متوفی صحیح ہے۔ فقط۔

نصرانی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۷۹) اس زمانہ کی اہل کتاب مثلاً نصرانی عورتوں سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درست ہے، کما قال فی الدر المختار وصح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہا مدنیۃ۔ بنبی مرسل مفرقۃ بکتاب منزل وان اعتقدوا

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ۔ ۴) [2] سورۃ النساء ۔ ۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

والمسیح الظاہر فی الشامی ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز الاکمل والتزوج الخ قال فی البحر وحاصلہ ان المذہب الاطلاق لما ذکر شمس الائمۃ فی المبسوط من ان ذبیحۃ النصرانی حلال مطلقا سواء قال بثالث ثلاثۃ او لا لاطلاق الکتاب ھھنا الخ باب المحرمات[۲] جلد ۲ - فقط

مذکورہ شرائط لغو ہیں اور نکاح درست ہے

سوال (۳۸۰) زید حسب ذیل مضمون کی دستاویز لکھنے کے لئے بکر کو کہتا ہے۔ (۱) مہر بخشنے کا حق لڑکی کو نہ ہوگا بلکہ والدین کو ہوگا (۲) زوج کے ورثہ دار دس روپے اپنے ذمہ لیں۔ کیا نکاح ان شرائط کے ساتھ صحیح ہے اور کیا ایسے شرائط واجب العمل ہیں۔

الجواب:- (۱) یہ شرط باطل اور لغو ہے، والدین کو مہر بخشنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا، لڑکی کو اختیار رہے گا۔

(۲) یہ شرط بھی باطل اور لغو ہے، زوج کے ذمہ نفقہ لازم ہوگا جس قدر ضروریات خوراک و پوشاک زوجہ کا خرچ ہے وہ بذمہ شوہر ہوگا زوج کے اقرار کے ذمہ دس روپے ماہوار مقرر کرنا شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہو جائیگا مگر یہ شرائط باطل ہوں گی[۳] فقط

فاحشہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۸۱) ہندہ غیر منکوحہ فاحشہ عورت ہے، اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[۲] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲

[۳] والنکاح لا یبطل بالشروط الفاسدۃ الخ ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط وحدہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ نکاح صحیح ہے کذا فی الدر المختار[1] ۔ فقط ۔

باپ کی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے

سوال (۳۸۲) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی، عورت مذکور سے ایک لڑکا پیدا ہوا، پھر شخص مذکور نے دوسری شادی کی، دوسری زوجہ کی بہن سے لڑکے مذکور کا نکاح جائز ہے یا نہ اور وہ لڑکے مذکور سے بدکاری سے حاملہ بھی ہے ۔

الجواب: ۔ اس لڑکے کا نکاح اس کے باپ کی دوسری زوجہ کی بہن سے جائز ہے کیونکہ وہ محرمات میں سے نہیں ہے بلکہ داخل ما وراء ذلکم[2] میں داخل ہے، اور جب کہ وہ عورت اسی لڑکے سے حاملہ عن الزنا ہے تو اس لڑکے کا اس حاملہ سے بحالت حمل نکاح اور جماع درست ہے[3] ۔ کذا فی الدر المختار ۔ فقط

پردہ کی شرط کے ساتھ نکاح کیا اب پردہ توڑ دیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۸۳) زید نے اپنی لڑکی کی شادی عمر سے کی اس وقت یہ شرط کی تھی کہ اس کو پردہ میں رکھنا، جب شادی کرتا ہوں ۔ اس پر عمر راضی ہو گیا اور شادی کر لی ۔ اب بعد ایک زمانے کے عمر نے اپنے باپ کے کہنے سے اس لڑکی کا پردہ توڑ دیا تو وہ نکاح باقی ہے یا نہیں ۔

الجواب: ۔ نکاح باقی ہے، خلاف شرط کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا درمختار میں ہے ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ[4] ۔ البتہ پردہ کرنا چونکہ فرض ہے تو یہ بلا شرط کرنے کے بھی ضروری ہے، اور

---

[1] وصح نکاح الموطوءۃ بزنا ای جاز نکاح من زنا بها تزنی وله وطؤها بلا امتبراء اما قوله تعالیٰ والزانیه لا ینکحها الا زان فمنسوخ بآیة فانکحوا ما طاب لکم من النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲) ظفیر ۲ھ سورۃ النساء ۴ ۔ ۳ھ وصح نکاح حبلی من زنا ای تزوجها الزانی حل له وطؤها اتفاقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۴ ج۲) ظفیر ۴ھ ایضاً ص۲۰۵ ج۲ ظفیر ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد شرط کے بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے۔ لہذا شوہر کو اس کے خلاف نہ کرنا چاہئے لیکن اگر اس نے خلاف کیا تو چونکہ طلاق کو اس پر معلق نہیں کیا اس لئے خلاف شرط کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا ہے) احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج[1] لہذا ایسی شرط کو ضرور پوری کرنا چاہئے۔

لڑکی کا نکاح روپیہ لیکر کرنا کیسا ہے

سوال (۳۸۴) زید اپنی لڑکی کی شادی بکر کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ قبل شادی کے تم پانسو روپیہ علاوہ دین مہر کے دو تاکہ میں اس روپے سے مہمانوں کی ضیافت کروں۔ پس اس روپے کا لینا اور اس شرط پر نکاح کرنا جائز ہے یا نہ۔

(۲) زید اپنی لڑکی کا نکاح بعوض ہزار روپے مہر کے اس شرط پر کرنا چاہتا ہے کہ ہزار روپیہ دین مہر میں سے پانسو روپے پہلے معجل دیدو اور اس روپے کو ہم برات میں اور مہمانوں کو کھانا کھلانے میں خرچ کریں گے۔ اس شرط پر نکاح کرنا اور لینا دینا کیسا ہے۔

الجواب (۱ و ۲) یہ رشوت ہے اور لینا دینا جائز نہیں ہے۔ اخذ اھل المرءۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترد ہ لانہ رشوۃ[2] الخ اور نکاح صحیح ہے۔

(۲) اس صورت میں نکاح صحیح ہے، باقی اگر لڑکی صغیرہ ہے تو ہر چند کہ باپ کو اس کے مہر معجل کے وصول کرنے کا حق ہے لیکن امور مذکورہ میں صرف کرنا اس کا جائز نہیں ہے، اور اسی لئے لینا اس کو درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے لاب الصغیرۃ المطالبۃ بالمھر وللزوج المطالبۃ تسلیمھا[3] فی الشامی ادرکت وطلبت المھر

---

[1] [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۵۰۳ ج ۳ ظفیر [3] ایضا۔ ایضا ص ۵۰۵ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

من الزوج فادعی الزوج انه دفعه الی الاب فی صغرها واقر الاب به لا یصح اقراره علیها لانه یملك القبض فی هذه الحالة فلا یملك الاقرار به وتاخذ من الزوج[1]۔ الخ۔

اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو بدون اس کی اجازت کے باپ کو اس کے مہر وصول کرنے کا اختیار نہیں ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شامی سے ظاہر ہے۔ فقط۔

ایک بہن کا لڑکا اور دوسری بہن کی پوتی میں نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۸۵) مسماۃ مریم ومسماۃ خدیجہ حقیقی بہنیں ہیں۔ مریم کی دختر کلثوم، کلثوم کی حقیقی لڑکی مسماۃ مجید النساء ہے اور خدیجہ کا لڑکا اصغر علی ہے، تو اصغر علی کا عقد مسماۃ مجیدا سے درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اصغر علی کا نکاح مسماۃ مجیدا سے اس صورت میں صحیح ہے، کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔ (واحل لکم ماوراء ذلکم۔ سورۃ النساء۔ ۴)

منکوحہ غیر جس سے ملوث ہے اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے کیا حکم ہے

سوال (۳۸۶) ایک شخص نے عورت حاملہ منکوحہ غیر کو اپنے گھر میں بلا نکاح رکھا بعد وضع حمل لڑکی پیدا ہوئی اور اس شخص کا پہلی زوجہ سے لڑکا تھا، اب ان دونوں لڑکے ولڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ دونوں کا نکاح درست ہے یعنی عورت مذکورہ کی جو کہ اس کے شوہر کے نطفہ سے ہے اور ثابت النسب ہے اور شخص مذکور کا لڑکا جو اس کی زوجہ سے ہے ان دونوں میں نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذلکم[3] الآیہ۔ لیکن منکوحہ غیر کو بلا طلاق شوہر کے گھر میں رکھنا حرام ہے، اس کو

---

[1] ردالمحتار باب المہر ص ۵۰۸ ج ۲ ۔ نظیر[2] ۔ وعجل لاصول الزانی وفروعه اصول المعزنی بها وفروعها (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) نظیر[3] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

علیحدہ کر دینا چاہئے[1]۔ فقط۔

سوتیلی ساس سے نکاح کرنا جائز ہے

سوال (۳۸۸) زید نے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کیا، جائز ہے یا نہیں۔

دادا کے سوتیلے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۸۹) زید کے دادا دو بھائی تھے۔ ایک سوتیلا اور ایک اپنا زید نے سوتیلے دادا کی لڑکی سے نکاح کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ فقط

الجواب:۔ (۱) سوتیلی ساس سے نکاح درست ہے کما فی الدر المختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا الخ[2]

(۲) دادا کے بھائی کی دختر سے نکاح صحیح ہے[3]۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے

سوال (۳۹۰) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس سے ولی ہوئی، دو بچے بھی ہوئے جو زندہ موجود ہیں، بعد انتقال زوجہ زید نے اس عورت مرحومہ کی حقیقی بھتیجی سے نکاح کیا، یہ نکاح جائز ہوا یا حرام۔ شرح وقایہ در مختار میں عورت کی بھانجی و بھتیجی سے نکاح حرام لکھا ہے۔

الجواب:۔ بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے۔ شرح وقایہ میں جو یہ لکھا ہے کہ زوجہ کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زوجہ کی موجودگی میں اور بحالت اس کے نکاح میں ہونے کے اس کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ پھوپی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ اسی طرح خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ اور جب کہ پھوپی نکاح میں

---

[1] ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا۔ (بنی اسرائیل - ۴)

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲ - نظیر [3] وأحل لکم ما وراء ذالکم (النساء ۴)

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ رہی یا خالہ نکاح میں نہ رہے تو اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے، کذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط۔

شیعہ تفضیلیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۰) فرقہ شیعہ تفضیلیہ اور اہل سنت والجماعت میں باہم مناکحت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ فرقہ شیعہ تفضیلیہ چونکہ تبرا گو نہ ہو وہ فرقہ کافر نہیں ہے، اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے۔ مناکحت اس کی اہل سنت وجماعت کے ساتھ درست ہے[2]۔ فقط۔

بیوہ سے زنا کیا پھر نکاح کیا درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۱) محمود نے بیوہ اور زید کنوارا ان دونوں میں آشنائی ہو کر فعل زنا کے مرتکب ہوئے، حمل رہ گیا، بعدہ ایام حمل میں زید اپنے نکاح میں لایا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح زید کا محمود سے اس حالت میں صحیح ہو گیا، کیونکہ حاملہ عن الزنا سے حالت حمل میں نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور جب کہ خود زانی سے ہی نکاح ہو تو اس کو قبل وضع حمل وطی کرنا بھی درست ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط

بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے

سوال (۳۹۲) غفور وشکور دونوں حقیقی بھائی ہیں، دونوں کی شادی ہو گئی۔ شکور مر گیا تو غفور اس کی بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] حرم الجمع بین الامرأتین ایہما فرضت ذکرا لو نحل للاخری (ایضاً ص ۳۹۰ ج ۲)

[2] ونجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اہل القبلۃ وان وقع الزامہا فی المباحث (درمختار) بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع لا کافر (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲) ظفیر

[3] لو نکحہا الزانی حل لہ وطؤہا انفاقا (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- شکور کے مرنے کے بعد غفورا اس کی بیوہ سے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط ! واحل لکم ما وراء ذلکم سورۃ النساء - ۴)

عورت کو طلاق دینا جب معلوم ہے تو عدت کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے

سوال (۳۹۳) ایک عورت کو اس کے شوہر نے چند مرتبہ طلاق دی مگر بوجہ نہ ہونے شہادت عدالت تسلیم نہیں کر سکتی، آیا اس صورت میں مسماۃ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟ -

الجواب :- جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ طلاق ہو چکی ہے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اور عدت اسی وقت سے شمار ہوگی جس وقت شوہر نے طلاق دی تھی۔ فقط

غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی پھر نکاح کر لیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۹۴) ایک شخص کے ساتھ ایک عورت کا نکاح ہوا، اس نے رخصت سے پہلے بذریعہ خط طلاق دینی شروع کی اور اکثر کئی مرتبہ اس نے زبان سے بھی کہا کہ میں طلاق دے چکا۔ اب اس کے عزیزوں نے دوبارہ اس کا نکاح اسی شخص کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- چونکہ غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے اس لئے دوسری یا تیسری یا زائد طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی[1] پس نکاح اس عورت کا شوہر اول سے بلا حلالہ کے صحیح ہے[2]۔

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلثا وقعن ان وان فرق بانت بالاولی فلم تقع الثانیة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار - باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۳۳ ج ۲) ظفیر

[2] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الفقه اب - الرجوع ص ۴۳۸ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کی سوتیلی ماں اور اپنی چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۹۵) زید کی زوجیت میں خالدہ ہے اور ہندہ خالدہ کی سوتیلی ماں ہے اور زید کی حقیقی چچی بھی ہے، بیوہ ہو گئی ہے تو کیا زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ خالد کی موجودگی میں جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کا نکاح مسماۃ ہندہ کے ساتھ بحالت موجودگی خالدہ کے نکاح زید میں صحیح ہے۔ در مختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ بنت زوجہا۔ الخ۔ فقط۔

مطلقہ بائنہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۶) زید اپنی بیوی مطلقہ جلی بائنہ سے اندر عدت کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہے تو نکاح عدت میں کر سکتا ہے۔ فقط۔

سالہ کی دختر سے نکاح درست ہے

سوال (۳۹۷) زید کی بیوی فوت ہو چکی ہے، اب زید اپنے سالہ کی دختر سے نکاح کرنا چاہتا ہے جو کہ بیوہ ہے اور زید کے بھانجہ متوفی کی منکوحہ رہ چکی ہے۔ اب زید کا بھانجہ اور سالہ دو زوجہ ہر سہ فوت ہو چکی ہے۔ زید کا اس بیوہ سے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح زید کا اس بیوہ سے شرعاً درست ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

۱؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲۔ ظفیر

۲؎ وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع (ایضاً باب العنۃ ص ۳۵۶ ج ۲) ظفیر ۳؎ فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجہا۔ امرأۃ ابنہا الخ (ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک یا دو بائنہ طلاق کے بعد شوہر اسی سے شادی کر سکتا ہے

سوال (۳۹۸) زید ایک معمر شخص تھا اور اس کی زوجہ آمنہ ہے، نہایت ہی کمسن ہے، چنانچہ اس کے پوتے ہم عمر ہیں۔ زید اب عرصہ چار سال سے فوت ہو چکا ہے اور اب آمنہ بیوہ ہے۔ زید کی حیات میں آمنہ اور اس کی ہم عمر بکر میں محبت صادق ہو گئی جو عرصہ سولہ سال یعنی آمنہ کے بیوہ ہونے تک وہ عشق صادق اور محبت دلوں میں رہی، بعد بیوہ ہونے کے فریقین یعنی آمنہ و بکر نے رضامند ہو کر اپنی سوتیلی اولاد کے خوف سے خفیہ طور پر آپس میں عقد شرعی کر لیا، درمیان میں جب کہ بکر اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس کی سوتیلی اولاد میں سے ایک نے اس پر بہت زبردستی کی اور اس سے تعلق ناجائز چاہا۔ آمنہ کی نیت خدا کے فضل سے راہ راست پر رہی اور اپنے شوہر کو خفیہ مطلع کر کے آزادی چاہی۔ بکر نے نہایت مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً اس کو طلاق دیدی اور تحریر میں اس کو آزادی دی گئی۔ اب بکر اور آمنہ پھر وہی تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- بکر اگر کوئی غیر شخص ہے، زید کا پوتہ نہیں ہے تو آمنہ کا نکاح جو دوگواہوں کے روبرو بکر سے ہوا، وہ صحیح ہو گیا تھا پھر جو بکر نے جو طلاق دی تو طلاق بھی واقع ہو گئی۔ اب اگر وہ دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو اگر بکر نے تین طلاق صریح نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی یا کنایات کے الفاظ میں طلاق دی تھی جیسے آزادی وغیرہ کا لفظ تو اس صورت میں بدون حلالہ کے بکر اس سے یعنی آمنہ سے نکاح کر سکتا ہے[1]۔ اور اگر تین طلاق صریح الفاظ میں دی تھی تو بدون حلالہ کے

---

[1] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة ص ۳۸۰ ج ۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح نہیں ہو سکتا[1]۔ فقط۔

صرف اس کہنے سے کہ تو میری بہن ہے یا سگا بھائی ہے، نکاح فسخ نہیں ہوتا

سوال (۳۹۹) اگر کسی لڑکی کو جو نہ حقیقی بہن ہے نہ رضاعی۔ اس کو اگر بہن کے لقب سے یاد کیا جائے کہ تو میری سگی بہن ہے اور تو مجھے اپنا سگا بھائی سمجھا کر تو کیا یہ عہد اور قول کرنے کے بعد اس سے شادی کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کہنے سے کہ تو میری حقیقی بہن ہے یا مجھ کو اپنا سگا بھائی سمجھ، وہ عورت درحقیقت بہن نہیں ہوئی اور نہ وہ محرمات میں داخل ہوئی۔ پس نکاح اس کے ساتھ درست ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کو بیان فرما کر واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[2]۔ اور ارشاد ہے ما ھن امھاتھم ان امھاتھم الا اللائی ولدنھم[3]۔ فقط

روپیہ دیکر بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۰۰) قوم آہنگر میں یہ رواج ہے کہ بدون روپیہ دیئے نکاح بیوہ کا نہیں کرتے۔ نکاح جائز ہوگا یا نہ۔

الجواب:۔ نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ لیکن روپیہ لینے اور دینے کا گناہ ہوگا[4]۔ فقط

اپنے چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰۱) یعقوب جی اور مشائخ دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ یعقوب جی کا لڑکا اسحٰق ہے اور مشائخ کی

---

[1] ولا ینکم مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بھا ای بالثلاث الخ حتی یطأھا غایۃ الخ (ایضاً ص۳۹۲ ج۲) ظفیر [2] سورۃ النساء ۔ ۴۔

[3] سورۃ المجادلہ ۔ ۱)

[4] اخذ اھل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یستردہ لانہ رشوۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۵۰۵ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دختر امینہ بی ہے اور امینہ بی کالڑکا داؤد ہے، اس کی دختر حبیب بی ہے تو اسحٰق ولد یعقوب جی کا نکاح حبیب بی دختر داؤد سے درست ہے یا نہیں، حبیب بی اسحٰق کی بھتیجی ہوتی ہے۔

الجواب: ۔ مسماۃ حبیب بی یعقوب جی کے بھائی کی نواسہ کی دختر ہوتی ہے یا یہ کہا جاوے کہ حبیب بی یعقوب جی کی بھتیجی کی پوتی ہے اور محرمات میں سے نہیں ہے لہٰذا نکاح یعقوب جی کے لڑکے اسحٰق کا حبیب بی کے ساتھ درست ہے اور اسحٰق کی حبیب بی حقیقی بھتیجی نہیں ہے[1]۔ فقط

عورت کے دعویٰ طلاق کے بعد نکاح درست ہے

سوال (۴۰۲) خاوند کے غائب ہونے کے بعد اگر عورت قاضی کے پاس طلاق کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میری عدت گذر گئی ہے، کیا قاضی اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا فتویٰ بحوالہ درمختار لو قالت امرأۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحہا[2] دے سکتا ہے یا نہیں، نیز دوسری روایت اس کے مخالف ہے المرأۃ اذا ادعت علی الزوج انہ طلقہا فمہی للزوج ما لم یثبت الطلاق نہایہ۔

الجواب: ۔ صورت مذکورہ میں دوسرے شخص سے نکاح کی اجازت ہے اور روایۃ ثانیہ کا محل یہ ہے کہ شوہر طلاق سے انکار کرے۔ فقط

نادرست نکاح کے بعد طلاق نہیں پڑتی لہٰذا دوبارہ نکاح درست ہے

سوال (۴۰۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور صحبت بھی کی لیکن علماء نے یہ فرمایا کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، زید نے ہندہ کو تین طلاق دیدی، اب زید ہندہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہے، بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ صفحہ ۸۴۲ - ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اگر نکاح اول صحیح نہ ہوا تھا بلکہ فاسد تھا بوجہ نہ ہونے بعض شروط صحت کے مثل نہ ہونے شہود نکاح کے مثلاً تو ایسے نکاح فاسد کے بعد اگر شوہر تین طلاق دیدیوے تو وہ کالعدم ہیں اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح درست ہے جیسا کہ شامی نے درمختار کے اس قول کی شرح میں لا بنکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ[1] الخ لکھا ہے قولہ من نکاح صحیح نافذ) احترز بالصحیح عن الفاسد وھو ما عدم بعض شروط الصحت ککونہ بغیر شھود فانہ لا حکم لہ قبل الوطی وبعدہ یجب مھر المثل والطلاق فیہ لا ینقص عددًا لانہ متارکۃ فلو طلقھا ثلاثًا لا یقع شئ ولہ تزوجھا بلا محلل[2] الخ ص ۵۳۷ ج ۲ شامی -

لیکن سائل نے چونکہ سوال جواب کے ساتھ نقل نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا کہ کیا وجہ فساد نکاح کی اس صورت میں ہے اور درحقیقت نکاح فاسد ہے یا نہیں اس لئے قطعی طور سے کچھ جواب نہیں لکھا جا سکتا کہ بلا حلالہ کے نکاح درست ہے یا نہیں - فقط -

جس لڑکے سے خود ملوث ہے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی کیا حکم ہے

سوال (۴۰۴) زید ایک لڑکے پر عاشق ہو کر مدت دراز تک اپنی ہمراہ رکھا اور لواطت کرتا رہا - جب لواطت صراحۃً آدمیوں کی نظر سے گذری مثلاً سلائی سرمہ دانی اور دو چار دفعہ عین لواطت میں پکڑا گیا اور جگہ جگہ حتی کہ غیر ملک تک بدنامی پھیل گئی، زید کا بدنامی کے سبب سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تو لاچاری کی حالت میں اپنے کو آدمیوں کی نظر میں صاف اور بدنامی کو دفع کرنے کے واسطے اس لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکی کو نکاح میں دیدیا، اب یہ نکاح شرعًا جائز ہے یا نہیں -

---

[1] الفتاوی باب الرجعۃ ص ۴۳۹ ج ۲ [2] ردالمحتار باب الرجعۃ ص ۴۳۹ ج ۲ - نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- یہ نکاح شرعاً درست ہے اور صحیح ہے کما فی الشامی بیان المحرمات اتی رجل رجلاً له ان یتزوج ابنته[1] ص ۲۸۱ ج ۲

تبادلہ میں بیاہ کردوں تو اپنی بہن سے کردوں کہنے کے بعد شادی کی تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰۵) زید نے کہا تھا کہ اگر میں اپنی بہن دیکر اس کے تبادلہ میں اپنا بیاہ کردوں تو گویا اپنی بہن سے بیاہ کردوں، اب زید اپنی بہن کا رشتہ دیکر اس کے تبادلہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- زید کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، نکاح دونوں درست ہوں گے۔ فقط۔

ایجاب وقبول کے بعد عورت انکار کرتی ہے، کیا حکم ہے

سوال (۴۰۶) ایک شخص نے روبرو دو گواہ کے شیبہ عورت سے کہا کہ میرے لڑکے سے نکاح کرا دو اس کو منظور کر۔ اس کے جواب میں عورت نے کہا کہ تیرا لڑکا مجھے قبول و منظور ہے، اگر اب عورت اس سے انکار کرتی ہے کہ میں نے یوں نہیں کہا اور گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت نے الفاظ مذکورہ کہے ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :- اگر دو گواہ عادل الفاظ مذکورہ کی گواہی دیتے ہیں تو صورت مذکورہ میں نکاح منعقد ہوگیا۔ عورت کا انکار موجودگی گواہان عادل کے معتبر نہیں ہے۔ در مختار میں ہے کز وجنی الخ فاذا قال فی المجلس زوجت او قبلت الخ قام مقام البطرفین[2] ویصح النکاح۔ الخ فقط۔

مسلمان عورت مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہوجائے تو دوبارہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۰۷) جو مسلمہ مرتدہ ہوجائے اور اس پر کسی طرح جبر نہیں ہوسکتا، اگر مسلمہ

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات تحت قوله کوطئی دبر مطلقا ص ۳۸۰ ج ۲ - ظفیر۔

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ - ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ثم زوجہ کو کسی طریقہ سے پھر مسلمان کیا جائے اور وہ اپنے پہلے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرے۔ ایسی حالت میں کسی دوسرے مسلمان سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- چونکہ ہندوستان میں جبر نہیں ہو سکتا اس لئے جبر اسلمان کرنے کا حکم یہاں جاری نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ اس عورت سے کوئی دوسرا شخص مسلمان نکاح نہ کرے تاکہ وہ مجبور ہو کر پہلے شوہر سے پھر نکاح کرے[1] فقط (یعنی جب وہ مسلمان ہو جائے گی تو پہلے شوہر کی خواہش پر اسی سے نکاح ہوگا، دوسرے سے نہیں۔ لیکن اگر پہلا شوہر خاموشی اختیار کرے یا وہ نہ کہے تو دوسرے سے نکاح جائز ہے۔ ظفیر)

زانی کی اولاد کی شادی مزنیہ کی اولاد سے درست ہے یا نہیں

سوال (۴۰۹) زاہد خاں نے شکوفہ بیگم سے زنا کیا، کچھ عرصہ کے بعد زاہد خاں کا نکاح جمالو بیگم سے ہوا اور جمالو بیگم کے بطن سے کالے خاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ شکوفہ کا نکاح جنگی خاں سے ہو گیا شکوفہ کے بطن سے جنگی خاں کے ایک لڑکی سفیدہ بیگم ہوئی۔ کیا کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے شرعاً صحیح ہے۔ علامہ شامی نے اس کی تشریح کی ہے کہ زانی اور مزنیہ کی اولاد میں مناکحت صحیح ہے۔ فقط

---

[1] وبعد تفرقہ لمجئ الفرقۃ ۱۲ وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لھا وھو یبر کد بناء وعلیہ الفتوی وافتی مشائخ بلخ بعدم التفرقۃ بعد تباینھما زجرا وتبسیرا (درمختار) قولہ وعلی تجدید النکاح فلکل قاض ان یجددہ بمھر میسیر ولو بناء رضیت ام لا ۱۲ لا تمنع من التزوج بغیرہ بعد اسلامھا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذالک اما لو سکت او ترکہ صریحا ذنا لا تجبر وتزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بحر منہ، (المختار ب) (مجمع الکاز ص۲۲۲ ج۲) ۱۲ منہ، وھذا لا وصول الی رفعہ اصول المزنی بھا فرد منھا (زانی) الخ ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

دو علاتی بہنوں کا نکاح دو علاتی بھائیوں سے درست ہے

سوال (۴۰۹) ایک ماں کی دو بہنیں ہیں، باپ جدا ہے اور ایک ماں سے دو بھائی ہیں، باپ جدا ہے اگر بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کی شادی جو دوسرے ماں باپ سے ہے کردی جائے، اور چھوٹی بہن کی شادی چھوٹے بھائی سے جو دوسری ماں باپ سے ہے کردی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: دو بہنوں کا نکاح دو بھائیوں سے اس طرح کردینا کہ ایک بھائی کا نکاح ایک بہن سے ہو اور دوسرے بھائی کا دوسری بہن سے ہو تو یہ درست ہے مثلاً زید اور عمر دو بھائی ہیں خواہ عینی یا علاتی یا اخیافی اور ہندہ و خالدہ آپس میں بہنیں ہیں اور زید و عمر سے غیر ہیں تو اگر زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا خالدہ سے ہو تو شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

جس سوتیلی ساس سے زنا کیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۰) سوتیلی ساس جب کہ پانچ سال سے بیوہ ہو اور حاملہ ہو، اس کے ساتھ شرعاً نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں، سنا ہے کہ وہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے۔

الجواب: یہ سوتیلی ساس یعنی اپنی زوجہ کی ماں کی دوسری زوجہ سے نکاح صحیح ہے اور چونکہ وہ حاملہ عن الزنا ہے اور حاملہ عن الزنا سے شرعاً نکاح صحیح ہے، لہٰذا اس سوتیلی ساس حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے کما فی الدر المختار وھو نکاح حبلی من الزنا اھ ملخصاً اور جب کہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے اس لئے اس کو بعد نکاح کے صحبت بھی اس سے درست ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

---

[1] لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۴ ج۲) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دیور سے بیوہ کا نکاح درست ہے

سوال (۴۱۱) ایک عورت نے شوہر کے فوت ہونے پر تین سال بعد اپنے دیور سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہیں، برادری نے مرد عورت پر ایک صد روپیہ جرمانہ کیا، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :۔ اس صورت میں نکاح اس عورت بیوہ کا اپنے دیور سے شرعاً صحیح اور درست ہے، اس پر کچھ الزام شرعاً نہیں ہے۔ بلکہ یہ کار ثواب ہے[1]۔ فقط

پیر سے نکاح درست ہے

سوال (۴۱۲) اگر کوئی عورت اپنے پیر سے نکاح کرنا چاہے، تو نکاح مریدنی کا پیر سے درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ نکاح مریدنی کا پیر سے شرعاً درست ہے[2]۔ فقط

یہ کہنا کہ نکاح کروں تو ماں بہن ہوگی پھر نکاح کر لیا۔ کیا حکم ہے

سوال (۴۱۳) زید اگر چند مردمان کے سامنے قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر اور جناب پیر محبوب سبحانی کو ضامن دے کر زبان سے یہ کہے کہ اگر میں ہندہ سے نکاح کروں تو وہ میری ماں اور بہن ہوگی اور پھر اس سے وہ نکاح کر لیوے تو کیا شرعاً جائز ہوگا۔ علاقہ کے کسی عالم نے نکاح نہیں پڑھا۔ زید نے مولوی صاحب امام مسجد کو فحش گالیاں دیں حالانکہ وہ زید کے استاد بھی ہیں۔ اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :۔ درمختار میں ہے کہ اگر حرف تشبیہ کو ایسی صورت میں حذف کیا جاوے تو وہ لغو ہے یعنی ظہار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ کما قال او حذف الکاف لغا الخ درمختار۔ پس ایسی صورت میں اگر زید اس صورت سے نکاح کرے گا تو طلاق اور ظہار کچھ نہ ہوگا اور نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ علاقہ کے مولوی صاحب کا نکاح نہ پڑھنا غالباً بوجہ اس مسئلہ کے نہ جاننے کے ہوا ہے۔ لیکن زید کا ان کو گالیاں

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ۔۴) [2] ایضاً [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۹۴ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دینا اور برا کہنا جائز نہیں ہے خصوصاً جب کہ وہ زید کے استاد بھی ہیں، ایسی حالت میں گستاخی کرنا زید کو درست نہ تھا، یہ زید سے سخت غلطی ہوئی اور گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور اپنا قصور اپنے استاد سے معاف کرادے۔ فقط۔

عیسائی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۴) اس وقت عیسائی عورت سے جو انگریز ہو، ولایتی ہو شادی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جائز نہیں ہے یہی احوط ہے اور اس زمانے میں یہی حسب روایات فقہ راجح ہے[1]۔ فقط (جائز ہے جیسا کہ پہلے خود مفتی صاحب لکھ چکے ہیں، ہاں احتیاط کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر)

ایک بہن سے اپنے لڑکے نکاح کر دیا تو اب اسکی دوسری بہن سے خود شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۱۵) زید نے اپنے لڑکے کا عقد اپنے ماموں کی لڑکی ہندہ سے کر دیا تو اب زید کا نکاح ہندہ کی حقیقی بہن سے جائز ہے یا نہیں

الجواب:۔ اس میں کچھ حرج نہیں ہے، یہ نکاح صحیح ہے[2]۔ فقط۔

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے

سوال (۴۱۶) زید نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے صحبت بھی کر لی، اب اس نے اس عورت کی سوتیلی ماں سے نکاح کیا۔ آیت حرمت علیکم امہاتکم سے اصول حرام ہیں یعنی ہر وہ اصول اصول میں داخل ہیں کیا لڑکی کے نکاح میں موجود ہونے کی حالت میں سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔ فتاوی قاضی خاں جلد اول باب النکاح ص ۱۶۷ میں ہے ذیل

---

[1] وفی الدر المختار وکرہ تنزیہا مومنہ ای موسل مقرہ بکتب بہ مملوک وان اعتقد والمسیح الہ (درمختار) وفی الشامیۃ (قولہ تنزیہا) ای تحریما لقولہ تعالی ولا تنکحوا المشرکات الخ والکتابیات والاولی ان لا یفعل الخ وذکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجماعا لافتتاح باب فتنۃ الخ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۵ ج ۲) ظفیر

[2] وفی الدر المختار وکرہ تنزیہا مومنہ ای موسل مقرہ بکتب بہ مملوک وان اعتقد والمسیح الہ (درمختار) وفی الشامیۃ (قولہ تنزیہا) ای تحریما لقولہ تعالی ولا تنکحوا المشرکات الخ والکتابیات والاولی ان لا یفعل الخ وذکرہ الکتابیۃ الحربیۃ اجماعا لافتتاح باب فتنۃ الخ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت بھی ہے قالوا کل امرأتین لو کانت احدھما ذکرا والاخری انثی حرم النکاح بینھما لا یجوز ان یجمع بینھما الا فی مسئلۃ اذا جمع بین امرأۃ وبین ابنت زوج کان لھا قبل ذلک فانہ یجوز ذلک ۔ اس صورت میں جمع امرتین ہوگئی لیکن جب عورت سے نکاح کرلیا اور پھر دوسری زوجہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرلیا تو یہ لڑکی اس صورت کی اصول میں نہیں ہے کیونکہ شوہر کی دوسری زوجہ کی لڑکی اس عورت کے اصول میں سوتیلی ماں، داخل ہے

الجواب :۔ جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کی سوتیلی ماں کے نکاح میں درست ہے کیونکہ وہ قاعدہ حرمت کا اینھما فرضت ذکرا لم یحل للاخری یہاں موجود نہیں ہے، کیونکہ ایک طرف سے تو حرمت ہے یعنی اگر عورت منکوحہ سابقہ کو مرد فرض کیا جاوے تو اس کے باپ کی موطوئہ اس پر حرام ہے لیکن اگر اس کی سوتیلی ماں کو مرد فرض کیا جاوے تو حرمت باقی نہیں رہتی، اور درمختار میں اس صورت میں جواز کی تصریح ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[1] پس ظاہر ہے کہ عورت منکوحہ سابقہ دوسری عورت یعنی اس کی سوتیلی ماں کے شوہر کی دختر ہے ۔ فقط ۔

آزاد عورت مملوکہ نہیں نکاح کرسکتی ہے

سوال (۱۴۱) اگر کوئی بیوہ عورت بوجہ اولاد کے نکاح کرنے سے عار سمجھتی ہے مگر گذارہ کی تنگی کے سبب سے روبرو گواہان اپنے آپ کو بلا معاوضہ کسی شخص کی مملک کرکے خود مملوکہ بنا دیتی ہے تو عورت مذکورہ پر مالکیت کے معنی جاری ہوں گے یا نہیں ۔

الجواب :۔ ما ملکت ایمانھم سے مراد باندیاں ہیں، آزاد عورت کسی کی مملوکہ نہیں ہوسکتی، اس سے اگر حسب قاعدہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے، اور مہر کا نام لیا جاوے یا نہ لیا جاوے مہر لازم ہو جاتا ہے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۱ ج۲ ۔ فقیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر مہر کی مقدار معین کی گئی تو وہ مقدار لازم ہوتی ہے ورنہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ فقط

اپنی علاتی بہن کے شوہر کی دیکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۱۸) چاند محمد کا نکاح اپنی علاتی ہمشیرہ مسماۃ سکونت کے شوہر کی دختر زینب سے جو شوہر کی پہلی زوجہ سے ہے جائز ہے یا نہیں، اور مسماۃ سکونت نے اپنے برادر علاتی چاند محمد کو دودھ پلایا جب کہ وہ دوسرے شوہر کے نکاح میں تھی اور اسی سے دودھ تھا۔

الجواب:۔ اس صورت میں زینب کا نکاح چاند میاں سے صحیح ہے۔

بیوہ سے خود اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۱۸) خدا بخش فوت ہوا، اسکی بیوہ اور اسی بیوہ سے دو تین لڑکیاں خدا بخش کی موجود ہیں۔ اب مسمی عبد الہادی چاہتا ہے کہ میں خدا بخش کی بیوہ سے اپنا نکاح کر دوں اور لڑکیوں کو اپنے لڑکوں سے شادی کر دوں۔ یہ صورت نکاح کی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت جو سوال میں درج ہے بلا تردد جائز اور درست ہے باپ کا نکاح جس عورت سے ہو اس کے پہلے شوہر کی دختران سے اس جدید شوہر کے پسران کا نکاح صحیح ہے[1] اور یہ صورت آیۃ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] میں داخل ہے۔ فقط

مرد نے کہا کہ اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے پھر کر لیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۱۹) زید نے اپنی عورت کے حق میں اقرار کیا کہ تمہاری زندگی میں مجھے کسی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے۔ اگر زید نکاح ثانی کرے تو کیا حکم ہے، کوئی صورت جواز کی ہو سکتی ہے یا نہ۔

---

[1] ولا باس بان یتزوج الرجل امرأۃ یتزوج ابنہ بنتہا او امہا (عالمگیری ص ۲۹۴ ج ۱)

[2] سورۃ النساء ۔۲۴۔ تفسیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ زید کا یہ قول شرعاً غلط ہے اور لغو ہے کیونکہ درحقیقت شریعت میں اس کو دوسرا نکاح کرنا پہلی زوجہ کی موجودگی میں حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع[1] پس زید کو نکاح ثانی کرنا درست ہے، غایۃ یہ ہے کہ اگر اس کو یمین کہا جاوے کیونکہ حلال کو حرام کرنا اپنے نفس پر یمین ہوتی ہے تو اس صورت میں اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور کفارہ قسم کا دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلانا ہے، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہے اور طلاق کسی عورت پر نہ پڑے گی۔ فقط

روپیہ لے کر لڑکی کا نکاح کیا تو ہوا یا نہیں

سوال (۴۲۰) زید اپنی بیٹی کا نکاح سو دو سو روپے لیکر خالد سے کر دے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ ایسی رقم کو لینے کو فقہاء نے رشوت قرار دیکر واجب الرد قرار دیا ہے۔ کما فی الدر المختار اخذ اھل المرءۃ شیئاً عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة[2] اھ وفی رد المحتار وکذا لو ابی ان یزوجها الخ ای حتی یاخذ شیئاً اھ شامی جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ فقط

دور کے رشتہ سے جو پھوپھا ہو اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۲۱) مسماۃ وحیدن دختر سینی چہار پانچ برس سے بیوہ ہے، ایک شخص عیادو ہے جس کو وحیدن دور کے رشتہ سے پھوپھا کہتی تھی کیونکہ عیادو کا پہلا نکاح مسماۃ اللہ دی سے ہوا تھا جو کہ وحیدن کی ہمجولی تھی اور وحیدن کی پھوپی رشتہ کی تھی، اس کا انتقال ہوگیا، اب عیادو کا دوسرا نکاح مسماۃ وحیدن سے درست ہے یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء - ۱ - [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۵۰۳ ج ۲ - ظفیر

[3] رد المحتار باب المہر ص ۵۰۳ ج ۲ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ نکاح عبد کا مساۃ وحیدن سے درست ہے کیونکہ مساۃ وحیدن عبد کی ان محرمات سے نہیں ہے جن سے نکاح حرام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ۔ پس نکاح مساۃ وحیدن کا عبد سے درست اور صحیح ہے۔ اس میں کچھ شبہ اور تردد نہ کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رنڈی سے نکاح کرکے خود ادلی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۲۲) کوئی شخص بازار سے ایک رنڈی لایا اور اسی روز اس سے نکاح کرکے ولی کی۔ نکاح درست ہوا یا نہیں اور عدت کرنی پڑے گی یا نہیں

الجواب: ۔ نکاح اس کا صحیح ہے اور عدت یا استبراء اس پر لازم نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار او الموطوئۃ بزنا۔ ای جاز نکاح من زنا بھا ولو وطؤھا بلا استبراء الخ[1]

سمدھن سے شادی جائز ہے

سوال (۴۲۳) ایک شخص اپنی سمدھن سے خواہ اس کے لڑکے کی بیوی زندہ ہو یا فوت ہو چکی ہو، دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے[2]۔

میاں بیوی میں اختلاف ہوا، میاں نے متعدد بار کہا چھوڑ دیا، تو اب نکاح کیسے ہو سکتا ہے

سوال (۴۲۴) زوجین میں باہم تکرار ہو گیا۔ خاوند نے جھوٹے بہتان

---

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲ ظفیر [3] ولا تحرم بنت زوج الام ولا امہ ولا ام زوجۃ الاب ولا بنتہا ولا ام زوجۃ الابن ولا بنتہا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۳ ج۲) ولا باس بان یتزوج الرجل امرأۃ ویتزوج ابنہ بنتہا او اخاہ کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری کتاب النکاح باب ۳۹۴ ج۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نکالے اور عورت کو بہت مارا اور یہ کہا کہ تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے عورت نے کہا کہ طلاق نامہ دیدو اور میرا حق دیدو اور خاوند نے متعدد مرتبہ یہ کہا کہ میں نے چھوڑ دی اب ان دونوں کا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ان میں دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے، دوبارہ نکاح کیا جاوے[1]۔ فقط

مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہو کر جو نکاح کیا وہ درست ہے

سوال (۴۲۵) مساۃ مریم کا خاوند مولا بخش زندہ ہے یہ عورت بارہ برس ہوئے ایک ہندو سکھ جگت سنگھ کے ہمراہ اس خاوند کے بغیر طلاق دیئے بھاگ کر چلی آئی اور سکھ مذہب میں رہ کر تین سال کے بعد دونوں مسلمان ہو گئے، جگت سنگھ کا اسلامی نام محمد عثمان رکھا گیا اور مساۃ مریم کا نکاح اس سے کر دیا گیا۔ ڈیڑھ سال ہوا کہ محمد عثمان فوت ہو گیا، مریم نے نکاح ثانی کرم دین سے کر لیا، آیا یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

الجواب :- وہ عورت جو مرتد ہو جانے کے اور مذہب سکھ میں داخل ہونے کے پہلے شوہر مولا بخش کے نکاح سے خارج ہو گئی اس لئے بعد اسلام لانے مساۃ مذکورہ کے اور محمد عثمان مذکور کے ان کا نکاح صحیح ہو گیا۔ پھر بعد مرنے

---

[1] محقق علام نے چھوڑ دیا" کو کنایہ قرار دیا جس سے پہلی دفعہ ایک طلاق بائن واقع ہو گئی اب جب دوبارہ کہا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ یہ ہے لا یلحق البائن البائن (درمختار) المراد بالبائن الذی لا یلحق ھو ما کان بلفظ الکنایۃ (ردالمحتار باب الکنایات صفحہ ۳۶۹ ج ۲) اور جب ایک ہی بائن طلاق ہوئی تو اب دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے وبکمہ مبانیۃ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرجعۃ صفحہ ۳۸۰ ج ۲) فلیر۔

[2] وامکاۃ ابحد ھو ای الخروج بین فسخ عاجل (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر صفحہ ۵۳۰ ج ۲) فلیر

Maktaba Tul Ishaat.com

محمد عثمان کے اور گذرنے عدت وفات کے جو کہ چار ماہ دس یوم ہے اکرم دین کے ساتھ نکاح اس کا درست ہے[1]۔

عیسائی عورت حاملہ ہونے کے بعد مسلمان ہو کیا اسی سے نکاح کرے تو درست ہے؟

سوال (۴۲۶) زید ایک عیسائی عورت سے جماع کرتا ہے جس سے وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ جب تیسرا مہینہ گزرتا ہے تو وہ عورت اسلام قبول کر کے زید سے نکاح اعلان کے ساتھ کر لیتی ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

حمل کا نسب

سوال (۴۲۷) بچہ کی بابت کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ (۱) یہ نکاح صحیح ہے[2]۔

(۲) بچہ کا حمل جب کہ نکاح سے پہلے کا ہے اور نکاح کے بعد چھ ماہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا ہے تو اس کا نسب شوہر سے ثابت نہیں ہے[3]۔

بچہ عیسائی مسلمان ہوئی کیا نو مرتد ہی جائز نہیں

سوال (۴۲۸) ایک عورت عیسائی عرصہ ڈیڑھ سال سے بچہ تھی مشرف با اسلام ہوئی اور نکاح کرنا چاہتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ تا وقتیکہ تین حیض کی مدت نہ گذر جائے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ بکر کہتا ہے نو مسلمہ کی کوئی عدت نہیں۔ مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز ہے اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

---

[1] والعدۃ للموت اربعۃ اشھر والا ھلۃ وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا (ایضاً باب العدۃ ص۵۳۴) ظفیر۔

[2] وصح نکاح حبلی من زنا ای ونکحھا الزانی حل لہ وطؤھا والولد لہ ولزمہ النفقۃ (درمختار) قولہ والولد لہ ای ان جاءت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر فلو قبل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لایثبت النکاح ولا یرث منہ الا ان یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۱۰۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اس صورت میں جب کہ وہ پہلے سے بیوہ تھی بعد اسلام کے لوزا اس سے نکاح درست ہے عدت اس پر نہیں ہے، البتہ جو عورت کافر خاوند والی مسلمان ہو اس کے لئے تین حیض گزارنا قبل از نکاح ضروری ہے[1]۔ فقط

جس لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کی اسکی بہن سے خود شادی کرنا کیسا ہے

سوال (۴۲۹) زید کے ایک دختر اور بکر کے ایک پسر اور ایک دختر ہے۔ زید اپنی دختر کی شادی بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر سے زید خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ درست ہے یا نہیں۔

الجواب: - زید کی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر کا نکاح خود زید سے درست ہے۔ فقط۔ (واحل لکم ماوراء ذلکم۔ سورۃ النساء ۔۴)

جس کی موت کا ظن غالب ہو اسکی بیوہ شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۳۰) زاہد ریل میں تھا، جب ریل امروہہ سے چلی تو ایک ڈیڑھ میل چل کر پل ٹوٹ جانے کی وجہ سے انجن مع چند کاویچ (ڈبوں) کے ڈوب گیا، اس کے بعد بہت تلاش کی گئی کوئی پتہ نہیں چلا، اس کی عورت حاملہ تھی جس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے، آیا زاہد مذکور کی زوجہ کا عقد ثانی کر دیا جاوے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں چونکہ موت زاہد کی بظن غالب ثابت ہے اسلئے اس کی زوجہ اب بعد گزرنے عدت وفات کے نکاح کر سکتی ہے[2]۔ فقط

---

[1] ولو اسلم احدھما او احد الزوجین او اھل الکتابی او اسلمت ثنتان حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشھر قبل اسلام الاخر فاذا فات شرط الفرقۃ مقام السبب ولیست بعدۃ لان الخلوۃ غیر الدخول بھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲) [2] ولغیرہ اخبارھا ثقۃ ان زوجھا الغائب مات او طلقھا ثلاثا او اباھا منہ کذلک علی بدثقۃ بالطلاق ان اکبر رایھا انہ حق فلا باس ان تعتد وتتزوج (الدر المختار باب العدۃ ص ۵۴۳ ج ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۳۱) زید نے ہندہ سے نکاح کرکے بلا خلوت صحیحہ طلاق دیدی اور زبیدہ سے نکاح کر لیا اور زبیدہ کے بھائی بکر نے ہندہ سے نکاح کر لیا۔ زبیدہ کے زید سے لڑکا پیدا ہوا اور ہندہ کے بکر سے لڑکی پیدا ہوئی۔ ان دونوں میں نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زبیدہ کے پسر کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست ہے[1]۔ فقط

ایک بھائی کا لڑکا دوسرے کی نواسی دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۳۲) ایک بھائی کا لڑکا دوسرے بھائی کی نواسی، دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- ان دونوں میں نکاح درست ہے[2]۔ فقط

طوائف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اسکی ناجائز کمائی کا لینا کیسا ہے

سوال (۴۳۳) اگر کوئی شخص کسی طوائف کی لڑکی سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں اور روپیہ جو وہ دیوے، جو بظاہر حلال کمائی کا معلوم نہیں ہوتا اس کا لینا اور استعمال کرنا درست ہے یا نہ۔

الجواب:- طوائف کی دختر سے نکاح درست ہے[3] اور آمدنی اس کی جو حرام کی ہو اس کو کام میں نہ لاوے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بصورت معلوم ہونے مالکوں کے اس کو فقراء پر صدقہ کر دے۔ فقط

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) [2] ایضاً۔

[3] کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اپنی بیوی سے زنا کرنے والے کو دیکھنے والے سے لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۳۴۱) ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ کسی کو زنا کرتے دیکھا مگر کسی کو گواہ نہیں بنا سکا، زانی و مزنیہ دونوں مسلم ہیں کیا ایسی صورت میں اپنی لڑکی کا نکاح یہ شخص اس زانی کے ساتھ کر سکتا ہے۔

الجواب:- یہ ظاہر ہے کہ صرف زنا کو دیکھنا اور بیان کرنا موجب نکاح نہیں ہے، پس جب تک کہ چار دیکھنے والے زنا کے حسب شرائط نہ ہوں، زنا شرعاً ثابت نہیں ہوتا، کما قال اللہ تعالیٰ ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ الخ وقال تعالیٰ لولا جاؤ علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون۔ وفی الشامی الا اذا شہدا ثلاثۃ بالزنا والرابع بالاقرار فلیس الثلاثۃ لان شہادۃ الواحد بالاقرار کاقرار نبی کذا فی الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین شامی ج ۳۔ پس ہرگاہ کلام شوہر محض قذف ہے تو اس پر کوئی حکم حرمت مصاہرت وغیرہ کا مترتب نہ ہوگا اور اس عورت کی دختر کا مرد مذکور سے نکاح صحیح ہوگا۔ فقط۔

شیعہ لڑکی سے شادی ہوئی پھر سنی بنا لیا اور دوبارہ نکاح کیا، کیا حکم ہے

سوال (۴۳۴۵) زید کو اس کے والدین شیعہ نے بعمر دس سال استاد کے پاس پڑھنے بٹھایا، استاد کے کہنے سے زید سنی ہو گیا، والدین نے اس کی شادی شیعہ لڑکی سے کر دی، زید نے بعد شادی اس کو بھی سنی کر لیا تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، اور اس صورت میں زید کو کیا سزا ہے یا نہ۔

الجواب:- زید کو اس صورت میں زوجہ کو سنی کر لینے کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے اور اس صورت میں زید کی درست ہے۔ فقط

[illegible] سورۃ النور [illegible] کتاب الحدود ص ج ۳۔ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نان نفقہ کی بنا پر قاضی نے نکاح کردیا اب دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۳۶) ایک بارہ سالہ عورت کا نکاح اس کے باپ نے کفو میں کر دیا۔ بعد بالغ ہونے کے عورت نے ایک دعویٰ اس قسم کا شوہر کے نام دائر کیا کہ گو میری شادی بچپن میں ہوئی لیکن میل جول نہ تھا۔ حقوق زوجیت بھی ادا نہ کئے گئے۔ نان و نفقہ میں خبر گیری نہ کی وغیرہ وغیرہ۔ حاکم منصف نے نکاح فسخ کر دیا۔ اس کی بنا پر وہاں کے شافعی المذہب قاضی نے شوہر مذکور کی غیر حاضری میں ہی دو گواہوں کے سامنے اس عورت کا نکاح فسخ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرے شخص کے ساتھ عورت مذکورہ کا نکاح کر دیا۔ آیا پہلا نکاح فسخ ہوا یا نہیں، اور دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ پہلا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہو گیا اور تفصیل اس کی مع الاختلاف کتب فقہ میں مبسوط ہے من شاء فلیراجع ایھا۔ فقط۔

شیعہ تبرائی سے نکاح درست نہیں ہوا، دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

سوال (۴۳۷) ایک عورت کا نکاح ایک شخص مذہب شیعہ جس کو رافضی کہتے ہیں، اس کے ساتھ ہوا۔ عورت اہل سنت والجماعت ہے، اس کو اس کے شوہر نے مراسم روافض ادا کرنے میں مجبور کیا، یہاں تک کہ برا بھی کہلوانا چاہا۔ جب وہ عورت والدین کے یہاں آئی پھر شوہر کے مکان پر نہیں گئی، اس وقت تک جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو گیا اب بھی اس کو شوہر کے مکان پہ جانے سے انکار ہے اور اس کے شوہر کا خاندان سب تبرائی ہے، اور عورت کو بھی مجبور کرتے ہیں۔ پس از روئے شرع شریف اس عورت کا نکاح جائز ہوا کہ نہیں، اور اب بغیر طلاق شوہر مذکور کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ رافضی تبرائی کو بہت سے فقہاء نے کافر کہا ہے لیکن

Maktaba Tul Ishaat.com

تحقیق فقہاء کی یہ تحقیق ہے کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر اور ارتداد باتفاق ہیں۔ پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بدون طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط۔

خاندان سادات سے شادی جائز ہے

سوال (۴۳۸) آیا خاندان سادات میں شادی جائز ہے۔

بزرگ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۳۹) کسی بزرگ کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

بیوہ سے نکاح جائز ہے گو اس کے ولی کو خبر نہ ہو

سوال (۴۴۰) آیا بیوہ سے بھی بغیر مشورہ اولیاء کے دو گواہوں کے روبرو نکاح جائز ہے۔

الجواب:۔ (۱و۲) جائز ہے[2]۔ (۳) یہ نکاح جائز ہے بشرطیکہ کفو میں[3]

---

[1] ان الرافضی ان کان ممن یعتقد: ۱ وصیة علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فہو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۶۸ ج۲) ظفیر۔

[2] اگر لڑکی سادات خاندان کی ہے تو ہم غیر قریش لڑکے کی شادی خواہ صدیقی ہو یا فاروقی، عثمانی ہو یا علوی، درست ہے اور اگر لڑکا سادات خاندان سے ہے تو اس سے ہر ایک لڑکی کی شادی جائز ہے خواہ ہم کفو ہو یا نہیں الکفاءة معتبرة من جانبه ای الرجل لان الشریفة تابی ان تکون فراشا لذلک ولد الا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش وهذا عند الکل فلا تغیظه دناءة الفراش وهذا عند الکل (درمختار) فان حاصله ان المرأة اذا زوجت نفسها من کفو لزم علی الاولیاء وان زوجت من غیر کفو لا یلزم الا بهذا بخلاف جانب الرجل فانه لو تزوج بنفسه بکر فاسقة لم یلزم الا ولا فانه صحیح لازم (رد المحتار ص۳۳۶ ج۲ باب الکفاءة)

Maktaba Tul Ishaat.com

دکھایا کسی کو اور شادی کردی کسی سے اب عورت انکار کردے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں

سوال (۴۳۹) ہندہ بالغہ مطلقہ کو لوگوں نے ایک شخص کو دکھلا کر نکاح پر آمادہ کیا، پھر اس کی لاعلمی میں دوسرے آدمی سے نکاح کر دیا۔ بحالت خلوت ہندہ نے شور مچایا کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جو ہم کو دکھلایا گیا تھا۔ آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ دوسرے شخص سے جس کو وہ عورت راضی نہیں ہے، نکاح منعقد نہیں ہوا[1]۔ فقط۔

قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۴۰) مساۃ ہندہ زید مرزائی کے نکاح میں عرصے سے ہے مگر ہندہ زید کے گھر سے دو سال سے چلی گئی ہے۔ اب ایک مسلمان اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا مرزائی سے طلاق لینے کی ضرورت ہے۔

الجواب:۔ مرزائی چونکہ کافر ہے اس لئے ہندہ کا نکاح اس سے منعقد نہ ہوا تھا۔ لہذا مرزائی کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندہ کو دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا درست ہے[2]۔ فقط۔

شوہر والی عورت کے اس لڑکے کی شادی جو زنا سے ہے زانی کی لڑکی سے جائز ہے

سوال (۴۴۱) زید کا تعلق ناجائز مساۃ لاڈو سے تھا جب کہ لاڈو کا شوہر بھی زندہ موجود تھا اسی حالت میں مساۃ لاڈو کے زید کے نطفہ سے لڑکا پیدا ہوا۔ جب یہ لڑکا پیدا ہوکر بالغ ہوا تو زید نے اپنی لڑکی سے جو کہ منکوحہ بی بی سے ہے اس لڑکے کا نکاح کر دیا یہ نکاح

---

[1] لو استاذنها فی معین فزوت غیره فسکتت صح فی الاصح بخلاف ما لو بلغها فردت الخ لم یجز لبطلانه بالرد (درمختار) لان نفاذ التزویج کان موقوفا علی الاجازۃ وقد بطل بالرد (رد المحتار باب الولی ص۴۱۲ ج۲) نظیر[2] وحرم نکاح الوثنیة بالاجماع (درمختار) ویدخل فی عبدۃ الاوثان کل مذهب یکفر به معتقدہ (ایضاً باب المرتد ص۳۶۹ ج۳) فتنبہ

Maktaba Tul Ishaat.com

جائز ہے یا نہیں۔ بعد رخصت کے مسماۃ لاڈو نے اپنی بہو سے تسمیہ بیان کیا کہ تیرا شوہر بھی تیرے باپ کے نطفہ سے نہ تو لنگ ہو جا۔ اس صورت میں لڑکی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر[1] اس حدیث سے ثابت ہے اور یہی حنفیہ کا مذہب ہے کہ لاڈو کے جو لڑکا پیدا ہوا خواہ وہ زنا سے ہو اور خواہ زید ہی کے نطفہ سے ہو مگر شریعت میں وہ لاڈو کے شوہر کا ہے اور اسی سے اس لڑکے کا نسب ثابت ہے۔ وہ لڑکا شریعت میں زید کا شمار نہ ہوگا۔ لہذا نکاح زید کی دختر کا لاڈو کے پسر مذکور سے صحیح ہے[2] اور لاڈو کا قول شرعاً معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق کے زید کی دختر دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی فقط

لڑکے کی شادی باپ کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

سوال (۴۴۲) زید و بکر حقیقی بھائی ہیں۔ زید نے ایک دختر دیبی چھوڑی۔ بکر نے بھاوج بیوہ سے نکاح کر لیا اولاد نرینہ پیدا نہ ہونے سے بکر نے دوسری شادی کی اس سے اولاد نرینہ ہوئی تو اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح جو کہ دوسری زوجہ سے ہے اس کی یعنی بکر کی ربیبہ یعنی زید کی دختر کی دختر سے صحیح ہے یا نہ۔ ایک شخص ناجائز کہتا ہے اور دوسرا جائز، کس کا قول صحیح ہے۔؟

الجواب:۔ اس میں دوسرا قول صحیح ہے، بکر کے پسر کا نکاح اس کی ربیبہ کی دختر سے صحیح ہے، قولہ تعالیٰ۔ واحل لکم ما وراء ذلکم[3]۔ فقط

بیوہ بھاوج سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۴۳) بھاوج سے نکاح کرنا درست ہے یا نہ، ایک شخص کہتا ہے کہ بھاوج بڑی ماں کے درجہ میں ہے اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجہ میں ہے اور ماں و بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ قاضی صاحب نے

---

[1] وعلی الاصل الزانی وفروعه اصول المزنی بها فی عقار والمختار باب المحرمات ج ۲ ص ۳۶۲ سورۃ النساء ۲۳

[2] ملخص از ہندیہ ج ۱ ص ۲۸۵ طبع

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کے رد میں یہ دلیل قرآن پیش کی داخل لکم ماوراء ذلکم۔ وہ شخص کہتا ہے کہ بھاوج کے نکاح کی حرمت حرمت علیکم امھاتکم میں داخل ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہے یعنی بھاوج کی حرمت حرمت علیکم امھاتکم میں داخل نہیں ہے تو دادی و نانی و پوتی، نواسی کی حرمت بھی قرآن میں صاف مذکور نہیں ہے تو چاہئے کہ دادی و نانی وغیرہ سے بھی نکاح درست ہو اور قاضی صاحب نے دیگر کتب احادیث وفقہ سے بھی استدلالات پیش کئے، مگر ان سب کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا صاف قرآن سے ثابت کرو جس سے بھاوج کی حرمت ثابت ہو۔ مثلاً ایسی آیت ہونی چاہئے اُحِلَّ لکم زوجۃ الاخ بعد العدۃ۔ اب جو کچھ عند الشرع حکم ہو تحریر فرماویں

الجواب :- وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ بھاوج کی حرمت آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ میں داخل ہے۔ یہ غلط ہے لان زوجۃ الاخ لیست بداخلۃ فی الامہات عند احد[1]۔ اور یہ دونوں دعوے بھی غلط ہیں کہ بھاوج بڑی ماں کے درجے میں اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجے میں ہے اور یہ بھی اس شخص کا دعویٰ غلط ہے کہ دادی، نانی، پوتی نواسی کا صاف حکم قرآن میں نہیں ہے، لہٰذا دادی نانی، ماں کی حرمت میں اور پوتی نواسی بیٹی کی حرمت میں داخل نہیں ہیں، اس لئے کہ دادی، نانی امہات میں داخل ہیں اور پوتی نواسی بنات میں داخل ہیں۔ اور آیت قرآنی سے زیادہ کوئی قوی دلیل نہیں ہو سکتی۔ پس جب کہ محرمات کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ تو بھاوج وغیرہ سے نکاح کا جواز صاف طور سے ظاہر ہو گیا۔ اور قاضی صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ سب ہیچ ہے ان کا مخالف شخص جو کہ دین اسلام کا مخالف ہے جو کچھ کہتا ہے محض جاہلانہ کلام ہے

---

[1] فیہ اراء بالام الاصل ایضاً وبانت الفروع (البحر الرائق) ۔ محرمات

[2] پ ۴ سورۃ النساء ۔ ۲۴

Maktaba Tul Ishaat.com

احادیث اور تفاسیر کو نہ ماننا صریح الحاد وکفر کی دلیل ہے اور احادیث کا انکار کرنا درحقیقت قرآن شریف کا انکار ہے کیونکہ قرآن شریف میں حکم ہے وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا[1] لہٰذا اہل اسلام کو قول اس مخالف کا ہرگز نہ ماننا چاہئے اور اس کو سننا بھی نہ چاہئے اور اس کی صحبت سے احتراز کرنا چاہئے، اس کی بددینی اور کفر اس کے اقوال سے ظاہر ہے۔ فقط

بھانجے اور ماموں کی مدخولہ سے نکاح درست ہے

سوال (۴۴۴) بھانجے کی مدخولہ سے ماموں کا اور ماموں کی مدخولہ سے بھانجے کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ صورت درست ہے اور وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ[2] میں داخل ہے۔

معلق نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے

سوال (۴۴۵) ایک شخص نے قسم کھا کر ایک طالبعلم کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر تم ہندوستان جاکر علم حاصل کرکے آؤ گے تو میں نے تم کو اپنی یہ لڑکی صغیرہ دیدی اور اس طالبعلم نے بھی اس مجلس میں کہا کہ میں نے بھی قبول کیا اور یہ معاملہ چند معتبر اشخاص کے سامنے ہوا تھا اور اب وہ طالب علم پڑھ کر آگیا ہے اور لڑکی بالغہ ہوگئی ہے تو نکاح اس صورت میں منعقد ہوا تھا یا نہیں اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا ہے۔ کما فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتك ان رضی ابی لم ینعقد النکاح الخ وفی الشامی قوله والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط) المراد ان النکاح المعلق بالشرط لا یصح لما یوهمه ظاهر العبارة من ان التعلیق یلغو[3]

---

[1] سورۃ الحشر - ۱ - [2] سورۃ النساء - ۴ -

[3] دیکھئے رد المحتار مصری طبع استنبول ص۴۰۵ فصل فی المحرمات - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ویبقی العقد صحیحًا الخ شامی ص۳۹۴ ج۲ پس جب کہ نکاح صغیرہ کا طالب علم مذکور کے ساتھ منعقد نہیں ہوا تو اس کا ولی دوسرے شخص سے نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

عورت کی بات پر اعتماد کر کے نکاح کر دینا درست ہے

سوال (۴۴۶) ایک عورت غریب الوطن مسافر ہمارے یہاں آئی اور یہ بات ظاہر کی کہ میرا وارث کوئی نہیں، میں اپنا نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ تھانہ میں اس نے رپورٹ بھی کر دی ہے کہ میرا نکاح کرا دیا جاوے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب نے رپورٹ دیکھ کر مبلغ دس روپے لیکر اس کا نکاح پڑھا آیا۔ یہ نکاح درست ہو گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس عورت کا نکاح موافق اس کے بیان کے شرعاً جائز ہے[1]۔ الغرض اس صورت میں عورت کے بیان کے موافق اس سے نکاح کرنا یہ درجہ اولیٰ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۴۷) کیا کسی یہودی اور عیسائی عورت سے بغیر اس کو کلمہ پڑھوائے ہوئے کسی مسلمان کا نکاح جائز ہے؟۔

الجواب:۔ بدون اس کو کلمہ پڑھائے اور مسلمان کئے نکاح کرنا اس سے اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ کتب فقہ میں اس کو جائز لکھا ہے مگر مکروہ کہا ہے اور اس میں اختلاف بھی ہے[2]۔ آجکل کی عیسائیوں کی عورتوں سے بعض فقہاء نے

---

[1] وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی: انقضت عدتی الخ وحاصلہ انہ متی اخبرت بامر محتمل فان ثقة او وقع فی قلبہ صدقہا لا باس بتزوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ص۳۷۱ ج۵) ظفیر

[2] وصح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیہا مومنة بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الہا (درمختار) فی فتح القدیر ویجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل (رد المحتار باب المحرمات ص۳۰۰) ظفیر تفصیلہ والاولی (بقیہ برصفحہ آئندہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کرنے کو حرام اور ناجائز لکھا ہے۔ بہرحال اختلاف سے بچنے کے لئے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ بیوہ اور مطلقہ عورت سے اگر نکاح کیا جائے تو بعد مسہری کرنے کے کیا جائے۔ فقط

برادر علاتی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال (۴۴۸) زید اور بکر برادر علاتی ہیں بکر بقضائے الٰہی فوت ہوگیا، اس کی بیوہ ہندہ نے بعد گزرنے عدت کے عمر کے ساتھ نکاح کرلیا۔ ہندہ کے عمر سے دختر زینب پیدا ہوئی زید اور زینب کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زینب دختر ہندہ کا نکاح زید سے درست ہے[1]۔ فقط

شیعہ عورت جس نے توبہ کرلی اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۴۹) زید قوم افغان اہل سنت والجماعت اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ ایک بیوہ عورت ہے جو کہ دایہ کا کام کیا کرتی تھی، اس کو ان خیالات سے بیزار اور توبہ کرنی چاہتا ہے، یہ وہ اس وجہ سے مجبور ہے کہ تمام خواتین میں اس کو طعن کیا جاتا ہے کہ اہل سنت ہو کر غیر اہل سنت سے کس طرح نکاح کرسکتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) ان لا یخشی یفید کراھۃ التنزیہ فی غیر الحربیۃ ثم بعد یفید کراھۃ التحریم فی الحربیۃ تامل (ردالمحتار باب المحرمات ص۳۹۷ ج۲) ظفیر۔

[1] یجب ان لا یاکلوا ذبائحھم اذا اعتقدوا ان المسیح الٰہ او ان عزیرا اللہ ولا یتزوجوا نساءھم قیل وعلیہ الفتویٰ ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز ۔۔۔ والتفصیل فی ردالمحتار باب المحرمات ص۳۹۰ ج۲) ظفیر

[2] اس لئے کہ اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ داخل ہے ما وراء ذلکم میں جو حلال ہے۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - علامہ شامی کی رائے یہ ہے کہ سب صحابہؓ موجب کفر نہیں ہیں بلکہ موجب فسق ہے[1]۔ لہٰذا اس بیوہ عورت نے جب کہ توبہ کر لی ہے تو اس سے نکاح سنی حنفی کا شرعاً جائز ہے۔

اور بعض فقہاء کے نزدیک سب صحابہؓ موجب کفر ہے[2]۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس بیوہ عورت سے بلا تجدید ایمان کے نکاح نہ کیا جاوے۔ تاکہ نکاح بلا خلاف جائز ہو جاوے۔ اور نکاح غیر سید کا سید کے ساتھ جائز ہے۔ اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ غیر اہل بیت کا نکاح اہل بیت کے ساتھ جائز نہیں ہو سکتا ہے۔ غلط ہے[3]۔ فقط

سوال (۴۵۰) نجیم خاں کے منکوحہ بیوی جان کے بطن سے چار پسر ہوئے اور حیات نور کے بطن سے دو پسر ہوئے۔ بعد وفات نجیم خاں ان کا بیٹا پائندہ خاں بطن بیوی جان کچھ عرصہ تک اپنی سوتیلی ماں حیات نور کے ساتھ حرام کاری کرتا رہا اور دو تین نطفہ حرام پیدا ہوئے اب پائندہ خاں و قاسم خاں جو حیات نور کے بطن سے ہے۔ اپنے لڑکے لڑکی کو آپس میں منسوب کر رہے ہیں۔ پائندہ خاں کا لڑکا محمد عالم اور لڑکی خانم نور ہے اور قاسم خاں کا لڑکا میر محمد اور لڑکی رشیم جان ہے۔ محمد عالم کا نکاح رشیم جان سے اور میر محمد کا نکاح خانم نور سے کرنا چاہتے ہیں، جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۹۸ ج۳) [2] فی البحر معزیا للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص۳۰۴ ج۳) [3] نفیس فقهی ص۳۵۳ ج۱ وایضاً باب الکفاءة ص۳۵۳ ج۱ نفیس

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح محمد عالم کا مسماۃ ریشم جان سے اور نکاح میر محمد کا مسماۃ خاتم نور سے شرعاً صحیح ہے اور جائز ہے اور زنا کرنا اگرچہ گناہ کبیرہ ہے اور فسق وفجور ہے اور زانی وزانیہ تا وقتیکہ توبہ نہ کریں قابل متارکت ہیں۔ لیکن زانی وزانیہ کی اولاد میں باہم نکاح جائز ہے[1]۔ فقط۔

مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اب اس لڑکی کو علیحدہ کرکے مزنیہ سے شادی کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۵۱) زید نے ہندہ منکوحہ بکر سے زنا کیا۔ ایک سال بعد زید زانی نے ہندہ مزنیہ کی دختر زینب نابالغہ سے نکاح کرلیا۔ اب بکر فوت ہوگیا۔ اس لئے زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ جب کہ زینب نابالغہ اور غیر مدخولہ ہے۔

الجواب: ۔ زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرسکتا ہے کیونکہ جب اس نے ہندہ کی لڑکی سے وطی نہیں کی بلکہ قبل الوطی اس کو علیحدہ کردیا تو اس کی ماں ہندہ زید پر حرام نہیں ہوئی۔ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ حرمت مصاہرۃ نکاح صحیح یا وطی سے ثابت ہوتی ہے۔ زید نے جب ہندہ سے زنا کیا تو ہندہ کی لڑکی زینب اس پر حرام ہوگئی تھی[2]۔ زید کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا تھا اور چونکہ وطی بھی نہیں ہوئی، لہٰذا حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں نیز بیوی اور اس کی سوتیلی ماں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

سوال (۴۵۲) سوتیلی ساس جو کہ لاولد ہو اور بیوہ ہو، اس سے نکاح جائز ہے

---

[1] ویحل لاصول الزانی وفروعہ اصول المزنی بھا وفروعھا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۸ ج۳) نظیر [2] اذا فجر الرجل بامرأۃ ثم تاب یکون محرما لابنتھا لانہ حرم علیہ نکاح ابنتھا علی التابید (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۸ ج۳) نظیر [3] اما تزوج الزانی لھا فجائز اتفاقا (ایضاً ص۱۱۴ ج۳) نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یا نہیں۔ اور زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں یعنی باپ کی منکوحہ کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے، اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں بقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذٰلکم[1]۔ اور جواز نکاح کے ساتھ دونوں کے درمیان جمع جائز ہے، یعنی پہلی بیوی کی موجودگی میں اس کے ساتھ اس کی سوتیلی ماں کو بھی رکھ سکتا ہے۔ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی دونوں ایک وقت میں ایک شخص کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[2]۔ الخ

سوال (۴۵۳) زید کی دختر جو پہلی زوجہ متوفیہ سے ہے عمر کے عقد میں ہے تو زید کی زوجہ ثانیہ بیوہ سے بعد مرنے کے زید کے عقد کر سکتا ہے یا نہیں۔

جس کی لڑکی عقد میں ہے اس کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے ——؟

الجواب: ۔ اس صورت میں عمر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ بیوہ سے جائز ہے درمختار میں ہے کہ جمع کرنا نکاح میں ان دونوں کا جائز ہے کیونکہ دونوں میں وہ قاعدہ حرمت کا نہیں پایا جاتا جو اس بارہ میں منصوص و مسلم ہے کہ ان میں جس کسی کو مرد فرض کیا جاوے تو دوسری عورت حلال نہ ہو یہ قاعدہ اس صورت میں جاری نہیں ہو سکتا۔ فقط۔

سوال (۴۵۴) ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ بمبئی چلی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد وہاں سے

جو عورت کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق دیدی ہے اس سے نکاح کرنا کیسا ہے

---

[1] سورۃ النساء۔ ۴ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ظفیر

[2] فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

واپس آکر بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھکو طلاق دیدی۔ پس اس صورت میں اس کا عقد ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں موافق بیان عورت کے جب کہ کوئی مرد اس کا مکذب نہیں ہے اس کو عقد ثانی کرنا درست ہے۔ درالمختار[1]۔ فقط

بیوہ چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۵۵) چچی بیوہ سے بعد عدت کے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ قرآن مجید میں چچا کو باپ فرمایا ہے تو چچی ماں حقیقی ہوئی۔ لہذا نکاح مطلق حرام و باطل ہے۔ تمام کتب تفاسیر و احادیث و فقہ میں چچی سے نکاح حرام بتلاتا ہے۔ یہ شخص صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- چچی یعنی چچا متوفی کی زوجہ سے بعد گزرنے عدت کے نکاح جائز ہے[2]۔ قرآن شریف میں رکوع حرمت علیکم امہاتکم الآیۃ میں چچی محرمات میں سے نہیں فرمایا۔ اور حدیث شریف میں بھی چچی سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے یہ اس شخص کی جہالت اور گمراہی ہے جو ایسا باطل دعویٰ اس زور شور سے کرتا ہے کسی کتاب تفسیر و حدیث و فقہ و اصول میں چچی بیوہ سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے۔ ومن ادعی فعلیہ البیان واللہ المستعان۔ فقط

نامرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو اس کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۵۶) ایک شخص عرصہ دو سال سے نامرد ہے اور اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ وہ شخص جو کہ نامرد ہے اپنی زوجہ کو چھوڑنے اور علیحدہ کرنے پر راضی ہے تو اس کو کہا جاوے کہ فوراً اپنی زوجہ کو طلاق دیدے بعد

---

[1] وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی (ایضاً کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۱ ج ۵) ظفیر [2] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بعد طلاق کے عورت عدت تین حیض گزار کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے[1]۔

جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاق دیدی کیا اسکے لئے پھر شادی کے لئے حلالہ ضروری ہے

سوال (۴۵۷) ہندہ کا شوہر مر گیا ایک ماہ بعد بکر نے ہندہ سے نکاح کر لیا۔ غرضہ دراز بعد بکر نے ہندہ کو تین طلاق دیدیں۔ اب پھر رکھنا چاہتا ہے آیا جو نکاح ہوا تھا وہ درست ہوا تھا یا نہیں، اور اب بکر ہندہ کو زوجیت نکاح میں لاوے تو حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب: ہندہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن تھی، اس مدت کے پورہ ہونے سے پہلے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا اور نہ طلاق واقع ہوئی اور اب بلا حلالہ کے نکاح بکر کا ہندہ سے ہو سکتا ہے۔ ھکذا فی الدر المختار[2]۔

طوائف پیشہ ور سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ پیشہ بھی نہ چھوڑے

سوال (۴۵۸) ایک مرد ایک طوائف زنا کار کے پاس رہتا تھا اور اس کی زناکاری سے گذر اوقات کرتا تھا، پھر اس سے نکاح کر لیا، عورت بدستور زناکاری کرتی رہی۔ کیا یہ نکاح اس دیوث کا جائز ہے۔ یا عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں نکاح اس مرد کا طوائف مذکورہ سے صحیح ہو گیا[3]۔ پھر بعد نکاح کے بھی طوائف مذکورہ کا پیشہ زناکاری کرنا اور شوہر کو اس کا

---

[1] واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴) [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ردالمحتار باب المہر ص۴۸۲ ج۲) ظفیر [3] وصح نکاح الموطوءۃ بملک الخ او بنحو ای جاز نکاح من وطأھا تزنی ولہ وطؤھا بلا استبراء (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۱۴۰۲ ج۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ روکنا، اور اس کی حرام آمدنی سے گذارہ کرنا یہ جملہ امور حرام اور موجب فسق ہیں۔ اور شوہر مذکور دیوث اور فاسق ہے لیکن نکاح جو ہوگیا وہ قائم ہے جب تک وہ طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک طوائف مذکورہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی۔ کذا فی کتب الفقہ۔

بستی کے رشتہ سے جو بھائی ہے اسکی بہن سے شادی جائز ہے

سوال (۴۵۹) زید اور عمر میں نسبی تعلق نہیں ہے، محض ایک بستی میں رہنے کی وجہ سے دونوں میں ملاقات ہے۔ تو زید کی بہن سے عمر کی شادی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس مواخاۃ سے حقیقتاً نسبی تعلقات قائم نہیں ہوئے عمر کی شادی زید کی بہن سے ہوسکتی ہے، اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں نسبی یا مواخاۃ کا اثر نسبی سلسلوں پر کچھ نہیں پڑتا محض قول یا اقرار سے نسبی اخوۃ کہ جس پر حرمت نکاح کا مدار ہے قائم نہیں ہوسکتی۔ فقط۔

جس سالی کا نکاح تھا سالی کے مرنے کے بعد اس سے بھتیجی کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۶۰) زید و عمر کے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں۔ لیکن عمر کے گھر میں سے مرگئی۔ اب زید اپنی بھتیجی کا نکاح عمر سے کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس حالت میں عمر زید کی بھتیجی سے نکاح کرسکتا ہے۔ شرعاً یہ نکاح جائز ہے لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1]۔ فقط

جس کا شوہر عیسائی ہوجائے وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۶۱) میرا زوج فتح محمد چک جمال والا علاقہ بمبئی میں گیا ہوا ہے جس کے متعلق بمبئی کے

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

خطوط میں شہادتیں ہیں کہ وہ عیسائی ہوگیا ہے، تو شرعاً میں نکاح کرسکتی ہوں یا نہیں۔

الجواب: ۔ شامی میں خانیہ سے منقول ہے قالت ارتدا زوجی بعد النکاح وسعہ ان یعتمد علی خبرھا و یتزوجھا[1] الخ و فی جامع الفصولین اخبرھا واحد بموت زوجھا او بردتہ او بتطلیقھا حل لہ التزوج[2] الخ ان عبارات سے واضح ہے کہ ایسی خبروں پر اعتماد کرکے اس کی زوجہ نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ شہادت شرعیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بھائی کی پوتی سے اپنے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۴۶۲) بکر اور خالد برادر حقیقی ہیں، بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں۔ زید اس نکاح کو جائز کہتا ہے

الجواب: ۔ اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے۔ پس قول زید کا اس بارہ میں صحیح ہے اور موافق ہے کے قول اللہ تعالیٰ جو شروع پارہ والمحصنٰت میں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم۔ الآیۃ۔ فقط

بیوہ ممانی سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۶۳) ممانی بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ ممانی بیوہ سے نکاح درست ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[3]۔ فقط

ایک شخص جب کسی کو مرتد ہونا بتلائے کیا اس کا نکاح فسخ ہوگیا

سوال (۴۶۴) زید بیس سال ہوئے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دیگر ملک چلا گیا۔ خط وط آتے ہیں، ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس سے گھر آنے کے متعلق کہا تھا۔ اس نے یہ کہا کہ اب وقت

---

[1] ۔ در مختار باب العدۃ ص ۲۷۴ ج ۲ ظفیر [2] ایضاً [3] سورۃ النساء ۔ ۴ ایضاً ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

خدا کا حکم ہو گا جاؤں گا۔ پھر کہا خدا اور رسول کون ہیں؟ اور قرآن کیا چیز ہے؟ — نعوذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن متعدد آدمی اسکے منفی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ فی الحال ایک شخص کی شہادت اور قول پر اس کو مرتد قرار دیکر اس کی بیوی کا نکاح کر دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وفی جامع الفصولین اخبرها واحد بموت زوجها او بردته او بتطليقه صار حل له التزوج ولو سمع عن هذا الرجل انه قال لزوجته انت بائن لا يقع لانه من باب الدين فثبت بخبر الواحد[1]۔ شامی جلد ثانی صفحہ ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اس کی زوجہ کے نکاح ثانی جائز ہونے کے لئے ایک شخص کی خبر بھی کافی ہے۔ اس کی زوجہ اس شخص کے مخبر دینے پر کہ اس نے خدا تعالیٰ رسول اور قرآن کو ایسا کہا۔ اپنے نفس کو اس کے نکاح سے خارج سمجھ کر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن محض ایک شخص کے کہنے سے حکم اس کے مرتد ہونے کا نہ دیا جاوے گا۔ کیونکہ اعتبار اس خبر کا صرف جواز نکاح عورت کے لئے ہے۔ اور اس شخص کے مرتد ہونے کے لئے یہ ثبوت کافی نہیں ہے۔ خصوصاً جب کہ دوسرے لوگ اس کے خلاف اس کے اسلام کی اور صلاح و تقویٰ کی شہادت دیتے ہیں۔ فقط۔۔

بیوی کی اس لڑکی سے جو پہلے شوہر سے ہے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے۔؟

سوال (۴۶۵) پیر بخش نے بسم اللہ مطلقہ سے شادی کی۔ یہ بسم اللہ اپنی ساتھ پہلے شوہر عبداللطیف سے لڑکی سردار بیگم کو دنیا میں لائی تھی۔ جس کو پیر بخش نے پالا۔ پھر بسم اللہ مر گئی۔ اب پیر بخش سردار بیگم کی شادی اپنے لڑکے عبدالعزیز سے جو پہلی بیوی سے ہے کرنا چاہتا ہے۔ یہ نکاح حلال ہے یا حرام۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار للشامی باب العدۃ صفحہ ۔ ۲ ج ۔ ۸۴۷ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- یہ ظاہر ہے کہ پیر بخش سردار بیگم کا ولی شرعی نہیں ہے، پس اگر سردار بیگم نابالغہ ہے تو پیر بخش اس کے نکاح کا ولی نہیں ہے، اس کو اختیار اس کے نکاح کا نہیں ہے، اور سردار بیگم بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت سے۔ یا اگر نابالغہ ہے تو جو اس کا ولی ہے وہ اپنی ولایت سے نکاح عبد العزیز کے ساتھ کرے تو شرعاً جائز ہے کوئی وجہ حرمت کی اس میں موجود نہیں ہے کیونکہ دونوں کی ماں اور دونوں کے باپ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[1] الآیۃ وہکذا فی الدر المختار[2] وغیرہ۔

مطلقہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۶۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بمادری کے روبرو طلاق دیدی۔ بعد ایک سال اس عورت نے نکاح کر لیا۔ اس کے خاوند اول نے کسی وجہ سے طلاق نامہ لکھ کر نہیں دیا۔ نکاح ثانی اس عورت کا درست ہوا یا نہیں۔

طوائف کی بکر لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۶۷) طوائف کی باکرہ لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- (۱) جب کہ طلاق ثابت ہے اور عدت بھی گذر گئی تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے، تحریری طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ زبانی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

(۲) اس سے نکاح کرنا جائز ہے[3]۔ فقط

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] امابنت زوجۃ ابیہ او ابنہ فحلال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) نظیر [3] من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس بان تزوجہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۰۱ ج ۵) نظیر [4] واحل لکم ما وراء ذالکم (سورۃ النساء - ۴) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کتابیہ سے نکاح درست ہے

سوال (۴۶۸) کتابیہ حربیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ کتابیہ سے نکاح درست ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔ اور شامی میں ہے کہ کتابیہ حربیہ سے نکاح مکروہ تحریمی ہے اور اس زمانہ میں اور بھی زیادہ برا ہے کہ موجب فساد دین ہے۔

فقولہ والاولیٰ ان لا یفعل یفید کراھۃ التنزیہ فی غیر الحربیۃ وما بعدہ یفید کراھۃ التحریم فی الحربیۃ الخ شامی[1] جلد دوم۔ فقط

مرید کی مطلقہ سے شادی جائز ہے

سوال (۴۶۹) کسی پیر نے اپنے مرید کی بیوی سے اس مرید کے طلاق دینے کے بعد عورت سے شادی کی، آیا اس پیر پر کسی قسم کا کوئی الزام تو نہیں؟ ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اور اس پر طعن کرنا کیسا ہے اور طعن کرنے والے کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر اس پیر نے اس مرید کی بیوی سے مرید کے طلاق دینے اور عدت گزرنے کے بعد نکاح کیا ہے تو شرعاً اس پیر پر کچھ الزام نہیں اور شریعت کے اصول کے موافق اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے (بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت وعدم صحت نکاح نہ ہو) اس پر محض اس وجہ سے کہ مرید کی بیوی سے نکاح کر لیا، طعن کرنا بیجا ہے۔ جس امر کو اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال فرمایا اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں اور طعن کرنے کی گنجائش نہیں۔ جو شخص طعن کرے وہ گناہگار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

قادیانیت سے جو توبہ کر چکا اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۷۰) زید کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ زید مرزائی ہے، مگر پھر اس نے توبہ کر لی تھی۔ اسی

[1] دیکھئے ردالمحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی بنا پر ایک لڑکی کا اس سے نکاح کر دیا تھا۔ نکاح کے بعد ایک مولوی صاحب کو زید کے پاس تحقیق کے لئے بھیجا تو زید نے بڑے زور شور سے تردید کی کہ میرا مذہب قادیانی نہیں ہے، اور بہت زمانہ گذرا میں توبہ کر چکا ہوں۔ اور ابتداء میں اگر میں مرزا کو مانتا بھی تھا تو ایک مجدد و بزرگ مانتا تھا، نبی نہیں مانتا تھا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ تحریر سوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زید صحیح العقائد ہے اور اس کا عقیدہ صحیح موافق مذہب اہل سنت والجماعت کے ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد نہیں ہے۔ لہذا نکاح جس لڑکی کا اس شخص یعنی زید سے درست اور صحیح ہو گیا۔ نکاح کے صحیح ہونے میں اس وقت کوئی تردد نہیں ہے۔ البتہ اگر خدانخواستہ کسی وقت میں زید نے مذہب اہل سنت والجماعت سے طرف مذہب قادیانی کے رجوع کیا تو اس وقت فوراً نکاح باطل ہو جاوے گا[1]۔ فقط۔

بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۷۱) ایک عورت بت پرست اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک مسلمان شخص کے ساتھ چلی گئی۔ اور اس مسلمان نے اس عورت کو مسلمان کیا اور بعد مسلمان ہونے کے اس عورت سے نکاح کیا۔ اب یہ عورت اس حالت میں مسلمان ہوئی یا نہیں اور اس عورت کا نکاح مرد مسلمان سے درست ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ صورت مسئولہ میں وہ عورت مسلمان ہو گئی اور نکاح اس کا مرد مسلمان سے درست ہے جب کہ اس کو تین حیض آ جاویں اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ گذرنا شرط ہے۔ پس نکاح اس مدت سے قبل درست نہیں ہے۔ اگر تین حیض

---

[1] وان تنازعا احدھما ای الزوجین فخ عاجلا بلا قضاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب نکاح الکافر ص ۵۴۹ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یا تین ماہ بصورت عدم حیض گزرنے سے قبل مسلمان نے اس عورت سے نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ بعد آنے تین حیض کے اور بصورت عدم حیض بعد گزرنے تین ماہ کے نکاح کیا جاوے۔ قال الشامی فاذا مضت هذه المدة صار بمنزلة تفریق القاضی الخ ص۳۹۰ ج۲ کتبہ رشید احمد عفی عنہ۔ الجواب صحیح عزیز الرحمٰن عفی عنہ

گولٹا نکاح درست ہے

سوال (۴۷۲) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے لڑکے کو اس شرط پر دیا کیا کہ بکر اپنی لڑکی کا نکاح زید کے لڑکے سے کر دے اس طریق سے شرعاً نکاح کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ یہ صورت جو سوال میں مذکور ہے نکاح شغار کی ہے۔ اس سے ممانعت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ مہر ہر ایک کا یہی ہو۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے شخص کے پسر سے یا اس سے کرے اور مہر اس کا یہ ہو کہ دوسرا اپنی بیٹی و بہن کا نکاح اس کے پسر یا اس سے کرے۔ ہمارے فقہاء حنفیہ لکھتے ہیں کہ یہ صورت شغار کی جس سے احادیث میں ممانعت وارد ہے، باطل اور ناجائز ہے۔ اس لئے اگر کسی نے اسی طرح نکاح کیا تو مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا اور نکاح صحیح ہوگا اس لئے کہ وہ وجہ جو ممانعت کی تھی باقی نہ رہی۔ درمختار میں ہے وجب مهر المثل فی الشغار هو ان یزوجه بنته علی ان یزوجه الآخر بنته او اخته مثلاً معاوضةً بالعقدین وهو منهی عنه لخلوه عن المهر فاوجبنا فیه مهر المثل فلم یبق شغاراً الخ وتفصیله مع الاعتراض والجواب فی الشامی۔ فقط۔

۱؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص۴۵۷ مطلب نکاح الشغار

۲؎ دیکھئے رد المحتار للشامی باب المہر مطلب نکاح الشغار ص۴۵۷ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ شرط کرنا بجا ہے کہ جو لڑکی دے گا اس کو لڑکی دوں گا

سوال (۴۷۳) جو لوگ اس بات پر مصر ہوں کہ تا وقتیکہ عوض میں ہمیں بیٹی نہ ملے ہم اپنی بیٹی کسی کو نہیں دیں گے ایسے لوگوں پر کیا حکم ہے اور ان کا یہ فعل کیسا ہے۔

الجواب:- یہ خیال جاہلانہ ہے اور یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار کی تفسیر حدیث میں یہ آئی ہے کہ کوئی شخص اپنی دختر کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی دختر کا نکاح اس سے کر دے اور بجائے مہر کے یہی ہو اور کچھ مہر نہ ہو۔ اور اگر دونوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہو جیسا کہ اب رواج ہے تو اس میں دونوں نکاح صحیح ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یہ برا خیال ہے کہ ایسا کہے کہ میں اپنی دختر کا نکاح اس سے ہی کروں گا جو اپنی دختر ہم کو دیوے۔ پس اس کو چھوڑنا چاہئے۔ فقط

اولاد زنا سے نکاح

سوال (۴۷۴) اولاد بے نکاحی سے رشتہ ناطہ کرنا حرام ہے یا نہ؟

الجواب:- اولاد بے نکاح سے رشتہ ناطہ کرنا حرام نہیں ہے[1]۔

بات چھوٹے لڑکے سے طے کی اور دھوکہ دیکر نکاح بڑے لڑکے سے کر دیا کیا حکم ہے

سوال (۴۷۵) زید کے ایک لڑکی دس برس کی تھی، اور عمر کے دو لڑکے ایک گیارہ سالہ دوسرا بیس سالہ تھا۔ بڑا لڑکا ایک آنکھ سے زخمی بھی ہے۔ زید کی دختر کی نسبت عمر کے چھوٹے پسر سے قرار پائی تھی۔ شادی کی تاریخ مقرر ہوئی اور لڑکی عمر کے یہاں بھیجدی گئی۔ عمر نے دھوکہ دیکر اپنے بڑے لڑکے کی ساتھ شادی کر دی یہ نکاح جائز ہے یا نہ؟

---

[1] اس لئے کہ یہ محرمات میں داخل نہیں ہیں داخل لکم ما وراء ذلکم فرمان خداوندی ہے۔ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اگر بڑے لڑکے کے ساتھ دختر کے باپ سے ایجاب و قبول ہوگیا تو اس سے نکاح صحیح ہوگیا۔ مثلاً عمر نے اپنے بڑے لڑکے کو مجلس نکاح میں لاکر اس سے قبول کرایا اور لڑکی کا باپ بھی موجود تھا جس سے اجازت نکاح کی لی گئی تو اس حالت میں بڑے لڑکے کا نکاح ہوگیا[۱]۔ اور اگر یہ صورت ہوئی کہ زید نے اپنی دختر کے نکاح کی اجازت عمر کے چھوٹے لڑکے سے دی اور عمر نے بڑے لڑکے سے کردی تو یہ نکاح زید کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر زید اس کو رد کردے گا اور انکار کردے گا تو وہ نکاح باطل ہوجاوے گا[۲]۔

کتابیہ بیوی کو اسلام پر مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کا طریقہ کیا ہے

سوال (۴۷۶) اہل کتاب سے جو نکاح درست ہے تو منکوحہ عقد مسلمان میں بلا پردہ کے رہ سکتی ہے یا پردہ میں، اور اسلام پر مجبور کیا جاوے گا یا نہیں، اور عقد مسلمانوں کی طرح ہوگا یا اور کس طرح؟

الجواب :- پردہ پر مجبور کرسکتا ہے، اسلام پر نہیں۔ اور عقد مسلمانوں کی طرح ایجاب وقبول کے ساتھ روبرو گواہوں کے ہونا چاہئے[۳]۔ اور اولاد مسلمان ہوگی۔ کما فی الدر المختار والولد یتبع خیر الابوین دینا[۴] الخ فقط

---

[۱] وما ذکروہ فی المرأۃ یجری مثلہ فی الرجل ففی الخانیۃ قال الامام ابن الفضل ان کان الزوج حاضرا فاشار الیہ جاز ولو غائبا فلا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲)

[۲] اس لئے کہ بڑے سے اجازت نہیں دی تھی لو تزوجہ العاقد بنکاح امرأۃ امرأتین فی عقد واحد لا ینفذ للمخالفۃ الخ (ایضاً ص ۴۴۷ ج ۲)

[۳] وینعقد بایجاب من احدھما وقبول من الآخر الخ وشرط حضور شاھدین الخ کما صح نکاح مسلم ذمیۃ عند ذمیین ولو مخالفین لدینھما (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۱ ج ۲ وص ۳۷۳ ج ۲ وص ۳۷۶ ج ۲) ظفیر (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

اس وعدہ پر عورت نے طلاق حاصل کی کہ فلاں سے ہرگز شادی نہیں کروں گی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۷۷) مساۃ رحمۃ النساء نے اپنے شوہر عبدالستار سے بذریعہ عدالت اس تنسیخ نامہ پر طلاق حاصل کی کہ میں مساۃ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ میں احمد بیگ ولد بہادر سے نکاح ہرگز نہ کروں گی اگر کروں گی تو نکاح ناجائز رہیگا لہذا ہم پنچان کے روبرو عبدالستار طلاق شرعی دیدی اور لفظ تین طلاق پے در پے بزبان خود دیکر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا۔ اس کی پہلی دفعہ میں یہ بھی صراحت ہے کہ مدعا علیہ رضامند ہے کہ وہ طلاق دیدے اور سوائے احمد بیگ کے مساۃ کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے۔

اس فیصلہ کے بعد احمد بیگ کا نکاح مساۃ رحمۃ النساء سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں احمد بیگ کا نکاح مساۃ رحمۃ النساء سے ہو سکتا ہے۔ اس فیصلہ ثالثی کا اور اقرار کا کہ جو مساۃ نے کیا ہے۔ کچھ اثر اس نکاح پر نہ واقع ہوگا اور نکاح صحیح رہے گا[1]۔ فقط

زید کی پہلی بیوی سے جس نے زنا کیا اس کا نکاح زید کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۷۸) زید کی دو زوجہ ہیں۔ پہلی زوجہ سے کوئی اولاد نہیں، دوسری زوجہ سے تین لڑکی ہیں۔ خالد نے زید کی پہلی زوجہ سے زنا کیا۔ زید کی دوسری زوجہ سے لڑکی ہے، اس سے خالد نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - کر سکتا ہے[2]۔

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر (ص ۵۴۱ ج ۳) ۱۲ ظفیر۔

[1] اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء - ۴)

[2] اس لئے کہ یہ لڑکی نہ مزنیہ کی فرع ہے اور نہ اس کی اصل - ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اپنے چچا کی پوتی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۷۸) چچا کی پوتی سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح چچا کی پوتی سے درست ہے۔ آیت واحل لکم ما وراء ذلکم[1] میں داخل ہے۔

بیوی کو طلاق دیکر اس کی بہن سے شادی کرنی کیا حکم ہے

سوال (۴۷۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، بعد گزرنے عدت کے اسی مطلقہ کی چھوٹی بہن سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ یہ نکاح جو اس کی چھوٹی بہن سے بعد عدت گذرنے مطلقہ کے ہوا۔ جائز و صحیح ہے[2]۔ فقط

جو ہندو لڑکی مسلمان ہوئی بلوغ کے بعد خوشی سے شادی کرسکتی ہے

سوال (۴۸۰) ایک ہندو لڑکی کو زید نے مسلمان کیا۔ اب وہ بالغ ہوئی۔ زید اس سے شادی کرنا چاہتا ہے، نکاح درست ہے یا نہیں، اور زید کی جائداد اس کو اور اس کی اولاد کو ملے گی یا نہ۔

الجواب:۔ جب کہ وہ لڑکی بالغ ہوگئی ہے اور اسلام پر قائم ہے تو اسکی رضامندی سے اس کا نکاح زید سے درست ہے اور اس کی اولاد بعد نکاح کے زید کی وارث ہوگی

---

[1] سورۃ النساء - ۴)

[2] واذا طلق امرأته طلاقا بائنا او رجعيا لم يجز له ان يتزوج باختها حتى تنقضي عدتها (ہدایہ ص۲۸۹ ج۲) ظفیر [3] فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولي (درمختار) اراد بالنفاذ الصحة وترتب الاحكام من طلاق وتوارث وغيرهما (رد المحتار باب الولی ص۴۰۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سوتیلی ماں کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے جو دوسرے شوہر سے ہے

سوال (۴۸۰) زید کا باپ مرگیا اسکی سوتیلی ماں ہندہ نے دوسرا نکاح کرلیا۔ اب ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اس کی لڑکی سے زید نے نکاح کرلیا، یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ زید کا نکاح ہندہ کی لڑکی سے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی ہے شرعاً صحیح ہے کیونکہ محرمات میں اور قاعدہ حرمت میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ داخل حکم ما وراء ذلکم[1] میں داخل ہے۔ کیونکہ ہندہ کی یہ دختر نہ زید کی لغیافی بہن ہے نہ علاتی یعنی نہ ماں شریک بہن ہے نہ باپ شریک بہن ہے۔ اور حقیقی بہن نہ ہونا ظاہر ہے بلکہ یہ لڑکی زید سے محض اجنبیہ ہے۔ لہذا حلت میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ فقط۔

جب عورت اور مرد کو نکاح سے انکار ہو تو لوگوں کے کہنے سے نہیں ہوتا

سوال (۴۸۱) زن و شوہر از نکاح انکار می کنند و دیگراں می گویند کہ نکاح شدہ است ایں صورت نکاح ثابت خواہد شد یا نہ؟

الجواب: ۔ اگر زن و مرد ہر دو از نکاح انکار کنند و مردماں اجنبی گویند کہ نکاح شدہ است نکاح نخواہد شد۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جب مرد و عورت نکاح سے انکار کرتے ہوں تو صرف اجنبی کے کہنے سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ ظفیر)

سوال (۴۸۲) نکاح بشرط حلالہ مسلمان حنفی مذہب کو جائز ہے یا نہیں اور وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہوجائے گی یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء - ۴ -

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- نکاح بشرط تحلیل عند الحنفیہ بھی مکروہ ہے۔ مگر شوہر اول کو حلال ہو جاتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ واللہ اعلم۔

ہندو عورت جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح درست ہے

سوال (۴۸۲) ایک شخص نے کسی ہندو عورت کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا، وہ عورت نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور ہندو کے مندروں میں جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور وہ عورت مسلمان ہے یا کافر؟ اور اولاد جو ہوئی وہ حلال ہے یا نہ؟۔

الجواب:- نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ تارک صلوٰۃ وغیرہ فاسق ہے مگر کافر نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث وان زنی وان سرق الحدیث اس پر دال ہے اور لا نکفرہ بذنب وارد ہے۔ پس بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق۔ الحدیث[۲]۔ اس عورت کو مسلمان سمجھا جاوے گا اور مسلمانوں کا سا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاوے گا۔ نکاح اس کا مسلمان کے ساتھ بشرائط صحیح ہے اور اولاد جو نکاح کے بعد ہوئی ولد الحلال ہے۔ فقط۔

مرتدہ سے نکاح جو عیسائی ہو گئی، کیا حکم ہے

سوال (۴۸۴) ایک مسلمان عورت منکوحہ عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟ اور پھر دوبارہ ایک مسلمان سے

---

[۱] وکرہ التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل لہ بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللتک وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۴۳ ج ۲) ظفیر۔

[۲] مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۱۴ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح ہوا، یہ صحیح ہوا یا نہیں؟ اور نکاح کرنے والے اور نکاح خواں کے لئے کیا حکم ہے نکاح کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں؟

الجواب: - درمختار میں ہے وان تنادا احدھما ای الزوجین فسخ عاجل[1] الخ وصح نکاح کتابیۃ مومنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الٰھا وکذا حل ذبیحتھا علی المذھب بحر[2] الخ درمختار۔ اول عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلا نکاح عیسائی ہونے کے بعد فسخ ہو گیا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح اس کا مسلمان سے اگر عدۃ کے بعد ہوا صحیح ہے لہٰذا قول الصاحبین قال فی المجانیۃ وفی قول صاحبیہ نکاحھا باطل حتی تنقضی بثلث حیض الخ شامی۔ امام نکاح خواں پر کچھ مواخذہ شرعًا نہیں ہے اور جس مسلمان نے اس کتابیہ عیسائیہ سے نکاح کیا ہے اس کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی، اس کا نکاح بھی باقی ہے (حاشیہ ملاحظہ فرمالیں۔ نظیر)

حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۸۵) حاملہ من الزنا سے نکاح جائز ہے یا نہ؟ اور جائز میں کوئی قید تو نہیں؟ اور صحبت کرنے میں کچھ حرج تو نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟۔

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار ص۵۳۹ ج۲ باب نکاح الکافر ۱۲ ایضًا باب المحرمات ص۳۹۷ ج۲ خاکسار مرتب کے خیال میں مرتدہ اور کتابیہ دونوں کا حکم مختلف ہے، فقہاء نے صراحت کردی ہے کہ مرتدہ سے نکاح درست نہیں ہے ولا یصح ان ینکح مرتدا ولا مرتدۃ احد من الناس مطلقا (درمختار) مطلقا ای مسلمًا او کافرا او مرتدا وھو تاکید لما فھم من النکرۃ فی النفی (ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۵ ج۲) وکذا المرتدۃ لا یتزوجھا مسلم ولا کافر لانھا محبوسۃ للتامل الخ (ہدایہ باب نکاح المشرک ص۳۲۶ ج۲) لہٰذا صورت مسئولہ میں اس مرتدہ کا جو عیسائی ہو گئی دوبارہ نکاح مسلمان سے درست نہیں ہوا۔ واللہ اعلم نظیر مفتاحی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) ایک شخص کا تعلق ایک عورت سے عرصہ چار سال سے تھا۔ اب اس عورت نے اسی مرد سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہ ؟

(الف) اور لڑکا جو پیدا ہوا وہ حلال ہے یا حرام ؟

(ب) نکاح سنت ہے یا فرض ؟ طریقہ نکاح کی قبولیت کا کیا ہے ۔

(ج) اگر قاضی نکاح نے خطبۂ نکاح نہ پڑھا تو نکاح ہوا یا نہ ؟

(د) خطبۂ نکاح سنت ہے یا فرض ؟

(ہ) اپنی زوجہ حاملہ سے وطی کب تک جائز ہے ۔

(و) بعد ولادت کے کب وطی کرے ؟

(ز) مرد نے عورت سے کہا کہ میں نے طلاق دی ، طلاق ہوئی یا نہ ؟

(۳) مرد نے کہا زوجہ سے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں ، اس کہنے سے عورت نکاح سے باہر ہو گئی یا نہ ؟

(۴) کتے نے مٹی کا برتن چاٹ لیا تو وہ دھونے سے پاک ہو سکتا ہے یا نہ ؟

(۵) از زنا نیے کا برتن بھی پاک ہو سکتا ہے یا نہ ؟

(۶) کسی ماہ میں نکاح کرنے کی ممانعت ہے یا نہ ؟

(۷) جس کپڑے میں مورت ہو اس پر نماز درست ہے یا نہ ؟

(۸) چچی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(۹) بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(۱۰) ممانی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :- حاملہ عن الزنا کا نکاح جائز ہے ، صحبت حرام ہے ، تا وضع حمل اگر نکاح غیر زانی ہو ورنہ صحبت بھی درست ہے اگر زانی ہی سے نکاح ہوا جبکا حمل ہے ، حدیث میں ممانعت آئی ہے کہ حاملہ غیر سے وطی نہ کرو۔ اگر عورت

Maktaba Tul Ishaat.com

کسی کی معتدہ یا منکوحہ نہ تھی تو نکاح صحیح ہے۔ اگر لڑکا نکاح کرنے کے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا تو شوہر کا ہے ولد الحرام نہیں ہے[۱]۔ اول ولی یا وکیل عورت کا ایجاب کرے پھر شوہر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

(ب) سنت ہے[۲]۔ (ج) درست ہوگیا[۳] (د) سنت ہے[۴] (ہ) اخیر تک جائز ہے[۵] (د) بعد ختم ہونے نفاس[۶] (ز) طلاق ہوگئی[۷] (۳) نکاح سے باہر نہیں ہوئی (۴) ہوسکتا ہے (۵) تانبے کا برتن بھی دھونے سے پاک ہوجائے گا (۶) کسی میں نہیں (۷) اگر بڑی مورت ہو مکروہ ہے اور اگر خورد و غیر ممتاز ہو تو درست ہے[۸] جائز ہے[۹] (۹) ناجائز ہے[۱۰] (۱۰) جائز ہے۔ فقط

سوال (۴۸۶) ایک شخص نے ہندہ کے لیئے پیغام دیا تھا، اور نکاح ابھی منعقد نہیں ہوا تھا کہ اس نے ہندہ کو چھوڑ کر اس کی بجائے اس کی ماں سے نکاح کرلیا، یہ جائز ہے یا نہیں؟ جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

الجواب:- مخطوبہ (جس عورت سے صرف منگنی ہوئی ہے) اسکی ماں

---

[۱] وصح نکاح حبلی من زنا لاحبلی من غیرہ وان حرم وطؤھا ودواعیہ (الی قولہ) لونکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۴۰۱ ج۲ باب المحرمات) ظفیر [۲] ویکون سنۃ مؤکدۃ فی الاصح فیاثم بترکہ الخ (درمختار کتاب النکاح) [۳] و[۴] ویندب اعلانہ وتقدیم خطبۃ وکونہ فی مسجد یوم الجمعۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۳۵۹ ج۲ کتاب النکاح) ظفیر [۵] وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ [۶] وحرم علی المتزوج ذکرا او انثی نکاح اصلہ وفروعہ علا او نزل وبنت اخیہ واختہ وبنتھا الخ (درمختار باب المحرمات) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سے نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ مخطوبہ ابھی تک اس کے نکاح میں نہیں آئی ہے اور اس کی زوجہ نہیں ہوئی ہے ، کہ اس کی ماں بحکم آیت وامہات نسائکم محرمات میں داخل ہو جاتی ، بلکہ مخطوبہ کی ماں مخطوبہ سے نکاح ہونے سے پہلے آیت واحل لکم ماوراء ذلکم[1] کے حکم میں داخل ہے اور اس کے ساتھ نکاح جائز ہے فقط

چچیری خالہ سے نکاح جائز ہے

سوال (۴۸۷) چچیری خالہ سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :- نکاح اس لڑکے کا غیر حقیقی خالہ سے درست ہے[2] ۔

بھنگن سے بعد اسلام نکاح درست ہے

سوال (۴۸۸) ایک بیوہ بھنگن ایک قصاب کے گھر میں چلی آئی اور مسلمان ہو کر اس قصاب سے نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- مسلمان ہو کر اس عورت کا نکاح قصاب وغیرہ سے ہو سکتا ہے ۔

مرتد اسلام قبول کرلے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۴۸۹) اگر مرتد دو تین ماہ بعد اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس کے نکاح کی تجدید ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب :- دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے

ان عورتوں سے نکاح درست ہے

سوال (۴۹۰) سوتیلی ماں اور ساس کی حقیقی بہن ، سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن ، ساس کی بہن ، سوتیلی ساس کی

---

[1] سورۃ النساء ۴ ۔ [2] وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ ۔ سورۃ النساء ۴ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بہن ان عورتوں سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ان سب عورتوں سے نکاح درست ہے اور یہ سب آیت کریمہ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[1] میں داخل ہیں -

بھتیجہ کی ماں اور اس کی بیوی دونوں سے شادی درست ہے | سوال (۴۹۱) زید وعمر دو حقیقی بھائی تھے ، عمر کا نکاح زینب سے ہوا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام بکر ہے ، عمر انتقال کرگیا تو زینب کی شادی عمر کے چھوٹے بھائی زید سے ہوگئی اس سے بھی ایک لڑکا ہوا اس کا نام خالد ہے ، بکر اور خالد کا نکاح ایسی دو عورتوں سے ہوا جو دونو حقیقی بہنیں تھیں ، اب صورت مسئولہ میں اگر عمر کے لڑکا بکر کی زوجہ کسی وجہ سے بوجہ طلاق یا اس کے انتقال کے بعد علیحدہ ہوجائے تو اس کے چچا زید سے بکر کی زوجہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار : فجاز الجمع بین المرأة وبنت زوجها او امرأة ابنها[2] پس عبارت منقولہ سے ظاہر ہوا کہ اگر زوجۂ زید یعنی زینب بھی زید کے نکاح میں موجود ہو تب بھی زید اپنی زوجہ کے پسر اور اپنے بھتیجے بکر کی زوجہ سے بعد طلاق یا موت بکر نکاح کرسکتا ہے اور اگر زینب موجود نہ ہو تو جواز نکاح میں کچھ تردد ہی نہیں -

مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے | سوال (۴۹۲) مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ، پہلے مرید کرلیا جاوے پھر نکاح کرے -

الجواب :- مریدنی سے نکاح درست ہے ، لیکن دھوکہ بازی کرنا حرام ہے -

---

[1] سورۃ النساء ۲۴ - [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ " ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے | سوال (۴۹۳) بیوی سے موافقت نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے نکاح میں شرعاً کوئی مضائقہ تو نہیں ہے۔؟

الجواب :- اگر زوجہ سے موافقت نہ ہو اور دوسرا نکاح کرنا چاہے اور دوسرے نکاح کے بعد خوف ہو کہ مساوات نہ ہو سکے گی تو پہلی زوجہ کو طلاق دے کر دوسرا نکاح کرے مگر یہ کہ وہ عورت سابقہ راضی ہو اپنے حقوق کے چھوڑنے پر۔ فقط

(قال عزوجل : فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ[1] الآیۃ وفی الدر المختار فی بیان احکام النکاح : ومکروھا (ای یکون النکاح مکروھا[2]) لخوف الجور ؛ فان تیقنہ حرم ذلک[3] (وفیہ) ویجب - ای الطلاق - لوفات الامساک بالمعروف (وفیہ) ولو ترکت قسمھا - ای نوبتھا - لضرتھا صح باب القسم + جمیل الرحمن) علی ھامش رد المحتار ص ۵۵۱ ج ۲ ظہیر

جس عورت کو شوہر نے طلاق دے دی اس کا نکاح ہو سکتا ہے | سوال (۴۹۴) ایک عورت جس کا خاوند عرصہ بارہ سال سے مفقود الخبر ہے ایک اور شخص کے گھر آباد ہے۔ دیگر اس عورت نے دو دفعہ نالش اپنے خاوند پر سرکار میں اپنے خرچہ کی کی اور زوج پر سرکار سے ڈگری ہو گئی۔ اور عورت یہ بھی کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو دو آدمیوں کے روبرو طلاق بھی دے دی، اب اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ اور اس عورت اور اس مرد جس کے گھر میں یہ رہتی ہے ان کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں ؟ اور جو کچھ وہ خیرات کریں یا قربانی دیں تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- موافق بیان عورت کے دوسرا نکاح اس کا درست ہے

[1] سورہ النساء - [2] رد المحتار علی ہامش رد المحتار ج ۲ ص ۵۵۱ [3] ایضاً ص ۵۵۲ ج ۲

Maktaba Tul Ishaat.com

بدون نکاح کے رکھنا سخت معصیت ہے اور گنہ کبیرہ ہے، جس نے ایسا کیا کہ بدون نکاح کے اس عورت کو رکھا اُس کو نصیحت کی جاوے اور توبہ کرائی جاوے کہ وہ نکاح کرلیوے اور گذرے ہوئے افعالِ بد سے توبہ کرے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ کھانا پینا نہیں چاہیئے اور اس سے متارکت کردی جاوے، اس کی خیرات وقربانی کی قبولیت کی توقع نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدرسہ

بیوہ سے خود نکاح کرنا اور اس کے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۴۹۵) ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں، اور ایک بیوہ کے دو لڑکے ہیں، یہ شخص بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہے، بیوہ اس شرط پر رضامند ہے کہ اگر تو اپنی لڑکیاں دے اور لڑکوں سے نکاح کردے، تو میں تجھ سے نکاح کرلوں، یہ جائز ہے؟

الجواب :- یہ صورت جائز ہے[۱]۔

لڑکے کی شادی شوہر کی لڑکی سے

سوال (۴۹۶) زید کے دو بیوی تھی، زید کے مرنے کے بعد اس کی ایک بیوی سے اس کے بھائی عمر نے شادی کرلی، عمر سے لڑکا پیدا ہوا، اب کیا وہ زید کی دوسری بیوی کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- کرسکتا ہے۔

۷۶ سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے

چھتر برس کی بڑھیا سے سولہ برس کے لڑکے کا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- نکاح ہوجاتا ہے[۲]۔

---

[۱] امابنت زوجة ابیہ او ابنہ فحلال (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲) ظفر [۲] شریعت میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح

سوال (۴۹۸) ان رجلا نکح ضرة أمّ أمّ الزوجة ، هل صح نکاحه ام لا ؟

الجواب :- یصح نکاحه ، بدلیل قوله تعالیٰ :

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَالِكُمْ[1] الآیة

فان ضرة ام ام الزوجة لیست جدة الزوجة ، لکی دخلت فی عموم قوله تعالیٰ : وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ الآیة

تین طلاق کے بعد حلالہ ہوا ، اس نے وطی کے بعد طلاق دی پہلے شوہر نے اس عدت میں وطی کی ، نکاح کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال (۴۹۹) زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیکر چند یوم اس سے وطی کی اور پھر ایک شخص سے بغرض حلالہ اس کا نکاح کرایا محلل نے وطی کر کے طلاق دے دی ، اور زید نے بھی اسی رات میں وطی کی ، پھر تا انقضائے عدت وطی نہیں کی ، بعد گذرنے عدت کے پھر زید نے اپنی بیوی ہندہ سے نکاح کر لیا ، یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں ؟

الجواب :- زید نے جو نکاح بعد انقضاء عدت طلاق محلل یعنی بعد تین حیض کے کیا وہ نکاح صحیح ہو گیا ، اس سے نکاح کی صحت میں کچھ شبہ و تردد نہیں ہے ، اور جو حرکات ناجائزہ زید سے قبل از تحلیل و بعد از تحلیل قبل نکاح سرزد ہوئی اس سے توبہ کرے[2] ۔

---

[1] سورۃ النساء ۲۴ ۔ [2] ولابد من کون الوطؤ بعد مضی عدۃ الاول لو مدخولا بہا (رد المحتار ص ۴۰۷ ج ۲) لینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہا ۔ ای بالثلاث ۔ لو حرۃ الخ حتی یطأہا غیرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۳۹ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا یوں ہی نکاح ہو سکتا ہے ؟

سوال (۵۰۰) زید نے کریمہ سے نکاح کیا جب نباہ نہ ہوا تو ایک سال کے اندر طلاق دے دی، اس عرصہ میں مجامعت بھی ہوتی تھی، بعد عدت کے کریمہ اور بکر میں نکاح ہو گیا، کریمہ اور بکر کا رشتہ ایسا تھا جس کی وجہ سے علماء نے نکاح ناجائز قرار دے دیا، اس ناجائز نکاح کو ایک سال سے زائد ہو گیا، جدائی تو دونوں میں ہے مگر کیا طلاق کی ضرورت ہے اور بعد طلاق یا بلا طلاق کریمہ کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے ؟

الجواب :- ایسے نکاح میں جو کہ شرعاً باطل و فاسد ہے علیحدہ ہو جانا اور متارکت کر لینا کافی ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور عورت اگر مدخولہ ہے تو اس کو عدت پوری کرنی چاہیئے پھر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے ۔ فقط

(بشرطے کہ اس نے تین طلاق نہ دی ہو ۔ ظفیر)

باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۰۱) اگر زید اپنے پدر کے ماموں کی دختر سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- باپ کے حقیقی ماموں کی دختر سے نکاح جائز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات : وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآیۃ[1]

بیوی کے لڑکے کی مطلقہ سے نکاح

سوال (۵۰۲) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اوس عورت کے ایک لڑکا پہلے خاوند سے تھا، اس لڑکے کا نکاح اس شخص نے ایک عورت سے کر دیا، اس لڑکے نے اس عورت کو طلاق دے دی، پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا، اس نے بھی اسے طلاق دے دی اب اگر یہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟ فقط بینوا و توجروا

[1] سورۃ النساء - ۴ -

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اگر شخص مذکور اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یعنی اپنی عورت کے اوس لڑکے کی زوجہ سے جو شوہر اول سے ہے نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : أُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ۔

و دلیلہ ما قال فی الشامی : ولا تحرم بنت زوج الام ولا ام (الی ان قال) ولا زوجۃ الربیب ولا زوجۃ الراب۔

کتبہ رشید احمد الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمٰن

لڑکی کی شادی بیوی کے بھائی کے لڑکے سے درست ہے یا نہیں

سوال (۵۰۲) زید اپنی لڑکی کی شادی اپنی بیوی کے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا ناجائز

الجواب :- درست اور جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ فقط دلیلہ ما قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآیۃ

حرمت مصاہرت کے باوجود نکاح جائز نہیں

سوال (۵۰۳) زید نے اپنے بھتیجہ عمر سے اپنی لڑکی ہندہ بالغہ کا نکاح کرنا چاہا تو ہندہ نے اپنے باپ زید سے کہا کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ نہ کرو کیونکہ میں نے بچشم خود عمر کو اپنی والدہ سے زنا کرتے دیکھا ہے۔ تو زید نے یہ کہا کہ فی الواقع تو سچ کہتی ہے میں نے بھی بچشم خود دیکھا تھا اور مار پیٹ بھی کی تھی مگر اس امر کو بوجہ بے عزتی کے ظاہر نہ کیا، غرضیکہ ہندہ بالغہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی اور زید نے ہندہ کا نکاح عمر سے کر دیا۔

آیا زید کا و والدۂ ہندہ کا پہلے آپس میں گفتگو کرنا اور بوقت نکاح کے مجمع عام میں ساکت رہنا اور حرمۃ المصاہرۃ کا اظہار نہ کرنا اور اب جبکہ ہندہ نے اپنا دوسرا نکاح بکر کے ساتھ کر لیا ہے برملا اظہار کرنا شرعاً معتبر ہے یا نہیں اور پہلے نکاح کو باطل کر سکتا ہے یا نہ اور نکاح ثانی جائز ہے

ف: ۱ پ ۴ ع ۱۰ سورہ نساء ۴۔ ف: ۲ پ ۴ ع ۱۰ سورہ نساء ۴۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یا نہ—؟

الجواب :- اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ نہیں ہوا کہ اول تو ہندہ کو جبکہ حرمت مصاہرت کا علم تھا تو اس کے حق میں نکاح مذکور باطل ہوگا[۱] علاوہ بریں ہندہ بالغہ تھی اور وہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی تو اس وجہ سے بھی نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ منعقد نہیں ہوسکتا[۲]۔

پس نکاح ہندہ کا جو بعد میں بکر کے ساتھ ہوا صحیح ہے ، اور والد ہندہ کا حرمت المصاہرت کو باوجود علم کے بوقت نکاح ظاہر نہ کرنا مفید جواز نکاح نہیں ہے کیونکہ جب ہندہ بالغہ خود اپنے نکاح کا عمر کے ساتھ انکار کرتی رہی تو انعقاد نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے ۔ فقط

دو خالہ زاد یا ماموں زاد بہنوں کا نکاح میں جمع کرنے کا مطلب

سوال (۵۰۴) رکن رکین میں لکھا ہے کہ دو خالہ زاد بہنیں یا ماموں زاد بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع ہوسکتی ہیں کیا یہ صحیح ہے اور اس کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب :- دو خالہ زاد بہنوں کا مطلب یہ ہے کہ دو بہنوں کی لڑکیاں ہیں ایک ایک مرد کی اور ایک دوسرے کی ، وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بہنیں ہیں وہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی ہوسکتی ہیں ۔ فقط

بیوی کو چھوڑ کر سالی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال : (۵۰۵) ایک شخص اپنی سالی یعنی بیوی کی خاص سگی بہن سے جو عرصہ سے بیوہ تھی اپنی بیوی کی زندگی میں جبراً اپنا نکاح پڑھاوے اور برادری میں دوسری جگہ سے مناسب آدمی ہوتے ہوئے نکاح کرنے کو منع کرے اور بیوی کو بلا خطاء شرعی چھوڑ دیوے اور طلاق دیوے اور بچوں کو بھی علیحدہ کرے ۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس سبب سے بیوی کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اس کا نکاح سگی سالی سے ہوجائیگا یا نہیں بینوا

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اگر اپنی بیوی کو پہلے طلاق دے دی ہے اور اس کی عدت طلاق یعنی تین حیض گذر گئے ہیں یا اگر حیض آنا عورت کو بند ہو گیا ہو اور تین ماہ گذر گئے ہیں تو بیوی کی حقیقی بیوہ بہن سے شرعاً نکاح درست ہے، اور اگر اپنی بیوی کو طلاق دینے سے قبل، یا طلاق دینے کے بعد اس کی عدۃ گذرنے سے قبل بیوی کی سگی بہن سے نکاح کرے تو نکاح باطل ہوگا اور منعقد نہیں ہوگا

وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً - ای عقداً صحیحاً - و عدۃ لو من طلاق بائن (درمختار علی ہامش الشامی ص ۳۹۰ ج ۲)

ولایجوز ان یتزوج اخت معتدتہ سواء کانت المعتدۃ عن طلاق رجعی او بائن او ثلاث اوعن نکاح فاسد او عن شبہۃ الخ

(عالمگیری ص ۲۹۶ ج ۲)

عدت کے بعد دوسرے یا شوہر اول سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال (۵۰۶) عدت گذر جانے پر نکاح دوسرے آدمی سے کرسکتی ہے یا اپنے خاوند سے کرسکتی ہے ؟

الجواب :- عدت گذر جانے پر دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے اور اگر شوہر نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھیں اور عدت گذر گئی تو بعد عدۃ شوہر سے بھی نکاح ہوسکتا ہے، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو بغیر حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں کرسکتی فقط

اور غیر مغلظہ طلاق کی عدۃ میں بھی شوہر نکاح اپنی مطلقہ سے کرسکتا ہے

ودلیلہ : اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ وثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل

Maktaba Tul Ishaat.com

بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (عالمگیری مصری ص ۴۷۳ ج ۲)

بیوی غیر مدخولہ کو طلاق دی، اب بلا نکاح اس کو رکھ نہیں سکتا۔

سوال (۵۰۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دی اور پھر ایک مولوی کے مسئلہ بتلانے اور کہنے سے اوس کو گھر میں رکھ کر صحبت کی، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور جبکہ وہ عورت غیر مدخولہ تھی تو اس پر طلاق بائنہ واقع ہوئی، ایک طلاق سے ہی وہ بائنہ ہو گئی[1]، بدون نکاح جدید کے اوس کو گھر میں رکھنا اور صحبت کرنا حرام ہے، فوراً اس کو علیحدہ کر دیا جاوے، اور اگر اس کو رکھنا ہے تو پھر نکاح کرنا چاہیئے۔ فقط

لڑکی کی شادی ماموں کے لڑکے سے درست ہے

سوال (۵۰۸) زید کے حقیقی ماموں کے لڑکے سے اس کی لڑکی کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- درمختار میں ہے : واما عمۃ امہ وخالۃ خالۃ ابیہ فحلال، کبنت عمہ وعمتہ وخالہ وخالتہ[2]، لقولہ تعالیٰ : وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ[3]۔ اس سے معلوم ہوا کہ زید کے حقیقی ماموں کے پسر سے زید کی دختر کا نکاح درست ہے۔

---

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا: "انت طالق ثلاثا الخ" وقعن الخ وان فرق بانت بالاولیٰ لا الی عدۃ، ولذا لم تقع الثانیۃ، بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۴ ج ۲ و ص ۶۲۶ ج ۲) نظیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ نظیر [3] النساء-۴-

Maktaba Tul Ishaat.com

حاملہ عن الزنا کی اولاد اور اس کی شادی

سوال (۵۰۹) ایک شخص کی لڑکی مرتکب زنا ہو کر حاملہ ہو گئی، حالت حمل میں اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا، یہ عقد صحیح ہوا یا نہ؟ اور اس کے جو لڑکا حمل زنا سے پیدا ہوا اس کو نانا نے غنیمت سمجھا اور گود میں لے کر کھلاتا ہے، ایسے شخص سے تعلقات میل جول رکھنا کیسا ہے؟

الجواب :- یہ عقد صحیح ہو گیا تھا، کیونکہ حاملہ عن الزنا کا نکاح غیر زانی سے بھی منعقد ہو جاتا ہے، البتہ غیر زانی کو تا وضع حمل وطی درست نہیں ہے، کذا فی الدر المختار[1]۔

معلوم نہیں سائل کی غرض اور منشا اس سوال سے کیا ہے؟ کیا اس لڑکے کی پرورش کرنا کچھ گناہ سمجھ رکھا ہے، آخر اس لڑکے کا کیا قصور ہے کہ اس کی پرورش نانا نہ کرتا،

واضح ہو کہ ولد الحرام کا نسب ماں سے شرعاً ثابت ہے اور اس بچے کی پرورش ضروری ہے، اس میں کچھ گنہ نانا نے نہیں کیا۔

مزنیہ کی لڑکی سے شادی درست نہیں ہوئی مزنیہ سے شادی درست ہے۔

سوال (۵۱۰) ایک عورت کا ناجائز تعلق ایک مرد کے ساتھ تھا، اس عورت نے اس مرد کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دی، اس لڑکی کا انتقال ہو گیا قبل وطی کے، اب اس لڑکی کی والدہ اس مرد کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے کیوں کہ لڑکی کے والد نے اس کی والدہ کو طلاق دے دی ہے،

---

[1] وصح نکاح حبلی من زنا لحبلی من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبہ (الی قولہ) وحرم وطوءھا ودواعیہ حتی تضع الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطوءھا اتفاقا والولد لہ ولزمہ النفقۃ (الدر المختار ص ۱۸۹ ج ۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

آیا اس صورت میں اس لڑکی کی والدہ کا نکاح اس مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- اگر ناجائز تعلق اس شخص کا اس عورت سے مثل زنا وغیرہ ثابت ہے تو نکاح اس شخص کا اس عورت مزنیہ اور ممسوسہ بالشہوت کی دختر سے حرام اور ناجائز ہوا - پھر اگر اس شخص نے قبل وطی و قبل مس بالشہوت وغیرہ اس لڑکی کو طلاق دے دی تو اس شخص کا نکاح اس لڑکی کی والدہ سے درست ہے ، اور اگر ناجائز تعلق اس عورت کا اس مرد سے ثابت نہیں اور زنا وغیرہ امور محرمہ نہیں پائے گئے تو پھر اس کی دختر سے نکاح اس شخص کا صحیح ہو گیا اور صحیح نکاح میں بدون وطی کے بھی منکوحہ کی ماں سے ہمیشہ کو نکاح حرام ہو جاتا ہے -

درمختار میں ہے : وام زوجتہ الخ بمجرد العقد الصحیح وان لم توطاء الخ — قولہ الصحیح احتراز عن النکاح الفاسد فانہ لا یوجب بمجردہ حرمۃ المصاھرۃ بل بالوطی او ما یقوم مقامہ من المس بشہوۃ الخ (شامی ص ۲۷۸ ج ۲)[1]

سوال (۵۱۱) وکیل نے دو آدمیوں کی موجودگی میں لڑکی سے وکالت نکاح کی اجازت لی ، اس نے ہاں کہا . اس نے قاضی سے آکر کہا نکاح پڑھا دیا گیا لڑکی کے باپ کو جب معلوم ہوا تو اس نے آکر اپنی لڑکی کلثوم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا ، جواب میں کلثوم نے اس پورے واقعہ سے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ میں نے کسی کو اذن نہیں دیا ہے - شرع شریف میں اس نکاح کا کیا حکم ہے ؟ وکیل کہتا ہے لڑکی نے اجازت دی اور لڑکی کہتی ہے کہ نہیں ، نکاح ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- لڑکی اگر بالغ ہے اور اس نے بجواب کلام بکر ہوں کہا ہے

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کے شاہد ہیں تو نکاح اس کا منعقد ہوگیا، اور بعد میں انکار کرنا لڑکی کا کہ میں نے اذن نہیں دیا معتبر نہ ہوگا کہ لفظِ ہوں کہنا اس کا اولاً اذن ہے۔

قال فی الدر المختار: فان استاذن غیر الاقرب کاجنبی او ولی بعید فلا عبرة اسکوتها، بل لابد من القول۔

(درمختار علی ہوامش الشامی ج ۲ ص ۳۱۳)

فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم عزیز الرحمٰن

ایک بہن کو طلاق دلوا کر دوسرے سے شادی کردی

سوال (۵۱۲) ایک شخص نے اپنی چھوٹی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا، والدہ اس نکاح سے ناراض تھی اس نے چھوٹی لڑکی کو طلاق دلوا کر بڑی لڑکی کا نکاح کر دیا۔

کیا فوراً بعد طلاق کے بڑی لڑکی کا نکاح اس شخص سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر چھوٹی لڑکی سے خلوت بھی نہیں ہوئی تھی، اور قبل خلوت اس کو طلاق دی گئی تو عدت اس پر واجب نہیں[1]، اس حالت میں اس کی بہن سے فوراً نکاح صحیح ہے، لیکن والدہ ولی نہیں اگر بڑی لڑکی نابالغہ ہے تو بدون بھائی کی اجازت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط

بیوی کو طلاق دے کر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

سوال (۵۱۳) دو بھائیوں کا نکاح دو بہنوں سے ہوا تھا، اب بڑا بھائی فوت ہوگیا اس کی بیوی بالغ ہے، تو چھوٹا بھائی اپنی بیوی نابالغہ کو طلاق دے کر اپنے بڑے بھائی کی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها: "انت طالق ثلاثا" وقعن الجزاء فرق بانت بالاولیٰ لا الی عدة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۶ ج ۲) ملخصاً

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اگر چھوٹا بھائی اپنی زوجۂ نابالغہ کو طلاق دے کر اس کی بڑی بہن سے نکاح کرے تو یہ درست ہے ، لیکن اگر وہ چھوٹا بھائی اب بھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی ، اور اگر بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاوے گی ، اور اگر وہ خلوۃ اپنی زوجہ نابالغہ سے کر چکا ہے تو اوس کی عدۃ پوری ہونے کے بعد اوسکی بڑی بہن سے نکاح کرے ۔ فقط

سوال (۵۱۴) زید کو ایک معتبر شخص بکر نے یقین دلایا کہ حمیدہ کو نیک بتا کر نکاح کر دیا ، بعد میں وہ فاحشہ نکلی اور آتشک میں مبتلا ، تو یہ نکاح ہوا یا نہیں ؟

ایک زن نہایت سلیم الطبع اور خوش اخلاق ہے ، اسی بناء پر زید نے حمیدہ کو نکاح میں قبول کیا ، مجلس نکاح میں زقاضی تھا نہ بکر ، باوجود وعدہ شریک مجلس نکاح نہ ہوا ، ایک گواہ برادر حقیقی حمیدہ اور ایک وکیل جو بالکل حمیدہ کے حالات سے ناواقف تھا مجلس نکاح میں تھے اور کوئی نہ تھا ۔

بعد نکاح حمیدہ مرض آتشک میں مبتلا اور حرکات و سکنات میں فاحشہ و بے حیا ظاہر ہوئی ، کیا نکاح ہوا اور مہر واجب ہے ؟

الجواب :- جب کہ ایجاب و قبول دو گواہوں کی روبرو ہو گیا نکاح صحیح ہو گیا ، عورت کے عیوب کی وجہ سے اگر زید اس کو رکھنا نہ چاہے تو طلاق دے دیوے ، اور بصورت دخول یا خلوت صحیحہ مہر پورہ بذمۂ زید لازم ہے ۔ اور اگر بکر نے عمداً جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا تو وہ عاصی ہوگا ۔ فقط

Maktaba Tul Ishaat.com

چوتھا باب

محرمات

یعنی

وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

پہلی فصل : حرمتِ نکاح بہ سببِ نسب

سوال (۵۱۵) زید بنتِ ابنِ اخت علاتی بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ علاتی را بنکاحِ خود درآورد، پس نکاحش جائز است یا نہ؟ و بر زید چہ سزا آید، شرعاً اگر آں نکاح جائز است؟

الجواب :- با بنتِ ابنِ اخت علاتی نکاح حرام است، و ناکح مستوجبِ تعزیر است، و اگر توبہ نکند و زن مذکور را علیحدہ نہ کند با و مشاربت و مواکلت و مجالست ترک کردہ شود۔

قال اللہ تعالیٰ : وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ الآیۃ

ای وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ[1]

وقال تعالیٰ: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ[2] الآیۃ

فقط

---

[1] دیکھئے سورۃ النساء ۴۔ [2] سورۃ انعام ۸۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سوتیلی خالہ سے نکاح جائز نہیں | سوال (۵۱۶) سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟ اور آیت کریمہ میں لفظ خٰلٰتُکُمْ سے کیا مراد ہے، اور لفظ جمع سے کیوں تعبیر فرمایا ہے ؟

الجواب :- وَخٰلٰتُکُمْ[1] میں ہر سہ اقسام کی خالات داخل ہیں، اور سب سے نکاح حرام ہے - خواہ ماں کی حقیقی بہن ہو، یا باپ میں شریک یعنی علاتی بہن ہو، یا ماں میں شریک یعنی اخیافی بہن ہو- ھٰکذا فی کتب التفسیر و الفقہ[2]-

حقیقی بھانجہ اور حقیقی بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | سوال - (۵۱۷) ماموں حقیقی کو اپنے بھانجہ حقیقی کی بنت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

اور چچا حقیقی کو اپنے ابن الاخ حقیقی کی بنت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- واضح ہو کہ قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں جو ارشاد ہے : وَبَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ[3] اس سے یہ مراد ہے کہ خواہ بھائی اور بہن کی بنات صلبیہ ہوں یا ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد ہو،

پس جیسے بھانجی سے نکاح حرام ہے بھانجہ کی دختر سے بھی نکاح حرام ہے نیچے تک، اور جیسے بھتیجی حرام ہے بھتیجہ کی دختر بھی حرام ہے وان سفلت،

پس عدم جواز نکاح ساتھ بنت ابن الاخت کے یا بنت ابن الاخ کے نص قطعی سے ثابت ہے اس میں کسی کا اہل حق میں سے خلاف نہیں ہے۔

تفسیر خازن میں ہے :

---

[1] سورۃ النساء - ۴ [2] دخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتھن الخ والعمات والخالات المتفرقات (البحر الرائق ص ۹۹ ج ۳) [3] سورۃ النساء ۴ - ۱۱ تفسیر

Maktaba Tul Ishaat.com

والبنت عبارة عن کل انثیٰ رجع نسبها الیک بالولادة بدرجة او درجات، الی ان قال قوله تعالیٰ وبنات الاخ ای حرمت علیکم بنات الاخ الخ، وبنات الاخت وهی عبارة عن کل امرأة لاخیک او لاختک علیها ولادة یرجع نسبها الی الاخ او الاخت، فیدخل فیهن جمیع بنات اولاد الاخ و الاخت وان سفلن الخ

(خازن ص ۴۰۴ جلد اول)

علاتی بہن کی پوتی حرام ہے | سوال (۵۱۸) زید اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- تمام مفسرین اور علماء اہل سنت وجماعت اس پر متفق ہیں کہ آیت کریمہ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[1] سے ہر قسم کی بہن کی اولاد سے اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ یعنی خواہ بہن عینی حقیقی ہو یا علاتی یعنی صرف باپ میں شریک ہو، یا اخیافی یعنی صرف ماں میں شریک ہو۔

پس اگر سوتیلی بہن سے علاتی یا اخیافی بہن مراد ہے تو اس کی پوتی سے نکاح قطعاً حرام ہے۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ[2]۔ فقط

ایک شوہر سے لڑکا ہو، دوسرے شوہر سے لڑکی ان میں نکاح جائز نہیں۔

سوال (۵۱۹) زینب کے دو نکاح ہوئے، پہلے شوہر متوفی سے دو لڑکے اور شوہر ثانی موجودہ سے دو لڑکیاں ہیں۔ آیا ان دونوں لڑکوں اور لڑکیوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] سورۃ النساء ۴۔ [2] ودخل فیہ الاخوات المتفرقات وبناتهن وبنات الاخوة المتفرقین والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم یشمل الکل (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- وہ دونوں لڑکے اور لڑکیاں بھائی بہن ہیں، ان میں باہم نکاح جائز نہیں ہے[۱]۔

محارم سے نکاح فاسد ہے یا باطل؟ | سوال (۵۲۰) اگر کسی نے اپنے محارم سے نکاح کیا ہو تو وہ نکاح فاسد ہوگا یا باطل؟

الجواب :- وہ نکاح باطل ہے اور اگر فقہاء نے کہیں اس پر اطلاق فاسد کا کیا ہے تو اس سے مراد بھی باطل ہے۔

علاتی خالہ سے نکاح جائز نہیں | سوال (۵۲۱) زید کے خسر کے دو بیوی ہیں، ایک بیوی سے جو لڑکی ہے وہ زید سے منسوب ہے، اور دوسری بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے زید کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں، یعنی زید کے لڑکے کا نکاح اپنی سوتیلی خالہ سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- زید کے خسر کی دونوں لڑکیاں جو زید کے خسر کی دو زوجہ کے بطن سے ہیں وہ دونوں لڑکیاں علاتی بہنیں یعنی باپ شریک بہنیں ہیں۔

پس زید کے پسر کا نکاح اس کی خالہ علاتی سے درست نہیں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ[۲] اس آیت سے ہر قسم کی خالہ کی حرمت ثابت ہے، یعنی عینی و علاتی و اخیافی ہر قسم کی خالہ سے نکاح حرام ہے[۳]۔

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ (سورۃ النساء ۴)، [۲] سورۃ النساء ۴۔

[۳] دخل فیہا الاخوات المتفرقات وبناتھن وبنات الاخوۃ المتفرقین والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم یشمل الکل (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۹۹ ج ۳) ؛ تفسیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بہن کی نواسی سے نکاح درست نہیں

سوال (۵۲۲) کیا فرماتے ہیں علماء کہ زید کے عقدِ نکاح میں ہندہ اور رضیہ دو عورتیں تھیں، ہندہ کے بطن سے ایک بیٹی مخدومہ پیدا ہوئی اور رضیہ کے بطن سے ایک بیٹا بکر پیدا ہوا، اب مخدومہ کی سگی نواسی سے بکر کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب :- مخدومہ کی نواسی سے بکر کا نکاح درست نہیں ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ : وَبَنَاتُ الْاَخِ[1] (الآیۃ) (ای حرمت علیکم)

فقط واللہ اعلم

نکاح فاسد و باطل کا فرق

سوال (۵۲۳) نکاح فاسد و باطل میں کیا فرق ہے؟

الجواب :- اس بارے میں اقوال فقہاء مختلف ہیں

محقق ابن ہمام فرماتے ہیں کہ :

"نکاح باطل و فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے"[2]

اور بعض کتب سے فرق ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ شامی میں اس کی تفصیل موجود ہے من شاء فلیراجع الیہ[3]

اخیافی بہن کی دختر سے نکاح جائز نہیں

سوال (۵۲۴) امینہ کے شوہر عظیم نے انتقال کیا، ایک دختر سائرہ چھوڑی، سائرہ کی شادی محمد سے ہوئی، محمد کے نطفہ سے ایک لڑکی سکینہ پیدا ہوئی۔ امینہ نے ایام عدت گذر جانے کے بعد عثمان سے عقدِ ثانی کیا، عثمان کے نطفہ سے عبدالکریم پیدا ہوا۔ اب عبدالکریم

---

[1] سورۃ النساء ۴ : فیہ دخل فیہن جمیع بناتہ اولاد الاخ والاخت (استشہاد الخ)

(تفسیر خازن ص ۳۰۴ ج ۱) [2] فیہ انہ لا فرق بین الفاسد والباطل فی الاحکام

یخلف البیع، کما فی نکاح الخمر، للمفتی فی البحر عن المجتبیٰ : کل نکاح اختلف

العلماء فی جوازہ کالنکاح بلا شہود، فالحد اما حد موجب الحد کا، واما نکاح (باقی ناخوانا)

Maktaba Tul Ishaat.com

کا نکاح محمد کی لڑکی سکینہ سے ہوگیا ہے، کیا یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا شرعاً جائز ہے یا کیا ؟

الجواب :- یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا قطعی حرام اور ناجائز ہے، بناتُ الاخت کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے اور ہر سہ قسم کی اخت اس میں شامل ہے، عینی ہو یا علاتی یا اخیافی کما فی عامۃ کتب الفقہ والتفسیر - قال فی المدارک : قولہ تعالیٰ وَاَخَوٰتُکُمْ لاب وام او لاب او لام وَعَمّٰتُکُمْ من الاوجہ الثلاثۃ وَخٰلٰتُکُمْ کذالک وَبَنٰتُ الْاُخْتِ کذلک[۱] الخ

وھکذا فی الجلالین وغیرہ من کتب التفاسیر۔ فقط

سوتیلی بہن سے نکاح جائز نہیں

سوال (۵۲۵) سوتیلی بہن سے جو دوسرے باپ سے ہو نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- جائز نہیں ہے - لقولہ تعالیٰ : وَاَخَوٰتُکُمْ[۲] ای حرمت علیکم اخواتکم

بھانجی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال (۵۲۶) بھانجی یا بھتیجی کی لڑکی کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :- جیسا کہ بھانجی اور بھتیجی حقیقی سے نکاح حرام ہے ان کی دختر سے بھی حرام ہے، کیوں کہ لفظ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ[۳] نیچے تک جملہ اولاد اخ واخت و اولاد اولاد اخ واخت کو شامل ہے -

---

(حاشیہ بقیہ) منکوحۃ الغیر و معتدتہ فالدخول فیہ لایوجب العدۃ الخ (ردالمحتار باب العدۃ ص ۵۳۵ ج ۲) ؛ [۱] دیکھئے آیت وَحُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ الخ تفسیر مدارک التنزیل ص ۱۶۹ پ ۴

[۲] سورۃ النساء ۴ - وَاَخَوٰتُکُمْ لاب وام او لاب او لام (مدارک التنزیل ص ۱۶۹ پ ۴)

[۳] سورۃ النساء ۴ - ؛

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی تفسیر الخازن:

وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وھی عبارۃ عن کل امراۃ لاخیک او لاختک علیھا ولادۃ یرجع نسبھا الی الاخ او الاخت فیدخل فیھن جمیع بنات اولاد الاخ والاخت وان سفلن[1] الخ ؛ فقط

سوال (۵۲۷) زید کا عقد اس کی سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

صورت یہ ہے کہ بکر نے اول ایک عقد کیا جس سے ہندہ پیدا ہوئی اور ہندہ سے خالد اور خالد سے سلیمہ پیدا ہوئی، بعد اس کے بکر نے ایک اور عقد کیا، اس سے زید پیدا ہوا، آیا زید کا عقد سلیمہ سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- زید کا نکاح اس صورت میں سلیمہ سے درست نہیں ہے، حرام قطعی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[2] الآیۃ

سوال (۵۲۸) زید نے حقیقی نواسی سے عقد کیا تو زید کے لیے شرعاً کیا حکم ہے اور جو لوگ اس کے معاون و مددگار ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

نواسی سے نکاح حرام ہے اور اس کے معاون فاسق ہیں۔

الجواب:- نواسی حقیقی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور یہ نص قطعی سے ثابت ہے[3]، لہٰذا مرتکب اس فعل شنیع کا فاسق و فاجر ہے اور اگر وہ توبہ

---

[1] تفسیر خازن صـ۴۰۲ ج۱ [2] سورۃ النساء ۴ [3] حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ (النساء ۴) والبنت عبارۃ عن کل انثیٰ رجع نسبھا الیک بالولادۃ بواسطۃ او بدونھا (تفسیر خازن صـ۴۲۲ ج۱) ؛ فقیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ کرے اور اس کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے متارکت و مقاطعت لازم ہے اور جو لوگ اس کے معاون و مددگار رہیں اور اس کا ساتھ دیتے رہیں وہ بھی فاسق ہیں، اعانت معصیت بھی معصیت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[1]۔ فقط

سوتیلے بھائی کی نواسی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۵۲۹) زید و عمر دونوں سوتیلے بھائی ہیں، یعنی ایک باپ اور دو ماں سے، تو زید کی نواسی کا نکاح عمر سے کیا جاوے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- تینوں قسم کے بھائی یعنی عینی، علاتی، اخیافی بھائی کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ[2]

علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۳۰) اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب:- علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے، کما فی الجلالین فی تفسیر قولہ تعالیٰ: وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وتدخلن فیہن بنات اولادھن[3] ـــــ وفی الدر المختار: حرم الخ وفرعہ الخ و بنت اخیہ واختہ وبنتہا الخ[4] ـــــ وایضاً فی الجلالین فی تفسیر قولہ تعالیٰ: وَاَخَوٰتُكُمْ من جہۃ الاب او الام الخ[5]۔ فقط

بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں

سوال (۵۳۱) بہشتی زیور میں ہے کہ بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں، یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہ؟

---

[1] المائدہ-۱- [2] سورۃ النساء ۴- [3] دیکھئے تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور صـ

[4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات صـ۳۸۱ ج۲ [5] تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور صـ ؛ فقیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- یہ مسئلہ بھی صحیح ہے کہ عورتوں کو اپنے بھتیجہ عینی وعلاتی واخیافی اور بھانجہ حقیقی وعلاتی واخیافی سے نکاح جائز نہیں[1] - البتہ چچازاد بھائی اور بہن کی لڑکی سے نکاح درست ہے - فقط

چچازاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال (۵۳۲) حامد کے دو لڑکے بکر وعمر ہیں اور بکر کا لڑکا زید، اور عمر کا لڑکا الیاس ہے - آیا زید کا نکاح الیاس کی لڑکی سے ہوسکتا ہے ؟ جن کا آپس میں چچا بھتیجی کا رشتہ ہے -

الجواب :- ہوسکتا ہے یہ صورت اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ[2] میں داخل ہے

علاتی نواسی سے شادی درست نہیں ہے

سوال (۵۳۳) میاں بھائی کی دو زوجہ بی جان وعمدہ بی بی ہیں. بی جان سے ایک لڑکا محبوب اور عمدہ بی سے ایک لڑکی مسماۃ حشمت اس کی لڑکی معصوم بی اس کی لڑکی قطب بی ہے - محبوب کا نکاح قطب بی سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب:- مسماۃ قطب بی محبوب کی بہن علاتی حشمت بی کی نواسی ہے لہذا نکاح محبوب کا مسماۃ قطب بی سے حرام قطعی ہے قال اللہ تعالیٰ - وبنت الاخ وبنت الاخت[3] الخ پس جیسے بہن سے نکاح حرام ہے. بہن کی اولاد اور اولاد اولاد سے بھی نکاح حرام ہے اور یہی مراد ہے بنات الاخت سے اور اخت میں تینوں قسم کی اخت داخل ہیں. یعنی علاتی اخیافی[4]

---

[1] حرم علی المتزوج ذکرا کان او انثی اصله وفرعه وان علا وان نزل وبنت اخیه واخته وبنتها (درمختار) کما یحرم علیه تزوج بنت اخیه یحرم علیها ان یتزوج ابن اخیه وهکذا الخ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۱ ج۲) [2] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

[3] سورۃ النساء - ۴ - ظفیر

[4] دیکھئے تفسیر خازن ص۲۰۴ ج۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکی کے لڑکے کی زوجہ سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۳۴) ۱ نانا کی بیوہ سے جو کہ دوتے (نواسے) کی نانی ہو بلکہ دوسری کوئی غیر عورت ہو نکاح جائز ہے یا نہیں؟ ۲ اگر دوتے یعنی پسر دختر کے دوسرے بھائی کے ساتھ کہ وہ بھی پسر دختر ہے اس عورت بیوہ مذکورہ کے ساتھ ایجاب وقبول شرعی ہو چکا ہو تو اگر نانا ایسی عورت مخطوبہ پسر دختر خود کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہ؟۔

نانا کی بیوہ سے نکاح درست نہیں

۳ اگر نانا شیخ فانی ہو اور وہ اپنا نکاح کسی عورت سے محض خدمت کے لئے کرے اور مجامعت پر قادر نہ ہو تو بعد وفات نانا کے اس عورت سے نکاح جائز ہے؟۔

ولا تنکحوا کی تفسیر

۴ اس عبارت تفسیر مولانا ابوالسعودؒ کا کیا مطلب ہے جو بذیل آیت ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم الایہ ہے؟۔

الجواب:۔ ۱ حرام ہے بقولہ تعالیٰ ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم من النساء الایہ (سورۃ النساء) ۲۔ وقال فی العالمگیریہ. نساء الاٰباء والاجداد من جهة الاب والام وان علوا فهؤلاء محرمات علی التابید نکاحا ووطیا الخ ۲ اگر ایجاب وقبول نکاح کا ہو چکا تھا یعنی نکاح شرعی حسب قاعدہ شرعیہ ایجاب وقبول کے ساتھ ہو چکا تھا تو نانا کا نکاح زوجہ پسر دختر خود سے فاسد اور حرام اور ناجائز ہے اور اگر خطبہ ہوا تو نانا سے نکاح اوس مخطوبہ پسر دختر کا جائز ہے۔

۳ ایسی حالت میں بھی پسر دختر کا نکاح اپنے نانا کی منکوحہ سے درست نہیں۔ کما مر فی الجواب الاول۔

۴ جو کچھ دراصل اس عبارت ابوالسعودؒ کا ہے وہی مذہب ہے جمہور کا اور حنفیہ کا کہ نکاح اگر صحیح ہوا تو نفس نکاح موجب حرمت. اور اگر فاسد ہو تو بعد

ست عالمگیری صفحہ ۲۱۴ ط

Maktaba Tul Ishaat.com

وطی و نا بجری مجراہ حرمت ثابت ہو گی۔ قال فی العالمگیریہ مفلو تزوجہا نکاحا فاسدا لا تحرم علیہ امہا بمجرد العقد بل بالوطی کذا فی البحر[۵۱]۔ پس اگر پسر دختر کی منکوحہ کے ساتھ نانا نے نکاح کیا تھا تو نکاح فاسد تھا اور اگر مخطوبہ کے ساتھ کیا تھا تو صحیح ہوا اور شیخ ضعیف کے حق میں تحرک قلب یا ازدیاد تحرک قلب قائم مقام شہوۃ کے ہے[۵۲]

منکوحہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

سوال (۵۳۵) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن وہ عورت ابھی تک والدین ہی کے گھر میں تھی اور کوئی دخول وغیرہ زید کا اس کے ساتھ نہیں ہوا تھا کہ عمر اور سے اغوا کر کے لے گیا۔ عرصہ دراز تک منکوحہ زید عمر کے یہاں رہی اور عمر سے اوس عورت کے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو زید یا زید کا بھائی ان لڑکیوں سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ دونوں لڑکیاں نسب میں کس کی طرف منسوب ہوں گی؟۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے لان للعقد حکما الوطی حتی لو نکح مشرقی بمغربیۃ یثبت نسب اولادھا منہ الخ وفیہ فی ثبوت النسب وقد اکتفوا بقیام الفراش بلا دخول کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینھما سنۃ فولدت لستۃ اشھر منذ تزوجھا[۵۳] الخ۔

الغرض جب کہ شرعاً فراش ثابت ہے اور اولاد زید کی منکوحہ زید کی طرف منسوب ہے اور اس سے ثابت النسب ہے تو زید کا نکاح اپنی اولاد سے درست نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زید کا بھائی بھی اس سے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ

---

[۵۱] دیکھئے البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۱ ج ۳ [۵۲] حد الشہوۃ فی امرأۃ نحو شیخ کبیر تحرک قلبہ او زیادتہ۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲

[۵۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۸۶۷ ج ۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکی زید کے بھائی کی بھتیجی ہوتی۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الولد للفراش وللعاھر الحجر[1]۔ فقط۔

علاتی بہن کی اولاد سے نکاح

سوال (۵۳۶) ایک شخص خلیل خان نے اپنے سوتیلے بھانجے مروان خان کی پوتی سے نکاح کیا ہے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں، بھانجہ سے مراد یہ ہے کہ مروان خلیل خان کی علاتی بہن کا بیٹا ہے رخصت ابھی تک نہیں ہوئی ہے فریقین کا قول ہے کہ خواہ نکاح جائز نہ ہو تو ہم زنا ہی کرائیں گے شرعاً کیا حکم ہے؟۔

الجواب:۔ علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کرنا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ عینی بہن کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نساء محرمات کے بیان میں فرمایا وبنات الاخ وبنات الاخت وفی تفسیر المدارک واخواتکم لاب وام اولاب اولام وعماتکم من الاوجہ الثلاثۃ وخالاتکم کذلک وبنات الاخ کذلک وبنات الاخت کذلک[2] الخ۔ وفی الخازن ..... وبنات الاخ وبنات الاخت وھی عبارۃ عن کل امرأۃ لاخیک او لاختک علیھا ولادۃ ویرجع نسبھا الی الاخ او الاخت فیدخل فیھن جمیع بنات اولاد الاخ والاخت وان سفلن الخ (خازن ص۳۴۰ ج۱)

اس عبارت اخیرہ کا مطلب صاف یہ ہے کہ بھائی اور بہن عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی ان کی اولاد نیچے تک حرام ہے۔ پس علاتی بھانجہ کی پوتی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور حرمت اس کی نص صریح قطعی سے ثابت ہے۔ جو شخص مرتکب اس کا ہوگا فاسق فاجر و عاصی ہے۔ اور فریقین کا قول بمقابلہ حکم شریعت کے کہ گو عقد حرام ہی کیوں نہ ہو الخ سخت معصیت اور دلیری ہے

---

[1] مشکوٰۃ شریف۔ ظفیر۔ [2] مدارک ص۱۱۹ ج۱

Maktaba Tul Ishaat.com

ان کو فوراً اس سے توبہ کرنی چاہئے اور لڑکی کو رخصت نہ کرنا چاہئے کہ وہ نکاح نہیں ہوا اور اگر وہ اس فعل سے توبہ نہ کریں اور لڑکی کو رخصت کردیں تو اہل برادری کو ان سے متارکت کرنی چاہئے جو لوگ شریک اور معاون ہوں گے وہ سب فاسق اور گنہ گار اور شریعت کا مقابلہ کرنے والے سمجھے جاویں گے اور ایسی دلیری سے شریعت غراء کے مقابلہ میں خوف کفر ہے۔ فی الفور سب کو تائب ہو جانا لازم ہے۔ اور اس نکاح کو باطل سمجھیں وہ نکاح ایسا ہی ہے جیسا اپنی ماں بیٹی بہن سے کوئی شخص نکاح کرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واللہ ولی التوفیق۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی من اتبع الہدیٰ۔ مفتی مدرسہ عربیہ

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری فصل حرمتِ نکاح

بہ سبب مصاہرت

سوال (۵۳۷) جس عورت کا پستان دبایا اس کی لڑکی سے اس کے لڑکے کا نکاح جائز نہیں

بکر نے ایک بالغہ لڑکی کی پستان کو بہ نظر شہوت چھوا یعنی مس کیا جماع نہیں کیا اس لڑکی کا نکاح بکر کے فرزند سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں بکر کے فرزند کا نکاح اس لڑکی سے درست نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار[۱] والشامی۔ فقط

سوال (۵۳۸) ساس کا بوسہ شہوت کے ساتھ لینے سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے

اگر اپنی بیوی بوجہ لمس یا قبلہ بالشہوۃ اپنی ساس یا سالی سے کرنے سے حرام ہو جاتے تو تجدید نکاح سے حلال ہو جاتی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہے؟

الجواب:۔ ساس کے مس بالشہوت علی شرطہ کرنے سے زوجہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے علیحدہ کرنا اس کا واجب ہے اور پھر کبھی وہ نکاح میں نہیں آسکتی[۲] اور سالی کو مس بالشہوۃ کرنا اگرچہ حرام ہے لیکن اس سے زوجہ حرام نہیں ہوتی[۳]

سوال (۵۳۹) جس سالی کو شہوت سے چھوا وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوئی ہندہ پر یہ تہمت

---

[۱] وحرم ایضا بالصهرية اصل منتشرة او اصل ممسوسته بشهوة او واصل ماسته او فروعهن مطلقا (درمختار) لان المس والنظر سبب داع الی الوطء فیقام مقامه فی موضع الاحتیاط قوله بشهوة ای ولو من احدهما قوله مطلقا یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۲۵۸) [۲] ایضا [۳] وفی الخلاصة وطئ اخت امرأته لاتحرم علیه امرأته ای لاتثبت حرمة المصاهرة (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۲۶۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

لگائی جاتی ہے کہ اس کے بہنوئی نے اس کی چھاتی پر کرتہ اتار کر ہاتھ پھیرا ہے صرف زید کی جو مسماۃ کے شوہر کا حقیقی بھائی ہے۔ یہ شہادت ہے۔ اس شہادت کو مانتے ہوئے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آیا۔ اور ہندہ اپنے شوہر پر حرام تو نہیں ہوئی ؟

الجواب :۔ ہندہ کے بہنوئی نے اگر یہ حرکت ہندہ کے ساتھ کی بھی ہو تو ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی کیونکہ کوئی وجہ حرمت کی اس میں پائی نہیں گئی[1] علاوہ بریں ایک شخص کے قول سے یہ تہمت ثابت بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر شوہر بھی خود اس فعل کو دیکھتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی۔ باقی اگر ہندہ اور اس کے بہنوئی میں درحقیقت ایسا معاملہ ہوا ہے تو وہ دونوں گنہگار ہوئے توبہ کریں یہی اس کا کفارہ ہے

لڑکے کی بیوی کو شہوت سے چھوا مرد عادل گواہ نہیں ہیں تو کیا حکم ہے

سوال (۵۴۰) ایک شخص اپنے لڑکے کی بیوی کے پاس زنا کرنے کی نیت سے دو رات گیا جب دوسری رات شخص مذکور بی بی مذکورہ کے سینہ کی طرف ہاتھ پہنچانے لگا تو عورت نے نیند سے بیدار ہو کر شور کیا لوگ جمع ہو گئے اور یہ فعل ایک مولوی کے سامنے ثابت ہو گیا اس وقت وہ مولوی ان باتوں سے انکار کر رہے ہیں شرعاً کیا حکم ہے ؟

الجواب :۔ اگر وہ شخص یا اوس کا پسر مس بالشہوۃ سے انکار کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عدول کی شہادت سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہو تو حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی کیونکہ حرمت مصاہرۃ ان حقوق میں سے ہے جس میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت ہے

[1] ولذا لو زنت امرأة رجل لم تحرم عليه وجاز له وطؤها عقب الزنا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

درمختار میں ہے۔ وَبِغَیْرِ بَائِنٍ مِنَ الْحُقُوقِ سَوَاءٌ کَانَ الْحَقُّ مَالًا اَوْ غَیْرَہٗ کنکاح وَطَلَاقِ اِلٰی رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَانِ[1] اِلٰی وَفِی بَابِ الْمُحَرِّمَاتِ مِنْہُ وَاِنْ ادَّعَتِ الشَّہْوَۃَ اِلٰی وَاَنْکَرَ بِالرَّجُلِ فَہُوَ مُصَدَّقٌ لَاہِیَ درمختار[2] ملخصًا فقط

محض اس گمان سے کہ ہندہ کے شوہر نے اس کی ماں سے دلی کی ہندہ حرام نہیں ہوتی

سوال (۱۴۵) ہندہ صغیرہ کا نکاح اوس کے اولیاء نے ایک شخص بالغ سے کر دیا اور یہ شخص بالغ ہندہ کی ماں کے پاس رہنے لگا اور اس قدر خلط ملط اس شخص کا ہندہ کی ماں سے ہوا کہ لوگوں کو گمان ہو گیا کہ یہ شخص ہندہ کی ماں سے صحبت کرتا ہے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا چھ ماہ بعد اس نے بھی ہندہ کو نکال دیا پھر ہندہ بالغہ ہو گئی ہندہ نے تیسرے شخص سے نکاح کیا اوس نے ہندہ سے صحبت کی پھر اس نے بھی ہندہ کو نکال دی اور طلاق دے دی۔ آیا محض لوگوں کے گمان سے ہندہ کے شوہر اول پر حرمت ابدی ثابت ہو گی یا نہیں اور دوسرا عقد صحیح ہوا یا نہ دوسرے شخص نے جو ہندہ کو اپنے گھر سے نکال دیا اور طلاق دینا معلوم نہیں محض نکال دینے سے ہندہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔ الغرض دوسرا اور تیسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں اب شوہر اول نے ہندہ کو طلاق بھی دے دی ہے تو اس صورت میں عدت ختم ہونے پر ہندہ اپنا نکاح چوتھے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ محض گمان سے ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہو گی[3] اور بدوں شوہر اول کے طلاق دینے کے جو دوسرا اور تیسرا نکاح ہوا وہ باطل ہوا اور اگر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۴۱۵ ج۴ ظفیر

[2] ایضاً فصل فی المحرمات ص۳۸۹ ج۲ ۔ ظفیر۔

[3] الیقین لا یزول بالشک ، وہ اقرار کرے یا شرعی گواہ ہوں، یوں گمان سے کچھ نہیں ہوتا ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کسی نے ان میں سے صحبت کی تو وہ حرام فعل ہوا توبہ کریں[۵۱] اب جب کہ شوہر اول نے طلاق دے دی اور اس نے دخول و خلوت بھی نہ کیا تھا تو بلا عدت کے دوسرے شخص سے ہندہ کا نکاح صحیح ہے، فقط

صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح حرام ہے | سوال (۵۴۲) زید نے اپنے صلبی لڑکے کی زوجہ سے نکاح کرلیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اہل اسلام نے زید سے کہا کہ یہ تیرے واسطے حرام ہے اس کو چھوڑ دے اور توبہ کر۔ زید نہ اس عورت کو چھوڑتا ہے نہ توبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص سے میل جول رکھنا اور اپنے گورستان میں دفن کرنا اور میت کو غسل دلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ اپنے صلبی پسر کی زوجہ سے نکاح قطعاً حرام ہے اور وہ محرمات ابدیہ سے ہے کبھی بھی نکاح اس سے جائز نہیں ہوسکتا۔ قال اللہ تعالیٰ. وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ[۵۲] اور حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے صلبی بیٹوں کی زوجات" پس نکاح مذکور باطل ہوا اور شخص مذکور لائق تعزیر اور تنبیہ کے ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس عورت کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے قطع تعلق کردینا چاہئے اور کسی قسم کا میل اس سے نہ رکھنا چاہئے اور مردہ شوئی وغیرہ کی خدمت بھی اس سے نہ لی جاوے۔

جوان داماد اور ساس دونوں ایک چارپائی میں سوئے تو حرمت مصاہرت ہوگی یا نہیں | سوال (۵۴۳) جوان داماد اور جوان ساس شب کو ایک چارپائی پر اوپر سے ایک ہی

---

۵۱ لا یجوز لرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذلک المعتدۃ الخ ولو تزوج بمنکوحۃ الغیر وہو لا یعلم انہا منکوحۃ الغیر فوطئہا تجب العدۃ وان کان یعلم انہا منکوحۃ الغیر لا تجب حتی یحرم علی الزوج وطئہا (عالمگیری کنٹوی باب المحرمات قسم سادس ص ۲۶۶ ج ۲) ظفیر

۵۲ سورۃ النساء - ۴ -

Maktaba Tul Ishaat.com

چادر اوڑھے ہوتے سوتے اور وہ معمولی کپڑے پہنے ہوتے تھے۔ چند شب تک ایسا ہوا۔ شہوت ہونے نہ ہونے کی ابھی اس لئے تحقیق نہیں کی گئی کہ شاید مضاجعت میں اس کی ضرورت نہ ہو۔ آیا مضاجعت کا یہ حکم ہے کہ اس کا موجب حرمت ہونا تحقیق شہوت پر موقوف ہے یا یہ حکم ہے کہ مثل بعض صور تقبیل کے یہ موجب حرمت ہے الا ان یتیقن بعدم الشہوۃ۔ پھر اس تیقن کا شرعاً کیا ذریعہ ہے آیا حلف یا کچھ اور ؟

الجواب :۔ مضاجعت میں سوائے اس کے کہ مس ہے اور کوئی یقینی امر نہیں ہے یعنی معانقہ یا مباشرۃ فاحشہ ضرور نہیں ہے۔ اور مس میں حکم حرمت مصاہرت شہوت کے ساتھ ہوتا ہے اور عدم شہوت میں قول ان کا بحلف مصدق ہے مگر جب کہ انتشار وغیرہ معلوم ہو تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی کما فی الشامی۔ ولم یذکر المس وقد منا عن الذخیرۃ ان الاصل فیہ عدم الشہوۃ مثل النظر فیصدق اذا انکر الشہوۃ الا ان یقوم الیہا منتشر ای لان الانتشار دلیل الشہوۃ[1] الخ

سوال (۵۴۴) بیوی کے دھوکہ میں حالت شہوت میں لڑکی کو چھو دیا کیا حکم ہے

شخصے درحالت شہوت دختر خود را کہ زوجہ خود پنداشتہ بگرفت چوں معلوم نمود کہ دختر اوست نہ زوجۂ او فوراً دست برداشت زوجہ اش بر وحرام خواہد شد یا نہ؟

الجواب :۔ درمختار میں ہے وکذا لو فرعت فدخلت فراش ابیہا عریانۃ فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا وفی الشامی قولہ فدخلت فراش ابیہا کنی بہ عن المس وذا لا مجرد الدخول فی الفراش بغیر مس لا یعتبر[2] شامی ص ۲۸۲ ج ۲۔ اس روایت سے معلوم ہوا

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ حالت شہوت میں بلا حیلہ لمس کرنا دختر مشتہاہ کو حرام کرتا ہے اس کی ماں کو یعنی اپنی زوجہ کو ۔

باپ کی منکوحہ سے بعد طلاق شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۴۵) ایک مرد نے ایک عورت سے عقد کیا، نہ خلوت ہوئی نہ اس کو مرد نے دیکھا اور نہ اس کے گھر آئی اور اس کو طلاق دے دی بعد طلاق اس کے اس کا لڑکا عقد کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ نہیں کر سکتا ہے[۱] (ارشاد ربانی ہے۔ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاؤُكُمْ۔ سورۃ النساء۔ ۴۔ ظفیر)

منکوحہ کی ماں سے نکاح

سوال (۵۴۶) عمر نے ہندہ کی صغیرہ لڑکی سے نکاح کیا مگر مجامعت نہیں کی۔ تھوڑے عرصہ بعد ہندہ بیوہ ہو گئی۔ ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا اور اولاد پیدا کی اولاد ولد الحلال ہو گی یا نہیں ؟

الجواب :۔ عمر کا نکاح ہندہ سے کسی حال میں اور کسی وقت درست نہیں۔ اور اولاد جو ہوئی ولد الحرام ہے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ دام زوجتہ وجداتہا وابنہ بمجرد العقد الصحیح وان لم تو طأ[۲]۔

لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر

سوال (۵۴۷) از زوجہ ابن نکاح حرام است دائما یا بعد طلاق یا وفات او جائز است و نیز از زوجہ ابن الخ بعد موت او نکاح جائز است یا نہ ؟[۳]

الجواب :۔ از زوجہ ابن نکاح حرام است دائما ولزوجہ ابن الخ بعد موت او و بعد عدت نکاح جائز است۔

---

[۱] وتحرم بزوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا او لا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۲)

[۲] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ۔ ظفیر

[۳] وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم (النساء ۔ ۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کسی نے ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی کیا کرے

سوال (۵۴۸) زید نے اپنی دختر مسماۃ ہندہ کا عمر کے ہمراہ نکاح کر دیا تھا مگر اب تک ہندہ رخصت ہو کر عمر کے گھر نہیں گئی تھی اور عمر زید کے گھر آتا جاتا تھا اس اثنار میں عمر نے زید کی عورت کے ساتھ زنا کیا۔ ایک مرد اور دو عورتیں بھی دیکھ رہی تھیں بعد ازاں عمر شرمندگی کے باعث غیر ملک کو چلا گیا جو آج تک بہ انقضائے عرصہ دس گیارہ سال کے مفقود الخبر ہے۔ اور مزنیہ پہلے بھی اقرار کرتی تھی اور اب بھی اپنے اقرار پر قائم ہے کہ میرے ہمراہ میرے داماد نے فعل بد کیا ہے اور گواہان مذکور بھی اب تک اپنے قول پر قائم ہیں اب ہندہ کا نکاح عمر کے ہمراہ باقی ہے یا بوجہ حرمت مصاہرت کے رفع اور فسخ ہو گیا اور زوج آخر کے ہمراہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:— درمختار میں ہے۔ وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا تحل لہا التزوج باٰخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[۵۱] الخ قولہ الا بعد المتارکۃ ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیۃ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ[۵۲] الخ پس واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں بلا تفریق قاضی یا متارکۃ شوہر ہندہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی البتہ اس وجہ سے کہ عمر مفقود الخبر ہو گیا ہے بر بنار مذہب امام مالکؒ جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے مفقود ہونے کے وقت سے چار برس کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے قولہ خلافا للمالکؒ فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین (الی ان قال) لقول القہستانی لو افتی فی موضع الضرورۃ لا باس بہ علی ما اظن[۵۳] الخ اور

---

[۵۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ظفیر [۵۲] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ظفیر [۵۳] رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۶ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کتب فقہ مالکیہ میں ہے وَیُرْفَعُ زَوْجَۃُ الْمَفْقُوْدِ الرَّفْعَ لِلْقَاضِیْ وَالْوَالِیْ وَوَالِیْ النَّاحِیَۃِ وَاِلَّا فَلِجَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُؤَجِّلُ الْحَرُّ اَرْبَعَ سِنِیْنَ ثُمَّ اعْتَدَّتْ کَالْوَفَاۃِ وَلَا یَحْتَاجُ فِیْهَا اِلَی اِذْنٍ مِنَ الْحَاکِمِ۔ فقہ مالکیہ ۔ از یکھئے الجبلۃ الناجزہ ص۱۲۴ ظفیر

سوال (۵۴۹) جس عورت کو شہوۃ سے چھوا اس کی پوتی سے نکاح جائز نہیں

عمر نے ایک عورت کے ہاتھ کو بشہوت چھوا تو عمر کا نکاح اس عورت کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ عمر کا نکاح اس صورت میں اس ممسوسہ بالشہوت کی پوتی سے درست نہیں ہے کما فی ردالمحتار قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا[1] الخ

سوال (۵۵۰) بیٹے کی بیوی کو ننگی کر دیا اور سوائے جماع کے سب کیا تو کیا حکم ہے

نتھو نے اپنے بیٹے فتو کی زوجہ سے فعل ناجائز کرنا چاہا اور زوجہ فتو پر نتھو اس قدر قادر ہو گیا کہ اس کو ننگی کر کے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا مگر چونکہ عورت کی منشاء نہیں تھی اس بات پر قادر نہ ہو سکا جیسے سوتی میں دھاگہ پڑا ہوا ہو اور یہ امر کہ ایسا نہیں ہوا زبانی زوجہ فتو کی معلوم ہوا۔ اب اس عورت کا نکاح فتو سے جائز رہا یا نہیں۔ اور فتو یا اس کی زوجہ کے معاف کرنے سے نتھو کا یہ گناہ معاف ہو جاوے گا یا نہیں۔ نیز والدہ فتو نے بھی شہادت دی کہ ارادہ تھا مگر یہ فعل ہونے نہیں پایا۔ سوائے اس کے اور کوئی شہادت نہیں ہے ؟

الجواب :۔ حرمت مصاہرت محض مس بالشہوۃ سے بھی ثابت ہو جاتی ہے پس اگر دخول فرج داخل میں بھی نہ ہوا ہو تب بھی صورت

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مذکورہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی[۱] اور فتو کی زوجہ فتو پر حرام ہو گئی فتو کو چاہئے کہ اس کو علیحدہ کر دے البتہ اگر فتو کو اس فعل کا یقین نہ ہو اور نہ دو گواہ اس فعل کے موجود ہیں تو محض عورت کے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہو گی اور علیحدہ کرنا اس عورت کا فتو کے ذمہ لازم نہ ہو گا[۲] باقی اگر درحقیقت فتو سے یہ فعل حرام ہوا ہے تو فتو کے معاف کرنے سے یا عورت کے معاف کرنے سے اس کا گناہ معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کا گناہ ہے۔ البتہ اگر فتو نے توبہ کر لی ہو گی تو جو گناہ اللہ کا ہوا وہ معاف ہو جاوے گا اور جو فتو کی حق تلفی ہوئی وہ فتو کے معاف کرنے سے معاف ہو جاوے گی۔

بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی تو کیا حکم ہے

سوال (۵۵۱) زید نے ہندہ بیوہ سے نکاح کیا۔ ہندہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی جس کی عمر دس سال ہے ساتھ آئی۔ زید نے اس لڑکی سے صحبت کی لیکن بوجہ نابالغہ اور مقام تنگ ہونے دخول نہیں ہوا۔ لیکن زید نے دخول ہو جانے کی کوشش بہت کی تو ہندہ زید کی نکاح میں رہی یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی منکوحہ زید پر حرام ہو گئی اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے[۳]۔

---

[۱] وحرم ایضا بالمصاہرۃ اصل مزنیۃ واصل ممسوسۃ بشہوۃ واصل ماستہ الی فرد من مطلقا والعبرۃ للشہوۃ (درمختار) قولہ مطلقا یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۵ ج۲) ظفیر۔ [۲] وثبوت الحرمۃ بمسہا منروطہ بان یقع فی اکبر رائہ صدقہا وعلی ہذا ینبغی ان یقال فی مسہ ایاہا لا تحرم علی ابیہ وابنہ الا ان یصدقہا ویغلب علی ظنہ صدقہا ثم رأیت عن ابی یوسف ما یفید ذلک (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۱ ج۳) ظفیر

[۳] قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ امرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوہبانی والحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) قال فی المعراج بنت فمس فلا تکون مشتہاۃ اتفاقا وبنت تسع فما عدا مشتہاۃ اتفاقا وفیما بین الخمس والتسع اختلاف الروایۃ والمشائخ ۱۲

Maktaba Tul Ishaat.com

بیٹے کی بیوی کا دعویٰ ہے کہ خسر نے میرے ساتھ زنا کیا، خسر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے؟

سوال (۵۵۲) زینب نے دعویٰ کیا کہ میرے خسر نے میرے ساتھ زنا کیا شب کے وقت۔ اور کوئی شاہد نہیں۔ زینب قسم کھاتی ہے اور اس کا خسر انکار کرتا ہے تو قول زینب معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ بدوں شہادت معتبرہ کے مجرد قول زینب اس کے شوہر کے حق میں معتبر نہ ہوگا[۱] یعنی وہ عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہ کی جاوے گی بلکہ اگر زینب اور اس کا خسر یعنی زانی اور مزنیہ دونوں مقر زنا کے ہوں اور شوہر اس کو تسلیم نہ کرے اور شہادت معتبرہ موجود نہ ہو تو شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی۔

جس سے منگنی بطور ایجاب قبول ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵۳) عبداللہ بالغ کی منگنی بطور ایجاب و قبول ہوئی۔ لڑکی نابالغہ کے باپ نے ایجاب کیا۔ وہ لڑکی حالت صغر میں ہی مرگئی۔ حالت حیات میں اپنے والدین کے یہاں رہی دخول کی نوبت نہیں آئی۔ اور بوقت ایجاب کوئی خطبہ نکاح نہیں ہوا تھا اب اس لڑکی کا والد بھی فوت ہوگیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ اگر لڑکی کی جانب سے باپ نے ایجاب کیا اور لڑکے بالغ نے قبول کیا دو گواہوں کے سامنے تو نکاح صحیح ہوگیا اور اس لڑکی کی ماں محرمات ابدیہ

---

[۱] ان ادعت الشبهة فی تقبیله او لمسها ابنه وانکر ها الرجل فهو مصدق لانها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۰۹ ج۲) ظفیر

[۲] وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بان یصدقها ویقع فی اکبر رائه صدقها وعلی هذا ینبغی ان یقال فی مسها ایاها لا تحرم علی ابیه وابنه الا ان یصدقها ویغلب علی ظنه صدقها ثم رأیت عن ابی یوسف ما یفید ذلک (البحرالرائق ص۱۰۲ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

میں سے ہوگئی اور اس لڑکے کو اس سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں، درمختار میں ہے وَحَرُمَ بِالْمُصَاهَرَةِ بِنْتُ زَوْجَةِ الْمُوْطُوْئَةِ وَاُمُّ زَوْجَتِهٖ وَجَدَّاتُهَا مُطْلَقًا بِمُجَرَّدِ الْعَقْدِ الصَّحِيْحِ وَاِنْ لَّمْ تُوْطَأِ الزَّوْجَةُ[1]۔

ایک لڑکی نابالغہ سے منگنی ہوئی ایجاب وقبول ہوئی وہ مرگئی اب اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۵۴) مسمی عبداللہ کی منگنی کے طور پر ایجاب ہوا مسمی مذکور اس وقت موجود تھا اور بالغ تھا لڑکی نابالغ تھی اس کے باپ نے کیا تھا وہ لڑکی سن صغر میں فوت ہوگئی اپنے ماں باپ کی پرورش میں تھی نہ خطبہ ہوا اور نہ جماع ہوا اور لڑکی کا والد بھی فوت ہوگیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے چونکہ علمائے یہ اوس کو حرام قرار دیتے ہیں مگر دوسرے علماء کہتے ہیں کہ لڑکی سے دخول نہیں ہوا اگر دخول ہوتا تو حرام ہوتی اس لئے کہ ہر دو کی دخول شرط ہے اور زیادہ صورت جواز کی جب ہی چاہتے ہیں کہ وہ اس میں مل جل گئے ہیں اور زنا کا خوف ہے اگر کوئی صورت جواز کی ہو سکے تو فتویٰ دیکر پورا حوالہ تحریر فرماویں؟ فقط

الجواب :— زوجہ کی ماں سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں کیونکہ وہ محرمات ابدیہ میں سے ہے، کما فی الدر المختار. وَحَرُمَ بِالْمُصَاهَرَةِ بِنْتُ زَوْجَتِهِ الْمُوْطُوْئَةِ وَاُمُّ زَوْجَتِهٖ وَجَدَّاتُهَا مُطْلَقًا بِمُجَرَّدِ الْعَقْدِ الصَّحِيْحِ وَاِنْ لَّمْ تُوْطَأِ الزَّوْجَةُ[2] واللہ اعلم۔

زید کے باپ نے جب اس کی بیوی سے زنا کیا تو زید کی بیوی اس پر حرام ہوگئی

سوال (۵۵۵) زید کے باپ نے زید کی زوجہ سے بدفعلی کی اور زید نے بچشم خود دیکھا آیا زید پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہ بعد نکاح کے رکھ سکتا ہے یا نہیں، ایک شخص نے جواب دیا کہ حرام نہیں، ایا فتویٰ صحیح ہے یا نہیں؟

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ نظیفر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ نظیفر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :۔ جب کہ زوجہ زید سے زید کے باپ نے زنا کیا یا مس بالشہوۃ بلا حیلۂ لذۃ کیا تو وہ عورت زید پر حرام ہوگئی۔ شامی میں ہے۔ قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطی الحلال[1] الخ ص ۳۷۹ ج ۲ شامی۔

پس بحکم وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ[2] الآیہ موطوءۃ الاب خواہ وطی نکاح سے ہو یا زنا سے بیٹے کے لئے حرام ہوجاتی ہے اور شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے وبقولنا قال مالک فی روایۃ واحمد وہو قول عمر وابن مسعود وابن عباس فی الاصح وعمران بن الحصین وجابر وابی وعائشہ وجمہور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی واللیث والاوزاعی وطاؤس ومجاہد وعطاء وابن المسیب وسلیمان بن یسار وحماد والثوری وابن راہویہ[3] پس جس شخص نے فتویٰ حلت کا دیا اس نے خلاف کیا ان تمام صحابہ جلیل القدر کا اور کبار تابعین کا۔ قال فی الدر المختار وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ[4] الخ قال فی رد المحتار قولہ الا بعد المتارکۃ) ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیہ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ[5] الخ ص ۳۸۳ ج ۲ شامی) الحاصل باپ نے اگر بیٹے کی زوجہ سے وطی کی تو وہ موطوءۃ بیٹے پر حرام ہوگئی لیکن نکاح بدوں متارکۃ یا تفریق قاضی فسخ اور مرتفع نہ ہوگا لیکن بیٹے کو لازم ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کردے اور اس سے متارکت کرے۔ فقط

ساس سے زنا کے بعد بیوی ہمیشہ حرام ہوجاتی ہے

سوال (۵۵۶) ایک شخص اپنی ساس سے متہم ہوا ساتھ فعل شنیع کے وہ شخص اب تک اپنی بیوی کے ہمراہ ہے

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲۔ ظفیر [2] سورۃ النساء ۔ ۳۔ [3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ و ص ۳۸۵ ج ۲۔ ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر۔ [5] رد المحتار باب ایضا ص ۳۸۹ ج ۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر اس کی زوجہ کا نکاح بعد عدت کے دوسرے سے کر دیا جائے پھر اس سے طلاق دلوا کر اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے کر دیا جائے تو درست ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- اگر درحقیقت کسی شخص نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا تو اس شخص کی زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی کسی وقت اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور علیحدہ کر دینا اپنی زوجہ کا اس کو واجب[1] ہے لیکن جب تک وہ خود اقرار اس فعل کا نہ کریں یا دو گواہ عادل موجود نہ ہوں اس وقت تک حکم حرمت مصاہرت کا نہ ہوگا، فقط

مطلقہ غیر مدخولہ بیوی کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں | سوال (۵۵۷) عائشہ نے اپنی دختر کریمن نابالغہ کی شادی عثمان سے کی اب عثمان کریمن کو جس سے ہم بستری نہیں کی طلاق دیکر اوس کی والدہ عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے؟

الجواب :- عثمان کا نکاح اس صورت میں عائشہ سے درست نہیں ہے کیونکہ زوجہ کی والدہ سے یعنی اپنی ساس سے کسی حال میں نکاح درست نہیں ہے خواہ زوجہ سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَ امہٰت نسائکم[2] الآیہ فقط۔

بوسہ لیا اور انزال نہ ہوا تو بھی حرمت ثابت ہو گی | سوال (۵۵۸) زید نے ہندہ کا بوسہ لیا اور شہوۃ کے ساتھ مس کیا لیکن زید کو انزال نہیں ہوا نہ زید نے ہندہ سے وطی کی۔ چونکہ وطی وجماع نہیں کیا تو امام شافعی کے نزدیک زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کر سکتا ہے اگر زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کرے

---

[1] اذا قبل الرجل بامرۃ ثم تاب یکون محرما لہا لانہ حرم علیہ نکاح ابنتہا علی التابید وہذا دلیل ان المرئیۃ تثبت بالوطء الحرام وبما تثبت بہ حرمۃ المصاہرۃ (البحر الرائق ج۳ ص۱۰۳) ظفیر

[2] سورۃ النساء ۲۳۔ وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح ولن لم توطأ الزوجۃ لما تقرر ان وطی الامہات محرم البنات ونکاح البنات محرم الامہات الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج۲ ص۳۸۲ و ج۲ ص۳۸۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو مرتکب جرائم شرعی کا ہوگا یا نہیں ؟ اور زید حنفی ہے ۔

الجواب :۔ بوسہ اور مس بالشہوت سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے لہذا زید کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست نہیں ہے اور حنفی کو اس مسئلہ میں امام شافعی رح کے مذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے[1] ۔

سوال (۵۹۵) ایک شخص نے اپنی حقیقی دختر سے زنا کیا اور حمل ہوگیا دو ماہ کے بعد وہ حمل ضائع کرایا گیا اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس پر جائز رہی یا نہیں ؟

اپنی لڑکی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوتی یا نہیں

الجواب :۔ اس صورت میں زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی[2] لیکن اگر باپ اس فعل سے انکار کرے اور گواہان عادل زنا کے موجود نہ ہوں تو پھر حرمت ثابت نہ ہوگی ۔ کما ہو حکم الکتاب ۔ فقط

سوال (۵۹۶) زید نے عین اس وقت جب کہ اس کی دختر شہوانیہ نے شرم و حیاء عقل و ہوش ۔ برائی بھلائی اونچ نیچ سب پر پانی پھیر دیا تھا ہندہ کے جسم کا جو اس کی چچی ہوتی ہے بوسہ لے لیا جب کہ وہ محو خواب تھی کیا ایسی صورت میں جب کہ ہندہ انتقال کر چکی ہے زید اس کی لڑکی سے جو اس کی چچا زاد بہن ہے عقد کر سکتا ہے یا نہیں بصورت ثانی کوئی امکانی صورت بھی نکل سکتی ہے جب کہ زید کا یہ فعل بموجودگی عقل و ہوش نہ تھا اور نہ اس مسئلہ کی پیچیدگی کا علم تھا ؟

چچی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

---

[1] وحرم بالمس والنظر بشہوۃ یوجب حرمۃ المصاہرۃ فالخ والمس والنظر سبب داع الی الوطی فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط (البحر الرائق کتاب النکاح ج ۳ ص ۱۰۵) قبل ام امرتہ فی ای موضع کان حرمت علیہ امرأتہ ما لم یظہر عدم الشہوۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۰) ظفیر

[2] ان النظر الی فرج امرأتہ بشہوۃ یوجب حرمۃ امرأتہ وکذا لو فرعت فدخلت عریانۃ فانتشر لہا ایوہا تحرم علیہما (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۹) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اگر بوسہ شہوت سے لیا ہے تو حرمت مصاہرۃ ثابت ہو گئی پس زید کو اس کی دختر سے نکاح کرنا کسی طرح درست نہیں ہے اور لاعلمی اور غلبۂ شہوت عذر نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار[۵۱] ۔

بیٹا نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو وہ اس کے باپ پر حرام ہوئی یا نہیں | **سوال (۵۶۱)** اگر کوئی شخص اپنے باپ کی زوجہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کرے تو وہ عورت اس کے باپ کے واسطے حلال رہے گی یا نہیں ؟

الجواب :- وہ عورت باپ کے لئے حلال نہ رہے گی۔ کما فی رد المحتار۔ قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرۃ علی اصول الزانی وفروعہ[۵۲] لیکن اگر ثبوت زنا کا شہادت شرعیہ سے نہ ہو اور باپ اس کو تسلیم نہ کرے تو پھر باپ کے ذمہ علیحدہ کرنا اس کا لازم نہیں ہے اور اس کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی[۵۳]

غلطی سے رات میں ماں یا بہن کو ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے | **سوال (۵۶۲)** ایک شخص نے رات کے وقت جماع کا ارادہ کیا اپنی جگہ سے اٹھا مگر چونکہ اندھیری رات تھی خطاً لڑکی یا ہمشیرہ یا ماں کو ہاتھ لگا دیا اس شخص کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں ؟

الجواب :- اپنی والدہ یا ہمشیرہ کو اگر ہاتھ لگا تو کسی حال میں اس کی زوجہ نکاح سے نہیں نکلتی خواہ ہاتھ شہوت سے لگا ہو یا بدوں شہوت کے ۔

مزنیہ کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے | **سوال (۵۶۳)** جو شخص یہ کہے کہ خبر مشہور ہے

---

[۵۱] وحرم ایضا بالصہریۃ اصل مزنیۃ وان اصل ممسوسۃ بشہوۃ الخ وفروعہن معتقدا والعبرۃ لمشہوۃ عند المس الخ ولا فرق فیما ذکر بین المس والنظر مشہوۃ ومن عمد وبین خطاء وذکرہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ و ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر۔ [۵۲] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ظفیر

[۵۳] وان ادعت الشہوۃ وانکرہا الرجل فہو مصدق لانہ ینکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر (رد المحتار ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کتاب اللہ پر زیادتی جائز نہیں ہے اور بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام نہیں ہے بلکہ جو بنت مزنیہ کی ماں زانی سے ہے وہ تو اوس پر حرام ہے اور جو قبل از زنا پیدا ہوئی ہے وہ زانی کے لئے حلال ہے ایسے شخص کی نسبت کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے ؟

الجواب :- بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام ہے قال فی الشامی عن البحر لزوم بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ المرۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسباً و رضاعاً و حرمۃ اصولہا و فروعہا علی الزانی نسباً و رضاعاً[1] الخ۔ اور زیادتی خبر مشہور سے کتاب اللہ پر جائز ہے کما بین فی اصول الفقہ۔ پس جو شخص بنت مزنیہ کو زانی کے لئے حلال کہتا ہے وہ حنفی نہیں ہے غالباً وہ غیر مقلد ہے اور متبع ہوئی ہے قابل مقتدا بنانے کے نہیں ہے فقط

سوال (۵۶۴)

جو لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار کرے اس کا اعتبار ہوگا یا نہیں

ایک لڑکا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ جماع کیا ہے لیکن کسی نے اس کو کرتے نہیں دیکھا اس صورت میں وہ عورت شوہر پر حرام ہے یا حلال ؟

الجواب :- لڑکے کا اقرار باپ اور اس کی زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے باپ پر اس کی زوجہ حرام نہ ہوگی قال فی رد المحتار وکذا اذا اقر بجماع امہا قبل التزوج لا یصدق فی حقہا[2] الخ پس جب کہ خود شوہر کا اقرار جماع ام زوجہ کا زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے تو بیٹے کا اقرار والدین کے بارے میں بھی معتبر نہ ہوگا۔

سوال (۵۶۵)

بیوی نے کہا کہ میرے ساتھ شوہر کے باپ نے زنا کیا حرمت ثابت ہوئی یا نہیں

ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بلا عذر شرعی غسل کرتے دیکھا باعث پوچھنے پر منکوحہ نے جواب دیا کہ تیرے والد نے مجھ سے زنا کیا ہے۔ اس صورت میں وہ منکوحہ اوس شخص پر حرام ہوگئی یا نہیں ؟

الجواب :- صرف عورت کے کہنے سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۰۴۔ ظفر [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ ہوگی البتہ اگر شوہر اس کی تصدیق کرے تو اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے دے[۵۱]۔

سوال (۵۶۶) ساس یا بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھونے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے

اگر کوئی نادان اپنی ساس یا بیٹی کے بدن پر شہوت سے نظر کرے یا ان سے زنا ہی کرلے وے یا ان کی فرج داخل کی طرف شہوت سے نظر کرلے۔ یا بوسہ دے یا شہوت سے بدن پر ہاتھ لگائے۔ تو کیا زوجہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ پھر کس طرح اس کو نکاح میں لاسکتا ہے؟

الجواب: حرام ہو جاتی ہے اور پھر کسی طرح اس کو نکاح میں لانا درست نہیں ہے[۵۲]

سوال (۵۶۷) زید کو اس حالت شہوت میں ساس نے عمداً داماد کو چھوا تو کیا حکم ہے

کی ساس نے عمداً اس حالت میں چھو دی جس وقت زید کا آلۂ تناسل حرکت میں تھا اور طبیعت میں شہوت غالب تھی اور زید نے بھی اوس کو چھو دیا زید کی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: مس بالشہوت سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے کہ بلا حائل غلیظ ہو پس اگر موٹے کپڑے کے اوپر کو مس کیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار قال فی الشامی قولہ بحائل لایمنع الحرارۃ) أی ولو بحائل الخ فلو کان مانعاً لاتثبت الحرمۃ۔ کذا فی اکثر الکتب[۵۳]۔

سوال (۵۶۸) جو بیوی فوت ہو گئی اس کی اس لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہے نکاح جائز یا نہیں

---

[۵۱] وثبوت الحرمۃ بلمسہا مشروط بان یصدقہا او یقع فی اکبر رائہ صدقہا وعلی ہذا ینبغی ان یقال فی مس ایاہا لاتحرم علی ابیہ وابنہ الا ان یصدقہا او یغلب علی ظنہ صدقہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات پ۳ ص۱۰۱) ظفر

[۵۲] وحرم ایضا بالصہریۃ اصل مزنیۃ واصل ممسوسۃ بشہوۃ او وفروعہن مطلقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات پ۲ ص۳۸۴) ظفر۔

[۵۳] رد المحتار فصل فی المحرمات پ۲ ص۳۸۵ ظفر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حاجی محمد سعید کلکتہ خلاصی ٹولہ ۵۵۔ کتاب خلاصۃ النکاح ص۶ پر لکھا ہے کہ جو عورت آپ نکاح میں لا چکے ہوں اور وہ مرجاوے تو اس کی لڑکی جو شوہر سابق سے ہے اس کو نکاح میں لانا جائز ہے۔ ہکذا فی الہدایہ لہذا یہ صحیح ہے یا نہیں یعنی سوتیلی لڑکی . . . . سے بعد مرجانے اس کی ماں کے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ زوجہ مدخولہ کی دختر شوہر سابق سے شوہر ثانی کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ ربیبہ اس شخص کی ہے اور ربیبہ کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ۔ وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِی فِی حُجُورِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِی دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ[۱]۔ البتہ اگر اس منکوحہ سے وطی نہ کی ہو اور بلا وطی اس کو طلاق دے دیوے یا وہ مرجاوے تو پھر اس کی دختر سے نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی آخر الآیۃ المذکورۃ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔ فقط

سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام نہ ہوئی لیکن ساس سے زنا کیا تو حرام ہوگئی

سوال (۵۶۹)

کسی نے بی بی کی موجودگی میں سالی سے زنا کیا بی بی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر خوش دامنہ سے کسی نے زنا کیا تو بی بی حرام ہوئی یا نہیں اور اگر حرام ہوگئی تو حلال ہونے کی کوئی صورت ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ سالی سے زنا کرنے میں زوجہ اوس کی اوس پر حرام نہیں ہوئی[۲] اور خوش دامنہ کے ساتھ زنا کرنے سے زوجہ اوس کی اس پر حرام ہوگئی پھر زوجہ کے حلال ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے[۳]۔ فقط

---

[۱] سورۃ النساء ۔ ۴۔ [۲] وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج۲ ص۳۸۶) ظفیر۔ [۳] والزنا والمس والنظر بشہوۃ یوجب حرمۃ المصا . . . دارد بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطء الحلال (البحر الرائق فصل فی المحرمات ج۳ ص۱۰۵ و ج۳ ص۱۰۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیٹے کی بیوہ سے نکاح حرام ہے جو اولاد ہو چکی اس کی پرورش کی جائے

سوال (۵۷۰/۱) عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر متوفی سعید کی زوجہ بیوہ مسماۃ غفورا سے شرعاً درست ہے یا نہیں، (سوال ۵۷۱/۲) جو اولاد نکاح مذکور کے بعد ان دونوں سے ہوئی تو اس کی پرورش کون کرے، (سوال ۵۷۲/۳) عبدالرحمٰن اور غفورا کو کیا کرنا چاہئے، (سوال ۵۷۳/۴) عبدالرحمٰن و غفورا اور ان کی اولاد اگر داخل برادری ہو سکتے ہیں تو کن شرائط کے ساتھ ؟

الجواب: — (۱، ۲، ۳، ۴) عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر کی زوجہ غفورا سے حرام اور ناجائز ہوا[۵۱] اور وہ نکاح نہیں ہوا ان کو علیحدہ ہو جانا چاہئے اور علاقہ نکاح کو منقطع سمجھنا چاہئے اور توبہ و استغفار کرنا چاہئے بعد توبہ و استغفار علیحدگی کے وہ دونوں شامل برادری ہو سکتے ہیں اور اولاد کی پرورش کرتے رہیں ان کی پرورش کرنا ضروری اور اور کار ثواب ہے[۵۲]۔ فقط

نامرد لڑکے کی بیوی بھی باپ کے لئے حرام ہے

سوال (۵۷۴) مسماۃ اللہ رکھی جوان کا نکاح ایسے لڑکے سے ہوا جو دنیاوی کام انجام نہیں دے سکتا اور قوت باہ اس میں پیدا ہی نہیں ہوتی مانند مخنث کے ہے اس لڑکے کا باپ اپنے لڑکے کی زوجہ سے

---

[۵۱] وشمل بالمصاہرۃ بنت زوجۃ الموطوئۃ الخ وزوجۃ اصلہ وفرعہ مطلقا ولو بعیدا دخل بہا الولد (در مختار) وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا اولا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۵ ج۲) ظفیر

[۵۲] اولاد کا نسب عبدالرحمٰن سے ثابت ہوگا اور پرورش اس پر ضروری ہے وتحرمۃ المصاہرۃ لا تنقطع النکاح حتی لا یحل لہ التزوج باخرا لا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ والوطء بہا لا یکون زنا (درمختار) ای الوطء الکائن فی عدۃ الحرمۃ قبل التفریق والمتارکۃ لا یکون زنا قال فی الذخیرۃ الوطء فیہا لا یکون زنا لانہ مختلف فیہ وعلیہ مہر المثل لو طئہا بعد الحرمۃ ولا حد علیہ وثبت نسب (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کرسکتا ہے ؟

الجواب :— بیٹے کی زوجہ سے نکاح حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالےٰ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ[1]، اس آیت میں محرمات ابدیہ میں سے زوجۃ الابن کو بھی فرمایا گیا ہے پس اپنے پسر کی زوجہ سے اگرچہ وہ غیر مدخولہ ہو نکاح قطعاً اور دائماً حرام ہے[2] اور دوسرے شخص سے نکاح اس عورت کا اس وقت ہو سکتا ہے کہ اس کا شوہر اس کو طلاق دے دے بدوں طلاق کے دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا۔ فقط

منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دیکر اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۵۷۵)

زید ۳۰ سالہ نے ہندہ کی لڑکی دس سالہ سے نکاح کیا مدت نکاح ۶ ماہ میں کوئی تعلق زن وشوئی نہیں ہوا چھ ماہ کے بعد زید نے ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر ہندہ سے نکاح کرلیا یہ نکاح زید کا ہندہ سے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :— اس صورت میں نکاح زید کا ہندہ سے درست نہیں قطعاً حرام اور باطل ہے اور ہندہ سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہوگیا کیونکہ منکوحہ کی والدہ مجرد نکاح سے حرام ہو جاتی ہے اگرچہ منکوحہ سے وطی نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّہٰتُ نِسَائِکُمْ الآیۃ[3] اور مفسرین اور فقہاء نے باتفاق یہ تصریح فرمائی ہے کہ جس عورت سے نکاح کیا محض نکاح کرنے کے ساتھ ہی اوس کی والدہ ناکح پر حرام ہو جاتی ہے بخلاف ربیبہ کے نکاح کے کہ اوس کی والدہ کو پہلے وطی کے طلاق دیدے تو ربیبہ سے نکاح درست ہے کما قال اللہ تعالیٰ رَبَائِبُکُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِہِنَّ فَاِنْ لَمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِہِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ[4]

---

[1] سورۃ النساء - ۴ - [2] و تحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بہا او لا (رد المحتار ج ۳ ص ۳۸۳) ظفیر - [3] سورۃ النساء - ۴ - [4] ایضاً ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

قال فی الدر المختار وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجۃ الموطوئۃ وام زوجتہ وجدا تہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ لما تقرران وعلی الامہات یحرم البنات ونکاح البنات یحرم الامہات[1] الخ

بیوی کی ماں سے نکاح حرام ہے سوال (۵۷۶) ایک شخص کا عقد ایک دوشیزہ لڑکی سے ہوا جو تین سال اس کی زوجیت میں رہ کر فوت ہوگئی۔ لڑکی کی ماں سے اس شخص کا نکاح ہوگیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ شوہر کا بیان ہے کہ میں اپنی پہلی بیوی سے ایک یوم بھی ہم بستر نہیں ہوا اس شخص کے ساتھ مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟

الجواب :- زوجہ کی ماں سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے اگرچہ زوجہ مدخولہ نہ ہو کما قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّہٰتُ نِسَآئِکُمْ[2] الآیۃ وفی الدر المختار حرم علی المتزوج اصلہ وفرعہ (الی) وام زوجتہ وان لم توطأ[3] الخ پس ان میں مفارقت کرا دی جائے اور اگر وہ نہ مانے اور توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اس سے متارکت کر دینی چاہئے۔

جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ کے لئے حرام ہے سوال (۵۷۷) زید نے ہندہ سے زنا کیا تو زید کا والد بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ عورت نے اول دریافت کرنے پر انکار کیا پھر اتنا اقرار کیا کہ میں سوئی ہوئی تھی زید نے آکر فعل ناجائز شروع کر دیا اور دخول نہیں ہوا حالانکہ زید کہتا ہے کہ اس نے خود مجھے بلا کر زنا کرایا ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب :- جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۰۲ و ج ۲ ص ۳۰۳) نظیر [2] سورۃ النساء ۲۳ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۰۱ و ج ۲ ص ۳۰۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

حرمۃ المرۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسبًا و رضاعًا و حرمۃ اصولہا و فروعہا علی الزانی نسبًا و رضاعًا الخ[1] پس حرمۃ المرۃ علی اصول الزانی سے معلوم ہوا کہ جس عورت سے پسر نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے لیکن چونکہ زنا کا ثبوت گواہان شرعی سے نہیں ہے اور اقرار ایک شخص کا دوسرے پر حجت نہیں ہے تو اگر والد زید یعنی بکر اوس فعل پسر کی تصدیق نہ کرے اور یہ کہے کہ یہ غلط ہے تو ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

دادا کی موطوئہ سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ درمیان میں مرتد ہو گئی ہو | سوال (۵۷۸)

زید نے نو سے سال کی عمر میں ایک سترہ سالہ عورت سے نکاح کیا چند سال نہ گذرے تھے کہ وہ راہی ملک عدم ہوا۔ عورت مذکورہ شوالہ میں جا کر شدھ ہو گئی اور بت پرستی کرنے لگی زید کے پوتہ نے کوشش کی اور وہ مسلمان ہو گئی اور سوتیلے پوتہ سے ناجائز تعلق کر لیا آیا زید عورت کا ارتداد کوئی ایسا اثر پیدا کر سکتا ہے جو دادی اور پوتہ کے رشتہ کو منقطع کر دے ؟

الجواب :- ارتداد کے بعد جب وہ عورت مسلمان ہو گئی تو جو حرمت مصاہرۃ پہلے تھی وہ قائم ہے زید کے پوتہ کے اوپر وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام قطعی ہے لقولہ تعالیٰ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ[2] الایۃ

زانی کے پسر سے مزنیہ کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں | سوال (۵۷۹) زید کی زوجہ ہندہ کا ناجائز تعلق مسمی جمیل سے قریبًا دو سال کے رہا جب کہ زید مزدوری کے لئے عرصہ تک باہر رہا واپسی پر زید کو علم ہوا اور وہ اپنی عورت کو وہاں سے لیکر وطن چلا گیا اور جمیل سے اس کا تعلق نہ رہا چار سال بعد زید و ہندہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی کیا وہ لڑکی ناجائز تعلق والے جمیل کی اپنی منکوحہ بیوی کی اولاد میں سے کسی لڑکے کو آ سکتی ہے یا نہ ؟

---

[1] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۴، ظفیر۔ [2] سورۃ النساء ۔ ۳ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :— ہندہ کے بطن سے جو دختر پیدا ہوئی وہ شرعاً زید کی شمار ہوگی اور زید سے اس کا نسب ثابت ہے زانی سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا لقولہ علیہ السلام اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ[1] پس زید کی اولاد اس لڑکی کے بہن بھائی ہیں ان میں سے کسی لڑکے سے اس دختر کا نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ[2] الآیۃ اور اگر مراد سائل کی یہ ہے کہ اس زانی کی منکوحہ زوجہ سے جو پسر ہے اس کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ زانی کے پسر سے نکاح اس دختر ہندہ کا درست ہے کیونکہ وہ دختر شرعاً زید و ہندہ کی ہے زانی کی نہیں ہے۔

ماں سے زنا کرنے کے بعد اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے
اسی طرح جس لڑکی سے ولی کی اس کی ماں حرام ہے

سوال (۵۸۰) ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں۔ عزیز نے اہل محلہ کے ذریعہ سے دختر کلاں کے نکاح کی درخواست کی ہندہ سے۔ ہندہ نے کہا کہ دختر خورد کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی ہوں لیکن دختر کلاں کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی نہیں ہوں۔ چونکہ ہندہ کی دختر کلاں بالغہ تھی اور عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی تھی اس لئے اس کا نکاح عزیز کے ساتھ ہونے لگا جب ہندہ کو معلوم ہوا تو وہ نہایت غصہ سے مقام نکاح پر آگئی اور شور مچایا کہ یہ نکاح جائز نہیں اس لئے کہ عرصہ سے عزیز کے ساتھ میرا ناجائز تعلق رہا ہے میری سب اولاد اسی کی ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ عزیز کا میری دختر کلاں سے بھی ناجائز تعلق ہے اسی لئے وہ عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوگئی ہے۔ عزیز نے کہا یہ بکواس کرتی ہے میں تو ہندہ کو اپنی والدہ سمجھتا ہوں۔ الغرض نکاح ہوگیا۔ عزیز اور ہندہ

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب اللعان ص ۲۸۱ — [2] سورۃ النساء — — —

[3] وکذا فی الاصول المرتبی بہادر وعبارتہ (الحرام لا یحرم الحلال فی الاصح) تنقیح

Maktaba Tul Ishaat.com

اور عزیز کی منکوحہ ایک ہی گھر میں رہے اب کچھ عرصہ بعد عزیز ہندہ کی تصدیق کرتا ہے اور عزیز نے ایک عالم کے روبرو بیان دیا ہے کہ واقعی ہندہ سے میرا ناجائز تعلق تھا پھر عزیز نے اپنی منکوحہ کا نکاح بغیر طلاق دیئے دوسرے سے کر دیا اور عزیز نے خود اپنی منکوحہ کی والدہ سے نکاح کر لیا ایسی حالت میں عزیز کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ درمختار میں ہے۔ وفی الخلاصۃ قیل لہ مافعلت بام امرأتک فقال جامعتہا ثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو بازلا الخ قولہ ولا یصدق انہ کذب) ای عند القاضی اما بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ شامی[1] پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں قاضی اس کے اقرار کی تصدیق پر حکم حرمت مصاہرۃ کا کر دے گا اور عزیز کا نکاح اس صورت میں ہندہ کی دختر کے ساتھ جائز نہ ہوگا لیکن اگر ہندہ کی دختر کے ساتھ عزیز نے وطی کی ہے تو پھر ہندہ سے بھی نکاح نہیں کر سکتا[2] اگرچہ عزیز سے ہندہ کی دختر کا نکاح فاسد ہو گیا بوجہ اقرار عزیز کے ساتھ زنا ہندہ کے لیکن اگر وہ وطی کر چکا ہے تو بدون گذارنے عدت کے بعد متارکت کے دختر ہندہ کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں[3] ہے۔ فقط

عورت نے جس نابالغ سے زنا کیا اس سے اس کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۸۱) ایک بیوہ عورت بالغہ نے ایک لڑکے نابالغ سے شہوت کے جوش میں

---

[1] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹ ج۲ ۔ ظفیر۔ [2] وحرم ایضا بالمصاہرۃ اصل مزنیۃ او امہا او بنتہا بالزنا لو لمطاوعۃ الحرام (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) ظفیر

[3] وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہ التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ ولو وطی بہا لا یلون زنا (ایضا ص۳۰۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

فعل بد کیا اس عورت کے ایک لڑکی ہے اس لڑکے سے اس لڑکی کا نکاح ہوا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- اگر وہ لڑکا نابالغ مراہق تھا یعنی قریب البلوغ جس کی عمر بارہ برس یا زیادہ کی تھی تو حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اور مزنیہ کی دختر سے نکاح اس لڑکے کا صحیح نہیں ہوا اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے اور اگر وہ لڑکا نابالغ بارہ برس کا نہیں تھا یعنی مراہق نہ تھا تو حرمت مصاہرت اس سے ثابت نہیں ہوتی اور مزنیہ کے دختر سے اس لڑکے کا نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ درمختار میں ہے۔

فلو جامع غیر مراہق زوجۃ ابیہ لم تحرم[۱] الخ وفیہ ایضا و مراہق ومجنون ومسکران کبالغ (درمختار) ای فی ثبوت حرمۃ المصاہرۃ بالوطی او المس الخ شامی[۲]

نوسالہ لڑکی جس کو شہوت سے چھوا، اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۵۸۲) زید نے ایک لڑکی نوسالہ کو شہوت سے چھوا تو زید اور ممسوسہ عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ممسوسہ بالشہوۃ کی دختر سے نکاح جائز نہیں[۳] ہے۔

خسر زنا سے انکار کرتا ہے بہو بیان کرتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۵۸۳) ایک عورت عفیفہ قسم کھا کر کہتی ہے کہ میرے خسر نے میرے ساتھ تین چار مرتبہ زنا کیا

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ - لابد فی کل منہما من سن المراہقۃ واقلہ للانثی تسع وللذکر اثنا عشر لان ذلک اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ کما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام۔ [۲] دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر

[۳] وحرم ایضا بالمصاہرۃ اصل مزنیۃ الخ وفروعہن مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲) وبنت تسع فما عدا مستہاۃ اتفاقا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۶ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

میں شرم کی وجہ سے افشاء نہیں کرتی، اس کا خسر بھی بحلف کہتا ہے کہ میں ایسے فعل کا کبھی مرتکب نہیں۔ اس عورت کا خسر سود خوار۔ فاسق تارک الصلوٰۃ ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔ ؟

الجواب :۔ شرعاً کسی شخص کا اقرار اسی کی ذات تک محصور رہتا ہے اور اسی کی ذات کے بارے میں مقبول ہوتا ہے دوسروں پر حجت نہیں ہوتا ہے بخلاف شہادۃ معتبرہ کے کہ جو شہادت شرعیہ سے ثابت ہو وہ تمام لوگوں پر حجت ہوتا ہے۔ لان الاقرار حجۃ قاصرۃ قال فی الدر المختار لما تقرر ان اقراره مقبول فی حق نفسه فقط الخ درمختار۔ پس بنا ءً علیہ عورت مذکورہ کے اس اقرار کا اثر اس کے شوہر اور خسر پر کچھ مرتب نہ ہوگا یعنی حرمت مصاہرۃ جو بحق شوہر ثابت ہوتی وہ ثابت نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر اس عورت کا شوہر اس فعل شنیع کی تصدیق نہ کرے تو اوس پر اوس کی زوجہ حرام نہ ہوگی۔ یعنی وہ عورت۔ شامی میں ہے۔ وکذا اذا اقر بجماع امها قبل التزوج لا یصدق فی حقها[1] الخ ص ۲۸۳ جلد ثانی۔ شامی۔ فقط

شہوت سے چھونے سے حرمت ثابت ہوتی ہے صرف صورت دیکھنے سے نہیں | سوال (۵۸۴)

ایک شخص کو ایک عورت سے پاک محبت تھی اس کی لڑکی سے نکاح کی گفتگو ہوئی جس کی وجہ سے محبت میں اضافہ ہوگیا اور کبھی کبھی وہ اس عورت کو پیار بھی کر لیتا تھا اور نظر بالشہوت بھی ہو جاتی تھی ایسی صورت میں اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ پیار اور چھونا بدن کا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاتی ہے اور اس لڑکی سے نکاح اس شخص کا درست نہیں ہے

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اگر مس بالشہوۃ نہیں ہوا تو اوس کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور نظر کرنا شہوۃ کے ساتھ اس وقت موجب حرمت ہے کہ فرج داخل کو شہوۃ کے ساتھ دیکھے ورنہ نہیں درمختار میں ہے۔ واصل ممسوسۃ بشہوۃ والمنظور الی فرجہا الداخل[۱] وفروعہن[۱] الخ فقط

زنا کا الزام ہے زانی مزنیہ انکار کرتے ہیں گواہ صرف ایک شخص ہے کیا حکم ہے | سوال

(۵۸۵) زید و حلیمہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ آپس میں زنا کرتے ہیں اس واسطے دختر حلیمہ کی زید پر حرام ہو چکی ہے لیکن زید و حلیمہ زنا کرنے سے انکار کرتے ہیں ثبوت میں ایک شخص شہادت دیتا ہے کہ چند دفعہ ایک ہی مکان میں زید و حلیمہ کو شب باشی کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ زید و حلیمہ کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن بچشم خود زنا کرتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ زید نے زنا کا اقرار بھی کیا ہے ؟

الجواب :— قرائن مذکورہ جو بیان کئے جاتے ہیں ان سے زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا البتہ اقرار زید کا اگر دو گواہ عادل مسلمانوں سے ثابت ہو جاوے تو موجب حرمت مصاہرۃ ہے یعنی باوجود اس اقرار کے زید کا نکاح حلیمہ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اقرار زنا کے بعد زید کا انکار اس کے حق میں معتبر نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں خلاصہ سے منقول ہے قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو بازنا[۲] الخ فقط

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۵ لان المس والنظر سبب داع الی الوطء فقام مقامہ فی موضع الاحتیاط ہدایہ واستدل لذلک فی الفتح بالاحادیث والآثار عن الصحابۃ والتابعین (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۳۸۵) ظفیر۔ [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ — ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک نے پستان پکڑنا بیان کیا دوسرے نے بوسہ لینا، کیا حکم ہے | **سوال (۵۸۶)**

زید شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ عمر اپنے فرزند کی زوجہ ہندہ کے ساتھ برہنہ لیٹا ہوا تھا اور زوجہ کے پستان پکڑے ہوا تھا۔ خالد شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ زید نے اپنے فرزند کی زوجہ کا بوسہ لیا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی یا نہیں ؟

الجواب : اس صورت میں زید کے بیان میں یہ امر مذکور نہیں ہے کہ پستان کا پکڑنا شہوۃ کے ساتھ تھا یا نہ تھا۔ اسی طرح بوسہ میں بھی شہوۃ کا ذکر نہیں ہے اور پھر یہ کہ بوسہ دینا صرف ایک گواہ کا بیان ہے اور پستان کا پکڑنا بھی صرف ایک شخص کا بیان ہے دونوں گواہ کسی امر واحد پر متفق نہیں ہیں لہذا حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی۔

در مختار میں ہے۔ وتقبل الشہادۃ علی الاقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ وکذا تقبل علی نفس اللمس والتقبیل الخ عن شہوۃ[1] الخ۔

پس اس صورت میں نہ لمس بالشہوۃ پر پوری شہادت ہے اور نہ تقبیل پر پوری شہادت ہے اور گواہوں کے بیان میں اختلاف بھی ظاہر ہے اس لئے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔

جس نے مامی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں | **سوال (۵۸۷)** زید نے اپنی مامی جمیلہ کا بوسہ لیا اور کبھی ہاتھ پیر پکڑا تو زید کا نکاح جمیلہ کی دختر صغرا سے جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : ایسی صورت میں زید کا نکاح بی بی جمیلہ کی دختر سے جائز نہیں ہے اور اگر ہو گیا ہو تو علیحدگی کر لینی چاہئے کیونکہ حرمت مصاہرۃ

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شہوۃ کے ساتھ بوسہ وغیرہ سے ثابت ہو جاتی ہے اور اگر شہوۃ میں شک ہو تو جواز کا فتویٰ ہو جاوے گا[1]۔ فقط

زانیہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کے بعد دوسرا نکاح کب درست ہے

سوال (۵۸۸) زید نے ہندہ سے زنا کیا بعد ازاں زید نے فہمیدہ بنت ہندہ سے نکاح کیا چونکہ فہمیدہ کو حرمت مصاہرۃ کا علم تھا اس لئے زید کے ساتھ خانہ آبادی کو پسند نہ کیا اور بلا فسخ نکاح اول عمر کے ساتھ نکاح کر لیا جس سے اولاد بھی ہوئی اس صورت میں نکاح اول فاسد ہے یا باطل اور نکاح ثانی بلا فسخ نکاح اول جائز ہے یا نہیں نکاح باطل میں فسخ ہے یا نہیں حرمت مصاہرۃ ابتدائیہ وطاریہ علی النکاح میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اولاد عمر کی ہوگی یا زید کی۔ ؟

الجواب :۔ نکاح اول فاسد ہے اور اس کو باطل بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محققین حنفیہ نے فرمایا ہے کہ نکاح باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے اور نکاح ثانی بلا تفریق قاضی یا بلا متارکت کے صحیح نہیں ہے۔ وَبِحُرْمَۃِ الْمُصَاہَرَۃِ لَا یَرْتَفِعُ النِّکَاحُ۔ درمختار[2]۔ اور حرمت مصاہرۃ ابتدایہ اور طاریہ میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اور اولاد جو عمر سے ہو وہ عمر کی ہوگی اگرچہ نکاح فاسد ہے[3]۔

بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں

سوال (۵۸۹)

---

[1] وفی التفصیل اختلف فیہ قیل لا یصدق لانہ لا یکون الا عن شہوۃ غالبا فلا یقبل الا ان یظہر خلافہ بالامتشار ونحوہ وقیل یقبل وقیل بالتفصیل بین کونہ علی الراس والجبہۃ والخد فیصدق او علی الفم فلا (رد المحتار ص ۳۹۰ ج ۲) واذا قبل ام امرتہ او امرۃ اجنبیۃ یعنی بالحرمۃ عالم بتحریمہ انہ قبل بغیر شہوۃ لا یحل فی التقبیل ہو الشہوۃ بخلاف المس (البحر الرائق ص ۱۰۶ ج ۳) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ ظفیر

[3] وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد یوجب العدۃ وثبوت النسب (رد المحتار باب العدۃ ص ۵۳۵ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مسماۃ عزت خاتون و مسماۃ اللہ نوازی ہر دو خواہر اند. مسماۃ اللہ نوازی بہ اللہ بخش نامی عقد نکاح کردہ اند وزفاف نہ شدہ ہماں اللہ بخش با خواہر منکوحہ اللہ نوازی زنا کردہ۔ حالا آں اللہ نوازی برادر حرام می شود یا نہ ؟

الجواب :۔ ازیں فعل فاحشہ منکوحہ اللہ بخش مسماۃ اللہ نوازی برادر حرام نہ شدہ است بلکہ[۱] ایں فعل فاحشہ یعنی زنا بخواہر زوجہ خود حرام است باید کہ ازیں فاحشہ توبہ کند قال فی الدر المختار۔ وَحَرُمَ الْجَمْعُ بَیْنَ الْمَحَارِمِ نِکَاحًا اَیْ عَقْدًا صَحِیْحًا وَعِدَّۃً الخ وَحَرُمَ الْجَمْعُ وَطْئًا بِمِلْکِ یَمِیْنٍ بَیْنَ امْرَأَتَیْنِ اَیَّتُھُمَا فُرِضَتْ ذَکَرًا لَمْ تَحِلَّ لِلْاُخْرٰی الخ درمختار[۲]۔

حرمت مصاہرت کس عضو کو دیکھنے سے ہوتی ہے

سوال (۵۹۰) کون سے عضو پر شہوت سے نظر کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے ؟

الجواب :۔ قال فی الدر المختار وَالْمَنْظُوْرُ اِلٰی فَرْجِھَا الدَّاخِلِ[۳] اس سے معلوم ہوا کہ سوائے فروج کے دیگر اعضا کو بنظر شہوت دیکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ماں بیٹی دونوں سے تعلق ہو تو کس سے نکاح جائز ہے

سوال (۵۹۱) زید ایک مشتہاۃ سے محض التقائے ختانین کرتا ہے اور اس کا ناجائز تعلق مادر مشتہاۃ سے ہے۔ اب زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ درمختار میں ہے۔ ہٰذَا اِذَا کَانَتْ حَیَّۃً مُشْتَہَاۃً الخ (درمختار) قولہ ھٰذا ای جمیع مَا ذکر فی مسائل المصاہرۃ الخ شامی[۴]۔ پس صورت مذکورہ

---

[۱] وفی الخلاصۃ وطئ اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲)

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ظفیر۔ [۳] ایضاً باب المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲

[۴] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۰ ج ۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میں زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح نہیں کرسکتا اور نہ اس مشتہاۃ کی مادر سے نکاح کرسکتا ہے۔

جس عورت سے زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح

سوال (۵۹۲) زید نے ہندہ سے زنا کیا۔ ہندہ کی ایک لڑکی ملی موجود ہے زید اس سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- صورت مسئولہ میں زید کا نکاح مسماۃ ملی سے ناجائز ہے۔ وَحرم اصل مزنیۃ وَفرع ابن[1]۔

باپ جس سے شادی کرنا چاہتا ہے لڑکا کہتا ہے اس سے میں نے زنا کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۵۹۳) ایک شخص کا بیان ہے کہ جس عورت سے میرا باپ شادی کرنا چاہتا ہے وہ میری مزنیہ ہے اور عورت اور اس کا باپ اوس کی تصدیق نہیں کرتے۔

الجواب :- اس صورت میں بیان اوس شخص کا لغو ہے اور شرعاً غیر معتبر ہے نکاح درست ہے۔

غیر مدخولہ منکوحہ کی ماں کا بوسہ لیا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۴) شخصے بہ مادرِ منکوحہ غیر مدخولہ معانقہ وتقبیل می کند دریں صورت زوجہ اش بروے حلال است یا نہ۔

الجواب :- قبل اُمّ امرأتہ الخ حرمت علیہ امرأتہ مالم یظہر عدم الشہوۃ وَلَوْ عَلَی الفم وَفی البتہ لا تحرم مالم تعلم الشہوۃ[2]۔ پس بصورت مس وتقبیل بالشہوۃ مخلصے برائے تحلیل زوجہ اش نیست البتہ اگر شہوت متحقق نہ باشد حرمت نخواہد شد۔

باپ بیٹے کی بیوی سے زنا کرے تو خود طلاق ہو جاوے گی یا نہیں

سوال (۵۹۵) اگر کوئی شخص بیٹے کی زوجہ سے زنا کرے تو وہ عورت لڑکے پر حرام ہو جائیگی یا نہیں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲۔ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور خود طلاق پڑ جائے گی یا طلاق دینے کی ضرورت ہوگی اور وہ طلاق کونسی کہلائے گی۔

الجواب :- وہ عورت بیٹے پر حرام ہوگئی۔ بیٹے کو چاہئے کہ اس کو علیحدہ کردے۔ طلاق یا متارکت کی ضرورت ہے اور یہ طلاق طلاق بائنہ ہوگی[1]۔

بیٹے کی عورت کو شہوت سے چھوئے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۶) زید مقر ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کی عورت کو شہوت سے مس کیا ہے۔ آیا زید کے بیٹے پر اس کی عورت حرام ہوگئی یا نہیں۔ اگر حرام ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا یا تفریق قاضی کی ضرورت ہے۔ اگر ہے تو کون تفریق کرسکتا ہے اور تفریق کا کیا طریقہ ہے ؟

الجواب :- زید کا کہنا بیٹے پر حجت نہیں ہوسکتا لیکن اگر بیٹا بھی اس کی تصدیق کرتا ہے یا گواہوں سے ایسا مس ثابت ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاوے تو بیٹے پر وہ عورت ممسوسہ پدر بالشہوۃ حرام ہوگئی[2]۔ لہذا بلا متارکت شوہر یا تفریق قاضی نکاح فسخ نہ ہوگا۔ متارکت شوہر کی صورت یہ ہے کہ شوہر کہدے کہ میں نے اس کو علیحدہ کردیا یا اس سے علیحدگی کرلے وے۔

اور تفریق قاضی کی صورت یہ ہے کہ قاضی شرعی علیحدگی کرادے اور حکم مسلم فریقین بھی قائم مقام قاضی ہوسکتا ہے۔

---

[1] تزوج بکرا فوجدها ثیبا وقالت ابوک فضنی ان صدقها بانت بلا مهر والا لا (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) وبحرمة المصاهرة لایرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج بآخر الا بعد المتارکة وانقضاء العدة (ایضا ص۳۸۹ ج۲) ظفیر

[2] رجل تزوج امرأة علی انها عذراء فلما اراد وقاعها وجدها قد افتضت فقال لها من افتضک فقالت ابوک. ان صدقها الزوج بانت منه ولا مهر لها وان کذبها فهی امرأته کذا فی الظهیریة (عالمگیری کشوری کتاب النکاح باب ثالث قسم ثانی ص۲۸۴ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی کتب الفقہ ۔ فقط

مرد وعورت ایک چارپائی پر سوئے تو عورت کی لڑکی سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۵۹۷) ایک مرد وعورت کا اقرار ہے کہ ہم بلاشک ایک چارپائی پر سوتے ہیں مگر چارپائی فراخ تھی ہمارا آپس میں بالکل مماس نہیں تھا فیما قدرے فاصلہ تھا۔ اور نہ ہمیں کچھ شہوانی خیال تھا آیا اس مرد کا نکاح عورت کے دختر سے جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :۔ اگر وہ دونوں مس بالشہوت کے منکر ہیں تو نکاح اس مرد کا اس عورت کی دختر سے درست ہے۔ وَفی المسّ لا تحرم مَا لم تعلم الشہوۃ[۱] درمختار

صرف چھونے سے حرمت ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۹۸) دو شخص معتبر کہتے ہیں کہ زید اپنی ساس کو مساس کر رہا تھا معلوم نہیں کہ شہوت تھی یا نہ تھی۔ کپڑا بدن پر ہو یا نہ ہو۔ سینہ پر ہو یا کسی اور مقام پر۔ مگر زید شہوت سے انکار کرتا ہے پس ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاوے گی یا نہیں ؟

الجواب :۔ ایسی صورت میں حکم حرمت مصاہرت کا نہ کیا جاوے گا

---

[۱] وبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی یکمل لہا التزوج بآخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ (درمختار) قولہ الا بعد المتارکۃ ای وان مضی علیہا سنون کما فی البزازیہ وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ الخ وقد علمت ان النکاح لا یرتفع بل یفسد وقد مر حوالی النکاح الفاسد وان المتارکۃ لا تتحقق الا بالقول ان کانت مدخولا بہا کترکتک او خلیت سبیلک وان غیر المدخول بہا فقیل تکون بالقول وبالترک علی قصد عدم العود الیہا وقیل لا تکون الا بالقول فیہما حتی لو ترکہا ومضی علی عدتہا سنون لم یکن لہا ان تتزوج بآخر فافہم (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

[۲] درمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی الدر المختار۔ وفی المس لا تحرم مالم تعلم الشہوۃ الخ وانکرہا الرجل فہو مصدق فی المختار۔

کوئی ڈرے یہ کہدے کہ سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا حکم ہے | سوال (۵۹۹)

زید پر اپنے باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے مونھ پر تھپڑ بھی مارا مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلا کر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے؟ زید نے اقبال کیا۔ مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلا کر زید کا اقبال سنوا دیا۔ صبح کو زید نے اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جو رات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں۔ زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے۔ اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اس کو مائی کہتا ہے۔ زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے۔ شہادت چشم دید زنا یا بوس وکنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے۔ زید کا وہ اقبال جو اس نے مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہوگئی یا نہیں؟ اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :— زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جبکہ زید کے اس فعل زنا ومس بالشہوۃ کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوئی۔ ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہوسکتا ہے اور یہ امر مسلّم عندالفقہا ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے اور زید کا اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ قال فی الشامی. وَکَذَا اِذَا اَقَرَّ بِجِمَاعِ اُمِّہَا قَبْلَ التَّزَوُّجِ لَایُصَدَّقُ فِی حَقِّہَا۔ شامی صفحہ ۲۹۰ ج ۲۔ وان ادعت الشہوۃ فی تقبیلہ او تقبیلہا ابنہ وانکرہا الرجل فہو مصدق لاہی۔ درمختار۔ وقال فی الشامی لانہ ینکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر۔ شامی صفحہ ۳۸۹ ج ۲ فقط۔ واللہ اعلم۔

لڑکی پر نیت بد کی تو کیا حکم ہے

سوال (۶۰۰) زید کے ایک بیوی زینب اور تین لڑکیاں ہیں زید نے اپنی خواہش نفسانی کی وجہ سے اپنی منجملی لڑکی پر نیت بد کرکے خواہش فعل بد کی اگر زینب زوجہ زید کی مانع نہ ہوتی تو فعل بد کا ارتکاب ہو جاتا ایسی حالت میں طلاق جائز ہوئی یا نہیں۔ اور زینب کو کوئی حق مہر وغیرہ کا ہے یا نہیں ؟

الجواب :— فقط ارادہ اور خواہش فعل بد سے تو زینب اس پر حرام نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شہوت کے ساتھ اپنی دختر کے بدن کو بحالت برہنگی ہاتھ لگا دیا تو زینب زید پر حرام ہوگئی

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے[۱]۔ اور مہر زینب کا لازم ہے۔ مدخولہ ہے تو پورا ورنہ نصف[۲]۔

ماں بیٹی دونوں سے جو زنا کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے | سوال (۶۰۱) ایک مسلمان نے ایک ہندو عورت کو گھر میں رکھ لیا ہے اور اس کے ساتھ ایک جوان بیٹی بھی تھی دونوں کو مسلمان کر کے دونوں کے ساتھ عیش کرنے لگا چنانچہ لڑکی حاملہ ہوئی اور بچہ پیدا ہوا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

الجواب :— ماں کے ساتھ اگر صحبت کی ہے تو اس کی دختر کے ساتھ اب کسی حال نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ماں کے ساتھ وطی نہیں کی تو اس کو علیحدہ کر کے اس کی دختر سے نکاح کرنا درست ہے۔ قال فی الدر المختار۔ وبنت زوجۃ الموطوئۃ الخ (درمختار) واحترز بالموطوئۃ عن غیرہا فلا تحرم بنتہا بمجرد العقد[۳] الخ (شامی) وفی الشامی عن البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ المحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا[۴] الخ

سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملا دے تو کیا حکم ہے | سوال (۶۰۲) زید کی سوتیلی ساس ہندہ نے بوجہ عداوت سوت و سوتیلی بیٹی کے زید کے ساتھ

---

[۱] والشہوۃ تعتبر عند المس والنظر حتی لو مسہا او نظر حتی جدہا بغیر شہوۃ ثم اشتہی بعد ذلک لا تتعلق بہ الحرمۃ (عالمگیری کشوری کتاب النکاح الباب الثالث والقسم الثانی ص ۲۸۳ ج ۲) ظفیر

[۲] ومن سمی مہر عشرۃ فما زاد فعلیہ المسمی ان دخل بہا او مات عنہا الخ وان طلقہا قبل الدخول والخلوۃ فلہا نصف المسمی (ہدایہ باب فی المہر ص ۳۰۶ ج ۲) ظفیر

[۳] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفیر

[۴] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسی بے تکلفی کی کہ کبھی ہندہ نے اپنا گھٹنہ زید کے گھٹنہ پر رکھدیا اور کسی حیلہ سے اپنا سینہ زید کے بازو شانہ سے اور کبھی پیٹ سے لگا دیا اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام ہوئی یا نہیں ؟

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقہ[۱]۔

گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۰۳) ایک لڑکے نے جس کی عمر گیارہ سال تھی ایک عورت کے گوشوارہ میں دست اندازی کی اور اس اثناء میں اس لڑکے کو انتشار ہوا، اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوئی یا نہیں، اور اس لڑکے کا نکاح اس عورت کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- شامی میں ہے۔ فتحصل من ہذا انہ لا بد فی کل منہما من سن المراہقۃ او اقلہ للانثی تسع وللذکر اثنتی عشر لان ذالک اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ کما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام[۲] الخ وفی الدر المختار فی باب بلوغ الغلام و ادنی مدتہ لہ اثنتی عشر سنۃ ولہا تسع سنین ہو المختار الخ فان راہقا بان بلغا ہذا السن[۳] الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں جب کہ عمر لڑکے کی گیارہ سال کی تھی تو حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوئی اور اس عورت کی دختر سے نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

---

[۱] واصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارۃ (درمختار) ای ولو بحائل فلو کان مانعا لا تثبت الحرمۃ کذا فی اکثر الکتب (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۵ ج۲) ظفیر

[۲] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۰ ج۲۔ ظفیر۔ [۳] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب بلوغ الغلام ص۱۳۲ ج۵ و ص۱۳۳ ج۵۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ربیبہ سے نکاح درست نہیں | سوال (۶۰۴) ربیبہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :— ربیبہ سے نکاح کی حرمت قرآن شریف میں موجود ہے (قال اللہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الیٰ قولہ تعالیٰ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ الآیۃ[1]

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی، بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۰۵) اگر کسی کی زوجہ مرجائے یا مطلقہ ہوجائے تو اس زوجہ کی بہن۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بھانجی۔ بھتیجی سے شوہر کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو عدت کے اندر جائز ہے یا بعد عدت کے۔ ؟

الجواب :— مسئلہ صحیح یہ ہے کہ اپنی زوجہ کے مرجانے کے بعد اس کی بہن یا خالہ یا پھوپھی۔ بھانجی یا بھتیجی سے فوراً یعنی اگلے دن یا دو چار دن بعد نکاح کرسکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہے شامی میں اس کو صحیح کہا ہے۔ اور اگر اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے خواہ رجعی یا بائنہ تو جب تک اوس عورت مطلقہ کی عدت نہ گذر جائے اوس وقت تک اُس کی بہن اور خالہ و پھوپھی وغیرہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ درمختار میں ہے۔ وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ ولو من طلاق بائن[2] الخ اور شامی میں ہے۔ فرع ماتت امرأتہ لہ التزوج باختہا بعد یوم من موتہا الخ[3] فتدبر

جس عورت سے باپ بیٹے دونوں کا ناجائز تعلق رہا اس سے ان میں سے کسی کا نکاح درست نہیں۔

سوال (۶۰۶) ایک بیوہ کو زنا کا حمل ہے۔ زید۔ بکر۔ عمر وغیرہ سے اس کا ناجائز تعلق پایا جاتا ہے مگر یہ فیصلہ ذرا دشوار ہے کہ حمل کس کا ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ زید اور بکر دونوں میں

---

[1] سورۃ النساء ۔۴۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹ ج۲۔ ظفر

[3] رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹ ج۲۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

باپ بیٹے کا رشتہ ہے باقی عمر وغیرہ کے مابین کوئی شرعی رشتہ نہیں ہے کیا اس بیوہ کا نکاح زید یا بکر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اگر ناجائز ہے اور نکاح ہو جاوے تو کیا حکم ہے۔ متعاقدین کو کیا کرنا چاہئے۔ اور اس کی تدبیر تلافی یعنی کفارہ کیا ہے۔ بیوہ کا نکاح کب اور کس کی ہمراہ ہونا چاہئے ؟

الجواب :— اگر زید اور بکر دونوں باپ بیٹوں کا اس بیوہ سے ناجائز تعلق رہا یعنی زنا یا مس بالشہوۃ واقع ہوا تو اس بیوہ کا نکاح نہ زید سے ہو سکتا ہے اور نہ بکر سے کیونکہ مزنیہ پسر باپ کے لئے حرام ہے اور مزنیہ پدر بیٹے کے لئے حرام۔ اگر نکاح کسی سے ان دونوں میں سے ہو گیا ہے تو وہ باطل اور ناجائز ہے فوراً ان میں تفریق کرا دینی چاہئے[1] اور عمر وغیرہ سے حسب قاعدہ اس کا نکاح کر دیا جائے۔ اور شرکائے جلسۂ نکاح کو اگر اس واقعہ کی خبر نہ تھی یا ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا تو ان پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں ہے۔ اور زید اور بکر سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں۔ یہی ان کے گناہ کا کفارہ ہے۔

زنا سے جو بھتیجہ ہے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں | سوال (۶۰۷)

نرائن اہل ہنود اور مسماۃ رحیما طوائف سے ناجائز تعلق رہا چند اولاد جن میں مسماۃ کریما بی پیدا ہوئی اور نرائن کے قوم کی بیوی سے لڑکا اور اس لڑکے سے سمی پرشاد ہوا تو نرائن کا پرشاد پوتہ ہے اور مسماۃ کریما طوائف کے رشتہ سے لڑکی ہے تو پرشاد کے باپ کی بہن کریما ہوئی

[1] ارادۃ بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ نسبا ورضاعا وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الولوالجیۃ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۲۶۸) ظہر

Maktaba Tul Ishaat.com

یعنی پھوپھی اور کریما کے بھائی کا لڑکا پرشاد بھتیجہ ہوا۔ تو ان دونوں میں باہم بہ حیثیت مسلمان ہوجانے کے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ نکاح ان دونوں میں یعنی پرشاد اور کریما میں درست نہیں[1]۔

حرمت مصاہرۃ کے جب گواہ شرعی نہ ہوں تو کیا حکم ہے سوال (۶۰۸) ایک شخص نے اپنی دختر کی شادی ایک لڑکے سے کردی وہ لڑکا گذر گیا پھر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر متوفی کے چھوٹے بھائی سے کردیا لڑکی کئی مرتبہ سسرال گئی لیکن اب جانے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے ساتھ میرے خسر نے زنا بالجبر کیا ہے میں وہاں نہیں جاسکتی اور اس کی نند بھی گواہی زنا کی دیتی ہے۔ اس لڑکی کا نکاح بغیر طلاق کے دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں اور اس لڑکی کا اقرار بالزنا اور اس کی نند کی گواہی سے حرمت ثابت ہوسکتی ہے یا نہیں حالانکہ وہ طلاق نہیں دیتا ؟

الجواب :۔ محض اس لڑکی اور اس کی نند کے اقرار سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ بدوں طلاق دینے شوہر کے اور بدوں عدت گذارنے کے دوسری جگہ نکاح اس لڑکی کا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں سوال (۶۰۹) بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

---

[1] اگر دونوں مسلمان ہیں تو حرمت ظاہر ہے۔ حرم علی المتزوج ذکرا کان او انثی نکاح اصل وفرع علا او نزل وبنت اخیہ واختہ وبنتہا ولو من زنا وعمتہ وخالتہ الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۱) اور اگر ایک کافر دوسرا مسلمان ہے۔ اسباب التحریم انواع قرابۃ ومصاہرۃ رضاع جمع ملک شرک (درمختار) کالمجوسیۃ والمشرکۃ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۰) ظہر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :— یہ ہر دو صورت جائز نہیں ہیں کما قال اللہ تعالیٰ وحلائل ابنائکم[1] جو ممسوسہ بالشہوۃ کی سوتن کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۱۰) ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کے پستان شہوۃ سے چھوئے اب اس شخص کا نکاح اس ممسوسہ کی سوت کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :— درست ہے[2] ۔

دادا کی جو ممسوسہ ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال (۶۱۱) زید کے دادا نے ہندہ سے جس کی عمر آٹھ نو سال تھی زنا کیا لیکن بوجہ کم سنی کے دخول نہ ہوسکا۔ ہندہ کی شادی بکر سے ہوکر اکبری پیدا ہوئی۔ آیا زید کی شادی اکبری سے جائز ہے یا نہ۔ ؟

الجواب :— اگر زید کو اس فعل کا اقرار ہے یا شہادت شرعیہ سے ثابت ہے تو زید کا نکاح اکبری سے درست نہیں ہے۔ جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے کہ اصول و فروع مزنیہ زانی پر حرام ہیں وعبارتہ۔ والمراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربعۃ[3] فقط

جس نابالغہ کو شہوت سے چھوا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۱۲) ایک شخص بالغ ایک نابالغ لڑکی کو سلا رہا تھا اور شہوت سے اس کو پکڑا تو اس شخص کا نکاح اس کی ماں سے جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :— اگر وہ لڑکی نو برس کی ہے یا زیادہ کی اور اس کو مس بالشہوۃ کیا ہے تو اس کی ماں سے نکاح صحیح نہیں ہے۔ ہذا اذا کانت حسیۃ مشتہاۃ درمختار ؛ قولہ مشتہاۃ سیاتی تعریفہا بانہا بنت تسع فاکثر شامی[4]

---

[1] سورۃ النساء ۔ ۴ [2] کوئی وجہ حرمت نہیں۔ وأحل لکم ما وراء ذالکم (سورۃ النساء ۔ ۴) ظفر

[3] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات، ج ۲ ص ۳۸۴ ۔ ظفر [4] رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۷ ۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اگر وہ لڑکی نو برس کی عمر سے کم ہے تو اس کی ماں سے نکاح جائز ہے۔
وَبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ درمختار[1]۔ فقط۔

بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں | سوال (۶۱۳) بیٹے کی عورت کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ بیٹے کی زوجہ سے بیٹے کے مرنے کے بعد یا طلاق دینے کے بعد باپ کو نکاح کرنا درست نہیں ہے بلکہ قطعاً حرام ہے قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں فرمایا ہے۔ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ[2]۔ یعنی حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے بیٹوں کی بیبیاں۔ فقط

پہلے ساس کے ساتھ زنا کا اقرار کیا پھر انکار کیا حکم ہے | سوال (۶۱۴) نورالحسن نے لوگوں سے بلا کسی تکرار کے بیان کیا کہ میری خوش دامن سے میرا ناجائز تعلق تھا اسی کی وجہ سے اس نے میرے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا یہ خبر جب اس کے خسر کو ہوئی تو اپنی لڑکی کو اس کے گھر سے لے گئے اور تکرار ہوا جس میں اس نے تمام لوگوں کے سامنے اپنے خسر کو بھی یہ طعنہ دیا۔ اور جب لوگوں نے اس کو کہا کہ اب تیرا نکاح نہیں رہا تو اس نے تمام لوگوں کے سامنے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے یہ جھوٹا الزام لگایا تھا۔ نیز لڑکی کے سامنے بھی اس نے فعل ناجائز کا اقرار کیا۔ اب اس کی بیوی کو اس کے یہاں بھیجا جاوے یا نہیں۔ اور نکاح اس کا جائز رہا یا نہیں ؟

الجواب :۔ درمختار میں ہے۔ وَفی الخلاصۃ مَا فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلا الخ وَفی الشامی قولہ ولا یصدق انہ کذب الخ ای عند القاضی۔ اما

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۸۹ ج ۲۔ ظفر۔ [2] سورۃ النساء ۔۴ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ[۵۱] انتہیٰ۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی زوجہ کی ماں سے زنا کیا ہے تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو جاوے گی۔ اس کے بعد اگر وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کریگا اور حکم حرمت زوجہ کا جاری کردے گا۔ اور اگر قاضی تک معاملہ نہ پہنچے اور شوہر کہے کہ میں نے جھوٹ کہدیا تھا تو فیما بینہ وبین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی۔

جس ہندو عورت سے زنا کیا ہے اس کی مسلمان لڑکی سے وہ نکاح نہیں کرسکتا | سوال (۶۱۵) ایک ہندو عورت مزنیہ سے ایک مسلمان مرد کا ناجائز تعلق تھا پھر اسی عورت کی لڑکی سے جو ہندو شوہر سے پیدا ہوئی اسی مرد مسلمان کا ناجائز تعلق ہوگیا۔ یعنی جو کہ ہر دو عورت پر زنا کے نام سے محمول کیا جاتا ہے اگر وہ لڑکی اسلام قبول کرے تو وہ مرد اس لڑکی سے از روئے شریعت نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب :۔ اُس لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ مزنیہ کی دختر ہمیشہ کے لئے زانی پر حرام ہے۔ کذا فی الشامی عن البحر[۵۲]۔

جس کافرہ عورت کو شہوت سے چھوا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح جائز نہیں | سوال (۶۱۶) ایک مسلم مرد نے کسی غیر مسلم عورت کو بحالت شہوۃ مس کیا ہے اب وہ مرد اس کی دختر کو مشرف باسلام کرکے نکاح کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہ۔؟

---

[۵۱] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[۵۲] وان اقر بحرمۃ المصاہرۃ او حرمات الاربع حرمۃ المرأۃ علی اصول الزانی وفروعہ لسنا وارضاعا او حرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی نسبا ورضاعا کما فی الوطء الحلال (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- درمختار میں ہے۔ وَاصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو شعر علی الراس الخ وفروعہن مطلقاً[1] الخ۔ اس روایت سے واضح ہے کہ جس عورت کو شہوۃ سے مس کیا جاوے اس کے اصول یعنی والدہ وغیرہ اور فروع یعنی دختر وغیرہ مس کرنے والے پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہیں اگرچہ وہ عورت جس کو مس کیا ہے کافرہ ہو لہذا اس صورت میں عورت مذکورہ کی دختر سے نکاح اس شخص کا جائز نہیں ہے۔ فقط

بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے

سوال (۶۱۷) زید نے ہندہ سے نکاح کیا لیکن مباشرت سے قبل اس کو طلاق دے دی کیا ہندہ کی دختر سے جو پہلے خاوند سے ہے زید کا نکاح جائز ہے ؟

سوال (۶۱۸) ولد الحرام لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے

کیا ولد الحرام لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

الجواب (۱) :- اس صورت میں ہندہ کی دختر سے جو دوسرے شوہر سے ہے زید کا نکاح درست ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ[2] الآیۃ

الجواب (۲) :- جائز ہے۔

آٹھ سالہ بچی کو چھو دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۱۹) ایک شخص بوقت شب اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی منکوحہ دوسرے پلنگ پر مع دو لڑکیوں کے ایک شیر خوار اور دوسری تقریباً آٹھ سال کی تھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے خاوند نے بارادہ مباشرت عورت کو اٹھانا چاہا مگر اس کا ہاتھ بجائے منکوحہ کے لڑکی پر پہنچا اور بیوی سمجھ کر بدن کو ٹٹولا۔ لیکن جب احساس ہوا کہ یہ بیوی نہیں ہے تو فوراً ہاتھ علیحدہ کر لیا۔ بدن کو چھونے کے وقت غلبۂ شہوت نہ تھا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ - ظفیر۔ [2] سورۃ النساء - ۴ -

Maktaba Tul Ishaat.com

اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اور اگر بدن کا چھونا خواہش کے ساتھ تصور کرلیا جائے تو کیا حکم ہے۔ جب کہ لڑکی صغیرالسن ہے اور دھوکہ ہوگیا ہے۔؟

الجواب :۔ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوتی کہ اول تو مس بالشہوت نہیں پایا گیا دوسرے لڑکی صغیرالسن ہے اس کے چھونے سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے۔

وبنت سنہا دون تسع لیست بمشتہاۃ بہ یفتی الخ وفی ردالمحتار والاصح انہا لاتثبت الحرمۃ[1] الخ۔

لوگوں نے کہا مگر خود مرد ساس سے ملوث ہونے کا انکار کرتا ہے | سوال (۶۲۰)

ایک شخص نے نکاح کیا ہے منکوحہ کی عمر سولہ سال ہے۔ دو شخص مدعی ملا صاحب کے پاس جاکر بیان کرتے ہیں کہ یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ ہم نے ناکح سے سنا ہے کہ اس نے منکوحہ کی والدہ متوفیہ سے زنا کیا تھا۔ ملا صاحب نے ناکح کو بلاکر دریافت کیا۔ وہ حلف سے انکاری ہے کہ میں نے والدہ منکوحہ کے ساتھ زنا نہیں کیا یہ مجھ پر تہمت لگائی جاتی ہے۔ ملا صاحب نے مدعیان سے حلف اوٹھوا کر یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں اور جو اس مجلس نکاح میں شریک تھے اُن کے نکاح جاتے رہے چنانچہ چار شخصوں کے دوبارہ نکاح پڑھائے گئے کیا نکاح مذکورہ واقعی ناجائز ہوا تھا کیا حکم ہے ؟

الجواب :۔ مفتی فتویٰ دیانت پر دیتا ہے وہ قاضی نہیں ہے کہ شہادت کو سنے اور حلف دیوے۔ یہ کام قاضی کا ہے، پس ملا صاحب کو بھی یہ فتویٰ نہ دینا چاہئے تھا کہ نکاح جائز نہیں ہوا، کیونکہ جب شوہر منکر ہے زنا سے تو عند اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوتی۔ ملا صاحب کو

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۹ ج ۲ ۔ منہ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

لازم تھا کہ جب شوہر زنا کا اقرار نہیں کرتا تو فتویٰ حرمت کا نہ دیتے، اور جبکہ وہ عورت منکوحہ اس پر حرام نہیں ہے تو شرکاء مجلسِ نکاح کے اوپر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہے اور تجدید نکاح کی تو کسی حال میں بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ تجدید نکاح بوجہ مرتد ہو جانے کے لازم ہوتی ہے اور شرکاء مجلس اور شوہر کے ارتداد کا حکم کسی طرح اس صورت میں نہیں ہو سکتا۔ یہ ان ملاصاحب کی ناواقفیت کی دلیل ہے۔

ساس کہتی ہے مگر داماد زنا کا منکر ہے، کیا حکم ہے

سوال (۶۲۱) مسٹر شفیع نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا لیکن شفیع نے لوگوں کے سامنے زنا سے انکار کیا اور اس کی ساس برابر کہتی رہی کہ میرے داماد نے مجھ سے زنا کیا۔ اور شفیع نے بھی ایک شخص کے سامنے اقرار کیا۔ ایسی صورت میں شفیع کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا؟

الجواب :۔ جب کہ شفیع زنا سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو ادس کی زوجہ اُس پر حرام نہ ہوگی[1]۔

بیٹی باپ پر بدنیتی کا الزام لگاتی ہے اور باپ منکر ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۲۲) فصاحت کی حقیقی بیٹی نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھ پر بدنیتی سے ہاتھ چلایا۔ لیکن فصاحت سختی سے انکار کرتا رہا تو فصاحت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔ لوگوں نے اس کو اپنی قربانی سے علیحدہ کر دیا اور جب اس نے قربانی کر کے گوشت تقسیم کیا تو کسی نے نہیں لیا تو وہ گنہگار ہوئے یا نہ۔؟

الجواب :۔ فصاحت کا نکاح اس صورت میں قائم ہے اور چونکہ

[1] وان ادعت الشہوۃ فی تقبیلہا او تقبیلہا ابنہ وانکر ہا الرجل فہو مصدق لا ہی (درمختار) فہو مصدق لانہ منکر ثبوت الحرمۃ والقول للمنکر (ردالمحتار ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

فصاحت منکر ہے اور اس کی تکذیب شہود عدول سے ثابت نہیں ہے اس لئے حرمت مصاہرۃ اس صورت میں ثابت نہ ہوگی. پس فصاحت کے ساتھ متارکت کرنا اور اس کو شریک قربانی نہ کرنا اور اس کے دیئے ہوئے گوشت قربانی کو نہ لینا اور اس کو ناجائز سمجھنا ناجائز اور معصیۃ ہے۔ فقط۔

بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی تو کیا حکم ہے۔

سوال (۶۲۳) ہندہ اپنے خاوند کی نسبت کہتی ہے کہ از روئے بدنیتی میری بیٹی سے بات چیت کی اور اغلب ہے کہ صحبت بھی کی ہوگی اس لئے میں زید پر حرام ہوگئی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ؟

الجواب :۔ محض گمان اور خیال سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی پس ہندہ اپنے شوہر زید پر حرام محض اس خیال سے کہ زید نے شاید ہندہ کی دختر سے صحبت کی ہو حرام نہیں ہوتی۔ فقط

شہوت سے ہاتھ لگایا پہلے انزال نہ ہوا دوسری بار ہوگیا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۴) زید نے ہندہ کو شہوت سے ہاتھ لگایا ہندہ سوئی ہوئی تھی لیکن انزال نہیں ہوا۔ پھر ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد آکر ہاتھ لگایا تو انزال ہوگیا۔ ان دونوں صورتوں میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اگر بدون کپڑے کے کھلے ہوئے بدن یا باریک کپڑے پر شہوت سے ہاتھ لگادے تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے جیسا کہ پہلی صورت میں ہے اور اگر مس بالشہوۃ کے ساتھ انزال ہوجاوے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

[1] اذا لم ینزل فلو انزل مع مس او نظر فلا حرمۃ به یعنی (در مختار) فلا حرمۃ لانه بالانزال تبین انه غیر مفض الی الوطء ہدایہ، (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۰۶ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دو مرد کی گواہی سے حرمت ثابت ہو جائے گی

سوال (۶۲۵) اگر دو شخص عادل شہادت دیں کہ ہم نے زید کو ہمراہ ہندہ زنا کرتے دیکھا۔ کیا اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو کر مزنیہ کی دختر زانی پر حرام موافق عبارت عالمگیریہ ہے ومنہا الشہادۃ بغیر محدود والقضاء وما یطلع علیہ الرجال منہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین الخ لقولہ تعالیٰ واستشہدوا شہیدین من رجالکم۔ اور بعبارۃ درمختار ولغیرہا من الحقوق رجلان او رجل وامرأتان۔ یا موافق آیۃ کریمہ۔ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الآیہ۔ کے چار مرد کی شہادت ضروری ہے اور نکاح زید بہ دختر مزنیہ جائز ہے۔؟

الجواب :— یہ صحیح ہے کہ حرمت مصاہرت کے اثبات کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت مقبول ہے جیسا کہ اقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے، درمختار میں ہے وتقبل الشہادۃ علی الاقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ[۱] الخ اور یہی منشاء ہے عبارت عالمگیریہ و درمختار کا مگر صورت مسئولہ میں شہادت زنا کی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ثابت نہیں ہوا بلکہ ایسی صورت میں شہود پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور وہ شرعاً کاذب شمار ہوتے ہیں۔ تو جب کہ زنا ثابت نہ ہوا تو حرمت مصاہرت بھی ثابت نہ ہوگی کیونکہ یہ شہادت حرمت مصاہرت پر نہیں ہے بلکہ زنا پر ہے اور وہ ثابت نہیں۔ اور گواہ جھوٹے قرار پائے۔ قال اللہ تعالیٰ لَوْلَا جَاءُوْا عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُہَدَاءَ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّہَدَاءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ الآیۃ[۲]

غلطی سے دختر پر جا پڑا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۶) میں نابینا ہوں ایک شب

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶ ج ۲ ۔ نظیر۔ [۲] سورۃ النور ۔ ۲ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بخیال صحبت زوجہ بیدار ہوا۔ زوجہ ہمراہ دختر ۱۲ سالہ میری ہمبستر تھی بہ غلطی سرادیل دختر خود کھولی اور اندام نہانی اپنا بشہوۃ اس کی اندام نہانی پر رکھا بعدہ خبر ہوگئی کہ یہ زوجہ نہیں ہے جلدی قبل از دخول ذکر جدا ہوا۔ زوجہ کو بیدار کیا شہوۃ سابقہ قدرے موجود تھی صحبت کی انزال ہوا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں۔ اگر ثابت ہے تو امام شافعیؒ کے مذہب پر فتویٰ دے سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں یا نہ ؟

الجواب :- درمختار میں ہے وفی الخانیۃ ان النظر الی فرج ابنتہ بشہوۃ یوجب حرمۃ امرأتہ وکذا لو فزعت فدخلت فراش ابیہا فرأتہ فانتشر لہا ابوہا تحرم علیہ امہا الخ[1]۔ اور انزال کی روایت میں قید مع المس والنظر ہے چنانچہ درمختار میں ہے۔ فلو انزل مع مس او نظر فلا حرمۃ[2] ان روایات سے ثابت ہے کہ صورت واقعہ میں حرمت ثابت ہے اور حنفی کو اس بارہ میں امام شافعیؒ کے مذہب پر عمل کرنے کی کوئی روایت اور فتویٰ منقول نہیں ہے۔ فقط

کمال الدین کی ماں سے جس نے زنا کیا اس کی لڑکی سے کمال الدین کی شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۲۷) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ اگر زنا کرنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہو جائے تو کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے صحیح ہوگا یا نہیں۔ اور اگر فقیر یہ کہے کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے تو یہ شرعاً معتبر ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اگر شہادت شرعیہ یعنی چار عادل گواہوں کی شہادت سے زنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہو جاوے تب بھی موافق تصریح بحر وغیرہ کے کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ زانی کی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ - ظفیر۔ ایضاً ص ۳۹۶ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

فروع مزنیہ کی فروع کے لئے حرام نہیں ہیں۔ کما فی الشامی عن البحر وکل الاصول الزنی وفروعہ اصول المزنی بہا وفروعہا الخ شامی[۱] ص ۲۷۹ جلد ۲۔

اور فقیر کا یہ اقرار کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے شرعاً معتبر نہیں ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الولد للفراش وللعاہر الحجر[۲]۔ لہذا فقیر کے اس اقرار کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور فقیر کے اس قول کی وجہ سے کمال الدین پر دخترِ فقیر حرام نہ ہو گی کیونکہ یہ قول فقیر کا بوجہ معارض ہونے نص مذکورہ کے لغو اور باطل ہے۔ البتہ اگر کمال الدین کا زنا یا مس بالشہوۃ: وربوس وکنار فقیر کی زوجہ سے ثابت ہو جاوے شہادت معتبرہ سے یا اقرار کمال الدین سے تو پھر کمال الدین کا نکاح دخترِ فقیر سے جائز نہ ہو گا۔ فقط

رات میں غلطی سے لڑکی یا ساس پر ہاتھ پڑ جائے اور شہوت ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۶۲۸) رات کو اپنی بیوی کو جگانے اٹھا مگر غلطی سے اپنی لڑکی پر ہاتھ جا پڑا یا ساس پر اور بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ مرد اپنی بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالنے والے کو اپنی عورت کو علیحدہ کر دینا چاہئے وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی، اس کے متعلق چند سوالات ہیں۔ (۱) لڑکی بالغ ہو یا نابالغ (۲) اس صورت میں غلطی کافی ہے یا ارادۃً لڑکی پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے۔

الجواب:۔ یہ حکم نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کے متعلق ہے (۲) اس صورت میں غلطی بھی کافی ہے[۳]۔

---

[۱] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ظفیر۔ [۲] مشکوٰۃ شریف باب اللعان ص ۲۸۱

[۳] فلو ایقظ زوجتہ او ایقظتہ بی لجاعہا فمست یدہ بشہوۃ انتشرت او زادت او ید ہا ابنۃ حرمت ام ابنہا فتح قبل ام امرأتہ فی ای موضع کان علی الصحیح حرمت علیہ امرأتہ الخ وبنت سنہا دون تسع لمست بشہوۃ بہ یفتی (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ و ص ۳۸۹ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

موطوئہ کی لڑکی کو رکھنا کیسا ہے اور اس کی اولاد کا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۹) زید نے اپنی خوشدامن ہندہ سے زنا کیا۔ مسئلہ معلوم ہونے پر زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس فعل سے توبہ کیا۔ پھر زید کی زوجہ نے زور دیا کہ میں مبلغ پانچ سو روپیہ مہر کا دعویٰ کروں گی۔ زید نے بہ سبب خوف مہر کے توبہ توڑ دی اور زوجہ کو رکھ لیا۔ اس سے اولاد ہوئی۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔ اس کو امام مقرر کرنا کیسا ہے۔ اور نکاح زید کا باقی رہا یا نہ۔ اور مہر زید کے ذمہ واجب ہے یا نہ؟

الجواب: جب کہ زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس کو علیحدہ کر دیا نکاح اس کا باطل ہو گیا اور زید کو ایسا کرنا ضروری تھا یعنی اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا لازم تھا۔ پھر زید کا اس زوجہ کو رکھنا اور اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور اس کے بعد جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے۔ سابق کا مہر لازم ہے یعنی اگر وہ عورت موطوئہ زید ہے تو مہر مثل لازم ہے۔ وجب مہر المثل فی نکاح فاسد الخ[1] درمختار۔ الغرض زید بحالت مذکورہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ ہے۔

مدخولہ بیوی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

سوال (۶۳۰) وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِی فِی حُجُوْرِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِی دَخَلْتُمْ بِهِنَّ[2] یعنی عورت کی وہ بیٹی جو پہلے خاوند سے ہے اور گود میں ہے حرام ہے اس کی ماں کی زندگی اور موت میں۔ وَہُوَ تَسْمِیَۃُ التَّرْبِیْبَۃِ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ فِیْ حَجْرِہٖ۔ کیا نام رکھا جاتا ہے ربیبہ اگر اس کی گود میں نہ ہو یعنی جو گود والی بچی سے بڑی ہو وہ بھی حرام ہے امام بخاری صاحب نے صحیح بخاری کے ترجمہ شیخ الباری کے پارہ ۲۱ اکیس پر درج فرمایا ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے زمانہ خلافت میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار۔ باب المہر مطلب فی النکاح العاسد۔ صفحہ ۳۶۱۔ ج ۲

[2] النساء ۔ ۲۳

Maktaba Tul Ishaat.com

اس لڑکی سے نکاح کی اجازت دی جو گود میں نہ تھی یعنی پہلی کی تھی روایت کیا اس کو ابن منذر وغیرہ نے اور اخیر پر یہ تحریر فرمایا کہ اگر نہ ہوتا اجماع حادث اس مسئلہ میں تو اس کا لینا اولیٰ ہوتا اس واسطے کہ حدیث کے اکثر طریقوں اور قرآن میں حجر کی قید آچکی ہے اور مخالفین نے صرف اس حدیث کو حجت پکڑا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیبیو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو مجھ سے نہ کہا کرو۔ حدیث مخالف سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیوں کو ان کی زندگی میں ان کے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو منع فرمایا یعنی جیسے عورت کی زندگی میں اس کی بہن حرام ہے ویسے بیٹی بھی درنہ زندگی کے بعد کوئی عورت کیا کہہ سکتی ہے۔ اخیر پر یہ بھی گذارش ہے کہ کیا حضرت علی اور عمر فاروق سے مخالفین زیادہ معتبر اور واقف ہے۔ ؟

الجواب :— زوجہ مدخولہ کی بیٹی شوہر اول سے مطلقاً حرام ہے خواہ زوجہ موجود ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ گود میں اور پرورش میں ہو یا نہ ہو۔ جیسے کہ قرآن شریف میں محرمات ابدیہ میں اس کو شمار کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ الآیۃ[1] اور قید فی حجورکم کی باعتبار غالب کے اور باعتبار اکثر کے ہے چنانچہ جمہور صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے اور سوائے داؤد ظاہری کے کسی کا خلاف ائمہ میں سے اس بارہ میں منقول نہیں ہے۔ اور صحابہؓ میں جو اس بارہ میں اختلاف تھا وہ بعد اجماع کے مرتفع ہوگیا۔ جلالین میں ہے فی حجورکم تربونہا صفۃ موافقۃ للغالب فلا مفہوم لہا[2] اور مدارک میں ہے۔ قال داؤد اذا لم تکن۔

[1] سورۃ النساء ۔ پ ۴ ۔ ع ظفر ۔ [2] جلالین ص ۷۳ ۔ ظفر ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فی حجرہ لاتحرم قلنا ذکر الحجر علی غلبۃ الحال دون الشرط الخ اور درمختار میں ہے وبنت زوجتہ الموطوئۃ قال فی ردالمحتار ای سواء کانت فی حجرہ ای کنفہ ونفقتہ اولا وذکر الحجر فی الایۃ خرج مخرج العادۃ اوذکر للتشنیع علیہم[1] الخ اور امام بخاری رحمہ اللہ بھی اس مسئلہ میں جمہور کے ساتھ ہیں وہ بھی ربیبہ سے نکاح کو مطلقاً حرام فرماتے ہیں یعنی گود میں ہو یا نہ ہو چنانچہ پوری عبارت بخاری شریف کی ترجمہ باب کی یہ ہے۔ وہل تسمی الربیبۃ وان لم تکن فی حجرہ ودفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربیبۃ لہ الی من یکفلہا الخ[2] اور اس کے بعد حدیث لا تعرضن علیّ بناتکن ولا اخواتکن الخ لاتے ہیں۔ اس روایت ودفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ سے بھی امام بخاریؒ نے اس پر دلیل پکڑی ہے کہ باوجود دوسرے شخص کی کفالت میں دور پرورش میں ہونے کے اوس لڑکی کو ربیبہ فرمایا گیا اور محرمات میں شمار کیا گیا۔ باقی قران اول کا اختلاف جبکہ اس کے بعد اجماع حرمت پر ہو چکا ہو معتبر نہیں رہتا اور واضح ہو کہ حضرت علی وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا خلاف اس بارہ میں امام بخاریؒ نے نقل نہیں کیا اور یہ بھی ابن حجر ہی کا قول ہے کہ اگر نہ ہوتا اجماع حادث اس مسئلہ میں الخ امام بخاری کا قول کہنا اس کو غلط ہے الغرض امام بخاری اور ائمہ اربعہ اور جمہو اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ زوجہ مدخولہ کی بیٹی ہمیشہ کو حرام ہے خواہ وہ حجر میں ہو یا نہ ہو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو مطلقاً حرام فرمایا ہے۔ فقط۔

چار سال کی لڑکی کو چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی

سوال (۶۳۱) مسائل سے ناواقف شخص نے اپنی نابالغ لڑکی پر جس کی عمر چار سال کی ہوگی جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالا۔ کمر بند تک کھولا۔ مگر کھولتے ہی پھر بند کر دیا تو کیا عورت حرام ہو گئی۔؟

---

[1] ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۰۳ ۔ [2] بخاری شریف۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :— یہ حکم حرمت کا نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے ثابت ہوتا ہے۔ اور عمداً اور خطأ ونسیان اس میں برابر ہے۔ دلائل حرمت کے کتب فقہ میں مبسوط ہیں۔ رد المحتار میں ہے۔ قَالَ فِی الْفَتْحِ وَبِقَوْلِنَا قَالَ مَالِکٌ فِی رِوَایَۃٍ اَحْمَدُ وَہُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاَصَحِّ وَعِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَیْنِ وَجَابِرٍ وَاُبَیٍّ وَعَائِشَۃَ وَجُمْہُوْرِ التَّابِعِیْنَ کَالْبَصْرِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَالنَّخَعِیِّ وَالْاَوْزَاعِیِّ وَطَاؤُسٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاہِدٍ وَابْنِ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَحَمَّادٍ وَالثَّوْرِیِّ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَتَمَامُہٗ مَعَ بَسْطِ الدَّلِیْلِ فِیْہِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَفِیْہِ اَیْضًا اَنَّ اللَّمْسَ وَالنَّظَرَ سَبَبٌ دَاعٍ اِلَی الْوَطْءِ فَیُقَامُ مَقَامَہٗ فِی مَوْضِعِ الْاِحْتِیَاطِ۔ ہدایہ۔ وَاسْتَدَلَّ لِذٰلِکَ فِی الْفَتْحِ بِالْاَحَادِیْثِ وَالْآثَارِ عَنِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ شامی[1] ص۲۸۰ ج ۲۔ چار پانچ برس کی عمر کی لڑکی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی پس صورت مسئولہ میں زوجہ حرام نہ ہوگی۔ نادانفیت عذر نہیں ہے۔ لیکن لڑکی کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے حکم حرمت کا نہیں ہوا۔

خوشدامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۳۲) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ مکان میں رہا۔ بعد کو اس کی خوشدامن کو حمل ظاہر ہوا تو پنچایت نے اوس شخص سے اقرار لے کر ایک مولوی صاحب کو خط لکھا اور انہوں نے اوس کی زوجہ کو اوس پر حرام قرار دیا اس کے بعد وہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے خوف کے مارے اقرار کیا تو اس صورت میں اوس شخص کی زوجہ اوس پر حرام ہے یا حلال۔ ؟

---

[1] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ و ص۳۸۵ ج۲۔ تحت قولہ اراد بالزنا الوطء الحرام اقول التعلیل لعدم الاشتہاء یفید ان من لا یشتہی لا تثبت الحرمۃ بجماعہ الخ واقلہ للانثی تسع وللذکر اثنا عشر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :— درمختار میں ہے قیل لہ ما فعلت بام امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق انہ کذب ولو ہازلا الخ[۵۱] اور شامی میں ہے قولہ ولا یصدق انہ کذب ای عند القاضی امّا بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ الخ[۵۲]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کرنے کا جھوٹا اقرار کیا ہے تو قاضی اور مفتی اس کی تصدیق نہیں کریں گے بلکہ حکم حرمت کا دیں گے اور ان میں یعنی زوجین میں تفریق کرادیں گے البتہ اگر اوس شخص کے علم میں اور یقین میں یہ بات راسخ ہے کہ میں نے اپنی خوشدامن سے زنا نہیں کیا۔ اور کوئی فعل موجب حرمت مصاہرۃ اوس سے صادر نہیں ہوا تو اوس کے حق میں دنیا میں اس کی زوجہ حلال ہے —

بیوی قادیانی ہوگئی قادیانی سے شادی کرلی اب اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۶۳۳۳) ایک شخص کی عورت قادیانی ہوگئی اور قادیانی سے نکاح کرلیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی سے اس کی ماں کا پہلا خاوند نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :— نہیں کرسکتا لقولہ تعالیٰ وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِی فِی حُجُورِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمُ اللَّاتِی دَخَلْتُمْ بِہِنَّ[۵۳]۔ قال فی الدر المختار وبنت زوجتہ الموطوئۃ دام زوجیتہ وجداتہا مطلقا الخ[۵۴]۔ فقط

---

۵۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ — ظفر —

۵۲ رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ — ظفر ۵۳ سورۃ النساء — ۴ —

۵۴ الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ و ص ۳۸۳ ج ۲ — ظفر —

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کہے کہ خسر نے زنا کیا اور شوہر انکار کرے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں

سوال (۶۳۴) ایک عورت نے دعویٰ کیا ہے کہ میرے خسر نے میری ساتھ زنا کیا ہے اس لئے میں اپنے خاوند پر حرام ہوں۔ خاوند کا جواب یہ ہے کہ عورت بالکل جھوٹی ہے۔ میرا والد متقی ہے اور پرہیزگار ہے۔ وہ ایسا ناشائستہ کام نہیں کرسکتا اور خسر بھی بالکل منکر ہے اور عورت کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں ہے۔ آیا وہ عورت اپنے خاوند پر اس صورت میں حرام ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی اور عورت مذکورہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوتی عورت کا قول شرعاً جھوٹا ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ [۵۱]۔ فقط

بیٹے کی بیوی کا ہاتھ پکڑا مگر شہوت کا علم نہیں کیا حکم ہے

سوال (۶۳۵) ایک شخص نے بدفعلی کے واسطے اپنی بہو کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن خطأً اس بدکار نے اپنے بیٹے کی بی بی کا ہاتھ پکڑا۔ بی بی بولی کہ میں ہوں۔ اس نے یہ سن کر شرما کر چھوڑ دیا لیکن ہاتھ پکڑنے کے وقت شہوۃ تھی یا نہیں یہ معلوم نہیں ہے۔ حرمت ثابت ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ پہلی صورت میں جب کہ شہوۃ کا ہونا یقینی نہیں ہے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوئی اور اوس کے پسر کی زوجہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی [۵۲] فقط

---

[۵۱] مشکوٰۃ شریف باب الاقضیہ والشہادات صـ ۳۰۶۔ [۵۲] قال فی الذخیرۃ واذا قبلہا او لمسہا او نظر الی فرجہا ثم قال لم یکن عن شہوۃ ذکر الصدر الشہید انہ فی القبلۃ یفتیٰ بالحرمۃ ما لم یتیقن انہ بلا شہوۃ وفی اللمس والنظر لا۔ الا ان یتیقن انہ بشہوۃ لان الاصل فی التقبیل الشہوۃ بخلاف اللمس والنظر (ردالمحتار فصل فی المحرمات صـ ۳۸۸ ج ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت سے اس کے شوہر کا نانا زنا کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۳۶) ایک شخص کی زوجہ سے اس کے نانا نے زنا کیا اور گواہی بھی ہو چکی ہے حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں، اور نکاح فسخ ہو چکا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- نانا کی مزنیہ اس شخص پر حرام ہو گئی اس کو علیحدہ کرنا چاہیئے۔ درمختار میں ہے کہ بدوں متارکت یا تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ وَبحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح الخ الا بعد المتارکۃ۔ وفی الشامی۔ الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ الخ[1] قال فی البحر اراد بحرمۃ المصاہرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المزاۃ علی اصول الزانی وفروعہ الخ[2] فقط

ربیبہ نے زنا کا انکار کیا بعد دباؤ سے اقرار کر لیا پھر انکار کیا کیا حکم ہے

سوال (۶۳۷) عمر نے شادی کی اور زوجہ سے قربت بھی کی اس کی ساتھ ایک لڑکی ربیبہ بالغہ بھی آئی۔ تھوڑے دن کے بعد جو عمر کی پہلی بیوی سے ایک نابالغ لڑکا تھا اس نے اپنے باپ عمر پر ربیبہ سے زنا کا الزام لگایا۔ لوگوں نے عمر اور ربیبہ سے پوچھا۔ دونوں نے زنا کا انکار کیا بعد ازاں ایک خواندہ فقیر آیا اس نے جبراً عمر سے زنا کا اقرار کرایا اور توبہ کرائی۔ پھر عمر زنا کا منکر ہوا اور لڑکا نابالغ بھی منکر ہے اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب :- اقرار زنا بالربیبہ سے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی۔ لیکن وہ اقرار اگر اس نے کسی دباؤ سے جھوٹ کیا ہے اور فی الحقیقت اس نے اپنی ربیبہ سے زنا نہ کیا تھا تو اگرچہ عند القاضی قول اس کا معتبر نہ ہوگا مگر عند اللہ وہ عورت اس کے لئے حلال ہے۔ درمختار میں ہے وفی الخلاصۃ۔ قبیل لہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹/۲ - ظفیر۔

[2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴/۲ - ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مَا فَعَلْتَ بِأُمِّ امْرَأَتِكَ فَقَالَ جَامَعْتُهَا تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ وَلَا يُصَدَّقُ اَنَّهُ كَذَبَ الخ قولہ ولا یصدق انہ کذب ای عند القاضی امّا بینہ وبین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقرّ لم تثبت الحرمۃ الخ شامی[1] ۔

خسر نے زنا کیا مگر زوجہ دیں اور نہ وہ اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے؟ سوال (۶۳۸) مسماۃ ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ ایک روز جب کہ وہ اور اس کا خسر زید اکیلے تھے خسر نے کہا آؤ چاپی (پاؤں دبانا کرو) جس پر ہندہ نے خسر خود کو چاپی کرنا شروع کیا۔ اسی اثنار میں خسر نے بہ نیت بد مغلوب الشہوۃ ہو کر اس کو بوس وکنار کرنا شروع کیا یہ چونکہ جوان تھی اس پر بھی شہوت غالب آگئی۔ زید نے اس سے زنا کیا اس کے بعد ہر دو اسی طرح فعل بد کرتے رہے۔ اب وہ حاملہ ہے یعنی ہندہ کو حمل ہو گیا ہے جو زید کا ہے۔ اس عرصہ میں اس کا خاوند عمر اس کے نزدیک نہیں آیا۔ عمر زوج ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے میری والدہ نے بتلایا کہ اس کا والد زید ہندہ کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے آخر کار عمر نے ایک روز اپنے والد زید کو اپنی زوجہ ہندہ کی کلائی پکڑے ہوئے دیکھا اور کچھ نہیں دیکھا۔ اور میں نے اپنے والد کو کئی مرتبہ اپنی عورت سے چاپی کراتے دیکھا ہے۔ عمر کے بھائی بکر کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ اپنے والد زید کو اپنی بھاوج ہندہ سے چاپی کرتے دیکھا ہے۔ زید کا بیان ہے کہ میں ہندہ سے چاپی ضرور کرایا کرتا تھا لیکن اور تمام باتیں لغو اور جھوٹ ہیں۔ علاوہ زیں کوئی چشم دید شہادت نہیں ہے اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ اس صورت میں بقاعدہ شرعیہ حرمت مصاہرۃ بحق عمر ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی شہادت مس بالشہوۃ یا تقبیل بالشہوۃ یا زنا کی نہیں ہے اور کلائی پکڑے ہوئے دیکھنا عمر کا یا چاپی کراتے دیکھنا

[1] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۲ ۔ ظفیر ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مستلزم مس بالشہوۃ کو نہیں ہے پس جب کہ زید مس بالشہوۃ کا انکار کرتا ہے تو محض عمر کا چاپی کراتے دیکھنے سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہوگا، درمختار میں ہے وَفِی الْمَسِّ لَا تَحْرُمُ مَالَمْ تَعْلَمِ الشَّهْوَةَ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِی التَّقْبِیْلِ الشَّهْوَةُ. بِخِلَافِ الْمَسِّ[1] اھ وَفِی الشَّامِی وَلَمْ یَذْکُرِ الْمَسَّ وَقَدَّمْنَا عَنِ الذَّخِیْرَةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِیْهِ عَدَمُ الشَّهْوَةِ مِثْلُ النَّظَرِ فَیُصَدَّقُ اِذَا اَنْکَرَ الشَّهْوَةَ[2] الخ اور بیان عورت کا شوہر کے حق میں مفید حرمت نہیں ہے کیونکہ اقرار حجت قاصرہ ہے دوسرے شخص کے اوپر اس کے اقرار سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے. وَاِنْ اَدَّعَتِ الشَّهْوَةَ فِی تَقْبِیْلِهٖ اَوْ تَقْبِیْلِهَا اِبْنَهٗ وَاَنْکَرَهَا الرَّجُلُ فَهُوَ مُصَدَّقٌ[3] الخ درمختار. اَیْ اِدَّعَتِ الزَّوْجَةُ اَنَّهٗ قَبَّلَ اَحَدَ اُصُوْلِهَا اَوْ فُرُوْعَهَا بِشَهْوَةٍ اَوْ اَنَّ اَحَدَ اُصُوْلِهَا اَوْ فُرُوْعِهَا قَبَّلَهٗ بِشَهْوَةٍ قَوْلُهٗ فَهُوَ مُصَدَّقٌ لِاَنَّهٗ یُنْکِرُ ثُبُوْتَ الْحُرْمَةِ وَالْقَوْلُ لِلْمُنْکِرِ الخ شامی[4] وفیہ بعد اسطر وَکَذَا اِذَا اَقَرَّ بِجِمَاعِ اُمِّهَا قَبْلَ التَّزَوُّجِ لَا یُصَدَّقُ فِی حَقِّهَا فَیَجِبُ کَمَالُ الْمُسَمّٰی بَعْدَ الدُّخُوْلِ وَنِصْفُهٗ لَوْ قَبْلَهٗ[5] الخ ان عبارات سے واضح ہے کہ عورت کا قول شوہر کے حق میں اور مرد کا قول عورت کے بارہ میں مسموع نہ ہوگا۔ فقط۔

ساس نے داماد کو بوس وکنار کیا، کیا حکم ہے

سوال (۶۳۹) ایک عورت نے اپنے داماد کو بوس وکنار کیا تو اس شخص پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں۔؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے قَبَّلَ اُمَّ اِمْرَاَتِهٖ الخ حُرِّمَتْ عَلَیْهِ اِمْرَاَتُهٗ اِلٰی اَنْ قَالَ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِی التَّقْبِیْلِ الشَّهْوَةُ الخ[6] پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲
[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ ظفیر۔
[4] رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲ ۔ ظفیر [5] ایضاً ص ۳۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر۔
[6] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی زوجہ اس پر ہمیشہ کو حرام ہوگئی۔ فقط۔

ساس کی پستان پکڑی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں

سوال (۶۴۰) ایک شخص نے اندھیرے میں اپنی ساس کی پستان کو پکڑ کر کھینچا شہوۃ سے یعنی اپنی زوجہ سمجھ کر لیکن جب اس کو معلوم ہوا تو بہت شرمندہ ہوا۔ ایسے شخص کے لئے اس کی زوجہ کیسی ہے؟

الجواب :۔ اگر اوپر پستان کے کپڑا نہ تھا یا باریک کپڑا تھا تو بشہوۃ اس کو ہاتھ لگانے سے اس کی زوجہ اس پر حرام ہوگئی[1]۔ فقط

بیٹا کا اقرار ہے کہ میرے باپ نے میری بیوی سے زنا کیا پھر انکار کیا، کیا حکم ہے

سوال (۶۴۱) اولاً زید کہتا ہے کہ میرے باپ بکر نے میری بیوی زینب کے ساتھ زنا کیا ہے یعنی بچشم خود دیکھا ہے۔ بعد میں زید حلف سے بیان کرتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور اب عورت کہتی ہے کہ میری ساتھ بکر نے زنا کیا ہے اور زید نے جب پہلے اقرار کیا تھا کہ بکر نے میری عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اس وقت عورت منکر زنا تھی۔ اور مسمی بکر جو کہ زید کا باپ ہے منکر زنا ہے اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہوئی یا نہ یعنی زینب زید پر حرام ہوئی یا نہ۔ ؟

سوال (۲) جب کہ زید دوسری دفعہ حلف سے کہتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور ایک صورت میں زینب بھی منکر زنا ہے تو مفتی دیانۃ یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ اگر فی الواقع زید نے بکر کو زینب سے زنا کے بارے میں اقرار غلط کیا تھا تو عند اللہ زینب زید پر حرام نہیں ہوئی یا کیونکہ

---

[1] وحرم ایضا اصل ممسوسۃ بشہوۃ ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارۃ الخ وفروعہن مطلقۃ والبرۃ بشہوۃ عند المس (درمختار) قولہ بشہوۃ ای ولو من احدہما قولہ بحائل ای ولو بحائل فلو کان ما فوقہ لا یثبت الحرمۃ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۲۰۵ ج ۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

ع۳) جب کہ قاضی اس دیار میں نہیں ہے اور زید و زینب دونوں اپنے اقرار سے رجوع کر رہے ہیں تو بصورت ثابت ہونے حرمت مصاہرۃ کے زینب بلا طلاق دینے زید کے اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔ ؟

ع۴) جب کہ بکر کے زینب سے زنا کرنے پر کوئی گواہ موجود نہیں ہے۔ اور زید و زینب کے مختلف بیان ہیں تو بکر پر کوئی حد شرعی لگ سکتی ہے یا نہ۔

ع۵) کیا حدود میں شرعاً حکم ہو سکتا ہے۔ ؟

الجواب :۔ وَفِی الْخُلَاصَۃِ قِیْلَ لَہٗ مَا فَعَلْتَ بِاَمْرَاَتِکَ فَقَالَ جَامَعْتُہَا تَثْبُتُ الْحُرْمَۃُ اَیْ قَضَاءً وَلَا یُصَدَّقُ اَنَّہٗ کَذَبَ وَلَوْ ھَازِلًا (در مختار) قولہ لا یصدق انہ کذب۔ اَیْ عِنْدَ الْقَاضِیْ وَاَمَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنْ کَانَ کَاذِبًا فِیْمَا اَقَرَّ لَمْ تَثْبُتِ الْحُرْمَۃُ الخ شامی[۱]۔ وَفِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اَیْضًا تَزَوَّجَ بِکْرًا فَوَجَدَھَا ثَیِّبًا وَقَالَتْ اَبُوْکَ فَضَّنِیْ اِنْ صَدَّقَھَا بَانَتْ بِلَا مَھْرٍ وَاِلَّا لَا[۲]۔

لہٰذا اس صورت میں موافق اقرار زید کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی۔ اور حرمت مصاہرۃ ثابت ہو گئی اور دوسرا قول اس کا معتبر نہیں لیکن اگر فی الواقع اس نے جھوٹ بولا اور اس کے علم میں زنا ثابت نہیں ہے تو ما بینہ و بین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہو گی لیکن اگر عورت کو اس کے اقرار سابق کا علم ہو گیا تو اس کو جائز نہیں کہ اس کو وطی کی اجازت دے۔ لان المرأۃ کالقاضی درمختار[۳] وغیرہ۔

---

[۱] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹ ج۲ ظفیر۔ [۲] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۴ ج۲ ظفیر

[۳] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۴ ج۲ والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرہا عدل لا یحل لہا تمکینہ والفتوی علی انہ لیس لہا قتلہ ولا قتل نفسہا بل تفدی نفسہا بمال او تہرب کما انہ لیس لہ قتلہا اذا حرمت علیہ بکلما ہرب رد تہ بالسحر و فی البزازیۃ عن ۴۱ وزجندی انہا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لہا فالاثم علیہ قلت ای اذا لم تقدر علی القضاء او الہرب ولا علی منعہ عنہا فلا ینافی ماقبلہ (ردالمحتار ص۵۹۴ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ع۲) مفتی اس طرح فتوی دے گا جو اوپر لکھا گیا یعنی یہ کہے گا کہ موافق زید کے اقرار کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی لیکن اگر واقع میں وہ جانتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا اور یہ اقرار غلط کیا تو مابینہ وبین اللہ اس کی عورت اس پر حرام نہیں ہوتی اور یہ جب ہی متصور ہے کہ اس کی زوجہ کو اس کے اقرار سابق کی خبر نہ ہو۔

ع۳) رجوع عن الاقرار تو معتبر نہیں ہے المرء یوخذ باقرارہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے البتہ در مختار وغیرہ میں یہ تصریح ہے کہ بحرمۃ المصاہرۃ لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لہا التزوج الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[1] اور شامی میں ہے وعبارۃ الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکۃ الخ[2]۔ لہذا عورت کو قبل تفریق قاضی ما قبل متارکۃ وانقضاء عدت نکاح ثانی جائز نہیں ہے۔

ع۴) حد شرعی بکر پر قائم نہ ہو گی کیونکہ اس صورت میں نہ زانی کا اقرار ہے اور نہ شہود اربعہ موجود ہیں۔ وقد قال اللہ تعالیٰ وَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّہَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ[3]۔

ع۵) حدود میں تحکیم صحیح نہیں ہے کما فی باب التحکیم من الدر المختار صح لو فی غیر حد وقود الخ[4] شامی ص۳۴۸ جلد ۴۔ فقط۔

حرمت مصاہرت میں کافر حاکم کی تفریق درست ہے یا نہیں

سوال (۶۴۲) زید کا بندہ سے نکاح ہو چکا ہے نکاح کے بعد زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس صورت میں زید کی بیوی اس پر حرام ہوتی یا نہ اگر حرام ہو گئی تو تفریق اسلامی قاضی کی ضروری ہے یا عدالت انگریزی کی تفریق بھی کافی ہے۔ اور ائمہ اربعہ کے مذہب میں سے ترجیح کس امام کے مذہب کو ہے اور کیوں ہے۔ ؟

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۹ ج۲۔ ظفر۔ [2] رد المحتار فصل ایضاً ص۳۸۹ ج۲
[3] سورۃ النور ۔ ۲۔ [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التحکیم ص۴۸۳ ج۴۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :— اگر زنا ثابت ہے مثلاً یہ کہ زید زنا کا مقر ہے یا شہادت شرعیہ سے زنا ثابت ہے تو زید کی زوجہ زید پر حرام ہو گئی زید کو لازم ہے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے یا قاضی یعنی حاکم شرعی ان میں تفریق کرادے۔ حاکم کافر کی تفریق معتبر نہیں ہے اور زنا سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہونے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا خلاف ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زنا سے بھی حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاتی ہے فتح القدیر میں فرمایا کہ یہی مذہب حضرت عمرؓ اور عبداللہؓ بن مسعودؓ اور عبداللہؓ بن عباسؓ وغیرہم کا اور جمہور تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔ شامی میں ہے قال فی الفتح وبقولنا قال مالک فی روایۃٍ واحمد وہو قول عمر وابن مسعود وابن عباس فی الاصح الخ۔ و جمہور التابعین الخ[1] فقط

ساس نے داماد کا بوسہ لیا اور داماد کو انزال ہو گیا حرمت ثابت نہیں ہوتی

سوال (۶۴۳) زید کی خوش دامن نے زید کا بوسہ لیا اور گلے لگا کر پیار کیا اور زید سفر میں جا رہا تھا اور زید کو اسی وقت انزال ہو گیا وہ کہتا ہے کہ میرا شہوانی خیال بالکل نہ تھا بے اختیار انزال ہو گیا تو اب زید کی زوجہ اس پر حرام ہوئی یا نہ ؟

الجواب :— اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوتی — درمختار میں ہے فَلَوْ اَنْزَلَ مَعَ مَسٍّ اَوْ نَظَرٍ فَلَا حُرْمَۃَ بِہٖ یُفْتٰی[2] الخ فقط

زید کا سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار حرمت کیلئے کافی نہیں

سوال (۶۴۴) زید پر اپنی باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے منہ پر تھپڑ بھی مارا۔

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ و ۳۸۵ ج ۲ ۔ ظفر۔ [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ ۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلا کر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے؟ زید نے اقبال کیا مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلا کر زید کا اقبال سنوا دیا۔ صبح کو زید نے ایک اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جو رات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں۔ زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اس کو مائی کہتا ہے۔ زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے۔ شہادت چشم دید زنا یا بوس کنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے۔ وہ زید کا اقبال جو مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہو گئی یا نہیں اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب :— زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جبکہ زید کے اس فعل زنا ومس بالشہوت کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہو سکتا اور یہ امر مسلم عند الفقہا ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا۔ پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں اور زید کا یہ اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جس کو تہمت لگائی گئی اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو

Maktaba Tul Ishaat.com

تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ وَکَذَا اِذَا اقرت بجماع امہا قبل التزوج لا یصدق فی حقہا (شامی ص۳۹۰ ج۲) وَاِنْ ادعت الشہوۃ فی تقبیلہ او تقبیلہا ابنہ و انکر ہا الرجل فہو مصدق لا ہی (درمختار) وَقَالَ الشامی لانہ ینکر ثبوت الحرمۃ وَالْقَوْلُ لِلْمُنْکِرِ (شامی ص۳۸۹ ج۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرمت مصاہرت کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں

سوال (۶۴۵) حرمت مصاہرۃ کے لئے کتنی شہادتوں کی ضرورت ہے اگر کسی شخص کو چند اشخاص نے منفرداً متفرق اوقات میں اپنی خوشدامن سے بدفعلی کرتے ہوئے دیکھا ہو تو اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی یا نہیں۔ کیا ثبوت زنا کی طرح اس کے واسطے بھی چار شاہدوں کی اجتماعاً دیکھنے کی ضرورت ہے،

الجواب:۔ ونصابہا للزنا اربعۃ رجال ولو علق عتقہ بالزنا وقع برجلین ولا حد الخ ولغیرہا من الحقوق سوا رکان الحق نالا او غیرہ کنکاح وطلاق ووکالۃ الخ رجلان او رجل وامرأتان الخ درمختار[1]۔ پس اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جاویگی کیونکہ حرمت مصاہرۃ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ زنا کا ثبوت اور حد کا جاری کرنا اس سے نہ ہوگا۔ فقط

لڑکی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے

سوال (۶۴۶) ایک شخص زید نے اپنی حقیقی لڑکی کے ساتھ زنا کیا تو اب اس لڑکی کی والدہ زید کے نکاح میں رہے گی یا نہیں۔ ؟

الجواب:۔ اوس لڑکی کی والدہ اوس زانی پر ہمیشہ کو حرام ہو گئی اوس کو علیحدہ کر دینا لازم ہے اور کبھی اُس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ وَحُرِّمَ اَیْضًا بِالْمُصَاہَرَۃِ اَصْلُ مَنْزِیَتِہ الخ درمختار[2]۔ وفی الشامی عن البحر وحرمۃ اصولہا وفروعہا علی الزانی الخ[3] فقط

جب داماد خوشدامن سے زنا کا اقرار کرے تو بیوی حرام ہو جائیگی

سوال (۶۴۷) ایک شخص نے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ص۵۱۴ ج۴ و ص۵۱۵ ج۴ - ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۳۸۴ ج۲ باب المحرمات۔ [3] رد المحتار ایضاً۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بجبر و اکراہ یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنی خوش دامن سے زنا کیا حالانکہ اس کی خوشدامن مرحومہ مقر تھی کہ یہ حمل میرے بہنوئی کا ہے نیز حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ قیل لہ ما فعلت بأم امرأتک فقال جامعتہا تثبت الحرمۃ ولا یصدق أنہ کذب درمختار[1]۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر موافق اس اقرار کے حرام ہو گئی اگرچہ وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یعنی قاضی اس کے جھوٹ کو تسلیم نہ کرے گا اور شامی میں ہے کہ اگر فی الواقع وہ اقرار اس کا جھوٹ ہو تو فیما بینہ و بین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی انا بینہ و بین اللہ تعالیٰ ان کان کاذبا فیما اقر لم تثبت الحرمۃ۔ شامی۔

اور حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت نہ ہوگی فقط

خوشدامن کے داماد کے ہاتھ پر چادل رکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

سوال (۶۴۸) زید نے اپنی خوشدامن سے کچھ چاول نمونہ دیکھنے کیلئے مانگے اس نے چاول لیکر زید کے ہاتھ پر رکھدیئے زید کے دل میں یہ خیال تھا کہ اگر خوشدامن کے ساتھ ذرا بھی مس بالشہوۃ ہو جاتے تو زوجہ حرام ہو جاتی ہے اسلئے وہ بہت احتیاط کرتا تھا لیکن جب خوشدامن نے اس کے ہاتھ پر چاول رکھے تو اسے خیال آیا کہ یہی مس بالشہوۃ ... باعث حرمت ہو جاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے اس خیال کے آتے ہی اس کے آلۂ تناسل میں خفیف سا احساس پیدا ہوا مگر قیام کی حد تک نہیں پہنچا اور میلان قلب بھی ہرگز ہرگز نہ تھا۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :۔ اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہے اور خفیف سا احساس حدِ شہوۃ میں داخل نہیں ہے۔ جبکہ میلان قلب بھی نہ تھا اور بظاہر چاول ہاتھ پر رکھنے کے وقت بھی نہ تھا بلکہ بعد میں خیال مذکور آکر خفیف سا احساس ہوا جو حد شہوۃ میں داخل نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار والعبرۃ للشہوۃ عند المس والنظر لا بعدہما۔ قال فی الشامی فیفید اشتراط الشہوۃ حال المس فلو مس بغیر شہوۃ ثم اشتہی عن ذالک المس لا تحرم علیہ[2]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ ظفر [2] دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۹۵۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

تیسری فصل

وہ عورتیں جن سے دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے

سوال [۶۴۹۱]:- زید نے عمر کی ہمشیرہ فاطمہ سے اور عمر نے زید کی ہمشیرہ سے نکاح کیا۔ زید کے لڑکا عبدالحمید ہوا، اور عمر کے دختر مساۃ مریم ہوئی۔ عبدالحمید نے مریم کی والدہ یعنی اپنی پھوپی کا دودھ پیا اور مریم نے عبدالحمید کی والدہ اپنی پھوپی کا دودھ پیا۔ پھر زید نے مساۃ خانم جان سے دوسرا نکاح کیا۔ اس سے ایک لڑکا عبدالصمد ہوا تو عبدالصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر کے ساتھ جائز ہے یا نہ۔

مریم نے جب زید کی بیوی کا دودھ پیا ہے تو کیا مریم یا اس کی لڑکی کیساتھ زید کے بیٹے کی شادی جائز ہے

الجواب:- صورت مسئولہ میں مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی کیوں کہ مریم نے جبکہ فاطمہ زوجہ زید کا دودھ پیا تو مریم جیسے فاطمہ کی رضاعی دختر ہوئی اسی طرح زید کی بھی دختر رضاعی ہوئی جیسا کہ شعر مشہور از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ میں مذکور ہے وفی الدر المختار ویثبت به الخ[۱] وان قل الخ امومیة المرضعة للرضیع ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له الخ[۲] پس مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی تو عبدالصمد پسر زید از بطن زوجہ ثانیہ خانم جان۔ مریم کا بھائی ہوا اور مریم کی دختر عبدالصمد کی بھانجی رضاعی ہوئی۔ پس عبدالصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر سے صحیح نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ وأخواتکم من الرضاعة[۲] وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۳]

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶/۲۲ و ص ۵۵۷/۲۲ ۱۲ ظفر

[۲] سورۃ النساء رکوع ۴ پ ۴ ظفر [۳] عن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الخ

[۴] [illegible] یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب [illegible]

Maktaba Tul Ishaat.com

بچی نے صرف منہ لگایا تو کیا اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی

سوال ۶۵: ہندہ لیٹی ہوئی تھی۔ احمدی دختر ہندہ اپنی ماں ہندہ کا دودھ پی رہی تھی احمدی نے تو اپنی چھاتی کو چھوڑا اور ہندہ کسی عورت سے منہ موڑ کر بات کرنے لگی کہ اچانک بے خبری میں حمیدہ نے جو ہندہ کی ہمشیرہ کی بیٹی ہے ہندہ کی چھاتی منہ میں لے لی۔ ہندہ نے اسی وقت فوراً اپنی چھاتی حمیدہ کے منہ سے نکال لی۔ اور حمیدہ کا منہ کھولا تو کچھ دودھ نظر نہیں آیا اور احتیاطاً حمیدہ کے ہونٹوں کو کپڑے سے پونچھ دیا۔ کیا اتنی سی بات پر رشتہ رضاعت ثابت ہوگیا اور کیا نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے حرام و ناجائز ہے۔

الجواب: اگر گمان غالب ہندہ کا یہ ہے کہ حمیدہ کے منہ میں کچھ دودھ نہیں گیا تو حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں اور نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے درست ہے اور اگر ظن غالب حمیدہ کے حلق میں کوئی قطرہ دودھ کا گیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگئی اور زید پسر ہندہ کا نکاح حمیدہ سے درست نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ محض شک سے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور گمان غالب اگر دودھ پینے کا ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اور حرمت رضاعت ایک قطرہ دودھ کا رضیع کے حلق میں جانے سے بھی ثابت ہوجاتی ہے درمختار میں ہے ویثبت بہ الخ وان قل ان علم وصولہ لجوفہ من فمہ او انفہ لا غیر فلو التقم الحلمۃ ولم یدر ادخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی المائع شکا ولو الجیہ[1] الخ اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ اگر رضیع کے حلق میں دودھ جانے میں شک ہوا اور دودھ حلق میں جانا معلوم نہ ہو تو حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اور اگر قرائن سے یہ معلوم ہو اور گمان غالب ہو کہ کوئی قطرہ پیٹ میں حمیدہ کے گیا ہے تو حمیدہ دختر رضاعی ہندہ کی ہوگئی اور نکاح زید کا اس سے درست نہیں ہے اور قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہندہ کی دختر ہندہ کا دودھ پی رہی تھی اور اسی وقت اس کے علیحدہ ہوتے ہی حمیدہ نے ہندہ کی چھاتی منہ میں لی تو ظاہر حال اس پر دال ہے کہ

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۲۷۶ ج۲ و ص۲۷۵ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

حمیدہ کے حلق میں دودھ گیا ہے اور ایسے قرائن کا فقہا نے اعتبار کیا ہے کما نقلہ الشامی عن الطحطاوی[۱]

پلانے والی کو دودھ پلانا صحیح یاد نہیں تو کیا حکم ہے،

سوال (۶۵۱):- ہندہ کے والدین قسم کھاتے ہیں کہ ہماری ہندہ نے ماما عظمت کا دودھ نہیں پیا ہے علاوہ ہندہ کے چار لڑکیوں نے ماما عظمت کا دودھ پیا ہے۔ زید نے بھی ماما عظمت کا دودھ پیا ہے۔ ماما عظمت کہتی ہے کہ مجھکو اچھی طور سے یاد نہیں ہے کہ ہندہ کو بھی میں نے دودھ پلایا ہے کبھی خیال پڑتا ہے کہ پلایا ہے کبھی خیال پڑتا ہے کہ نہیں پلایا۔ ایسی صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں اور زید کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب:- شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور صرف ایک عورت کے بیان سے بھی ثابت نہیں ہوتی اور صورت مذکورہ میں اس ایک عورت دودھ پلانے والی کو بھی شبہ ہے لہذا حرمت رضاعت بین زید و ہندہ ثابت نہ ہوگی اور نکاح زید کا ہندہ کے ساتھ درست ہے کذا فی الدر المختار[۲]

مرنے والی بیوی نے کہا کہ فلاں لڑکی کو میں نے دودھ پلایا ہے تم شادی نہ کرنا۔ کیا حکم ہے

سوال (۶۵۲):- ایک خاتون نے اپنے مرض الموت میں اپنے خاوند سے تخلیہ میں کہا کہ اب میں قریب المرگ ہوگئی ہوں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ میں نے فلاں لڑکی کو دودھ پلایا تھا ایسا نہ ہو کہ میری موت کے بعد تم اس سے نکاح کر بیٹھو۔ عورت کے فوت ہونے پر مسئلہ کسی عالم کے سامنے پیش ہوا۔ سائل نے

---

[۱] قولہ ان لم تظہر علامۃ ارمن فرھا ویمکن ان تمثل بتردد المرئۃ ذات اللبن علی المحل الذی فیہا صبیۃ او کونہا ساکنۃ فیہ فانہ امارۃ قویۃ علی الارضاع طرد المحتار باب الرضاع ص۵۵ ج۲

[۲] فلو التقم الحلمۃ ولم یدر ادخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی الامر شکا (درمختار) وادخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت فی الارتضاع لاتثبت الحرمۃ بالشک (رد المحتار باب الرضاع ص۵۴ ج۲) والرضاع حجۃ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۶۸ ج۲ نظر

Maktaba Tul Ishaat.com

کل ماجرا سنا کر فتویٰ مانگا۔ قاضی عالم مذکور نے محض اس بنا پر کہ کوئی گواہ موجود نہیں سائل کو لڑکی مذکورہ کے ساتھ بمنشائے شریعت اسلام نکاح کی اجازت دی۔ چنانچہ نکاح بھی ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ ازروئے شریعت عزازیفتی کو اس معاملہ میں صرف سائل کے بیان پر اعتبار کرنا جائز تھا یا نہیں اور یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ شخص مذکور نے اگر اپنی زوجہ مرحومہ کے بیان کی تصدیق نہیں کی اور اس کو یقین دودھ پلانے کا نہیں تو چوں کہ شہادت شرعیہ دودھ پلانے کی موجود نہیں ہے لہذا نکاح مذکور صحیح ہے اور فتویٰ عالم کا صحیح ہے قال فی الدر المختار رجحت المال وھی شھادۃ عدلین او عدل وعدلتین وفی الشامی قولہ وھی شھادۃ عدلین الخ ای من الرجال وافاد انہ لا یثبت بخبر الواحد امرأۃ کان اورجلاً قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ الی اخر ما حقق وفصل[1] (لیکن اگر شخص مذکور بیوی کی تصدیق کرتا ہے اور سوال سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کہیں شخص مذکور کا انکار مذکور نہیں ہے تو پھر نکاح درست نہ ہوگا۔ ظفیر)

جبخالہ کا دودھ پیا تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۶۵۳ ۔ دو چچازاد بہنیں ہیں ایک کے محض شیر خوار لڑکا ہے اور دوسری کے ایک لڑکی۔ شیر خوار بچہ کا رشتہ اس لڑکی سے قرار پا گیا۔ یہ شیر خوار بچہ اکثر اوقات اپنی خالہ یعنی آئندہ ہونیوالی ساس کے پاس رہنے لگا۔ یہ خالہ اس شیر خوار لڑکے کو راضی اور خوش رکھنے کے لئے اپنے پستان دیتی تھی تو کچھ دودھ مثل پانی ٹکا کر لڑکے کی تسلی کر دیتا تھا گو پیٹ بھر کر وہ اپنی اصلی والدہ کا دودھ پیتا تھا مگر قدرے قلیل پانی سا دودھ آئندہ ساس کے پستان سے بھی پیتا رہا۔ اب وہ دونوں قابل شادی ہو گئے ہیں! اس صورت میں اس لڑکے کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ اس صورت میں وہ لڑکا اپنی خالہ کا رضاعی پسر ہو گیا۔ کیوں کہ ایک قطرہ دودھ سے بھی جو بحالت شیر خوارگی کسی بچے کو پلایا جاوے حرمت رضاعت

[1] ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ثابت ہو جاتی ہے۔ پس وہ لڑکی خالہ کی اور یہ لڑکا جس نے کوئی قطرہ دودھ کا پیا بہن بھائی رضائی ہو گئے۔ ان دونوں کا باہم نکاح درست نہیں ہے[1]۔

ہندہ نے جس لڑکے کو دودھ پلایا اسکی شادی ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں

سوال ۶۵۴۔ ہندہ کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں۔ ہندہ نے سب سے چھوٹے لڑکے کی باری کا دودھ اپنی خالہ زاد بہن کے لڑکے کو پلایا۔ ایک سال کی عمر میں۔ تو اس رضاعی لڑکے کا نکاح ہندہ کی نواسی سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ ہندہ کی نواسی کے ساتھ ہندہ کے رضاعی پسر کا نکاح درست نہیں ہے کیونکہ وہ نواسی ہندہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی[2]۔

جس سالی کی لڑکی نے اس کی بھاوج کا دودھ پیا ہے اس سے شادی جائز نہیں

سوال ۶۵۵۔ (۲) خالو سے بھانجی کا نکاح درست ہے یا نہیں جبکہ دختر سالی نے خالہ کی بھاوج کا دودھ پیا ہے تو دودھ کے رشتہ سے دختر مذکور خالو کی بھتیجی ہوتی ہے ایسی حالت میں خالو دختر سالی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب ۔ بھتیجی رضاعی سے نکاح درست نہیں ہے لحدیث الشیخین یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3]۔

تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

سوال ۶۵۶۔ چھوٹی ہمشیرہ کو بڑی ہمشیرہ نے دودھ پلایا۔ بڑی ہمشیرہ کہتی ہے کہ دودھ پلانے کے وقت چھوٹی ہمشیرہ کی

---

[1] قلیل الرضاع وکثیرہ سواء اذا حصل فی مدۃ الرضاع تعلق بہ التحریم درا لما لو شک بان ادخلت الحلمۃ فی فم الصغیر وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ بالشک الخ والواجب علی النساء ان لا یرضعن کل صبی من غیر ضرورۃ (فتح القدیر لابن الہمام کتاب الرضاع ص ۳۴۲ و ص ۳۴۵) نظیر [2] یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (ہدایہ فی حدیث الصحیحین مشہور (فتح القدیر کتاب الرضاع ص ۳۴۵) نظیر [3] ایضاً ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

عمر تین برس کی تھی اس کے سوا اور کوئی شہادت کسی قسم کی نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں۔ والدہ نے یہ کہا تھا کہ تم ہر دو ہمشیرہ نے باہم ایک دوسرے کو دودھ پلایا ہے آپس میں ناطہ نہ کرنا۔

الجواب ۔ دودھ پلانے والی جبکہ عمر چھوٹی ہمشیرہ کی بوقت دودھ پلانے کے تین برس کی بتلاتی ہے اور کوئی دوسری شہادت رضاعت اور عمر کے بارے میں موجود نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت کا حکم نہ کیا جاویگا اور چھوٹی بہن بڑی بہن کی دختر رضائی متصور نہ ہوگی کما فی الدر المختار یثبت التحریم فی المدۃ فقط الخ وفی الشامی اما بعدھا فانہ لا یوجب التحریم[۱] اور ان کی والدہ کا بیان مبہم ہے اور اس کے سوا دو شہادت کافی بھی نہیں ہے[۲]۔

جس کی نانی کا دودھ پیا ہے۔ اس کے نواسے سے نکاح جائز نہیں

سوال[۶۵] ایک عورت نے ایسے مرد سے نکاح کیا جس کی نانی کا دودھ اس عورت نے پیا ہے اور نانی کا دودھ ولادت کے سبب سے نہ تھا بلکہ بچہ کو چھاتی سے لگانے سے دودھ اتر آیا تھا۔ زمانہ اس کے دودھ پینے کا چھ ماہ کی عمر ہے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔ بعض علماء اس نکاح کو ناجائز فرماتے ہیں۔؟

الجواب ۔ بیشک نکاح مذکور ناجائز ہے کیوں کہ وہ عورت جس نے اس مرد کی نانی کا دودھ پیا خالہ رضاعی اس مرد کی ہے اور خالہ بمنزلہ نسبی حرام ہے رضاعی خالہ بھی حرام ہے بقولہ علیہ السلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۳] اور مدۃ رضاعت میں دودھ پینے سے ہر طرح حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے خواہ مرضعہ کے ولادت

---

[۱] دیکھئے درمختار باب الرضاع ص ۲۲/۵۵۵ ۱۲ منہ

[۲] حجۃ تجزی فیما لا یطلع علیہ الرجال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین راجع درمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۲۲/۵۶۵ ۱ ظفیر [۳] دیکھئے الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۲۲/۵۵۵ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

فی الحال نہ ہوئی ہو ویسے ہی بچہ کو چھاتی پر لگانے سے دودھ اتر آیا ہو۔[1]

زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا تو زید کے بیٹے کا نکاح عائشہ سے درست ہے یا نہیں

سوال ۶۵۸۔ زینب ایک لڑکا نصیر احمد چھوڑ کر مرگئی۔ بعد ازاں زید شوہر زینب و والد نصیر احمد نے نکاح ثانی خاتون سے کیا جس سے ایک دختر حامدہ پیدا ہوئی۔ خاتون نے اس کا جھوٹا دودھ عائشہ کو پلا دیا۔ اگر اب نصیر احمد ابن زینب زوجہ اولی کا عقد عائشہ سے کیا جائے تو جائز ہوگا یا نہیں۔ جبکہ نصیر احمد نے نہ خاتون کا دودھ پیا ہے اور نہ عائشہ کی ماں زانی کا دودھ پیا ہے اور عائشہ نے بھی زینب کا دودھ ہرگز نہیں پیا ہے۔

الجواب۔ نصیر احمد کے باپ زید نے جبکہ نصیر احمد کی ماں زینب کے مرنے کے بعد خاتون سے نکاح ثانی کیا اور خاتون کے بطن سے زید کی دختر حامدہ پیدا ہوئی اور عائشہ نے خاتون کا دودھ پیا تو عائشہ زید کی بھی دختر رضاعی ہوگئی۔ اور نصیر احمد کی بہن رضاعی علاتی ہوگئی۔ لہذا نصیر احمد کا نکاح عائشہ سے درست نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار وثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنها منه الخ اور شامی میں ہے وقد یکون لاب کما اذا کان لرجل امرأتان وولد تا منه فارضعت کل واحدۃ صغیراً فان الصغیرین اخوان لاب حتی لو کان احدهما انثی لا یحل النکاح بینهما الخ۔[2][3]

رضاعی دادا اور نانا کی بیوی کیوں حرام ہے اور شرح وقایہ کی عبارت کا کیا مطلب ہے

سوال ۶۵۹۔ آنجناب کی طرف سے میرا سوال جو دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ کو رضیع کے لئے نکاح جائز ہونے کے بارے میں تھا اس کا جواب ملنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جیسا نانا کی زوجہ اور دادا کسی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ مگر شرح وقایہ کتاب الرضاع میں مستثنیٰ کے آخر میں جو یہ عبارت وام عمته وعمته وام خاله وخالته

---

[1] وثبت به الخ وان قل (الی قوله) (ج ۲ ص ۵۵۲) نظیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۱۲ ج ۲ نظیر

[3] رد المحتار باب الرضاع تحت قوله لکونهما اخوین ص ۵۶ ج ۲ ۱۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

میں ہے اس میں تین صورتیں نکلنے پر شارح نے اشارہ فرمایا جیسا کہ اوپر دام ظلہ واختہ کی تین تین صورتیں بنتی تھیں اسی طرح اگر یہاں بھی نکلیں تو ان صورتوں میں سے ایک صورت ایسی نکلتی ہے جس سے رضاعی دادا یا نانا کی زوجہ یعنی رضاعی باپ یا ماں کی سوتیلی ماں کو نکاح کرنا جائز ثابت ہوتا ہے پہلی صورت چچا یا ماموں نسبی کی رضاعی ماں۔ دوسری صورت چچا یا ماموں رضاعی کی ماں رضاعی۔ خیر ان دونوں کے جواز میں کچھ شبہ نہیں رہا۔ لیکن تیسری صورت میں شبہ ہے ماں یا باپ رضاعی کی سوتیلی ماں جائز ہونا چاہیے یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ حدیث شریف میں آیا ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۵۱]۔ اس سے متعلق حرمت ان عورتوں رضاعی کی ثابت ہوتی ہے جن کی حرمت نسب سے ثابت ہے اور اس میں دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ بھی داخل ہے کما فی الدر المختار وزوجۃ اصلہ وفرعہ مطلقا ولو بعید أدخل بہا ام لا واما بنت زوجۃ ابیہ او ابنہ فحلال وحرم الکل ہامش تحریمہ نسبا ومصاہرۃ رضاعا[۵۲] الخ اور رد المحتار میں ہے یعنی یحرم من الرضاع اصولہ وفروع ابویہ وفروع اصولہ وکذا فروع اجدادہ وجداتہ الصلبیون وفروع زوجتہ واصولہا وفروع جداہا واصولہ وحلائل اصولہ وفرعہ[۵۳] الخ اور مسوی شرح موطا میں شاہ ولی اللہ صاحب باتفاق علما تحریر فرماتے ہیں کل من عقد النکاح علی امرأۃ یحرم المنکوحۃ علی ابائہ النکاح وان علوا وعلی ابنائہ وابناء اولادہ من النسب والرضاع جمیعا وان سفلوا تحریما مؤبدا بمجرد العقد اور عالمگیری میں محرمات مصاہرت کے بیان میں لکھا ہے والمرتبۃ نساء الاباء والاجداد من جہۃ الاب والام وان علوا فہو لاء محرمات علی التابید نکاحا ووطئا کذا فی الحاوی القدسی[۵۴] اور پھر

---

۵۱ مشکوٰۃ باب المحرمات ص۲۶۲ ظفر ۵۲ الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۱۸۳ ج۲ ظفر ۵۳ رد المحتار فصل ایضا ص۱۸۳ ج۲ ظفر

۵۴ عالمگیری مصری باب المحرمات فصل ثالث ص۲۵۵ ج۱ ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com

اسی میں محرمات رضاع کے بیان میں لکھا ہے کل من حرم بالنسبۃ والصہریۃ تحرم بالرضاع علی ما عرف فی کتاب الرضاع[1] اور کتاب الرضاع میں ہے۔ اگرچہ لکھا ہے وتحل لہ امہ وبنتہ وام امرأتہ وبنت امرأتہ واخت امرأتہ من الرضاع ہکذا فی شرح الوقایہ لیکن تیسری صورت مسئولہ کا اس میں ذکر نہیں۔ پس مقتضی احتیاط اسی میں ہے کہ تمام صورتوں مسئولہ میں بمقابلہ ان عبارات معتبرہ کے اس کے خلاف پر عمل کرنا درست نہیں۔

جس عورت کا دودھ پیا ہے اس کی کسی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۶۵۰۔ ایک لڑکے نے اپنے باپ کی حقیقی چچی کا دودھ پیا جس کے بہت فرزند ہیں جس لڑکی کے ساتھ اس نے دودھ نہیں پیا اس سے اس لڑکے یعنی ضیع کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ مرضعہ کی تمام اولاد ضیع پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو یعنی اگلی پچھلی اولاد مرضعہ کے سب بچے شیر خوارہ پر حرام ہیں۔ پس کسی کے ساتھ اُن میں سے نکاح درست نہیں ہے[2]۔ ؎ از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ

رضاعی بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۶۵۱۔ زید نے ہندہ کا دودھ پیا اور ہندہ کی بیٹی نسبی زینب نے سلیمہ کو دودھ پلایا اس لئے یہ سلیمہ زید کی رضاعی بھانجی ہوئی۔ اب زید کا نکاح سلیمہ سے جائز ہے یا حرام۔؟

الجواب۔ ہندہ مرضعہ کے دختر نسبی زید کی بہن رضاعی ہوئی اور سلیمہ زید کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بحکم حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3] وبحکم حرمت علیکم امہٰتکم

---

[1] عالمگیری مصری باب ثالث فی بیان محرمات ص۳۵۹ ج۱ منہ

[2] یحرم علی الرضیع ابواہ من الرضاع واصولہما وفرعہما من النسب لا اصناع حدیقہ ازہ عالمگیری مصری، کتاب الرضاع ص۳۲۱ ج۲ منہ

[3] مشکوٰۃ شریف باب المحرمات ص۲۴۳

Maktaba Tul Ishaat.com

وبناتکم الی قولہ تعالیٰ وبنات الاخ وبنات الاخت الآیۃ[۱] زید کا نکاح سلیمہ سے ناجائز اور حرام ہے۔ فقط

رضاعی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے

سوال ۶۵۲۔ ہندہ زید کی رضاعی بہن ہے۔ زید کی والدہ فوت ہو گئی اب زید کا باپ بکر ہندہ سے عقد شرعی کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ ہندہ اور زید کے بہن بھائی ہونے کی اگر یہ صورت ہوتی ہے کہ ہندہ نے زید کی والدہ منکوحہ بکر کا دودھ پیا ہے" تو اس صورت میں ہندہ بکر کی بھی دختر رضاعی ہو گئی پس نکاح بکر کا ہندہ سے اس صورت میں حرام ہے[۲] اور اگر یہ صورت ہوتی کہ زید نے ہندہ کی والدہ کا دودھ پیا ہے یا دونوں نے کسی تیسری عورت کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے وہ دونوں بہن بھائی رضاعی ہیں۔ تو اس صورت میں زید کے باپ بکر کا نکاح ہندہ سے جائز ہے کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً[۳] الخ قس علیہ اخت ابنہ۔ فقط

دو بہنوں میں سے ایک نے دوسرے کی بعض اولاد کو دودھ پلایا اور بعض کو نہیں تو شادی کا کیا حکم ہے

سوال ۶۵۳۔ رقیہ و زینب حقیقی بہنیں ہیں۔ اور رقیہ نے زینب کے لڑکے ظہور الحسن و نہال الحسن کو دودھ پلایا ہے اور زینب نے بھی رقیہ کی لڑکی فاطمہ اور لڑکے غلام محمد مرتضیٰ کو دودھ پلایا ہے۔ پس اب رقیہ کے لڑکے غلام محمد مصطفیٰ و غلام محمد مجتبیٰ کی شادی زینب کی لڑکی آمنہ و کلثوم سے جائز ہے یا نہیں۔ یہ واضح رہے کہ غلام محمد مصطفیٰ اور غلام محمد مجتبیٰ نے زینب کا

---

[۱] سورۃ النساء رکوع ۴

[۲] ویثبت بہ وان قل الخ امومیۃ المرضعۃ ترضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا منہ لو والا ۔ فیحرم منہ ای بسببہ ما یحرم من النسب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ظفر

[۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

دودھ نہیں پیا۔ اور نہ آمنہ و کلثوم نے رقیہ کا دودھ پیا۔

الجواب ۔ درمختار میں ہے وتحل اخت اخیہ رضاعاً[1]۔ پس صورت مسئولہ میں غلام مصطفےٰ اور غلام مجتبیٰ پسران رقیہ کا نکاح آمنہ و کلثوم دختران زینب سے درست ہے۔

جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا اس کا نکاح اسکی نواسی سے جائز نہیں

سوال ۶۵۴۔ شوکت علی لڑکا چودہ پندرہ یوم کا تھا کہ اس کی والدہ بیمار ہو گئی۔ اس حالت میں دو تین مرتبہ اسکی دادی مسماۃ حسینی بیگم نے اس کو دودھ پلایا اور دودھ پلانے کی عینی شاہد سوائے اس کی ماں اور دادی کے اور کوئی نہیں ہے تو شوکت علی سے مسماۃ محمودہ بانو کی دختر کا نکاح یعنی مسماۃ حسینی بیگم کی نواسی کا نکاح شوکت علی سے جائز ہے یا نہیں۔ اور شوکت علی عباس علی کا لڑکا ہے یعنی حسینی بیگم کا پوتا۔

الجواب ۔ اگر واقعی حسینی بیگم نے شوکت علی پسر عباس علی کو دودھ پلایا ہے تو شوکت علی مسماۃ حسینی بیگم کا پسر رضاعی ہوا اور حسینی بیگم کی تمام اولاد شوکت علی کے بہن بھائی رضاعی ہو گئے اور محمودہ بانو کی دختر شوکت علی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بقاعدہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[2] شوکت علی کا نکاح محمودہ بانو کی دختر سے حرام ہے درمختار میں ہے ودلا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتها الخ وولد ها الخ[3] لیکن حرمت رضاعۃ بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عادل عورتوں کی شہادت کے ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن گواہی کی ضرورت بصورت انکار ہے۔ اگر زوجین کو اس کا اقرار ہے تو پھر گواہی کی حاجت نہیں ہے ان کے حق میں حرمت ثابت ہے درمختار میں ہے حجۃ حجتا المال وهی شهادة عدلین او عدل وعدلتین (درمختار) قوله وحجتا ای لیل اثباته وهذا عند الانکار لانه یثبت بالاقرار معه[4] کما مر[5] شامی ص۳۱۳

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۶۱ ج۲ ۱۲ نظیر

[2] رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۷ ج۲ ۱۲ نظیر

[3] رد المحتار علی هامش الدر المختار باب الرضاع ص۵۵۹ ج۲ ۱۲ نظیر

[4] رد المحتار باب الرضاع ص۵۶۲ ج۲ ۱۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

رضائی بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں

سوال ۶۵۵ - زید نے عمر کی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ جو عمر سے صغیرہ ہے عمر کی حقیقی والدہ کا دودھ پیا۔ اب خود عمر نے زید کی دختر حقیقی کے ساتھ نکاح کرلیا ہے کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۵۱] بھانجی بھتیجی جیسے نسبی حرام ہے رضاعی بھی حرام ہے اور زید نے جبکہ عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو بقاعدہ ۵ از عالمگیری ہمشیرہ و ہمخویش شوہر مرضع کی تمام اولاد عمر وغیرہ خواہ اس نے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو کذا فی الدر المختار[۵۲] وان اختلف الزمن والاب الخ زید کے بھائی بہن رضاعی ہوئے پس زید کی دختر عمر کی بھتیجی رضاعی ہے اس لئے نکاح عمر کا زید کی دختر سے حرام قطعی ہے۔

ساٹھ سالہ ضعیفہ نے بچہ کو چھاتی میں نکا نیا اور پانی نکلا کیا حکم ہے

سوال ۶۵۶ - ایک عورت نے دو سال اپنے بچہ کو دودھ پلا کر چھڑا دیا وہ خود تو کاروبار میں مصروف ہو جاتی اور بچہ کی دادی ضعیفہ ساٹھ سالہ جس کے پندرہ سولہ سال سے بچہ نہیں ہوا۔ اس بچہ کو روتے وقت بہلانے کی خاطر خالی پستان جن میں سولہ سال سے دودھ خشک تھا لڑکے کے منہ میں دیدیا کرتی۔ اسی طرح دو تین ماہ کرتی رہی۔ تین چار ماہ کے بعد ایک دن اس کو معلوم ہوا کہ میرے پستان سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے۔ دودھ کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ لیس دار پانی نکلتا ہے اس لئے اس نے بچہ کو پلانا بند کر دیا۔ کیا ایک دو قطرہ لڑکے کے پیٹ میں جانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب - عالمگیریہ میں ہے دخل فی فم الصبی من الثدی مائع لونہ اصفر تثبت حرمۃ الرضاعۃ لانہ لبن تغیر[۵۳] الخ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر لبن متغیر

---

۵۱ در المختار باب الرضاع ص۲۵۵ ج۲ ۱۲ ظفر

۵۲ رد المحتار علی ہامش در المختار باب الرضاع ص۲۵۶ ج۲ ۱۲ ظفر

۵۳ عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص۳۲۲ ج۱ ۱۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی ہوجاوے تو حرمت رضاعت اس سے ثابت ہوجاتی ہے[۵۱]۔ اور ایک دو قطرہ بھی بچہ کے پیٹ میں جانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جیساکہ در مختار میں ہے وثبت بہ وان قل ان علم وصولہ بجوفہ من فمہ او انف الخ[۵۲]

رضائی بہن سے نکاح جائز نہیں ہوا اور جو خرچ ہوا وہ خود اس کا ہوا

سوال ۶۵۷۔ امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا پھر شیخ جہانگیر کی اس زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ اور شیخ جہانگیر نے مساۃ نفیسا سے نکاح کیا۔ اس کے بطن سے مساۃ حمید النسار دختر پیدا ہوئی۔ امداد خاں کا نکاح حمید النسار سے جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو امداد خاں کے والد کا چونکہ شادی میں بہت خرچ ہوا تھا وہ کون دیگا اور شیخ جہانگیر بھی خرچ وصول کرنے کے درپے ہے۔

الجواب ۔ جبکہ امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا تو امداد خاں شیخ جہانگیر کا بیٹا رضاعی ہوگیا۔ پس حمید النسار سے نکاح ۔ باطل ہے[۵۳]۔ اور خرچ کسی کا کوئی نہ دیگا۔ جو کچھ جس نے خرچ کیا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا۔

ایک عورت نے عمر کو دودھ پلایا اور اسکی دختر نے میرن کو۔ تو ان دونوں میں شادی جائز نہیں

سوال ۶۵۸۔ ایک عورت اور اس کی لڑکی دونوں نے رضاعت اختیار کی۔ ماں نے ایک لڑکے عمر کو دودھ پلایا اور لڑکی نے دختر میرن کو دودھ پلایا۔ پس لڑکے عمر کا نکاح لڑکی میرن سے درست ہے یا نہیں

الجواب ۔ جس لڑکے کے ماں نے دودھ پلایا وہ اس کی بیٹی کا رضاعی بھائی ہوا۔

---

۵۱ صورت مسئولہ میں حرمت ثابت ہونے میں خاکسار کو تردد ہے اسوجہ سے کہ ساٹھ سالہ عورت جس کو پندرہ سولہ سال سے بچہ ہونا بند ہوگیا ہے۔ اس کے پستان میں دودھ متغیر کہاں سے آئیگا۔ یہ تو دراصل پانی ہے جس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیساکہ باکرہ کے سلسلہ میں فقہا صراحت کرتے ہیں مکررہ متزوجہ جونزن لہا لبن فارضعت صبیا صارت اما وثبت جمیع احکام الرضاع الخ آگے مذکور ہے ولکن الوتزن للکبار اصغرلا یثبت من ارضاعہ تحریم هکذا فی فتح القدیر الخ (شامی کتاب الرضاع صفحہ ۳۲۱ نعیمیہ دیوبند) ۵۲ الدر المختار علی حاشیہ رد المحتار باب الرضاع ج ۲ صفحہ ۵۵۶

۵۳ وثبت ایضا بوجور ولو من میتۃ او بحقنۃ او سعوط او اقطار فی احلیل او ذکر او جائفۃ او آمۃ الدر المختار علی حاشیہ رد المحتار باب الرضاع ج ۲ صفحہ ۵۵۷

Maktaba Tul Ishaat.com

اس بیٹی نے جس لڑکی کو دودھ پلایا وہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی اور بقاعدہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب[1] ان میں باہم نکاح حرام ہے۔

جس لڑکے نے دودھ پیا ہے اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے

سوال ۶۵۹ - زید عمر دونوں بھائی ہیں عمر چھوٹا ہے ان کی والدہ کا دودھ ہندہ نے عمر کے ساتھ پیا ہے جس وقت ہندہ نے دودھ پیا ہے اس وقت عمر کی عمر اٹھائیس ماہ کی تھی اور ہندہ ایک ماہ کی۔ اب ہندہ سے زید کا نکاح جائز ہے یا کیا۔ ۲ اور ایک بہن ہندہ سے چھوٹی ہے اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - ہندہ نے جبکہ زید اور عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو مرضعہ کی تمام اولاد ہندہ کے لئے حرام ہوگئی جیسا کہ اس شعر میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔

ع از جانب شیرندہ ہمہ خویش شوند - و از جانب شیر خوار زدجاں دفروع

اور درمختار میں ہے۔ والحل بین الرضیعۃ وولد مرضعتھا[2] اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے لئے حرام ہے لہذا نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ درست نہیں ہے اور ہندہ نے اگرچہ زید کی ساتھ دودھ نہیں پیا بلکہ عمر کے ساتھ پیا ہے لیکن جبکہ زید بھی بیٹا مرضعہ کا ہے لہذا وہ ہندہ کے لئے حرام ہے۔ ساتھ دودھ پینے نہ پینے کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وان اختلف الزمن والاب الخ[3] اور شامی میں ہے قولہ وان اختلف الزمن کان ارضعت الولد الثانی بعد الاول بعشرین سنۃ مثلاً الخ[4] البتہ ہندہ کی دوسری بہن کے ساتھ جس نے زید عمر کی والدہ کا دودھ نہیں پیا زید کا نکاح درست ہے وتحل اخت اخیہ رضاعاً درمختار[5]

سوال ۶۶۰ - صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے | زید نے ہندہ کا دودھ پیا۔ اب ہندہ کے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷/۲ ۱۲ ظفر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفر [3] ایضاً ۱۲ ظفر

[4] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفر

[5] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱/۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر کی لڑکی جو کہ زینب کے بطن سے ہے اس کی پوتی کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ زید کا نکاح زید کے رضاعی باپ کے دختر کی پوتی سے ناجائز ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] وفی الدر المختار ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنها منه الخ قوله له ای للرضیع للشامی[2]۔

جب نانی نے دودھ پلایا تو ماموں کی لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا

سوال ۶۶۱ ۔ زید کو اس کی نانی نے ایک مرتبہ غلطی سے دودھ پلایا تھا۔ اب زید کا نکاح اس کے ماموں کی لڑکی سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ جبکہ نانی نے ایک مرتبہ اپنے نواسہ زید کو بحالت شیرخوارگی دودھ پلایا تو زید اپنی نانی کا پسر رضاعی ہوگیا اور نانی کی اولاد زید کی بھائی بہن ہوگئی۔ پس زید کے ماموں کی دختر زید کی بھتیجی رضاعی ہوئی۔ لہذا زید کا نکاح اس سے درست نہیں لانه یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کذا فی[3] عامة کتب الفقه ۔

عورت منکر ہو اور گواہ گواہی دیں تو رضاعت کیلئے کیا حکم ہے

سوال ۶۶۲ ۔ ہندہ کی نسبت عام طور پر مشہور ہے کہ اس نے مسماۃ زینب ایک نوزائیدہ لڑکی کو اپنا دودھ پلایا ہے اور اس پر چار عورتوں اور ایک مرد نے شہادت دی کہ ہم نے ہندہ کو اپنی آنکھوں سے زینب کو دودھ پلاتے دیکھا ہے۔ ہندہ حلفاً بیان کرتی ہے کہ میں نے زینب کو ہرگز دودھ نہیں پلایا بلکہ اصل واقعہ یوں ہے کہ جب زینب کی ماں زینب کو ایام نفاس میں چھوڑ کر مرگئی تو تین روز کے اندر کبھی کبھی زینب کو بہلانے کے لئے لیتی تھی۔ دودھ مطلق نہیں پلایا بلکہ میرے پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا۔ ہندہ دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اب جبکہ زینب کا نکاح ہندہ کے

---

[1] مشکوۃ باب المحرمات ص۲۷۳ ۔ نظیر

[2] ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۴ ج۲ ۱۲ نظیر

[3] دیکھو ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۴ ج۲ ۱۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دیوبند سے ہوگیا تو چوں کہ بعض لوگ اس رشتہ پر معترض تھے حرمت رضاعت کا مسئلہ زیر بحث آگیا جس پر چند علماء نے مذکورہ بالا شہادتیں لے کر یہ فتوی دیا کہ حرمت ثابت ہے اور ہندہ کا بیان نہیں لیا۔ مگر جب لڑکی کے والد حق نے بیرونی علماء سے فتوی دریافت کیا تو انھوں نے ہندہ کا بیان مسموع رکھ کر جواز نکاح کا فتوی دیا اور عبارت مندرجہ ذیل دلیل میں پیش کی وفی القنیۃ امرأۃ کانت تعطی ثدیھا صبیۃ و اشتھر ذلک بینھم ثم تقول لم یکن فی ثدیی لبن حین ارضعتھا ثدیی ولا یعلم ذلک الا من جھتھا جاز لابنھا ان یتزوج بھذہ الصبیۃ[۵۱] ۔ اس صورت میں مجوزین نکاح حق پر ہیں یا مانعین اور جملہ واشتھر ذلک الخ اور جملہ ولا یعلم ذلک الخ قابل غور ہیں۔

الجواب ۔ قنیہ کی روایت امرأۃ کانت تعطی ثدیھا الخ کا منشاء یہی ہے کہ صورت مسئولہ میں جبکہ ہندہ اپنے پستان میں دودھ ہونے کی منکر ہے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کیوں کہ گواہان سے غایت یہی ثابت ہوسکتا ہے کہ انھوں نے ہندہ کے پستان کو زینب کے منہ میں دیتے ہوئے دیکھا ہو۔ مگر محض اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ عبارت درمختار فلو التقما الحلمۃ ولم یدر ادخل اللبن ام لا لم یحرم لان فی المالک[۵۲] اور عبارت قنیہ مذکورہ سے ثابت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اس بارہ میں مجوزین نکاح حق پر ہیں۔ اور پستان میں دودھ ہونے یا نہ ہونے کا حال عورت سے ہی معلوم ہوسکتا ہے اس بارہ میں شہود کو کچھ علم نہیں ہوسکتا۔ شہود سے فقط اثبات ادخال حلمہ فی فم الصبی ہوسکتا ہے مسئولہ حرمت کے لئے کافی نہیں ہے اور جملہ واشتھر ذلک بینھم[۵۳] نے اس کو صاف کردیا۔

---

۵۱ دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ نیز

۵۲ ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ نیز

۵۳ الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ نیز

۵۴ ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ نیز

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ گواہوں کے بیان کامنت تعطی تذیبہ کے مقابلہ میں عورت کا بیان لہ لیکن فی تذہیبی لبن حین التقاضی[1] مسموع ہوگا۔

دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے جائز نہیں

سوال[۶۶۳] - آ مرگیا اس کی زوجہ ہندہ نے اسکے بھائی ب سے عقد شرعی کرلیا۔ ہندہ کے بطن سے آ کی اولاد دو لڑکے ہیں۔ ہندہ نے جب ب سے عقد شرعی کیا تو اس سے اس کی اولاد ہوئی ب کی دوسری عورت زبیدہ بھی تھی زبیدہ کے بطن سے ب کی دو لڑکیاں ہیں ایک ہندہ کے ساتھ عقد سے پہلے کی اور دوسری لڑکی نے زبیدہ کے پیٹ سے پیدا شدہ لڑکے کے ساتھ دودھ ایام رضاعت میں پیا ہے آیا ب کو اپنے بھائی آ کی بیٹیوں سے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح جو از بطن ہندہ ہیں کر دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب - ب کی جس دختر از بطن زبیدہ نے ہندہ کا دودھ پیا ہے اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب آ سے جائز نہیں ہے[2] اور جس دختر نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب آ سے درست[3] ہے۔ فقط

سوتیلی دادی کا دودھ پیا تو کیا اس کا نکاح پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے درست ہوگا

سوال[۶۶۴] - زید کی شادی نسبی پھوپی زاد بہن کی لڑکی سے ایسی صورت میں کہ زید اپنی سوتیلی دادی کا دودھ بھی پی چکا ہے یا یوں سمجھے کہ زید اپنی رضاعی ماں کی سوتیلی بیٹی کی نواسی سے شادی کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - رضاعی والدہ کے حقیقی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد رضیع پر حرام ہے اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ والدہ رضاعی کا شوہر جس سے اس کا دودھ ہو ہندہ باپ رضیع کا ہو جاتا ہے

---

[1] ح المختار باب الرضاع ص۲۲۵ ج۲ ظفیر

[2] یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۲۵۵ ج۲) ظفیر

[3] اس لئے کہ جب دودھ نہیں پیا حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

پس اس کی اولاد کی اولاد بھی رضیع پر حرام ہوگی۔ لہذا نکاح مذکور صحیح نہ ہوگا درمختار میں ہے ویثبت حرمہ وان قل ۔ اھ وحرمۃ المرضعۃ علی رضیع ویثبت ابوۃ زوج مرضعۃ اذا کان لبنھا منہ الخ[1] ۔ فقط

سوال[۶۶۵] ۔ دو بہن حقیقی ایک مکان میں سو رہی تھی ایک بہن کسی ضرورت سے گئی اور اپنے لڑکے کو اپنی بہن کے پاس لٹا گئی وہ سو رہی تھی لڑکا بھی سو رہا تھا یہ لڑکا خود یا اس نے اپنا لڑکا سمجھ کر اپنا دودھ اس کے منہ میں دیدیا یہ بھی تحقیق نہیں ہے کہ کتنا دودھ اس کے منہ میں پہنچا اس کی ماں نے آکر اپنی بہن کے پاس سے اٹھا لیا پس نے لڑکے کے منہ میں دیدیا تھا اس کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہوگیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور کوئی گواہ دودھ پلانے کا نہیں ہے تو نکاح ان کا قائم ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیا ہونا چاہیئے

لڑکا بہن کے منہ میں چھاتی دیدی تو کیا حکم ہے

الجواب ۔ اس صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہے کیوں کہ اس کے ثبوت کے لئے دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت شرط ہے صرف ایک عورت کے کہنے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی کنز میں ہے ویثبت الرضاع بما یثبت بہ المال[2] اور اسی بحر الرائق میں لکھا ہے وھو شھادۃ رجلین عدلین او رجل وامرأتین فلا یثبت بشھادۃ امرأۃ واحدۃ[3] لہذا نکاح زوجین کا بدستور قائم اور صحیح ہے ۔ فقط

جس بھائی نے دودھ نہیں پیا اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے جائز ہے

سوال[۶۶۶] ۔ زید کے لڑکے نے بکر کی زوجہ کا دودھ پیا۔ بکر کے ایک دختر ہے ۔ نیز زید کا بڑا لڑکا جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہیں پیا، اس سے بکر کی دختر کا نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کا کیا مطلب ہے تو روایت فقہی دیگر ان یتزوج رجل باخت اخیہ من الرضاع کا کیا مطلب جواب ہوگا ۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش ۲ المختار باب الرضاع ص ۲۲۵ ج ۲ نیز

[2] کنز الدقائق علی ھامش البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۲۹ ج ۳ نیز

[3] البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۲۹ ج ۳ نفسہ

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - زید کے بڑے لڑکے کو جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہ پیا ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے کما فی الھدایۃ ویجوز ان یتزوج الرجل باخت اخیہ من الرضاع[1] اور اس میں قرآن عزیز اور حدیث شریف کی مخالفت نہیں ہے اس لئے حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ جو نسب سے حرام ہے اس کی نظیر رضاع سے بھی حرام ہے، پس جہاں نظیر مفقود ہے وہاں حکم بھی نہ ہوگا جیسے کہ نسباً بھائی کی ماں حرام ہے لیکن اس وجہ سے کہ وہ اس کی بھی ماں ہوگی یا موطوئہ اب ہوگی اور یہ معنی رضاع میں مفقود ہیں اس لئے کہ بھائی کے دودھ پینے سے اس کی ماں کیسے بن گئی اسی طرح بھائی کا اب رضاعی اپنا اب رضاعی کیوں کر ہوگا تاکہ اس کی اولاد کے ساتھ اخوت ثابت ہو جائے۔ اس طرح بھائی کی بہن رضاعاً دوسرے بھائی کے لئے اجنبی کی طرح ہے۔ پس نکاح میں کوئی حرج نہیں اور اس صورت میں تو اعتراض کا کوئی موقع بھی نہیں اس لئے کہ یہاں نسباً بھی جائز ہے اخ الام کی بہن سے یعنی منکوحہ اب کی پچھلی لڑکے کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ پس یہاں کوئی اعتراض بھی نہیں البتہ باقی مستثنیات کے بارے میں اعتراض کیا گیا ہے جس کے جواب میں علماء نے ثابت کیا ہے کہ مستثنیات پر حدیث شامل ہی نہیں کما فی الشامی تحت قولہ استثنا منقطع[2]۔ اور اس کا خلاصہ وہی ہے جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا فلیراجع۔ فقط

بیوی کی چھاتی منہ میں لینا کیا ہے

سوال[۶۷] - اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کی چھاتی منہ میں لیتا رہا ہو اور بعد میں وہ حاملہ ہو جاوے اور پھر منہ میں لے اور اچانک دودھ منہ میں آجاوے اور ذائقہ معلوم ہو جائے مگر پیٹ میں نہ گیا ہو بلکہ تھوک دیا ہو۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب - اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی اور اگر دودھ حلق میں چلا جاتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی۔ مگر ایسا فعل حرام ہے یعنی اپنی زوجہ کا

---

[1] ھدایہ کتاب الرضاع ص۳۴۶ ج۲ ظفیر

[2] تفصیل کیلئے دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۹ ج۲ و ص۵۹۱ ج۲ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دودھ پینا حرام ہے آئندہ[1] ایسا نہ کرے۔

ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کیلئے کافی ہے یا نہیں

سوال ۶۶۸۔ زینب کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے خالد کو دودھ پلایا ہے اور کوئی گواہ نہیں تو زینب کی یہ شہادت مقبول ہوگی یا نہیں اور اگر کوئی مفتی یا قاضی صورت مذکورہ میں تفریق بین الزوجین کا حکم کردے تو نافذ ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ درمختار باب الرضاع میں ہے وحجتہ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ اور شامی میں ہے وافادانہ لایثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلاً قبل الفطام او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایۃ تبعاً لما فی فتاح الخانیۃ[2] الخ پس اس صورت میں اس ایک عورت کا قول معتبر نہیں ہے اور حرمت ثابت نہ ہوگی اور اگر کسی نے حکم تفریق کردیا تو وہ حکم صحیح نہیں ہے بلکہ وہ توڑ دیا جاویگا۔ فقط

ایک عورت کی گواہی ایک مانتے ہے ایک نہیں فیصلہ فرمائیں

سوال ۶۶۹۔ ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا جو بالغ تھے باہم عقد نکاح ہوا اور اس عقد سے تیرہ ماہ بعد لڑکی کی نومسلم سوتیلی ماں بیان کرتی ہے کہ میں ان دونوں کو اپنا دودھ پلا دیا تھا اور اس واقعہ کی خبر وقت نکاح لڑکے و لڑکی کے دادا سے چھوٹی پھوپی کے ذریعہ کردی تھی اور اس پھوپی سے قبل نکاح بھی خبر کردی تھی اب لڑکی کا باپ اس کی سوتیلی ماں کے بیان کو ٹھیک جان کر نکاح کو کالعدم قرار دیتا ہے اور لڑکے کا باپ اس عورت کے بیان کو قطعاً نوجان کر نکاح کو جائز رکھتا ہے اور وہ عورت اپنے بیان کی تائید میں کوئی گواہ پیش نہیں کرسکتی ہے تو صورت ہذا میں نکاح قائم ہے یا نہ اور وہ دونوں بھی دودھ پینے کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔

الجواب ۔ صورت مسؤلہ میں جبکہ ثبوت رضاعت پر شرعی ثبوت نہیں اور فریقین بھی

---

[1] ولم یجز الارضاع بعد حرمۃ لانہ جزء الوقوع الانتفاع بہ لغیرہ فروقع حراماً علی الصحیح (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۹ ج۲ مصر جدید نشر جدید فخرم (الیٰ ص۵۶۹ ج۲) نظیر

[2] دیکھئے ردالمحتار الشامی باب الرضاع ص۵۶۸ ج۲۔ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اقراری نہیں تو پھر صرف ایک عورت کے کہنے پر حرمت رضاعت کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ دونوں نکاح بدستور قائم ہے کتب فقہ میں تصریح ہے کہ ثبوت رضاعت بغیر دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے نہیں ہوتا کما فی الدر المختار والرضاع یحتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[1] فقط کتبہ عتیق الرحمن عثمانی جواب صحیح ہے اس صورت میں محض ایک عورت کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زوجین کا باہم قائم ہے فقط

کتبہ عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند

جس نے دودھ پیا اگر اس کی عمر دو سال ہے یا ڈھائی سال تو کیا حکم ہے۔

سوال[۶۷۰] ہندہ کا بچہ دو سال کا ہو گیا اور اس نے دودھ چھوڑ دیا۔ ہندہ نے دوسرے کے بچہ کو دودھ پلایا ان دونوں میں رشتہ رضاعت قائم ہو گیا یا نہیں۔ اگر بچہ ڈھائی سال کا ہو گیا اس کے بعد ہندہ نے دوسرے بچہ کو دودھ پلایا رشتہ رضاعت قائم ہو گا یا نہیں۔

الجواب ہندہ نے جس بچہ کو دودھ پلایا اگر اس کی عمر ڈھائی سال سے زیادہ نہیں ہے تو وہ بچہ ہندہ کا بیٹا رضاعی ہو جاوے گا اور ہندہ کی اولاد اس بچہ کی بہن بھائی رضاعی ہو جاویں گے اور حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی[2]۔

دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچہ نے منہ میں لے لیا اور اس کو پانی آتا ہے کیا حکم ہے،

سوال[۶۷۱] ہندہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو موت کے بعد ہندہ کے لئے ایک غیر عورت دودھ پلانے والی مقرر کی گئی مگر ہندہ کو اس کی دادی لے کر سوتی ہے جو دس سال سے بیوہ ہے رات کو جب ہندہ روتی ہے تو دادی اس کے منہ میں چھاتی دیدیتی ہے۔ ہفتہ کے بعد دادی کی چھاتی کو دبا کر دیکھا تو اس میں سے سفید پانی نکلا تو کیا یہ حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی اور ہندہ کا نکاح اس کے چچا کے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۲۹۸ ج۲ نیز

[2] ویثبت التحریم فی المدۃ فقط وھو حولان ونصف عندھما ھامشہ الی صحیح الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۲۹۸ ج۲ وھو ۵۵۵ ھ ناظر

Maktaba Tul Ishaat.com

بیٹے سے جائز ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں جبکہ دودھ کے اترنے اور ہندہ کے حلق میں دودھ کے جانے میں شبہ ہے لہذا حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی۔ اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپی کے پسر سے جائز اور صحیح ہے ردالمحتار المعروف بہ شامی میں ہے قنیہ۔ سے امرأۃ کانت تعطی ثدیہا صبیۃ و اشتہر ذالک بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن القمتہا ثدی ولم یعلم ذالک الا من جہتہا جاز لابنہا ان یتزوج بہذہ الصبیۃ ام دوفی الفقہ لہ ص۲۰ ج۲ لو ادخلت الحلمۃ فی الصبی وشکت فی الارتضاع لم تثبت الحرمۃ با لشک الخ شامی

سوال ۶۷۲ ۔ خلاصۂ سوال یہ ہے کہ مسماۃ شریفاً اقرار کرتی ہے کہ میں نے اپنے نواسہ احمد علی کو دودھ پلایا ہے اس کے سوا اور کوئی شہادت نہیں ہے تو احمد علی کا نکاح شریفاً کی نواسی حشمت بی بی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

نانی اقرار کرتی ہے کہ نواسہ کو دودھ پلایا تو اس کی شادی اسکی نواسی سے ہوگی یا نہیں؟

الجواب ۔ درمختار میں ہے کہ رضاعت بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل کی شہادۃ کے ثابت نہ ہوگی اور شامی میں ہے کہ خبر واحد سے رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ والرضاع حجتہ حجۃ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ درمختار وفی الشامی وافادانہ لا یثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلا الی ان قال لکن قال فی الخبران ظاہر المتون انہ لا یعمل بہ مطلقاً فلیکن ہو المعتمد فی المذہب شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح احمد علی کا ساتھ حشمت بی بی کے صحیح ہے۔ فقط

سوال ۶۷۳ ۔ ہندہ کے ایک لڑکی زینب اور ایک لڑکا زید تھا۔ زینب نے صغر اکو ایام رضاعت میں ایک دن

زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا اس سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں

لہ دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ و ص۵۵۷ ج۲ نیز ۲ دیکھئے ردالمحتار للشامی باب الرضاع ص۵۶۵ ج۲ نیز

Maktaba Tul Ishaat.com

دو تین مرتبہ دودھ پلایا۔ اب، زید کا نکاح صغریٰ سے ہوسکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح ہوگیا ہو تو کیا ہونا چاہیئے۔

الجواب اگر دودھ پلانا زینب کا صغریٰ کو بطریق شرعی ثابت ہے یعنی دو مرد عادل، یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ دودھ پلانے کی ہیں تو زید کا نکاح صغریٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اگر نکاح ہوگیا ہے تو ان میں تفریق کرادی جاوے کیونکہ صغریٰ زید کی بھانجی رضاعی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس طرح بھانجی نسبی سے نکاح حرام ہے اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب وفی الدر المختار والرضاع حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ اور شامی میں ہے کہ تنہا مرضعہ کا قول اس بارے میں معتبر نہیں ہے وما فی نوح افندی ھبانیۃ عن النتف من انہ لا تقبل شہادۃ المرضعۃ عند ابی حنیفۃ واصحابہ الخ۔ قال فی البحر بعد ذلک ان ظاھر المتون انہ لا یعمل بہ مطلقاً فلیکن ھو المعتمد فی المذھب۔ شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ فقط

سوال [۲۱۲۷] گود لئے ہوئے بیٹے نے ہماری بیوی کا دودھ پیا تو ہمارا نکاح اس گود لئے ہوئے بیٹے کی بیوی سے جائز ہے یا نہ۔؟

جس لڑکے نے کسی کی بیوی کا دودھ پیا اس لڑکے کی بیوی سے نکاح کیسا ہے

الجواب۔ جس بچہ نے تمہاری زوجہ کا دودھ پیا وہ تمہارا رضاعی بیٹا ہوگیا پس اس کی زوجہ سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہے کما فی الثنائی وقولہ تعالیٰ وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم والحلیلۃ الزوج الخ وذکر الاصلاب لاسقاط حلیلۃ الابن المتبنیٰ لا لاحلال حلیلۃ الابن رضاعاً فانہا تحرم کالنسب بحر وغیرہ۔ فقط

لہ ویثبت الرضاع بشہادۃ امرأۃ مرضعۃ واحدۃ اذا کانت لیس معہا غیرہا والا لا الخ الدر المختار وعلی ھامشہ رد المحتار باب الرضاع ص۲۵۸ ج۲ ظفر ۲ے ویثبت الرضاع بشہادۃ امرأۃ مرضعۃ واحدۃ اذا کانت لیس معہا غیرہا والا لا الخ الدر المختار وعلی ھامشہ رد المحتار باب الرضاع ص۲۵۸ ج۲ ظفر ۳ے رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۵۸ ج۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

جس نے پھوپی کا دودھ پیا اس کا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

ایک شخص کی شادی اس کی پھوپی کی لڑکی کے ساتھ قرار پائی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکے نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے اس پر لوگوں نے اس کے ماں باپ کو سمجھایا مگر انھوں نے نہ مانا اور ناصح کو برا بھلا کہا اور نکاح پر آمادہ ہو گئے اور فریقین سے رضامندی ہو گئی یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اگر درحقیقت اس نے اپنی پھوپی کا دودھ پیا ہے تو اس کی دختر سے نکاح اس کا صحیح نہیں ہے لیکن بصورت انکار دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے اگر گواہ نہ ہوں تو حرمت ثابت نہ ہوگی ۔ فقط

رضاعی ماں باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے

سوال [۶۷۵] ۔ رضاعی ماں یا باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ۔؟

الجواب ۔ درمختار باب المحرمات میں ہے وتحرم زوجۃ اصلہ وفرعہ مطلقاً ولو بعیداً[۵۲] الخ اور باب الرضاع میں ہے فیحرم منہ ما یحرم من النسب[۵۳] ۔ پس جیسا کہ نانا نسبی کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا رضاعی اور دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے اور رضاعی ماں اور رضاعی باپ کی سوتیلی ماں کا یہی مطلب ہے کہ وہ نانا رضاعی کی زوجہ ہے یا دادا رضاعی کی زوجہ ہے اور یہ صورت ان صورتوں میں سے کبھی نہیں ہے جو کہ مستثنیٰ کی گئی ہیں ۔ قاعدہ فیحرم منہ ما یحرم من النسب کما لا یخفی ۔ فقط

رضاعی برادر زادی سے اس کے نسبی بھائی کا نکاح جائز ہے۔

سوال [۶۷۶] ۔ زید کی رضاعی برادر زادی زید کے نسبی بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں ۔؟

الجواب ۔ زید کی رضاعی برادر زادی زید کے بھائی کے لئے حلال ہے ۔ کما فی

---

[۵۲] ویثبت بہ وبان قول المرضعۃ الرضیع ارضعتہ فیحرم منہ ما یحرم من النسب (الدر المختار باب الرضاع ص۲۱۵ ج۲) نیز [۵۳] ایضاً فصل فی المحرمات ص۲۸۳ ج۲ نظیر

[۵۴] ایضاً باب الرضاع ص۲۱۵ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً یعم القالہ بالمضاف کان یکون لہ اخ نسبی لاخت رضاعیۃ[1] الخ پس معلوم ہوا کہ جب نسبی بھائی کی بہن رضاعی حلال ہے تو بھتیجی رضاعی بھی حلال ہے

جس پھوپی کا دودھ پیا اس کی اُس لڑکی سے بھی نکاح جائز نہیں جو دوسرے شوہر سے ہے

سوال - زید نے اپنی پھوپی کا دودھ پیکر پرورش پائی بعد کو اس کے پھوپا کا انتقال ہوگیا اس کی پھوپی نے عقد ثانی کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید کا نکاح اس دختر سے جو کہ شوہر ثانی کی ہے جائز ہے یا نہ؟

الجواب - اس صورت میں زید کا نکاح اُس کی پھوپی مرضعہ کی اس دختر سے بھی صحیح نہیں ہے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی کیوں کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کی بھائی بہن رضاعی ہوجاتی ہیں اور اخت رضاعی کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے واخواتکم من الرضاعۃ[2] وفی الاشباہ المعروف ؎ از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند وہکذا فی الدر المختار

رضاعی نواسہ کی شادی اس لڑکی سے جائز نہیں ہے جبکہ اس کی دوسری بیوی نے دودھ پلایا ہے

سوال[۶۷۷] - زید کی دو زوجہ ہیں ایک مسماۃ زینب ایک مسماۃ خاتون اور زینب کے بطن سے زید کی دختر مسماۃ خدیجہ ہے خدیجہ نے بکر کو اپنا دودھ پلایا بکر مذکور خدیجہ کے بطن سے نہیں ہے صرف دودھ پلایا ہے اور زید کی دوسری زوجہ خاتون نے مسماۃ مریم کو دودھ پلایا ہے۔ مریم بھی خاتون کے بطن سے نہیں ہے۔ بہ تو بکر کے نکاح میں مسماۃ مریم آسکتی ہے یا نہ؟

الجواب - یہ مسلم ہے اور در مختار وغیرہ میں مصرح ہے کہ جو عورت کسی بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو اس کا شوہر جس کا وہ دودھ ہے اس رضیع کا رضاعی باپ ہوجاتا ہے۔ پس مسماۃ خاتون نے جس لڑکی مسماۃ مریم کو دودھ پلایا تو وہ زید کی دختر رضاعی ہوگی[3] اور خدیجہ کا

---

[1] ایضا باب الرضاع ص۵۶۱ ج۲ ۱۲ ظفر

[2] سورۃ النساء رکوع ۴ ولا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا ای التی ارضعتہا وولد ولدہا الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲) ظفر [3] ویثبت البوۃ بتزوج مرضعتہ اذا کان لبنہا منہ لیہ والا لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

پسر رضاعی یعنی بکر مسماۃ مریم کا بھانجہ رضاعی ہوا لہذا بحکم ویحرم من الرضاع ما یحرم من الولادۃ بکر مذکور کا نکاح مریم مذکورہ سے شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ فقط

اپنی مرضعہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال [۶۷۸] ۔ ایک شخص نے ایک عورت کا دودھ مدت رضاعت میں ایک دفعہ پیا ہے تو جس لڑکی کے ساتھ میں دودھ پیا ہے اسکی ساتھ اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔ اور نکاح کو چھ ماہ ہو چکے ہیں امام شافعی کا اس میں کیا مذہب ہے اگر حنفیہ کی مخالف ہے تو ان کے دلائل کا کیا جواب ہے

الجواب ۔ اس صورت میں حرمت رضاعت عند الحنفیہ ثابت ہے اور نکاح مابین مرضیع وولد مرضعہ حرام اور ناجائز ہے واستدلال الحنفیۃ بآیۃ وامھاتکم اللاتی ارضعنکم الایۃ معروف[۱] قال فی الشامی بعد نقل مذھب الشافعی ح والجواب ان التقدیر منسوخ صرح بنسخہ ابن عباس وابن مسعود رض وروی عن ابن عمر رض انہ قیل لہ ان ابن الزبیر یقول لاباس بالرضعۃ والرضعتین فقال قضاء اللہ خیر من قضائہ قال تعالیٰ وامھاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ فھذا اما ان یکون مرادہ روایۃ بنسخھا او لعدم صحتھا او لعدم اجازتہ تقیید اطلاق الکتاب بخبر الواحد وھذا معنی قولہ فی الھدایۃ انہ مردود بالکتاب او منسوخ بہ الخ ص ۲۰۵ ج ۲[۲] شامی باب الرضاع ۔ فقط اور جو نکاح مابین مرضع وولد مرضعہ ہو چکا ہے وہ باطل ہے ان میں تفریق اور علیحدگی کرادینی چاہئے ۔ فقط

جس پوتے نے دادی کا دودھ پیا اس کا نکاح اپنے چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال [۶۷۹] ۔ زید کی پہلی بیوی سے دو لڑکے پیدا ہوئے پھر وہ بحکم الٰہی فوت ہوگئی زید نے اور نکاح کرلیا پہلی بیوی کے بطن سے جو دو بچے تھے ایک کے لڑکا پیدا ہوا اور اس لڑکے نے زید کی

---

[۱] سورۃ النساء ۔۴

[۲] رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری بیوی یعنی اپنی سوتیلی دادی کا دودھ پیا۔ اب زید نے اپنے اس پوتہ کو اپنے چھوٹے لڑکے کے یہاں بیاہ دیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جس پوتے نے زید کی زوجہ ثانیہ کا دودھ پیا ہے وہ زید اور اس کی زوجہ کا رضاعی بیٹا ہوگیا اور اوسکی بیٹی اس پوتا کی رضاعی بھتیجی ہوگئی لہذا نکاح پوتا مذکور کا زید کے چھوٹے لڑکے کی دختر سے جائز نہیں ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[1] یعنی جیسا کہ نسبی بھتیجی سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح حرام ہے۔ لہذا نکاح مذکور جائز نہیں ہوا۔ اون میں علیحدگی کرادی جاوے

نسبی بھائی کی رضائی لڑکی سے نکاح جائز نہیں ہے،

سوال ۶۸۰ - زید کی شادی طلحہ سے ہوئی زید کی بیوی طلحہ نے اپنی بہن صابرہ کو دودھ پلایا۔ طلحہ فوت ہوگئی زید نے طلحہ کی دوسری بہن باجرہ سے نکاح کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ صابرہ کی شادی زید کے حقیقی بھائی بکر سے ہوسکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب - بکر کی شادی صابرہ سے نہیں ہوسکتی اس لئے کہ صابرہ بکر کی رضاعی بھتیجی ہے اور بھتیجی رضاعی مثل بھتیجی نسبی کے حرام ہے فیحرم منہ ای بسببہ مایحرم من النسب[2] واللہ اعلم

رضاعی باپ کی موطوئہ حرام ہے یا حلال

سوال ۶۸۱ - موطوئہ اب رضاعی حلال است یا حرام فتوی علیہ تحریف چہ طور است (رضاعی باپ کی موطوئہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا)

الجواب - قال فی رد المحتار قولہ مایحرم من النسب معناہ ان حرمۃ بسبب الرضاع معتبرۃ کالحرمۃ النسب فیشمل زوجۃ الابن والاب من الرضاع لانہا حرام بسبب النسب وکذا بسبب الرضاع وعرق اکثر اھل العلم کذا

---

[1] دیکھئے مشکوۃ المصابیح باب المحرمات ص۲۶۷ فیض

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۲۱۳ ج۲ فیض

Maktaba Tul Ishaat.com

فی المبسوط بحر الخ[۵۱] وفی الهدایة دامت ابیه وامّ ابنه من الرضاع لایجوز ان یتزوجها کما لایجوز ذلک من النسب لما مر ویناوذکر الاصلاب فی النص لاسقاط اعتبار المتبنی علی ما بینا[۵۲] الخ وهکذا فی اکثر الکتب پس معلوم شد کہ موطوئہ اب رضاعی نکاح او حرام است وکتب فقہیہ معتبرہ بر حرمتش شاہد اند وہرگاہ قول اکثر فقہا ہمین است ومقتضائے نص قطعی ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم[۵۳] رضاعی باپ کی موطوئہ سے نکاح حرام ہے فلیفہم)

دھوکہ سے دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے

سوال[۶۸۲] - ایک عورت بیان کرتی ہے کہ ایک دفعہ میرے بھائی کی لڑکی بے خبری میں میری گود میں آکر میرا دودھ پینے لگی جب مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میرا لڑکا نہیں ہے تو میں نے اس کو اپنی گود سے نکال دیا۔ کیا اس لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے ہو سکتا ہے شرعاً یا نہیں ؟

الجواب - جبکہ اس عورت کے بھائی کی دختر نے بحالت شیر خوارگی اس کا دودھ پیا ہے تو وہ لڑکی اس عورت کی دختر رضاعی ہو گئی اور اس کے پسر کی بہن رضائی ہو گئی اور نکاح اُن دونوں کا باہم حرام ہے کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رشتہ نسب سے حرام ہے وہ رضاع سے بھی حرام ہے کما ورد یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[۵۴] قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعة[۵۵] البتہ یہ ضرور ہے کہ ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی صرف عورت کے بیان سے نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے کما فی الدر المختار وحجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل وعدلتین الخ[۵۶]

---

۵۱ رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۲ ج۲ ۱۲ فلیفہم

۵۲ ہدایہ کتاب الرضاع ص۳۲۳ ج۲ ۱۲ فلیفہم

۵۳ النساء - ۳ - ۵۴ الدر علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۵ ج۲ فلیفہم

۵۵ سورۃ النساء رکوع - ۴

۵۶ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۰ ج۲ فلیفہم

Maktaba Tul Ishaat.com

عبارت ذیل کا مطلب | **سوال** ۶۸۳ - عبارت ذیل سے کیا مراد ہے ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی عورت کے بیان سے نہ ہوگا بلکہ اس کے ثبوت لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے۔ فریق ثانی سے کیا مراد ہے اور انکار کس طرح ہوگا آیا شہادت عینی مراد ہے یا سماعی کیا شہادت سماعی بھی معتبر ہے۔

الجواب - فریق ثانی سے مراد اس صورت میں جو آپ نے لکھی تھی وہ ہو سکتا ہے جو اس دودھ پلانیکا اقرار نہ کرے مثلاً اس عورت کا بھائی جسکی دختر کو دودھ پلانیکا دعویٰ کرتی ہے اگر یہ کہے کہ میں اسکو تسلیم نہیں کرتا تو بدون دو مرد عادل یا ایک مرد دو عورتوں کی عینی شہادۃ کے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اس طرح سے بعض جگہ فریق ثانی شوہر ہو سکتا ہے مثلاً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا ہے اور وہ دونوں زن و شوہر ہیں اتفاق سے ایک عورت نے آکر کہا کہ میں نے تم دونوں کو لڑکپن میں دودھ پلایا تھا تو تم دونوں بہن بھائی رضاعی ہو۔ لہذا تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوا تو اس صورت میں اگر زید اس کو تسلیم نہ کرے یا زید و ہندہ دونوں تسلیم نہ کریں تو محض ایک عورت کے کہدینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اور تفریق ان میں لازم نہ ہوگی اور بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اگر کوئی بھی فریق ثانی نہ ہو تب بھی مسئلہ یہ ہے کہ مجرد ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور سماعی شہادت بھی معتبر نہیں ہے جبکہ گواہ یہ تصریح کریں کہ ہم نے سنا ہے کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے البتہ اگر وہ سماع کی تصریح نہ کریں اور نہ یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا ہے بلکہ محض یہ گواہی دیں کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے اور حاکم وغیرہ سننے والا شہادت کا کچھ جرح نہ کرے تو ان کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے۔ اور اگر حاکم تحقیق کرے اور پوچھے کہ کیا تم نے دیکھا ہے اور وہ گواہ کہیں کہ نہیں ہم نے دیکھا نہیں ہے بلکہ سنا ہے تو پھر گواہی ان کی معتبر نہ ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خاں اور عالمگیریہ معتبر کتابیں فقہ کی ہیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ ان کتابوں میں ایسا مختلف فیہا ہو کہ اس میں ان کی روایت کے خلاف دوسری روایت راجح ہو چنانچہ اسی مسئلہ رضاعت میں فتاویٰ قاضیخاں وغیرہ کی بعض عبارات جن سے ایک عورت کی شہادت کا بعض

Maktaba Tul Ishaat.com

صورتیں درباره حرمت رضاعت معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے صاحب البحر الرائق نے اس کو رد کر دیا ہے اور صحیح مذہب حنفیہ کا اس کے خلاف نقل کیا اور اسی کو راجح فرمایا چنانچہ شامی میں قاضی خاں کی عبارت مذکورہ نقل کر کے لکھا ہے لکن قال فی البحر بعد ذلک ان ظاهر المتون انه لا یعول به مطلقاً فلیکن هو المعتمد فی المذهب قلت وهو ایضا ظاهر کلام کافی الحاکم الذی هو جمع کتب ظاهر الروایة ۔ فقط

بیوی کے رضاعی لڑکے کی بیوی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۶۸۴ - زید نے بکر کو متبنیٰ بنایا اور زید کی زوجہ نے جو کہ عقیمہ تھی۔ مدت رضاعت میں بکر کو دودھ پلایا تو بعد مرنے بکر کے زید بکر کی زوجہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب ۔ اگر زوجہ زید کے کبھی زید سے بچہ پیدا نہیں ہوا، اور زوجہ زید ہمیشہ سے عقیمہ رہی اور یہ لبن بسبب ولادت از زید نہیں تو اس کا دودھ زید کی طرف منسوب نہ ہوگا یعنی زوجہ زید سے اگر مدت رضاعت میں کسی بچہ نے دودھ پیا تو وہ زید کا پسر رضاعی نہ ہوگا اور جب وہ لڑکا پسر رضاعی زید کا نہیں ہے تو اس کی زوجہ سے نکاح زید کا درست ہے کیوں کہ غایت یہ کہ وہ زوجہ کے پسر رضاعی کی زوجہ ہے تو یہ وجہ حرمت کی نہیں ہے کیونکہ ربیب کی زوجہ حرام نہیں ہے ۔ فقط

انواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا تو اس سے حرمت رضاعت ہوگئی یا نہیں

سوال ۶۸۵ - یہ خبر بلا کسی شہادت چشم دید کے صرف ایک شخص انواہاً بیان کرتا ہے کہ بحالت خواب مسماۃ ہندہ کے مسماۃ سلمہ کی دختر نے ہندہ کا دودھ پی لیا۔ اس حالت میں سلمہ کی دختر کا عقد ہندہ کے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مگر اس ایک شخص کی شہادت کو کوئی دوسرا مرد یا عورت تصدیق نہیں کرتا اور سلمہ و ہندہ دونوں وفات پا چکی ہیں ۔

لہ رد المحتار باب الرضاع ص۲۲۵ ج۲ ظفر لہ وثبت البوة ج۲ موضعة اذا کان لبنها منه له والا لا کما سیجیئ (درمختار) المراد به اللبن الذی نزل منها بسبب ولادتها من رجل زوج او سید (رد المحتار کتاب الرضاع ص۲۲۵ ج۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۔ رضاعت کے ثبوت کے لئے پوری شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں معتبر کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے کذا فی الدر المختار[1] ۔ پس صرف ایک شخص کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا اسلمہ کی دختر کا عقد نکاح ہندہ کے پسر سے صحیح ہے ۔

بوڑھی عورت نے بچہ کو چھاتی میں لگایا اور اسے پانی آیا تو حرمت ہوگی یا نہیں

سوال [۶۸۶] ہندہ جدہ حقیقیہ نے اپنے پوتے زید کو مدت شیر خوارگی میں اپنی پستان سے لگایا اور اس سے باوجود آئسہ ہونے کے دو چار قطرہ آب کی مانند آجاتے تھے اور بچہ کو آرام ہوجاتا تھا اب اس لڑکے زید کا نکاح اس کی جدہ حقیقیہ ہندہ کے فرزند حقیقی کی دختر سے ہوسکتا ہے یا نہیں جو کہ اس کے بھائی رضاعی کی لڑکی ہے ۔

الجواب ۔ اس صورت میں نکاح اس دودھ پینے والے لڑکے کا مرضعہ کی دوسری پوتی سے درست نہیں ہے کیوں کہ یہ پوتا جس نے اپنی دادی کا دودھ پیا اگرچہ قلیل قطرات اس کے حلق میں جاتے ہوں بیٹا رضاعی ہوگیا اور وہ دوسرے پسر کی دختر اس کی بھتیجی رضاعی ہوگئی تو بحکم یحرم من الرضاع مایحرم من النسب نکاح اس میں درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور درمختار میں ہے وثبت بہ وان قل ان علم وصولہ لجوفہ من فمہ وانفہ[2] الخ وفیہ ایضاً ولا حل بین الرضیعۃ وولد مرضعتہا الخ وولد ولدہا الخ لانہ ولد الاخ[3]

چمچہ میں نکال کر دودھ پلایا رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

سوال [۶۸۷] ۔ والدہ مریم نے زید کو اپنی پستان سے لگا لیا مگر زید نے پستان سے دودھ نہیں پیا مگر جب مریم کی والدہ نے

---

[1] والرضاع حجتہ حجتہ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین لکن لا تقع الفرقۃ الا بتفریق القاضی (درمختار) وافاد انہ لا تثبت بخبر الواحد امرأۃ کان او رجلاً قبل العقد او بعدہ وبہ صرح فی الکافی والنہایہ (رد المحتار باب الرضاع ص۹۵۶ ج۲) نظیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۹۵۱ ج۲ نظیر [3] ایضاً ص۹۶۱ ج۲ ۱۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

علیحدہ چمچہ میں نکال کر پلایا تو پی لیا۔ ایسی صورت میں کیا زید مریم سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب - جبکہ زید نے مریم کی والدہ کا دودھ پیا خواہ پستان سے یا چمچہ سے نکال کر زید کے حلق میں ڈالا گیا تو زید والدہ مریم کا بیٹا رضاعی اور مریم کا بھائی رضاعی ہوگیا پس بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]۔ زید اور مریم کا باہم نکاح حرام قطعی ہے قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعۃ[2] وفی الدر المختار والحق بالمصر الوجور[3] اھ فقط

سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا تو کیا اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کر سکتی ہے

سوال ۶۸۸۷ - ہندہ نے اپنے سوتیلے بھائی خالد کو مدت رضاعت کے اندر دودھ پلایا۔ ہندہ کے زید پیدا ہوا اور خالد کے دختر زینب تولد ہوئی۔ زید کا نکاح زینب سے درست ہے یا نہیں

نادانستگی میں عقد ہوجانے تو کیا حکم ہے

(۲) صورت مذکورہ میں اگر بوجہ نادانستگی عقد ہوجاوے تو کیا حکم ہے تفریق کی ضرورت ہے یا خود جدا ہو سکتے ہیں۔

صورت مذکورہ میں خلوت کے بعد تفریق ہو تو کیا حکم ہے

(۳) صورت مذکورہ میں اگر دخول اور خلوت کے بعد تفریق ہو تو شوہر کے ذمہ کیا واجب ہے۔

خلوت سے پہلے تفریق ہو تو

(۴) اگر قبل دخول و خلوۃ تفریق ہوجائے تو عورت پر عدت ہے یا نہیں برتقدیر اول شہور سے عدت ہوگی یا اقراء سے۔

اس نکاح میں جو بچہ ہوا اسکے نسب کا کیا حکم ہے

(۵) اگر عقد مذکور کے بعد زوج نے دخول کیا اور علوق ہوگیا تو ثابت النسب ہوگا یا ولد الزنا۔

(۶) حرمت رضاعت کی کوئی ایسی علت جامعہ بیان فرمائے کہ جہاں اس کا وجود ہو حرمت متحقق ہوجائے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۲۲۵ ج ۲ نظر [2] سورۃ النساء - ۴

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۲۲۵ ج ۲ نظر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - (۱) نکاح زید کا ساتھ زینب کے شرعاً حرام ہے اور شعر مشہور از جانب شیرہ الخ سے حرمت نکاح مذکور ثابت ہے اور حدیث یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[۱] سے بھی حرمت نکاح مذکور کی ثابت ہے اور در مختار میں ہے ولاحل بین الرضیعة وولد من ضعتها ای ولد ارضعتها وولد ولدها لانه ولد الاخ[۲] الخ

(۲) تفریق ضروری ہے اور متارکت کردینا کافی ہے۔ شوہر اس کو علیحدہ کردے اسی سے تفریق ہوجاوے گی۔ (۳) بصورت دخول وخلوت مہر مثل لازم ہے اور بصورت عدم دخول و خلوت کے کچھ لازم نہیں ہے۔ (۴) قبل الدخول تفریق میں عدت لازم نہیں اور بعد دخول عدت لازم ہے اور عدت حائضہ کیلئے تین حیض ہیں (۵) نسب ثابت ہوگا۔ کذا فی الشامی (۶) حدیث مذکور یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[۳] اور شعر فارسی معروف دربارہ حرمت رضاعت قاعدہ کلیہ اور علت جامعہ ہے۔ فقط

جس لڑکے نے دودھ نہیں پیا اس کا نکاح جائز ہے

سوال (۶۸۹) - مساۃ زینب واحمد علی دونوں حقیقی بھائی بہن ہیں احمد علی کے لڑکا اور زینب کے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا حسب قاعدہ دودھ چھڑا دیا گیا تھا۔ دودھ چھڑانے سے آٹھ نواہ بعد زینب نے اپنا دودھ اپنے بھائی احمد علی کے لڑکے کو پلایا۔ یہ یاد نہیں کہ دودھ اترا تھا یا نہیں۔ کئی مرتبہ بچے کے منہ میں پستان دینے کا اتفاق ہوا۔ لیکن دودھ اترنے نہ اترنے کی بابت کسی کو یقینی یاد نہیں۔ اب زینب کے لڑکا پیدا ہوا اور احمد علی کے لڑکی زینب کے اس لڑکے سے احمد علی کی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - احمد علی کی اس دختر کا نکاح جس نے زینب کا دودھ نہیں پیا زینب کے پسر سے بہرحال درست ہے خواہ احمد علی کے پسر سابق نے زینب کا دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو۔

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۸۷ ج ۲ ظفر [۲] ایضاً ص ۵۶۱ ج ۲ - ظفر

[۳] ایضاً ص ۵۸۷ ج ۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

کما فی الدر المختار و تحل اخت اخیہ رضاعاً [1] فقط

ضعیفہ کا جس لڑکی نے دودھ پیا ہے اس کی شادی ضعیفہ کے پوتے سے درست ہے یا نہیں

سوال [۶۹۰] - زید کی بیوی زمانۂ پیری میں جبکہ اس کے قریب بیس سال سے کوئی اولاد نہ ہوتی تھی ایک غیر لڑکی کو محض پیار میں اپنی نرسین منہ میں دیدیا کرتی تھی۔ بعد چند ایام کے اوسکی نرسین میں دودھ اتر آیا اور اس لڑکی نے عرصہ تک اس دودھ سے پرورش پائی کیا اس لڑکی کا عقد مرضعہ کے پوتے سے ہوسکتا ہے یا نہ۔؟

الجواب - مرضعہ کے پوتے کا نکاح لڑکی رضیعہ یعنی دودھ پینے والی سے درست نہیں ہے کیوں کہ وہ رضیعہ مرضعہ کے پوتے کی پھوپی یعنی باپ کی بہن رضاعی ہوتی اور مسئلہ یہ ہے کہ یحرم من الرضاع ایحرم من النسب [1] - فقط

جس بیوہ نے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ میں نے تمہاری لڑکا دودھ پیا ہے کیا حکم ہے

سوال [۶۹۱] - ایک مرد بیوہ عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے چنانچہ مرد نے اپنی ہمشیرہ کے ذریعہ سے اس عورت سے عقد کی بابتہ کہلوایا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان کی والدہ کا ایک مرتبہ دودھ پیا ہے اور شاید خود ان کی والدہ ہی نے مجھ سے کہا تھا کہ تیری ماں سو رہی تھی اور تو رو رہی تھی تو میں نے تیرے منہ میں دودھ دیدیا تھا اور کسی سے مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی اور بیوہ مذکورہ نے دریافت کرنے پر یہ بھی کہا کہ شاید میری غلطی ہو کسی اور کی بابتہ کہا ہو اور مجھ کو یہ یاد رہا ہو پچیس تیس برس کی بات ہے۔ مرد نے چند روز کے بعد بیان کیا کہ بہت غور کے بعد کچھ خیال مجھ کو بھی ہوتا ہے کہ اس بیوہ عورت نے مجھ سے بھی شاید یہ بات کہی تھی مگر شبہ کیساتھ یہ خیال ہوتا ہے پورے طور پر یاد نہیں ہے۔

الجواب - چونکہ اس صورت میں پوری شہادۃ شرعیہ موجود نہیں ہے یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ دودھ پلانے کی نہیں ہیں تو شرعاً حرمت رضاعت ثابت

---

[1] ایضاً ص ۲۶۱ ج ۲ - نظیر [2] الدر المختار علی حاشیہ رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۴ ج ۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہوتی۔ اور وہ عورت بیوہ اس مرد کی بہن رضائی نہیں ہوتی اور شبہ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا از راہ فتویٰ و حکم شریعت اس مرد کو اس عورت بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے البتہ اگر وہ مرد اس عورت کی اس بارہ میں تصدیق کرے تو احوط ہے کہ اس سے نکاح نہ کرے اور اگر مرد اس کی تصدیق نہیں کرتا اور بیوہ کو بھی یقینی طور سے مرد کی والدہ کا قول یاد نہیں اور یاد بھی ہو تو وہ صرف ایک عورت کا قول ہے تو اس حالت میں حرمت رضاعت ثابت نہیں اور نکاح صحیح جائز ہے قال فی الدر المختار وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ[1] فقط

جس نے نانی کا دودھ پیا اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

سوال ۶۹۲ - ایک شخص نے مدت رضاعت میں اپنی نانی کا دودھ پیا۔ آیا خالہ کی لڑکی سے اس شخص کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب - اس صورت میں خالہ کی لڑکی دودھ پینے والے کی رضاعی بھانجی ہوئی اور جب کہ حقیقی بھانجی سے نکاح حرام ہے ایسا ہی رضاعی بھانجی سے بھی حرام کہ حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[2]۔ پس نکاح اس شخص کا جس نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے اس کی خالہ کی دختر سے درست نہیں ہے کیوں کہ وہ اس کی بھانجی رضاعی ہوئی ہے۔ فقط

صرف دودھ پلانے والی کہتی ہے گواہ نہیں تو کیا حکم ہے

سوال ۶۹۳ - رضاعت صرف مرضعہ کے کہنے سے بلا کسی شاہد کے صرف عورت کے کہنے سے کہ میں نے اپنا بچہ خیال کر کے غلطی سے زید کے لڑکی کے منہ میں دودھ دیدیا رضاعت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں اور کوئی اس واقعہ کا گواہ نہیں ہے اور اس واقعہ میں قضاءً اور دیانتاً حکم میں کچھ فرق ہوگا یا نہ۔

الجواب - عورت کے صرف اس کہنے سے کہ میں نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵۶ ج۲ - نظیر ۲ ایضاً ص۵۵۶ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com

حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور بدون شہادت نامہ حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی جیسا کہ مفاد عبارت درمختار و شامی کا ہے قال فی الدر المختار والرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل وعدتین الخ وقال فی الشامی وافاد انه لا یثبت بخبر الواحد امرأة کانت او رجلاً قبل العقد او بعده وبه صرح فی الکافی والنهایة تبعاً لما فی رضاع الخانیة الخ الی ان قال لکن قال فی البحر بعد ذلک ان ظاهر المتون انه لا یعمل به مطلقاً فلیکن هو المعتمد فی المذهب[1] الخ پس معلوم ہوا کہ صحیح و مفتی بہ یہ ہے کہ حرمت رضاعت بدون شہادت نامہ کے ثابت نہیں ہوتی اور صحیح قول کے موافق دیانۃً و قضاءً کسی طرح ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

جس نیت سے بھی مدت رضاعت میں دودھ پلایا حرمت ثابت ہوگی

سوال [۶۹۴] کلثوم و زینب حقیقی بہنیں ہیں کلثوم کے لڑکا پیدا ہوا اور نو ماہ بعد مر گیا۔ زینب کی لڑکی نے جس کی عمر ایک سال تین ماہ کی تھی صرف تین بار کلثوم کا دودھ پچھوایا گیا تین دن تک روز ایکبار۔ اس دودھ پچھوانے سے یہ منشا تھی کہ تکلیف رفع ہو جائے دودھ پلانے کی نیت نہیں تھی۔ یہ بیان صرف زینب کا ہے اور کلثوم کا انتقال ہو گیا۔ آیا کلثوم کے پسر واحد سے زینب کی لڑکی کا عقد جس نے زینب کا دودھ پیا ہے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن ہو جاتی ہیں اور سب حرام ہو جاتی ہیں[2] جیسا کہ شعر مشہور میں ہے ؎ از جانب شیر ہمہ خویش شوند الخ پس اگر یہ ثابت ہو جاوے اور معلوم و معروف ہو کہ زینب کی دختر نے کلثوم کا دودھ پیا ہے اگرچہ ایک دفعہ ہی پیا ہو اور اگرچہ قصد دودھ پلانے کا نہ ہو تو کلثوم کے کس پسر سے

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص۲۷۶ ج۲ ۔ ظفر [2] ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها ای التی ارضعتها وولد ولدها لانه ولد الاخ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص۲۷۶ ج۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

زینب کی دختر کا نکاح نہیں ہو سکتا نہ واحد کے ساتھ نہ اس کے کسی دوسرے بھائی کے ساتھ

جس لڑکے نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے اس سے اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتے

سوال ۶۹۵/ - میرے بھانجہ خلیل نے مجھ سے چھوٹی بہن کا جھوٹا دودھ میری والدہ کا پیا۔ اب میں خلیل کی شادی اپنے دختر سے کرنا چاہتا ہوں جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - جبکہ مسمی خلیل نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تو تمہارا رضاعی بھائی ہو گیا اور تمہاری لڑکی محمد خلیل کی رضاعی بھتیجی ہو گئی۔ لہذا نکاح خلیل مذکور کا تمہاری دختر سے جائز نہیں ہے کیوں کہ حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع مایحرم من النسب الحدیث[1] فقط

دودھ پینا ثابت ہوا مگر اسے مدت رضاعت کے بعد ثابت کیا گیا کیا حکم ہے

سوال ۶۹۶/ - زید نے عائشہ سے نکاح کیا۔ بعد از نکاح عائشہ نے دعویٰ دائر کیا کہ یہ زید میرا رضاعی بھائی ہے اور چاروں گواہوں نے بچشم خود دودھ پینے دیکھنے کی گواہی دی اور دو نے بیان کیا کہ زید نے ہمارے روبرو اقرار رضاعت کیا ہے اور زید نے جواب دعویٰ میں کہا ہے کہ میں اس وقت مدت رضاع سے خارج تھا اور اس پر چار گواہ گذارے اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی یا نہیں۔؟

الجواب - ردالمحتار میں بعد نقل اقوال وعبارت کے فرمایا قلت وجہ ذلک ان الرضاع لما کان مما یخفی لانہ لا یعلمہ الا المرضعۃ بالسماع من غیرہ لم یمنع التناقض فیہ لاحتمال انہا اقرت بناء علی ما اخبرت بہ غیرہ تبین لہ کذبہ فرجع عن اقرارہ الخ[2] ص۲۱۲ جلد ۲ کتاب الرضاع پس اقرار برضاعت میں اول تو یہ نہیں تھا کہ مدت رضاعت میں دودھ پیا ہے۔ اسی طرح دودھ پینے دیکھنے کی شہادت میں بھی مدت رضاعت میں دودھ پینا بیان نہیں ہوا لہذا شہادت مرد کی اس امر پر کہ دودھ پینا

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص۵۵ ج۲ نظیر

[2] ردالمحتار باب الرضاع ص۵۲ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بعدمدت رضاعت کے ہوا منافی اور حادث شہادت سابقہ واقرار سابق کے نہیں ہے لہذا شہادت زوج معتبر ہوگی اور نکاح باطل نہ ہوگا فقط

ایک بیوی نے جب کسی لڑکی کو دودھ پلایا تو اس کے اس لڑکے کا نکاح دوسری بیوی سے جائز نہیں

سوال ۶۹۷ - ایک شخص کی دو بیوی ہیں محل اولیٰ و محل ثانی محل اولیٰ نے ایک غیر کی لڑکی نواباً کو دودھ پلایا ہے کچھ عرصہ دراز کے بعد محل ثانی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور نواباً کے لڑکی پیدا ہوئی ان دونوں میں شرعاً عقد جائز ہے یا نہیں - ؟

الجواب - مساۃ نواباً کی دختر اس لڑکے محل ثانی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا نکاح اس لڑکے کا دختر مساۃ نواباً سے صحیح نہیں ہے بقولہ علیہ السلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1]

بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دودھ پلایا تو دونوں کی اولاد میں شادی جائز نہیں

سوال ۶۹۸ - بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو جبکہ وہ ایک برس کی تھی کئی مرتبہ اپنا دودھ پلایا جس کے تین گواہ چشم دید موجود ہیں جنھوں نے بہ قسم قرآن کہدیا ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دودھ پلاتے دیکھا ہے اب چھوٹی بہن کی اولاد اور بڑی بہن کی اولاد میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں - ؟

الجواب - جبکہ معتبر گواہوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بڑی بہن نے بحالت شیرخوارگی دودھ پلایا ہے تو چھوٹی بہن بڑی بہن کی رضاعی بیٹی ہوگئی اور بڑی بہن کی اولاد اس کے بہن بھائی ہوگئے - پس چھوٹی بہن کی اولاد سے بڑی بہن کی اولاد کا نکاح شرعاً صحیح نہ ہوگا - ھکذا فی کتب الفقہ - فقط

عینی بھائی کی رضاعی لڑکی کی لڑکی سے نکاح

سوال ۶۹۹ - ایک مرد جاہل دعامی نامی علی نامی نے حسب مذہب حنفیہ ایک مولوی عبدالرزاق سے اس مسئلہ کے بارہ میں فتویٰ طلب کیا میرے عینی بھائی کی دختر دختر رضاعی کو میں نکاح میں لاسکوں گا یا نہیں، مولوی صاحب

---

[1] ایضاً محصہ ظفر [2] حرم بسبب الرضاع ما حرم بسبب النسب قرابة ومصاهرة ولو كان الرضاع قليلا لحديث الشيخين يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (البحر الرائق كتاب الرضاع ص ۲۳۰ ج ۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

مذکور نے ساٹھ ستر روپیہ لے کر برداشتہ فتوی دیدیا کہ تم کو بلا دسواس حلال ہے اس نے بلا تامل وتاخیر عورت مذکورہ کو نکاح میں لایا۔ مولوی محمد لقمان نے اس نکاح کے جواز کی تردید اور حرمت میں رسالہ مفصل فتوی لکھا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے اور یہ نکاح جائز ہے یا حرام؟

الجواب ۔ فتوی مولوی عبدالرزاق کا دربارہ جواز نکاح دختر دختر رضاعی برادر عینی محض باطل اور لغو ہے بنات الاخ وبنات الاخت جیسا کہ نسبی حرام ہیں رضاعی بھی حرام ہیں لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] اور اس کو حنفیہ اور شافعیہ سب نے تسلیم کیا ہے اور صاحب خازن جو شافعی المذہب ہیں وہ بھتیجی رضاعی کی حرمت کو تسلیم فرماتے ہیں اور جبکہ بھتیجی رضاعی حرام ہے تو بھتیجی کی دختر بھی حرام ہے چنانچہ تفسیر خازن میں بعد نقل حدیث مذکور بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حرمت کی حدیث نقل فرمائی ہے انما حلا تحل لی یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب وانها ابنة اخی من الرضاعة فکل من حرمت بسبب النسب حرم نظیرها بسبب الرضاعة[2] اس سے معلوم ہوا کہ شافعیہ کے نزدیک بھی بھتیجی رضاعی اور بھتیجی رضاعی کی دختر سے جس کو دختر دختر رضاعی برادر عینی سے تعبیر کیا ہے نکاح حرام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فتوی مولوی عبدالرزاق کا محض باطل ہے اور فتوی مولوی محمد لقمان صاحب کا صحیح اور موافق کتاب وسنت کے ہے اور حنفیہ کو تقلید اور اتباع اپنے امام کا لازم ہے اور صورت مذکورہ میں کسی کا مذہب خلاف بھی ہو تو اس پر عمل کرنا درست نہیں ہے فقط

بچہ کو جس عورت نے دودھ پلایا عورت اس بچہ سے اپنی پوتی کا نکاح نہیں کر سکتی

سوال[1] ۔ ایک شیر خوار بچہ جس کی عمر ایکسال چار ماہ کی ہو اور اس کی ماں فوت ہو چکی ہو اور اس کی نانی اپنے پستان اس کو چوساتی رہی ہے چار ماہ بعد اس کے دودھ اتر آیا اور بچہ برابر شیر بھی چوستا رہا اب وہ لڑکا جوان ہوا تو مرضعہ اپنی پوتی سے اس لڑکے رضیع مذکور کا نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہیں۔؟

---

[1] دیکھئے الجزء الثانی کتاب الرضاع ص ۳۵ ط ۳۲ [2] دیکھئے تفسیر خازن المسمی بلباب التاویل ص

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۔ مرضعہ کی پوتی اس رضیع کی بھتیجی رضاعی ہوئی پس بقاعدہ یحرم من الرضاع مایحرم من النسب[۱] نکاح اس رضیع کا مرضعہ کی پوتی سے حرام اور ناجائز ہے اور زیلعی کے قول کو جو انھوں نے خصاف سے نقل کیا ہے درمختار اور شامی میں رد کر دیا ہے درمختار میں ہے وینشر التحریم فی المدۃ فقط ولو بعد الفطام والاستغناء بالطعام علی ظاھر المذھب وعلیہ الفتوی فخر وغیرہ قال المصنف فی البحر فما فی الزیلعی خلاف المعتمد لان الفتوی متی اختلفت رجح ظاھر الروایۃ اھ قولہ لان الفتوی الخ ھو لان اکثرین علی الاول ای علی الحرمۃ کما فی النھر[۲] ۔ فقط

سوال[۱] ۔ زید و ہندہ حقیقی بہن بھائی ہیں ہندہ نے مدت رضاعت میں ایک غیر مسلم کی لڑکی کو دودھ پلایا ۔ بعد چند مدت کے زید نے اس لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح کیا اور دودھ پینے کا حال بخوبی معلوم نہ تھا اب جبکہ اس کے پانچ چھ بچے ہوئے درمیان گفتگو کے معلوم ہوا زبانی ہندہ کے کہ اس لڑکی کو میں نے بھی دودھ پلایا ہے ہندہ کی یہ گواہی مقبول ہے یا نہیں ۔ اور یہ نکاح ناجائز ہے تو علیحدگی کیوں کر ہوگی اور بچوں کا نفقہ کس پر ہے اور ولی کون ہے اور تفریق کے لئے قاضی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں اور اگر زوجین اس کو نہ مانیں تو کیا کیا جائے

جس غیر مسلم لڑکی کو ایک عورت نے دودھ پلایا اس سے عورت کے بھائی کی شادی جائز کہ نہیں

الجواب ۔ درمختار میں ہے والرضاع حجۃ حجۃ المال وھی شھادۃ عدلین او عدل وعدلتین[۳] اس عبارت سے واضح ہے کہ بصورت انکار زوجین صرف ایک عورت مرضعہ کے قول سے حرمت رضاع ثابت نہ ہوگی اور نکاح صحیح رہے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی اور وراثت ان میں جاری ہوگی اور نفقہ اولاد و زوجہ کا اس شخص ناکح یعنی زید کے ذمہ ہوگا ۔ البتہ اگر زوجین اس بارہ میں ہندہ کی تصدیق کریں تو حرمت ثابت ہو جاوے گی ۔

---

[۱] البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۳۵ ج ۳ نیز [۲] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ نیز

[۳] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ نیز

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ان میں تفریق کی جاویگی یعنی جبکہ وہ مقر ہیں تو خود علیحدہ علیحدہ ہوجاویں گے۔ قاضی کی تفریق کی ضرورت اس میں نہیں ہے شامی میں ہندیہ سے منقول ہے تزوج امرأۃ فقالت امی ارضعتکما الخ ان صدقاها فسد النکاح وان کذباها لم یفسد الخ۔ فقط

جس لڑکی کو ایک بیوی نے دودھ پلایا اس سے اس لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں جو دوسری بیوی سے ہے

سوال [۶۰۲]۔ ایک شخص کے دو بیوی ہیں نصیباً و مراداً، نصیبن نے ایک غیر لڑکی کو دودھ پلایا ہے تو مراد کے لڑکے کے ساتھ اس لڑکی رضیعہ کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس غیر لڑکی نے جبکہ اس مرد کی ایک زوجہ کا دودھ پیا تو وہ لڑکی جیساکہ دودھ پلانے والی کی دختر رضاعی ہوئی۔ اس طرح اس کے شوہر کی بھی دختر رضاعی ہوئی اور دوسری زوجہ سے جو اس مرد کا لڑکا ہے وہ بھائی رضاعی اس لڑکی کا ہوا۔ پس نکاح دونوں میں درست نہیں ہے[۵۲]۔ فقط

بھائی نے بہن کا دودھ پیا تو ان دونوں کی اولاد میں نکاح جائز ہوگا یا نہیں

سوال [۶۰۳]۔ زید ایک طفل پانچ سالہ ہے اور ہندہ اس کی حقیقی ہمشیرہ ہے پچیس سالہ شادی شدہ۔ زید نے ہمشیرہ مذکورہ کا دودھ پیا۔ زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی لڑکے سے جائز ہے یا نہ؟

الجواب۔ زید نے اگر اپنی ہمشیرہ کا دودھ بعمر شیرخوارگی یعنی دو برس کی عمر یا اڑھائی برس کی عمر میں یا اس سے کم عمر میں پیا ہے تو زید اپنی بہن کا پسر رضاعی ہوگیا اور اس بہن کی جس قدر اولاد ہے وہ بہن بھائی رضاعی زید کے ہوگئے۔ پس زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی پسر اور دختر سے جائز نہیں ہے[۵۳] اور اگر زید کی عمر بوقت شیرنوشیدگی اڑھائی برس سے زیادہ تھی تو پھر حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زید کی اولاد کا ہندہ کی اولاد سے

---

[۵۲] ردالمحتار باب الرضاع ص۲۶۵ ج۲ ظفر [۵۳] و یثبت به الخ امومیة المرضعة للرضیع ویثبت ابوة زوج مرضعة اذ کان لبنها منه لو الا لا یحرم منه ما یحرم من النسب (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص۲۶۵ ج۲ ظفر

[۵۴] ویثبت به الخ امومیة المرضعة للرضیع الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرضاع ص۲۶۵ ج۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

حرام نہ ہوگا۔ فقط

ڈیڑھ سال کی عمر کے درمیان دودھ پیا تو کیا حکم ہے

سوال[۴۰]۔ مدت رضاعت میں امام صاحبؒ کا قول اڑھائی سال ہے اور صاحبینؒ پورے دو سال فرماتے ہیں جس بچہ نے دو اور اڑھائی سال کے درمیان دودھ پیا ہے امام صاحب ان کا نکاح باہم حرام قرار دیتے ہیں شرعی فیصلہ مفتی بہ کیا ہے۔؟

الجواب۔ فقہاء رحمہم اللہ ہر دو قول را مفتی بہ فرمودہ اند صاحب درمختار در بارۂ قول صاحبینؒ فرمودہ و بہ یفتی و در بارہ قول امام اعظمؒ فرمودہ و علیہ الفتوی و در شامی گفتہ و حاصلہ انہما قولان افتی بکل منہما پس در ہر موضع احوط را اختیار کنند مثلاً در نظام بر قول صاحبین عمل کنند و در حرمت رضاعت بر قول امام اعظم عمل کنند یعنی در صورت مسئولہ حرمت رضاعت خواہد شد[۱]۔ فقط

(خلاصہ یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح حرام ہوگا۔ ظفر)

شامی اور موطا کی عبارت میں غور

سوال[۴۱]۔ آپ نے ایک مسئلہ کا جواب وتحل اخت اخیہ رضاعاً فرمایا تھا مگر موطا امام محمدؒ ص ۲۷۹ باب الرضاع کی یہ عبارت مخالف ہے تطبیق کی کیا صورت ہے فالاخ من الرضاعۃ من الاب تحرم علیہ اختہ من الرضاعۃ من الاب و ان کانت الامان مختلفان۔

الجواب۔ بندہ نے وتحل اخت اخیہ رضاعاً لکھا ہوگا[۲] اور اس کی صورت میں شامی نے لکھدیں ہیں اس کو ملاحظہ کیا جاوے[۳] موطا امام محمد کی صورت اسکی مخالف نہیں ہے۔

---

[۱] حولان ونصف عندہ وحولان فقط عندھما وھو الاحوط فتحرم بہ یفتی کما فی تصحیح القدوری عن العون لکن فی الجوھرۃ انہ فی الحولین ونصف ولو بعد انفطام محرم وعلیہ الفتوی (درمختار) قولہ لکن الخ استدراک علی قولہ بہ یفتی وحاصلہ انہما قولان افتی بکل منہما قولہ (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۴ ج ۲ ظفر)

[۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ظفر

[۳] اس عبارت کے بعد در مختار میں ہے کان یکون لہ اخ نسبی لہ اخت رضاعیۃ وکان یکون (بقیہ ص ۴۳۵ پر)

Maktaba Tul Ishaat.com

بلوغ کے بعد پستان منہ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

سوال ۶۰۔ عمر ہندہ سے زنا کرتا تھا اور ایک دفعہ اس کی پستان منہ میں لی تو عمر کا نکاح ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ عمر کا نکاح اس صورت میں صحیح ہے کیوں کہ حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں ہوتی کذا فی عامۃ کتب الفقہ[۱]۔ فقط (دودھ ڈھائی سال کی عمر کے بعد دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ نظیفر)

رات میں بچہ نے پستان منہ میں لے لیا کیا حکم ہے

سوال ۶۱۔ ہندہ سوتی ہوئی تھی اس کے برابر ہندہ کے دیور کے بیٹا جس کی عمر دو سال سے کم تھی سو رہا تھا، جب یہ لڑکا بیدار ہوا تو اس نے ہندہ کی پستان منہ میں لے لیا مگر یہ معلوم نہیں کہ پستان کتنی دیر منہ میں رہا جب ہندہ بیدار ہوئی تو پستان بچہ کے منہ سے نکال لیا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ بچہ نے دودھ پیا یا نہیں اس صورت میں رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ یہ صورت شک کی ہے اور حالت شک میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ مگر بطریق تنزہ اور احتیاط کے حرمت رضاعت ثابت ہے اب دونوں قولوں میں سے کس قول میں احتیاط اور تنزہ ہے۔

الجواب ۔ اس صورت میں زید کا قول صحیح ہے شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی در مختار میں ہے فلو التقم الحلمۃ ولم یدر ہل دخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یحرم لان فی المائع شکا ولو الجیۃ[۲] الدر المختار وفیہ ایضاً حجتہ حجۃ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[۳] اور احتیاط اور تنزہ بیشک یہ ہے کہ اس بچہ کا نکاح اس عورت کی

(بقیہ صفحہ ۴۳۴) اخیہ رضاعا اخت نسبا وبعادہ ظاہر (درمختار) قولہ وہو ظاہر کان یکون

لہ اخ رضاعی رضع مع بنت من امرأۃ اخری (رد المحتار باب الرضاع ص۵۵ ج۲) نظیفر

لہ وقید بالثلاثین (شہرا) لان الرضاع بعدہا لا یوجب التحریم (البحر الرائق کتاب الرضاع ص۱۳ ج۳) نظیفر

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص۵۵ ج۲ وفی الفتح لو ادخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت

فی الارتضاع لا تثبت الحرمۃ باشک (رد المحتار ایضا) نظیفر لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع نظیفر

Maktaba Tul Ishaat.com

اولاد سے نہ کیا جاوے اگر کیا جاویگا تو فتویٰ جواز کا ہوگا۔ فقط

شادی کے بعد ایک مرد دو عورت نے رضاعت کی گواہی دی۔ کیا کیا جائے

ایک عورت کی شادی ہونے سے چھ سات ماہ کے بعد ایک مرد دو عورتیں گواہی دیتے ہیں کہ منکوحہ نے اپنے شوہر کی ماں کا دودھ ایام رضاعت میں پیا تھا۔ اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ ایک مرد دو عورتیں نمازی معتبر گواہی دودھ پینے کی دیتے ہیں تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی کما فی الدر المختار باب الرضاع وحجتہ حجۃ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین الخ[1]

صرف عورت رضاعت کی گواہی دے تو کیا حکم ہے

سوال[۵۰۸]۔ اذا شہدت امرأۃ واحدۃ او نسوۃ منفردات فی اثبات الرضاع وعلم صدقہا فما حکم الافتاء والقضاء

الجواب۔ حکم الافتاء والقضاء فی ھذہ الصورۃ انہ لا یحکم ولا یفتی بشہادۃ النساء فی حرمۃ الرضاع فان حجتہ حجۃ المال کما فی الدر المختار[2]۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸/۳ج۔ ظفر

[2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸/۳ج۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

چوتھی فصل

حرمت نکاح بہ سبب جمع

بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح باطل ہے اولاد ثابت النسب نہیں ہوگی اور نہ وارث ہوگی

سوال [۷۰۹]:- زید نے اول مسماۃ ہندہ سے نکاح کیا اور نہ ہی مقرر ہوا۔ اب چند سال بعد زید نے ہندہ کی بہن حقیقی سے نکاح کر لیا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح اول و ثانی دونوں باطل ہیں۔ یا صرف ثانی۔ اور در صورت جواز نکاح اول جو اولاد زید سے پیدا ہوئی وہ دعویٰ جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں کر سکتی ہے یا نہیں۔ دوسرے در صورت عدم جواز نکاح ثانی جو اولاد زید سے زوجہ ثانیہ کے بطن سے پیدا ہوئی حرامی ہوئی یا کیا اور یہ اولاد جائداد منقولہ وغیرہ پر دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب - نکاح اول صحیح ہوا اور دوسرا نکاح جو زوجہ اولیٰ کی بہن سے ہوا وہ باطل ہے اور زوجہ اولیٰ سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور زید کی وارث ہوگی اور دوسری بہن سے اگر کچھ اولاد ہوئی تو اس کا نسب زید سے ثابت نہیں اور نہ وارث زید کی نہ ہوگی[۱]۔

دو سوتیلی بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام ہے

سوال [۷۱۰]:- زید کے دو بیویاں ہیں ایک امینہ جس کے بطن سے زینب ہے اور دوسری سکینہ جس کے بطن سے کلثوم ہے۔ زید نے عمر سے

---

[۱] فان تزوج الاختین فی عقدۃ واحدۃ فیفرق بینھما وبینہ الخ وان تزوجھما فی عقدتین فنکاح الاخیرۃ فاسد ویجب علیہ ان یفارقھا ولو علم القاضی بذالک یفرق بینھما فان فارقھا قبل الدخول لا یثبت شئی من الاحکام وان فارقھا بعد الدخول فلھا المھر ویجب الاقل من المسمی ومن مھر المثل وعلیھا العدۃ ویثبت النسب ویعزل عن امرأتہ حتی تنقضی عدۃ اختھا کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری کتاب الکراہیۃ الباب الخامس فی المحرمات ج ۱ ص ۲۶۷ ظفر)

Maktaba Tul Ishaat.com

زینب کا نکاح کر دیا چند روز بعد زینب کی زندگی ہی میں کلثوم سے بھی نکاح کر دیا۔ فی الحال دونوں بہنیں جن کا باپ ایک ہے زید کے گھر میں ہیں تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب - قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیہ[1] اور حرام ہے تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا یعنی نکاح میں۔ پس جو نکاح عمر کا بعد میں کلثوم سے ہوا وہ باطل اور ناجائز ہے اور حرام ہے اس کو علیحدہ کر دینا چاہیئے

سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال[۱۱۷۱] - سالے کی لڑکی بہنوئی کے نکاح میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - پہلی زوجہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح حرام ہے غرض یہ کہ جمع کرنا درمیان خالہ بھانجی اور پھوپی بھتیجی کے درست نہیں ہے[2] البتہ جب زوجہ نکاح میں نہ رہے تو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح درست ہے

خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں

سوال[۱۱۷۲] - زید نے پہلے ہندہ سے بعدہ صالحہ سے نکاح کیا اور ہندہ و صالحہ آپس میں خالہ بھانجی ہیں جس کا حکم شرعاً وان تزوجھما علی التعاقب صح الاول وبطل الثانی۔ ناطق ہے اور صالحہ جس کا نکاح آخری ہے زید سے متارکت نہیں کرتا جس کے لئے تفریق ضروری ہے آیا قبل متارکۃ یا تفریق غیر مدخولہ سے نکاح درست ہے یا نہ۔؟

الجواب - یہ ظاہر ہے اور عبارت منقولہ سے ثابت ہے کہ اس صورت میں نکاح ثانی باطل ہوا۔ پس جب تک زوجہ اولیٰ کو طلاق نہ دیگا دوسری عورت سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور اس صورت میں طلاق ہی تفریق کے لئے متعین ہے تفریق قاضی یہاں نہیں ہو سکتی کیوں کہ دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا وہ تو خود باطل ہے اور پہلا نکاح صحیح ہے پس منکوحہ اولیٰ جس کا نکاح صحیح ہے اس سے تفریق کی ضرورت نہیں اور ثانیہ کا نکاح نہیں ہوا اگر اس سے جماع کریگا

---

[1] سورۃ النساء رکوع ۴ [2] ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اخیھا او ابنۃ اختھا ھذا البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۲ ج۳ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو زنا ہوگا درمختار میں ہے وان تزوجھما معاً او بعقدتین ونسی الاول فرق القاضی بینہ وبینھما الخ وفی الشامی قولہ ونسی الاول فلو علم فھو الصحیح والثانی باطل[1] ۔ اس عبارت اور عبارت شامی سے واضح ہوتا ہے کہ تفریق قاضی یا متارکۃ کی ضرورت وہاں ہے جبکہ نکاح صحیح و نکاح باطل متعین نہ ہو اور صورت مسئولہ میں یہ امر متعین ہے کہ نکاح اول صحیح ہے اور ثانی باطل ہے تو لامحالہ ثانیہ سے اگر مقاربت کر لیگا زنا ہوگا ۔ عام مسلمانان اگر قدرت رکھیں اس عورت ثانیہ کو اس مرد سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور اگر ان کو قدرت نہ ہو تو ہر ایک حاکم اس کو حکم کر سکتا ہے کہ ان عورت کو علیحدہ کر دے یا اگر وہ مرد اس عورت ثانیہ سے نکاح کرنا چاہے تو پہلی کو طلاق دیدے پھر اگر وہ غیر مدخولہ ہے تو دوسرے سے فوراً نکاح کر سکتا ہے۔

طلاق دے کر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال[۷۱۳] ۔ ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے ہوا ۔ اس کے اولاد نہیں ہوئی اسی وجہ سے اس کو چھوڑ کر اس کی دوسری بہن سے نکاح کیا ۔ اسی روز ایک بہن کو طلاق دی اور دوسری بہن سے نکاح کر لیا ۔ یہ نکاح جائز ہوا یا نہ اسی طرح ایک شخص نے زوجہ کو طلاق دیکر فوراً ہی اس کی سگی بھتیجی سے نکاح کر لیا جائز ہوا یا نہ؟

الجواب ۔ دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے لہذا ایک بہن کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گذر جائے اس وقت دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے اس طرح پھوپی کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گذر جائے اس وقت اس کی بھتیجی سے نکاح جائز ہے قبل عدت گذرنے کے دوسرے سے نکاح جائز نہیں ہے ۔ فقط

زوجہ کی سوتیلی ماں سے نکاح کس صورت میں درست ہے یا نہیں

سوال[۷۱۴] ۔ زوجہ کی زندگی میں یا بعد وفات زوجہ اس کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں مع دلیل بیان فرمائیے ۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲ ظفر

[2] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - زوجہ کی زندگی میں بھی اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یعنی زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے (درمختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[۵۱] یہ امرأۃ سوتیلی ماں ہے اور بنت زوج سوتیلی بیٹی ہے اور جبکہ زوجہ وفات پاچکی ہے تو اس حالت میں اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہونے میں کچھ شک وشبہ ہی نہیں۔ فقط

بھائی کی بیوہ سے جو اس کی بیوی کی بہن ہے نکاح جائز نہیں

سوال[۱۵۷] - زید نے اپنی شادی ایک لڑکی کے ساتھ کی اور زید کے حقیقی چھوٹے بھائی نے بھی اپنی شادی ایک بھاوج کی حقیقی چھوٹی بہن کے ساتھ کی۔ کچھ دنوں میں زید کا انتقال ہوگیا۔ اب عمر اپنی بھاوج کا عقد ثانی اپنے ساتھ کرسکتا ہے یا نہ۔

الجواب - جب تک عمر کے نکاح میں اس کی زوجہ موجود ہے اس وقت تک اپنی زوجہ کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ دو بہنوں کا جمع ہونا کسی کے نکاح میں حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[۵۲]۔

پھوپی بھتیجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

سوال[۱۵۸] - پھوپی بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع ہوسکتی ہیں یا نہیں؟

الجواب - پھوپی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں ایک وقت میں جمع نہیں ہوسکتی، درمختار میں اور مسلم شریف میں ہے لا تنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا علی ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا الحدیث[۵۳]۔ پس ایسا ارادہ ہرگز نہ کیا جاوے یہ حرام قطعی ہے البتہ اگر منکوحہ سابقہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت گذر جاوے یا وہ فوت ہوجائے تو پھر اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے۔

پہلی بہن کو اسی مجلس میں طلاق دے کر دوسری بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال[۱۵۹] - ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دے کر اس مطلقہ کی ہمشیرہ حقیقی سے اسی مجلس میں نکاح کرلیا۔ بعد نکاح کے

---

۵۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۶ ج۲ ۵۲ سورۃ النساء رکوع ۴۔

۵۳ دیکھئے بحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۳ ج۳ - نظر

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت نے میکہ جاکر دوسرے شخص سے نکاح کرلیا تو کونسا نکاح درست ہوا اور جائز ہوا۔

الجواب - جو نکاح عورت مذکورہ کا اس کی بہن کی عدت کے اندر ہوا تھا وہ باطل ہے[1]۔ لہٰذا جو نکاح عورت مذکور نے اپنے والدین کے گھر جاکر دوسرے شخص سے کیا وہ صحیح ہو گیا

بیوی کی بھانجی سے نکاح

سوال [۷۱۸] - زید کی بیوی فاطمہ حیات ہے اور یہ زید کی خالہ زاد بہن ہے اور فاطمہ کی ہمشیرہ مریم بھی حیات ہے اور اس کی ایک دختر ہے اس کا نکاح مریم کی دختر فاطمہ کی بھانجی سے درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - بموجودگی فاطمہ کے نکاح زید میں زید کا نکاح ہمشیرہ زادی فاطمہ سے درست نہیں ہے لقولہ علیہ السلام لا تنکح المرءۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا تنکح ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا رواہ مسلم[2]۔ فقط

جس کے نکاح میں کسی عورت کی بھتیجی ہو پھر وہ عورت اس مرد سے نکاح نہیں کرسکتی

سوال [۷۱۹] ہندہ نے اپنی بھتیجی کا نکاح الف سے کردیا تو ہندہ کا نکاح الف سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اور ہندہ کو الف سے پردہ کرنے کا کیا حکم ہے۔ اگر ہندہ الف کے سامنے آئی تو گنہگار ہوئی یا نہیں۔؟

الجواب - جس حالت میں کہ الف کے نکاح میں ہندہ کی بھتیجی ہے اس وقت تک الف کا نکاح ہندہ سے نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ پھوپھی بھتیجی کو جمع کرنا نکاح میں حرام ہے[3]۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہندہ الف کے محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے لہٰذا پردہ کے بارہ میں وہ بحکم اجنبیہ ہے باقی فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر خوف فتنہ نہ ہو تو بے کے دیکھنے میں گنہ نہیں ہے پس اس بنا پر ہندہ اگر الف کے سامنے آئی اور منہ نہ چھپایا تو گنہگار نہ ہوگی۔ البتہ اگر خوف فتنہ ہو تو احتیاط

---

[1] وحرم الجمع بین اھل بحرم نکاحہ وعدۃ ولو من طلاق بائن (درمختار) واشار الی ان من طلق امرأتہ طلاقا رجعیا لا یجوز لہ ان یتزوج اختھا او اربعا سواھا قبل انقضاء عدتھا (شامی ص ۳۶ ج ۲)

[2] دیکھئے احسن الفتاوی فصل فی المحرمات ص ۳۹ ج ۴ و لا یجمع بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختھا ولا بین امرأۃ وابنۃ اخیھا (درمختار) فصل فی المحرمات ص ۱۰۱ ج ۲ ایچ ایم

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنی چاہیے درمختار میں ہے من حرمہ هی من لاجل له نکاحها ابدا الخ وینظر من الاجنبیة الی وجهها وکفیها فقط مطلقا وفی الخوان خاف الشهوة او شک امتنع نظره الی وجهها۔ فحل النظر مقید بعدم الشهوة و الاحرام الخ درمختار[1] فقط

پھوپھی کا نکاح میں ہوتے ہی پھوپھا سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۲۰ ہندہ کی پھوپھی زندہ ہے اس نے اپنے پھوپھا کے ساتھ نکاح کرلیا یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں بصورت عدم جواز اُن دونوں کے لئے کیا سزا کفارہ ہے

الجواب۔ پھوپا کے ساتھ بموجودگی پھوپھی کے اور بحالت منکوحہ ہونے پھوپھی کی ہندہ کا نکاح جائز نہیں ہے غرض یہ ہے کہ پھوپھی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتی کما فی الحدیث لا تنکح المرأة علی عمتها و خالتها الحدیث[2] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ نکاح کرنے والا ہندہ کو علیحدہ کردیوے اور اپنے گناہ سے توبہ کرلے۔

بیوی کے رہتے ہوئے سالی یا سالی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۲۱ عبدالسلام کی ایک سالی ہے اس کی دختر زبیدہ ہے عبدالسلام کا نکاح زبیدہ سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ بموجودگی اپنی زوجہ کے سالی ہے یا سالی کی دختر سے نکاح نہیں کرسکتا اس لئے کہ سالی کی دختر اس کی زوجہ کی بھانجی ہے اور خالہ و بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ زوجہ اس کے نکاح میں نہ رہے مرجاوے یا اس کو طلاق دیدے تو عدت طلاق کے بعد اس کی بھانجی سے نکاح درست ہے۔

بیوی کے ہوتے ہوئے جائز بہن سے بھی نکاح حرام ہے

سوال ۷۲۲ زید کی ایک زوجہ حمیدہ ہے اور دوسری عورت غیر منکوحہ مسماۃ ہندہ جو زید کی زرخرید موجود ہے زوجہ منکوحہ کے بطن سے ایک لڑکی سعیدہ ہے اور غیر منکوحہ عورت سے ایک لڑکی کریمہ ہے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی النظر والمس ص۳۲۲ ج۵ د

[2] ۔ نظر [1] دیکھئے رد المحتار فصل المحرمات ص۳۹ ج۲ نظر

Maktaba Tul Ishaat.com

زید نے سعیدہ کا عقد اپنے بھانجہ خالد کے ساتھ کردیا جو بقید حیات موجود ہے لیکن خالد اب یہ چاہتا ہے کہ کریمہ کے ساتھ بھی نکاح کرے تو کیا سعیدہ کی موجودگی میں کریمہ سے خالد کا عقد صحیح ہو سکتا ہے۔؟

الجواب - فی الشامی قال ؒ قولہ ولو من زنا تعمیم بالنظر الی کل ما قبلہ ای لافرق فی اصلہ او فرعہ اواختہ ان یکون من الزنا او لا[1] انتہی شامی پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں جمع کرنا درمیان سعید کے اور کریمہ کے جو بہنیں علاتی ہیں خالد کو درست نہیں ہے۔ فقط

ماں شریک دو بہن ایک مرد کے نکاح میں نہیں آسکتیں

سوال ۷۲۳ ایک عورت نے نکاح کیا اس خاوند سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ خاوند کا انتقال ہوگیا۔ عورت مذکورہ نے نکاح ثانی کرلیا۔ اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس عورت نے ہر دو لڑکیوں کا نکاح بالغ ہونے پر کردیا۔ دو مردوں کے ساتھ ایک لڑکی کے خاوند کا انتقال ہوگیا۔ کیا وہ لڑکی اپنی ہمشیرہ کے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔ ایک مرد کے نکاح میں دو بہنیں ماں شریک جمع ہو سکتی ہیں۔؟

الجواب - ماں شریک بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں لہذا اس لڑکی کا نکاح اس کی بہن کے شوہر سے بحالت موجودگی بہن کے صحیح نہیں بلکہ قطعاً حرام اور باطل ہے لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[2] پس یہ آیت تینوں قسم کی بہنوں کو شامل ہے یعنی عینی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیافی، علاتی وہ جن کا باپ ایک اور ماں دو اور اخیافی وہ جن کی ماں ایک اور باپ دو ہوں۔ فقط

پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں

سوال ۷۲۴ پھوپھا کا نکاح بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے بعد مرنے زوجہ کے

---

[1] دیکھئے ردالمحتار الشامی فصل فی المحرمات ص۲۸۱ ج۲ - [2] سورۃ النساء رکوع ۴

Maktaba Tul Ishaat.com

یا بعد طلاق دینے اور عدت گذرنے کے درست ہے[1]

بیوی کے مرنے کے بعد خوشدامن کی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال [۷۲۵] زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ زید اپنی بیوی کی خالہ حقیقی سے نکاح کرنا چاہتا ہے یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب :۔ بیوی کے مرنے کے بعد اس کی خالہ یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے نکاح درست ہے۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنیوالا اور کرانیوالے کا کیا حکم ہے

سوال [۷۲۶] ایک شخص نے اپنی زوجہ کی موجودگی میں بغیر اس کو طلاق دئے اس کی حقیقی بھانجی سے یعنی اپنی سالی کی دختر سے نکاح کیا۔ آیا وہ نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں اور پہلی زوجہ اس پر حلال ہے یا حرام۔ مسلمانوں کو اس کے بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے اور جن لوگوں نے اس نکاح میں مدد کی، ان کے لئے کیا حکم ہے۔ اگر ان میں کوئی مرگیا ہو اس کی جنازہ کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ وہی خطیب جس نے خلافِ شرع نکاح پڑھایا تھا فوت ہوگیا اس کی تجہیز و تکفین میں کوئی مسلمان شریک نہیں ہوا۔ دو آدمیوں نے گاڑیوں میں ڈالکر بغیر نماز پڑھے دفن کردیا۔ آیا اس کی جنازہ کی نماز مسلمانوں کو پڑھنے چاہیئے تھی یا نہیں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیئے یا نہیں۔؟

الجواب :۔ خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا یعنی دونوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ کما فی حدیث مسلم لا تنکح المرءۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا علی ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا[2] اور ان دونوں میں جو پچھلا نکاح ہوا وہ باطل ہے کما فی

---

[1] وحرم الجمع بین امرأتین بینھما قرابۃ لو فرضت ذکر ألم بنت للاخری ابدا الحدیث مسلم لا تنکح المرأۃ علی عمتھا الخ در مختار وزد علی خالتھا ولا ابنۃ اخیھا ولا علی ابنۃ اختھا رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۶ ج۲ نظیر [2] فتح القدیر ص۱۲۲ ج۳ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الشامی فلو علم فهما لتحریم والثانی باطل وله وطئ الاول الا ان یطاء الثانیة فتحرم الاول الی انقضاء عدة الثانیة[۱] الخ پس جس شخص نے نکاح کیا ہے اس کو چاہیئے کہ اس فعل شنیع سے توبہ کرلے۔ اور دوسری زوجہ کو علیحدہ کردے اور اس کے پاس نہ جاوے اور اگر اس سے وطی کرلی ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک پہلی زوجہ سے وطی نہ کرے۔ اور جن لوگوں نے باوجود علم کے اس نکاح ثانی کی مدد کی اور شرکت کی وہ سب عاصی و فاسق ہوئے توبہ و استغفار کریں اور اللہ سے معافی چاہیں اور جب تک وہ توبہ نہ کریں مسلمانان اُن سے ملنا جلنا چھوڑ دیں اور ان کو تنبیہ کریں بعد توبہ کے ان سے ملنا اور شریک شادی و غمی ہونا درست ہے اور جو ان میں سے فوت ہوگیا ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں کیوں کہ فاسق کے جنازہ کی نماز پڑھنے کا حکم ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوا علی کل بر وفاجر الحدیث[۲] پس اس خطیب کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے تھی یہ کام مسلمانوں نے برا کیا اس سے توبہ کریں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیئے بوجہ حدیث مذکور کے کہ اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر ایک نیک اور فاجر کی جنازہ کی نماز پڑھو۔ فقط

دو علاتی بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔

سوال[۴۲۷] ہمارے خسر صاحب کے دو بی بی سے ایک ایک لڑکی ہے۔ بڑی لڑکی ہماری بیوی زندہ ہے اس سے کوئی اولاد نہیں آیا دوسری لڑکی کا نکاح ہمارے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ دو بہنوں علاتی کا بھی نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ مثل دو حقیقی بہنوں کے۔ لعموم قولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[۳] فقط

دو اخیافی بہن سے نکاح جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے

سوال[۴۲۸] اگر کوئی شخص دو بہن اخیافی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھے اور اس فعل کو جائز سمجھے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

---

[۱] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۶۳ ج۲ ۔ ظفیر

[۲] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح [۳] سورۃ النساء ۔ رکوع ۴ ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۔ دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے خواہ دونوں سگی ہوں یا علاتی یا اخیافی کما قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] وھکذا فی عامۃ التفاسیر وکتب الفقہ اور جمع کرنے والا دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں فاسق ہے اور منکر اس کی حرمت کا کافر ہے۔

بیوی کے ہوتے ہوئے سالے کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۴۳۶ زید کے سالے کی لڑکی کی لڑکی سے زید نکاح کرنا چاہتا ہے اور زید کی زوجہ سابقہ بھی موجود ہے تو زید اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ زید کے سالے کی نواسی زید کی زوجہ کی بھتیجی کی دختر ہوئی۔ پس جبکہ زید کی زوجہ سابقہ موجود ہے تو جمع کرنا ان دونوں میں حرام ہے یعنی زید اپنی زوجہ کی بھتیجی کی دختر سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کذا فی کتب الفقہ[2]۔ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۴۳۷ زید کا نکاح اپنے خسر کی منکوحہ ہندہ سے درست ہے یا نہیں۔ ہندہ زید کی زوجہ زینب کی ماں نہیں ہے تو ہندہ و زینب کا جمع کرنا زید کے لئے درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ زید کا نکاح ہندہ مذکورہ سے درست ہے اور جمع کرنا مابین زینب و ہندہ درست ہے کما فی الدر المختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا[3] الخ۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح نہیں ہوتا۔ ان صحبت کے بعد مہر اور عدت لازم ہے

سوال ۴۳۸ اگر زید نے اپنی بی بی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح کر لیا تو صحیح ہوگا یا نہیں

---

[1] النساء رکوع ۴ [2] ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعۃ ولا بین امرأۃ وابنۃ اختھا او ابنۃ اخیھا وکذا کل امرأۃ ذات محرم منھا من الرضاعۃ للاصل الذی بینا ان کل امرأتین کانت احداھما ذکرا والاخری انثی لم یجز للذکر ان یتزوج الانثی فانہ یحرم الجمع بینھما لانقیاس علی حرمۃ الجمع بین الاختین (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص۱۰۲ ج۳) ظفر

[3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۱ ج۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر صحیح نہ ہوا تو زید کو طلاق دینا ہوگی یا نہیں اور مہر واجب الادا ہوگا یا نہیں اور عدت لازم ہوگی یا نہ اگر ہندہ زوجۂ زید مرجائے تو اس کی بہن سے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - اپنی زوجہ کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بہن سے خواہ عینی ہو یا علاتی یا اخیافی نکاح کرنا حرام ہے بقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[1] اور وہ نکاح ثانی زوجہ کی بہن سے باطل ہے حاجت طلاق دینے کی نہیں ہے وہ نکاح صحیح ہی نہیں ہوا اور اگر صحبت کرلی تو مہر مثل اس کا اور عدت اس پر لازم ہے[2] اور زوجہ اولیٰ فوت ہوجائے تو اسکی بہن سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضائی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں اور اسی طرح رضائی بھتیجی سے بھی نکاح درست نہیں

سوال [۳۳۲۲] ہندہ نے زید عمر کو ایام رضاعت میں دودھ پلایا۔ ہندہ نے اپنی لڑکی صالحہ کا عقد عمر کے بھائی خالد سے کیا چند سال کے بعد زید نے اپنی لڑکی حمیدہ کا عقد خالد سے کرنا چاہا بموجودگی صالحہ کے۔ اس وقت بکر نے زید کو لکھا کہ حمیدہ کا نکاح بموجودگی صالحہ خالد سے نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ پھوپھی، بھتیجی رضاعی کا اجتماع حرام ہے۔ اس لئے حمیدہ کا نکاح خالد سے نہیں ہوا۔ لیکن چند سال بعد جبکہ شاہدوں میں سے سوائے مرضعہ دیگر چند عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا نہ رہا۔ تب عمر نے یہ خواہش کی کہ میں اپنا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے کروں گا۔ اب اس وقت سوائے دو چار عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا مردوں میں سے نہیں رہا۔ البتہ زید رضیع جو نہایت ثقہ و عالم باعمل تھا۔ اس کی تحریر موجود ہے جس کو خالد بمنزلہ ایک شاہد عدل کے تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تحریر زید دیگر مستورات کی شہادت کا مجموعہ

---

[1] سورۃ النساء ۴ [2] وان تزوجها اى الاختين او بعقدتين ونسى بنكاح الاول فرق القاضى بينه وبينها الخ وان كانت الفرقة بعد الدخول وجب لكل واحدة مهر كامل (رد محتار) قوله نسى الاول فلو علم فهما صحيحان والثانى باطل له وطى الاولى الا ان يطأ الثانية فتحرم الاولى الى انقضاء عدة الثانية (رد محتار فصل فى المحرمات ص۲۶۳ ج۲ و ص۲۶۴ ج۲) فليز

Maktaba Tul Ishaat.com

ثبوت رضاعت کے لئے کافی شہادت شرعیہ ہے پس نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ صرف مستورات کی شہادت سے رضاعت ثابت نہیں ہو سکتی کیوں کہ زید کی تحریر کا دیانۃً وقضاءً کچھ اعتبار نہیں لہذا نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز ہے ایسی حالت میں عمر کا نکاح حمیدہ سے دیانۃً وقضاءً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - جیسا کہ پھوپی بھتیجی نسبی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے ایسے ہی پھوپی بھتیجی رضاعی کا جمع کرنا بھی حرام ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب رواہ الشیخان[۵۱] وفی الشامی واراد بالمحارم ما یشمل النسب والرضاع الخ[۵۲] ولیکن رضاع از شہادت نساء ثابت نمی شود (یعنی حرمت رضاعت صرف عورتوں کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتی ہے) کما فی الدر المختار حجت تجتلدان وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین[۵۳] وتحریر زید بحکم شہادت زید نخواہد شد (زید کی تحریر شہادت کے حکم میں نہ ہوگی) لان الشہادۃ بیان عن العیان واللہ المستعان - (لیکن جب رضاعت پہلے سے ثابت شدہ ہے اور خود عمر بھی جانتا ہے اس لئے دیانۃً اس کا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے درست نہیں ہے) واللہ اعلم

بیوی اور اس کے شوہر سابق کی لڑکی کا جمع کرنا جائز نہیں

سوال (۴۳۲) ھل یجوز الجمع بین امرأۃ وابنۃ زوجھا من غیرھا ام لا۔ بینوا توجروا

الجواب - قال فی الدر المختار فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا او امرأۃ ابیھا[۵۴] الخ - وکذا فی غیرہ من کتب الفقہ پس معلوم شد کہ جمع کردن درمیان زن و بنت زوج او کہ از زن دیگر است جائز و حلال است کہ علت حرمت جمع در آنہا یافتہ نمی شود کما تحقق فی الدر المختار

---

[۵۱] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۲۲۵ نیز [۵۲] رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۰ نیز

[۵۳] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرضاع ص ۲۲۰ نیز

[۵۴] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۱ نیز فرید بکڈپو

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اور زنا تو ہر حال میں

سوال ۷۳۴ - زبیدہ چار سال سے بیوہ ہے اور اس کو چار ماہ کا حمل ہے جو اس کے دیور مسمی اکبر سے ہے اب حرام کے حمل میں مساۃ مذکورہ کا نکاح اس کے دیور اکبر سے جائز ہے یا نہیں جبکہ مساۃ زبیدہ کی حقیقی بہن اکبر کے گھر میں موجود ہے دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں - ؟

الجواب - جو عورت حاملہ زنا سے ہوئی ہے اس کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے ان تزوج حبلی من زنا جاز النکاح ھدایہ ص۳۵۲ مگر جب اکبر کے نکاح میں مزنیہ کی بہن ہے تو اس صورت میں مزنیہ کے ساتھ اکبر کا نکاح درست نہیں ولا یجمع بین اختین نکاحا ھدایہ ص۲۸۹

دو رضاعی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے

سوال ۷۳۵ - ایک لڑکی ہے جس کا باپ عرصہ تک لاپتہ رہا اور ماں کا انتقال ہو گیا - حالت لاوارثی میں اس لڑکی کے ایک عزیز نے اپنے یہاں لے جا کر اپنے لڑکے کے ساتھ عقد کر دیا جس کو زمانہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس وقت لڑکا و لڑکی دونوں نابالغ تھے حالت بلوغیت پر لڑکی نے اس عقد کو منظور نہیں کیا اور عرصہ سولہ سال کا ہوتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی اپنے شوہر کے یہاں سے اپنے مکان چلی آئی اسوقت اس کا لاپتہ والد بھی آ گیا اور شروع عقد سے آجتک اس لڑکے اور لڑکی میں کسی قسم کا واسطہ نہیں رہا ہے - اب اس لڑکے نے اپنی بیوی کی خالہ زاد بہن سے عقد کر لیا ہے مگر ان دونوں لڑکیوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہے - آیا اس پہلی لڑکی کا عقد ناجائز ہے کر دوسرا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں اور یہ دوسری لڑکی اس لڑکے کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں - ؟

الجواب - جب کہ اس کی پہلی زوجہ اور اس زوجہ کی خالہ زاد بہن رضاعی بہنیں ہیں تو وہ دونوں ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر اس پہلی زوجہ کی خالہ زاد بہن سے جو کہ اس کے رضاعی بہن ہے نکاح کرنا منظور ہے تو پہلی زوجہ کو طلاق دیدیوے جب اس کی عدت تین حیض گزر جاویں اس وقت اس کی رضاعی بہن سے نکاح درست ہو سکتا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اور محض عورت کے انکار سے بعد بلوغ کے بلا قضائے قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا کذا فی الدر المختار۔[1]

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۳۶ ایک شخص نکاح ثانی کرنا چاہتا ہے اسکی زوجہ حیات ہے۔ جس عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے وہ زوجہ کی حقیقی بھتیجی کی لڑکی اور حقیقی بھانجی کی لڑکی ہے یعنی بھائی حقیقی کی نواسی ہے اور حقیقی بہن کی پوتی ہے، علماء کرام اس نکاح کو حرام ثابت کرتے ہیں۔ آیا فتویٰ ان کا صحیح ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب۔ علماء کرام کا فتویٰ صورت مذکورہ میں صحیح ہے بموجودگی زوجہ کے اس کے بھائی کی نواسی اور بہن کی پوتی سے نکاح درست نہیں ہے قطعاً حرام ہے کذا فی کتب الحدیث[2] والفقہ۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے پھوپھا نے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کیا، پھر باپ نے اسکا دوسرا نکاح کر دیا کون سا صحیح ہے

سوال ۷۳۷ ایک شخص نے اپنی لڑکی کو اس کے پھوپھا کے پاس چھوڑ آیا۔ عرصہ کے بعد جب وہ اپنی لڑکی کو لینے گیا۔ تو لڑکی کا پھوپا کہنے لگا کہ میں نے تری لڑکی سے نکاح کر لیا ہے میں نہیں بھیجتا، دنگہ فساد ہو کر بمشکل تمام لڑکی کو وہاں سے لے آیا۔ جب یہ شہرت ہوئی تو لوگوں نے لعنت ملامت کی۔ کہنے لگا کہ میں نے تو اپنی زوجہ کو طلاق دیکر اس سے نکاح کیا ہے حالانکہ وہ عورت اس وقت تک اس کے گھر میں ہے کیا ایسی صورت میں نکاح جائز ہو سکتا ہے لڑکی کے والد نے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ہے صحیح ہے یا نہ ؟

الجواب۔ پھوپی کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح حرام ہے جمع کرنا

---

[1] یشترط القضاء للفسخ (درمختار) حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلھما الخیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ فلا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الاولیاء ص ۴۲۱ ج ۲ ظفیر)

[2] ولا یجمع الرجل الا بین امرأۃ وابنۃ اخیھا او ابنۃ اخیھا وکذلک کل امرأۃ ذات محرم منھا من الرضاعۃ للاصل الذی بینا ان کل امرأتین لو کانت احداھما ذکرا والاخری انثی لم یجز لھا ان یتزوج الانثی فانہ یحرم الجمع بینھما بالقیاس علی حرمۃ الجمع بین الاختین۔

(الجوہرۃ النیرۃ ص ۱۰۲ ج ۱ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

پھوپی اور بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا قطعی حرام ہے[1]۔ پس اگر پھوپا نے اپنی پہلی زوجہ کو طلاق نہیں دی تو کس طرح اس لڑکی سے نکاح درست نہیں ہے اور اگر طلاق دی۔ لیکن عدت طلاق کی جو تین حیض ہیں نہیں گزرے تب بھی نکاح لڑکی سے حرام ہے اور اگر طلاق بھی دیدے اور عدت بھی گذر گئی لیکن لڑکی نابالغہ ہے تب بھی بدون اجازت باپ کے نکاح ناجائز ہے البتہ اگر پہلی زوجہ کو طلاق دیدی ہو اور اس کی عدت پوری ہوگئی ہو اور لڑکی بالغہ ہو اور لڑکی کی رضا و اجازت سے نکاح ہوا ہو تب نکاح صحیح ہے اور جن صورتوں میں پھوپا کا نکاح ناجائز ہوا ان صورتوں میں اگر لڑکی کے باپ نے کسی دوسری جگہ نکاح لڑکے کا کردیا تو وہ نکاح صحیح ہے

مندرجہ ذیل رشتہ کی دو عورتوں کو جمع کرنا کیسا ہے

سوال [۴۳۸] زید کے نکاح میں ہندہ عرصہ تک رہی اب وہ زبیدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ ہندہ و زبیدہ کا رشتہ ذیل ہے زبیدہ کے باپ کے نانا کے دو عورتیں تھیں ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ زبیدہ کے نانا کے باپ کی پہلی بیوی ہندہ پیدا ہوئی اور دوسری وہ لڑکی جو زبیدہ کے باپ کی ماں ہے اب ان دونوں میں دادی پوتی کا رشتہ تو ہے نہیں۔ اور ان دونوں کو جمع کرنا نکاح میں درست ہے یا نہیں۔ اگر زید ہندہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت میں زبیدہ سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہ اگر نکاح ہوگیا ہو اب کیا کرنا چاہیئے۔ نکاح اول جو عدت میں پڑھایا گیا باطل ہوگیا تو تجدید نکاح کیوں کر ہو۔ کیوں کہ اب زبیدہ حاملہ بھی ہے اور نکاح خوان و حاضرین کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ۔ زبیدہ اور ہندہ میں ایسا رشتہ اور قرابت ہے کہ ان دونوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کیونکہ ان میں سے جس کو مرد فرض کرو۔ دوسرے اس کے لئے حرام ہوگئے اس لئے کہ زبیدہ کی دادی ہندہ کی ہمشیرہ علاتی[2] ہے۔ اور اگر ہندہ کو طلاق دیدیجائے

---

[1] ولا یجمع بین المرأۃ وعمتھا الخ (ہدایہ باب المحرمات ص۲۰۶ ج۱) [2] وحرم الجمع بین امرأتین بینھما قرابۃ لو فرضت ذکرا لم تحل الاخری لہ الخ (تنویر مع شامی ص۱۷۱ ج۲ باب المحرمات)

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اس کی عدت میں بھی زبیدہ سے نکاح حرام ہے اگر ایسا ہو گیا تو اس نکاح کو باطل سمجھا جاوے بعد عدت کے پھر نکاح کیا جاوے[۱]۔ زبیدہ اگرچہ حاملہ ہو ہندہ کی عدت گزرنے کے بعد زبیدہ سے اسی حالت حمل میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے کیوں کہ وہ حمل ثابت النسب نہیں ہے اور حاملہ عن الزنا سے قبل وضع حمل نکاح صحیح[۲] ہے اور نکاح خواں اور حاضرین توبہ کریں۔ اور کوئی تعزیر لگنے کے لئے نہیں ہے۔

بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال [۴۳۹] ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو اس کی بیوی کی علاتی بھتیجی تھی اور نیز نکاح کرنے والا قبل از نکاح اپنی بیوی کو طلاق بھی دے چکا تھا یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب ۔ اکٹھا کرنا پھوپی اور بھتیجی کا نکاح میں حرام ہے بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا ولا علی ابنۃ اخیہا ولا علی ابنۃ اختہا[۳] (رواہ مسلم) لیکن اگر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی اور اس کی عدت بھی گزر گئی تھی یعنی تین حیض پورے ہو گئے تھے تو اس کے بعد بیوی کی بھتیجی سے نکاح درست ہے اور حقیقی اور علاتی پھوپی اور بھتیجی حرمت میں برابر ہیں۔

بیوی کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال [۴۴۰] زید منکوحہ کے ہوتے ہوئے اس کی حقیقی برادر زادی سے نکاح کرے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ بیوی کی حقیقی برادر زادی (بھتیجی) سے نکاح حرام ہے کیوں کہ پھوپھی بھتیجی کا نکاح میں جمع کرنا احادیث میں ممنوع اور حرام آیا ہے (لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا (الحدیث) مشکوٰۃ باب المحرمات ص۲۷۱ لطیف)

---

[۱] واذا طلق الرجل امرأتہ طلاقا بائنا او رجعیا او ثلاثا لم یجز لہ ان یتزوج باختہا حتی تنقضی عدتہا (ھدایہ فصل فی المحرمات ص۲۸۹ ج۲)

[۲] وان تزوج حبلی من زنا جاز نکاحہا ولا یطأہا حتی تضع حملہا (ھدایہ ص۲۸۹ ج۲) لطیفہ

[۳] ردالمحتار ص۳۶۱ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا پھر لوگوں کے کہنے سننے سے پہلی بہن کو طلاق دیدی بعد عدت کے دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

سوال (۴۴۱) ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا پھر لوگوں کے کہنے سننے سے پہلی بہن کو طلاق دیدی بعد عدت کے دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ مسئلہ شریعت کا یہ ہے کہ اگر دو بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا جاوے تو پہلا نکاح صحیح ہوتا ہے اور دوسرا باطل ہے۔ پس صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے دونوں بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا تھا یعنی ایک وقت میں ایک ایجاب وقبول سے نکاح نہ ہوا تھا بلکہ متفرق وقت میں نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح جو بعد میں ہوا وہ باطل ہے اور پہلا صحیح ہے لیکن جب اس نے زوجہ اولیٰ کو طلاق دیدی تو اگر طلاق بائنہ یا مغلظہ دی تھی یا طلاق رجعی دیکر عدت میں رجوع نہ کیا تھا تو وہ نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ پس اس کی عدت گذرنے کے بعد اگر وہ دوسری عورت سے نکاح کرے تو صحیح ہے[1]۔ فقط

دو بہن سے نکاح اور ان کی اولاد کا حکم

سوال (۴۴۲) دو بہن سے ایک عقد میں نہ بلکہ دو عقد میں ایک شخص نے نکاح کر لیا اور دونوں سے لڑکے بالے بھی شروع ہو گئے تو اب اولاد کا نسب اس شخص سے ثابت ہوگا یا نہ، اور پچھلی عورت کے انتقال کے بعد پہلی عورت کا نکاح سابق باقی رہے گا یا نکاح جدید کرنا ہوگا۔ اور اس پر کیا کفارہ ہے اور جس قاضی یا امام نے باوجود مسلمانوں کے منع کرنے کے نکاح پڑھایا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ۔ اگر نکاح دو بہن سے آگے پیچھے ہوا ہے تو پہلی کا صحیح ہو گیا اس سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور دوسری پچھلی کا نکاح باطل ہوا۔ اس سے جو اولاد

---

[1] وحرم الجمع بين المحارم نكاحا اى عقدا صحيحا وعدة ولو من طلاق بائن (درمختار) اذا تزوجهما فى عقد واحد فانه لا يكون صحيحا قطعا ولا فيما اذا تزوجهما على التعاقب وكان نكاح الاولى صحيحا فان نكاح الثانية والحالة هذا باطل قطعا (رد المحتار باب المحرمات ص۳۹ ج۲) ظفر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئی اس کا نسب ثابت نہ ہوگا اور پچھلی کے مرنے کے بعد پہلی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے وہ نکاح قائم رہا تی ہے[1] اور کفارہ اس گناہ کا یہ ہے کہ وہ شخص اپنے فعل بد سے تائب ہو اور استغفار کرے اور کچھ کفارہ نہیں ہے۔

اور قاضی فاسق و گنہ گار ہے توبہ کرے اور اس قاضی کی امامت مکروہ ہے

پانچویں فصل۔ حرمت نکاح بہ سبب اختلاف مذہب

غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر مانے وہ مرتد ہے اس سے نکاح درست نہیں

سوال [۷۴۳] زوجین میں اس قسم کی گفتگو ہوئی جس سے مرد پر قادیانی ہونے کا شبہ ہوتا ہے مثلاً یہ کہ مرد نے کہا کہ نبوت ختم ہو چکی ہے یا نہیں عورت نے کہا نبوت ختم ہو چکی مرد نے کہا نہیں اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی بھی پیغمبر ہوا ہے

الجواب - الفاظ و کلمات مذکورہ کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ مرد قادیانی ہے اور قادیانی مرتد و کافر ہے لہٰذا ان میں نکاح قائم نہیں رہا۔ عورت کو چاہیئے کہ اس سے علیحدہ ہو جائے

---

[1] وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ الخ وان تزوجہما معا او الاختین الخ ونسبی النکاح الاول فرق القاضی بینہ وبینہما (درمختار) قولہ نسبی الاول فلو علم فہو الصحیح والثانی باطل الخ وفرق بینہ وبین الاخری (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۳۳ ج۲) رجل مسلم تزوج بمحارمہ فجئن باولاد یثبت نسب الاولاد منہ عند ابی حنیفۃ خلافا لہما بناء علی ان النکاح فاسد عند ابی حنیفۃ وباطل عندہما کذا فی الظہیریۃ (عالمگیری کتوری ص۲۵۲ ج۲) وان تزوجہما ای الاختین فنکاح الاخیرۃ فاسد ویجب علیہ ان یفارقہا ویعلم القاضی بذلک یفرق بینہما فان فارقہا قبل الدخول لا یثبت شیء من الاحکام وان فارقہا بعد الدخول فلہا المہر الخ وعلیہا العدۃ ویثبت النسب ویعتزل امرأتہ حتی تنقضی عدۃ اختہا (عالمگیری باب المحرمات ص۲۵۲ ج۱) وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ وثبوت النسب ومثلہ فی البحر ھناک بالتزوج بلا شہود وتزوج الاختین معا (ردالمحتار باب العدۃ ص۵۳۵ ج۲) نیز دیکھئے البحر الرائق ص۱۱۶ ج۳ باب المہر۔ اس تفصیلی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسری کی اولاد کو ثابت النسب ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اگر وہ اپنے عقائد باطلہ کفریہ سے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے تو اگر عورت راضی ہو تو از سر نو ان میں نکاح ہونا ضروری ہے[1]۔ فقط

سنی لڑکی کا نکاح قادیانی سے درست نہیں اور شوہر اگر بعد نکاح قادیانی ہو گیا تو نکاح باطل ہو گیا

سوال ۴۴۴ زید حنفی نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح عمر سے کیا اگر یہ بوقت نکاح قادیانی تھا تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور اگر بوقت نکاح حنفی تھا بعد کو قادیانی ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا نہیں اور ہندہ حنفیہ کسی دوسرے حنفی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ شوہر کے قادیانی ہونے کی صورت میں ہندہ سنیہ حنفیہ کا نکاح اس کے ساتھ صحیح نہیں ہوا[1] اور اگر شوہر بعد نکاح کے قادیانی ہو گیا تو نکاح باطل ہو گیا (یعنی ارتداد احد الزوجین موجب لفسخ النکاح[2] پس اس صورت میں بعد عدت کے ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

شیعہ اہل قرآن وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۴۴۵ اگر لڑکا اہل سنت اور لڑکی شیعہ یا مرزائی یا چکڑالوی وغیرہ ہو تو وہ باہم نکاح کر سکتے ہیں یا نہ، اور اگر لڑکی اہل سنت اور لڑکا شیعہ وغیرہ ہو تو باہم نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

مسلمان کی شادی عیسائی عورت سے

۲ مسلمان مرد عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ نہیں ہو سکتا کیوں کہ مرزائی چکڑالوی وغیرہ انفس غالی کافر کہی گئی ہے اور باہم مسلمان و کافر میں مناکحت جائز نہیں[3] ہے

۲ کر سکتا ہے کیونکہ اہل کتاب سے مناکحت مسلمان کو درست ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ[4]

---

[1] وحرم نکاح الوثنیۃ بالاجماع وفی المفقودین خلاف عبدۃ الاوثان عبدۃ الشمس الخ وکل مذھب یکفر بہ معتقدہ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۲ ج۲) نظیر [2] وارتداد احد ھما ای الزوجین فسخ الخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النکاح الکافر ص۳۵۶ ج۲) نظیر [3] وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل مذھب یکفر معتقدہ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۲ ج۲) نظیر [4] و[5] نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیھا ھو منۃ بنی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۲ و ص۳۹۳ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

(لیکن بچنا بہتر ہے فی الفتح ویجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل ۱۲ الحکام ص۳۶۷ ج۲ نیز)

مرزائی کی لڑکی سے نکاح اور اس سے تعلقات کا کیا حکم ہے

سوال ۴۴۳؎ ایک شخص نے مرزائیوں کے یہاں اپنے لڑکے کی شادی کرلی ہے اور جو شخص مرزائی کی لڑکی کو بیاہ کر لایا ہے اس سے مسلمانوں کو تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر اس مرزائی لڑکی کا عقیدہ بھی مرزائی ہے تو اس سے مسلمان سنی کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ اس شخص مسلمان سے کہدیا جاوے کہ مرزائی عورت کو علیحدہ کردے یا اس کو اسلام کی تلقین کرکے اور مسلمان کرکے تجدید نکاح کرے۔ فقط (قادیانی کے کفر پر علماء امت متفق ہیں)

شیعہ جو قرآن کو محرف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں

سوال ۴۴۴؎ ہندہ سنیہ کا نکاح زید شیعہ سے ہوگیا اب ہندہ کو لوگوں نے یہ شک دلا دیا ہے کہ شیعہ عموماً کافر ہوتے ہیں تیرا نکاح زید کے ساتھ صحیح نہیں۔ ایک شخص کے دریافت کرنے سے زید نے بحلف اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور کہا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں تقیۃً نہیں کہتا اور نہ یہ موقع تقیہ کا ہے بلکہ اپنے دلی خیالات کو صحیح صحیح ظاہر کرتا ہوں کہ میں صحبت ابوبکرؓ کا قائل ہوں۔ قذف عائشہؓ حرام جانتا ہوں۔ اولویت حضرت علیؓ کا قائل نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیلؑ سے ہرگز غلطی نہیں ہوئی قرآن موجودہ کو اپنا قرآن جانتا ہوں۔ اسی وقت سائل نے زید سے یہ کہا کہ تمہاری کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفرؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے واللہ ما فیہ من قراءتکم حرف واحد اس حدیث کا کیا جواب ہے تو زید نے کہا کہ میں اپنے مجتہد سے دریافت کرکے اس کا جواب دوں گا۔ سائل نے پھر زید سے پوچھا کہ موجودہ قرآن محرف ہے یا نہیں۔ زید نے اس کے جواب کو بھی مجتہد کے پوچھنے پر اٹھا رکھا۔ پندرہ یوم ہوئے جواب نہیں ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا زید سے صحیح رہے گا یا نہیں۔ اور حدیث مذکور کا کیا جواب ہے؟

الجواب۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر افترا ہے اور وہ راوی جس سے گفتگو ہوئی ہے اگر قرآن شریف موجودہ کے محرف ہونے کا قائل ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

تو وہ بھی کافر ہے اس سے نکاح سنیہ کا نہیں ہو سکتا۔

علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی دوسرا امر موجب کفر اس میں موجود ہے تب بھی نکاح سنیہ کا اس سے صحیح نہ ہوگا اور اگر وہ جملہ عقاید کفریہ سے براءت ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن واقفیوں کا کسی حال میں اعتبار نہیں ہے کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ ہی کرنا چاہیئے[1]۔ فقط

مرزائی سے سنیہ کا نکاح درست نہیں ہے

سوال ۴۵، کچھ عرصہ ہوا کہ ایک عقد نکاح مابین مرزائی و اہل سنت والجماعت کے ہوگیا تھا اور زوجین بوقت نکاح نابالغ تھے اور اب بھی نابالغ ہیں مگر اتنا وقت لڑکی کے والد سنی نے لڑکے کے والد کو جو سخت بدعقیدہ مرزائی ہے دیکھکر یہ چاہا کہ یہ نکاح فسخ ہوجائے اور اسی وجہ سے وہ لڑکی کو رخصت نہیں کرتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں نکاح مذکور منعقد نہیں ہوا۔ سنی کو چاہیئے کہ اپنی دختر کو وہاں رخصت نہ کرے اور اہل سنت وجماعت میں نکاح کردیوے کیوں کہ اس جماعت مرزائیہ کی تکفیر کا فتویٰ جمہور علماء کا ہے اور مابین کافر و مسلم نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اولاد نابالغ تابع والدین کے ہوتی ہیں ولا یصح ان ینکح من تدا و من تدۃ احد من الناس[2] درمختار و فی الشامی لانہ قبل البلوغ تبع لابویہ الخ ص۳۹۲ ج ۲ شامی[3]۔ فقط

کلمہ کفر جس نے کہا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۴۶، ہندہ کا نکاح نابالغی میں زید سے ہوا۔ زید اور زید کے گھر والے نکاح ہونے کے قبل سے شرک کا اعتقاد رکھتے

---

[1] وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر فلا تغتر بما تراہ من الجھلۃ المتعلمین من الدین بالضرورۃ (رد المحتار ص۳۶۹ ج۲ فصل فی المحرمات) نظیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۵ ج۲ ۱۲ نظیر [3] رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۶ ج۲ ۔ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں اور رام رام کہتے دیکھا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ آیا زید سے ہندہ مسلمہ کا نکاح صحیح اور منعقد ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اگر زید سے خاص کوئی فعل شرک کا دیکھا گیا جس میں کچھ تاویل نہ ہو سکتی ہو یا کلمہ کفر کہتے سنا گیا غرض یہ کہ زید کے ارتداد اور کفر میں کچھ شبہ نہ رہے تو اس وقت بطلان نکاح کا حکم ہوگا ورنہ نہیں[1]

مرزائی سے نکاح پڑھانے والے اور اس میں شرکت کرنیوالے کا حکم

سوال ۴۴۷ ایک ملا نے ایک دختر سنیہ کا نکاح ایک مرزائی عقیدہ سے کر دیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور ملا و حاضرین کا نکاح ٹوٹا یا نہیں اور اس ملا کی بیعت و امامت کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۔ دختر سنیہ کا نکاح مرزائی عقیدے کے شخص سے جائز نہیں ہے[2]۔ پس ملا نے فساد عقیدہ اس مرزائی کے جانتے کے باوجود نکاح پڑھا وہ گنہ گار و فاسق ہے اور اس کی بیعت درست نہیں اور امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے مگر اس کا نکاح باقی ہے اور حاضرین کا نکاح بھی باقی ہے ان سب کو توبہ کرنا چاہیئے اور ظاہر کر دینا چاہیئے کہ یہ نکاح جو مرزائی سے ہوا صحیح نہیں ہوا۔ فقط

شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے

سوال ۴۴۸ زید سنت والجماعت کا مذہب رکھتا ہے اور اس کا پھوپی زاد بھائی بکر خاندان غیر مغلظہ شیعہ سے ہے لیکن معلوم ہے کہ وہ پابند مذہب روافض نہیں ہے اور اس کی والدہ زید کی پھوپی اہل تسنن سے ہے اور بکر کی بیوی بھی خاندان اہل سنن کی لڑکی ہے اور بکر کہتا ہے کہ ہم رافضی نہیں ہیں ہمارے نزدیک تمام صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں ہم کسی کی برائی نہیں کرتے سب صحابہ کو اچھا جانتے ہیں اور نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور باجماعت پڑھتے ہیں اور باجماعت نمازیں ادا کرتی

---

[1] وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجل بلاقضاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۲۹ ج ۲ ظفیر)

[2] ولا یصح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احد من کان مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۵ ج ۲ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں۔ پس بکر اپنے لڑکے کے لئے زید کی دختر کا خواستگار ہے آیا ان کا نکاح جائز ہے یا نہیں علاوہ ازیں ایک تقریر مستفتی نے لکھی تھی جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب وعقاب کا دارومدار عمل پر ہے خواہ عقیدہ کچھ ہو۔

الجواب ۔ جواب مسئلہ کا یہ ہے کہ اگر بکر شیعہ غالی تبرائی نہیں ہے تو اس لڑکے سے جب کہ وہ بھی ایسا ہی ہو زید کی دختر کا نکاح صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب تک بکر پورا اہل سنت والجماعت نہ ہو اس وقت تک نکاح نہ کیا جاوے اور ایک تردد اس جگہ دوسرا ہے وہ یہ ہے کہ ردافض میں تقیہ ضروری سمجھا جاتا ہے تو یہ کیوں کر اطمینان ہو کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں ان کا یہ کہنا ازراہ تقیہ تو نہیں ہے اور واضح ہو کہ عقاید کی خرابی بہت بڑی اور مضر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تہتر فرقہ بتلا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کلھم فی النار الا واحدۃ[1] الخ کہ وہ سب دوزخی ہیں سوائے ایک فرقہ کے کہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور اس فرقہ اہل سنت والجماعت کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے ما انا علیہ واصحابی کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ پس جو فرقہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے وہ ناری ہے اور اہل اہواء اور اہل باطل میں سے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جاننے والا قرآن شریف کا کون ہو سکتا ہے اس لئے یہ تقریر آپ کی سب بیکار اور بے اصل ہے طریقہ صحابہ کا دیکھنا چاہیئے کہ کیا تھا کیوں کہ وہی طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہی نجات دینے والا ہے محض نام مسلمان ہونے سے کام نہیں چلتا اور فساد عقیدہ کے ساتھ اعمال صالحہ کچھ کام نہیں آتے۔ جیسا کہ حدیث خوارج میں مذکور ہے یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم الحدیث۔ فقط

---

[1] وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (مشکوٰۃ ص۳۰) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سنی لڑکے کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں

سوال ۴۷: میرا مذہب سنی ہے اور میں نے ایک شیعہ کی دختر سے نکاح کیا ہے یہ نکاح صحیح اور جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - روافض میں وہ لوگ جو غالی ہیں مثلاً حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے افک کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں[1] اور جو روافض سب شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے[2]۔ بہرحال احتیاط اس میں ہے کہ اس عورت کو سنیہ کرکے پھر نکاح کیا جاوے کیوں کہ کافرہ عورت کا نکاح مسلمان سنی سے نہیں ہوتا۔ فقط

مرتد مطلقہ کو مسلمان کرکے دوسرا شخص شادی کرسکتا ہے یا نہیں

سوال ۴۸: ایک مسلمان شخص نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کرکے نکاح کرلیا لیکن عورت شوہر کے گھر سے باہر ہوکر بددین کے پاس چلی گئی، جب شوہر کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے فوراً عورت کو تین طلاق دیدی اب کسی دوسرے مسلمان کو اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں کیوں کہ عورت مرتد ہوگئی اس کو مسلمان کرانے سے مسلمان ہوگئی یا نہیں۔؟

الجواب - اگر وہ عورت مرتدہ ہوگئی تو اس کو پھر مسلمان کرکے اور کلمہ پڑھا کر عدۃ گذار کر کوئی مسلمان اس سے نکاح کرسکتا ہے اور مطلقہ ثلثہ اگر مرتدہ ہوجاوے العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس کے اسلام لانے کے بعد اگر شوہر اول اس سے نکاح کرنا چاہے تو پھر حلالہ کیفرد ت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔ فی الشامی توجہ الشبہ بین المشتبہ ج ۵ ص ۵۳۶ انا الردۃ والالحاق والسبی لم تبطل حکما الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق

---

[1] وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر (رد المحتار ج ۴ ص ۴۰۸ فصل فی البغاۃ)

[2] بخلاف ما اذا کان یفضل علیا ویسب الصحابۃ فانہ مبتدع (لا کافر رالفیا) (ظفر المحصن ص ۳۹۰ ج ۴ نجم عن الجوھرۃ والشہید من سب الشیخین او طعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ ابو یوسف وابو اللیث وھو المختار للفتوی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۴۰۳ ج ۴) (ظفر ۵۳ رد المحتار باب المرتد ص ۴۰۳ ج ۴)

Maktaba Tul Ishaat.com

اور جس شخص کی دو بی بی ہوں اور اس نے ایک دو تین طلاق زبان سے کہا اور کسی زوجہ کا نام نہیں لیا تو اس سے دریافت کیا جاوے کہ کونسی زوجہ مراد لی ہے جس کو وہ کہدے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی ۔ فقط

تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے

سوال ۴۵۱ زید شیعہ تبرائی جو حضرت صدیقہ عائشہؓ کو تہمت لگائے اور شیخین کو برا کہے اور خلافت کا منکر ہو اس کے ساتھ نکاح ہندہ حنفیہ سنیہ کا جائز ہے یا نہیں اور ہندہ مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ شیعہ مذکور سے نکاح سنیہ کا صحیح نہیں ہے اور اگر دخول ہو چکا ہے تو مہر کامل ہے قال فی الشامی نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح[1] الخ باب المرتد وفی الدر المختار فللموطوءۃ ولو حکما کل مہرھا لتأکدہ[2] الخ ۔ فقط

شیعہ سنی شادی میں اولاد کا حکم ۔ ؟

سوال ۴۵۲ کسی سنی مرد کا شیعہ عورت سے یا سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو گیا تو اولاد ولد الزنا ہو گی یا کیا ۔ ؟

الجواب ۔ شیعہ تبرائی پر بہت سے علماء کا فتوی کفر کا ہے لیکن محققین حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو مبتدع فاسق کہا جاوے اور کافر نہ کہا جاوے کہ کافر نص قطعی کا منکر ہوتا ہے لہذا جو رافضی حضرت صدیقہؓ کے افک و الوہیت حضرت علیؓ وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں اور جو ایسے نہیں ہیں محض تبرائی ہیں وہ کافر نہیں ہیں[3] ۔ لیکن نکاح سے احتیاط

---

[1] ردالمحتار باب المرتد مطلب فی حکم سب الشیخین ص ۳۴۵ ج ۴ و ص ۳۴۶ ج ۱۲ ظفر

[2] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب المہر ص ۳۲ ج

[3] وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان من یعتقد الالوھیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی (بقیہ ص ۴۶۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

کی جاوے کہ عورت سنیہ کا نکاح ان سے نہ کیا جاوے اور اگر ہو گیا ہے تو اولاد کو ولد الزنا نہ کہیں گے نسب اولاد کا والدین سے ثابت ہوگا[1]

فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۷۵۳ فرقہ اثنا عشریہ کافر ہیں یا مسلم سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہ ؟

الجواب - روافض کے فرقہ مختلفہ ہیں بعض غالی ہیں جو حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر افک کے قائل ہیں وہ بالاتفاق قطعاً کافر ہیں اور بعض سب شیخین کرتے ہیں بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر کہا ہے ایسے روافض کے ساتھ عورت مسلمہ سنیہ کا نکاح نہیں ہوتا[2] اور بعض محض تفضیلیہ ہیں وہ کافر نہیں اگرچہ مبتدع ہیں ان کے ساتھ نکاح سنیہ کا ہو جاتا ہے[3]

شیعہ تبرائی سے شادی کا کیا حکم ہے اور جو لوگ اس میں حصہ لیں ان کیلئے کیا حکم ہے

سوال ۷۵۴ (۱) عورت اہل سنت والجماعت کا نکاح کہ جس سے والدین بھی اہل سنت والجماعت ہوں شیعہ مرد کے ساتھ کہ جس کے باپ دادا بھی شیعہ ہوں جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

(۲) یہ کہ نکاح عورت مرد مذکورہ بالا کے بارہ میں مولوی نکاح خواں اور حاضرین مجلس پر تعزیر شرعی کا کچھ خوف ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا حکم ہے ۔ ؟

الجواب - قال فی ردالمحتار وبهذا ظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد

(بقیہ ص۴۶۱) او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (ردالمحتار فصل المرتد ص۳۶۸ ج۳) نیز

[1] وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة وثبوت النسب (ردالمحتار باب العدة ص۴۳۵ ج۲) نیز [2] وحرم نکاح اثنین الخ وکل مذهب یکفر معتقده (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۳۹۳ ج۲) نیز [3]

Maktaba Tul Ishaat.com

او لوعیبۃ علی رضی اللہ عنہ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ عنہ او یقذف السیدۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا فھو کافر بخلاف الفقہ القواطع المعلومۃ من الدین ضرورۃ بخلاف ما اذا یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع (ا) کافر ۱۲ الخ ص۲۹ اس عبارت سے واضح ہے کہ رافضی اگر منکر قطعیات ہے جیسے قائل ہونا افک اور قذف حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تو قطعاً کافر ہے نکاح اس کا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے بالکل باطل ہے لان اختلاف الملۃ مانع عن صحۃ النکاح کذا فی کتب الفقہ (۲) اور واضح ہو کہ سب شیخین کو بھی اگرچہ بعض فقہاء نے کفر کہا ہے لیکن عند المحققین وہ فسق و بدعت ہے کفر نہیں ہے (۳) لیکن اگر سب شیخین کے ساتھ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کی صحبت کا انکار ہو جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے یا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کے افک کا قائل ہو تو پھر باتفاق کافر ہے اور تبرا گو غالباً حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ کے قذف و افک کے بھی قائل ہوتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں لہٰذا ایسے رافضی کے کفر میں کچھ شک نہیں ہے اور نکاح اس کا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے اور جن لوگوں نے باوجود علم کے نکاح پڑھا اور گواہ بنے اور وکیل ہوئے وہ فاسق ہوئے توبہ کریں اور بین الزوجین یعنی بین شوہر رافضی اور زوجہ سنیہ مسلمہ تفریق کرادیویں یہی ان کے لئے کفارہ ہے۔ فقط

باپ نے شیعہ سے نکاح کردیا پھر دوسرے سے کردیا کیا حکم ہے

سوال (۵۷۵) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد شیعی کے ساتھ جس کے عقاید باطل ہیں یعنی افک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قائل ہے اور سب شیخین کرتا ہے الیٰ غیر ذلک۔ اس لڑکی کے باپ نے یہ خیال کر کے کہ یہ مرد شیعی مسلمان نہیں ہے اس وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوا۔ اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سنی سے

---

(۱) ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۶۸ ج۲ نیز

(۲) وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل مذھب یکفر معتقدہ (درمختار فصل فی المحرمات ص۲۶۸ ج۲) نیز

(۳) بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابۃ فانہ مبتدع (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۶۸ ج۲) نیز

Maktaba Tul Ishaat.com

کر دیا ہے نکاح ثانی صحیح ہے یا نکاح اول باقی ہے۔؟

الجواب ۔ روافض جو سب شیخین کرتا ہے ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے اور محققین علماء عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افک صدیقہ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر عقاید روافض غالیہ کے مثلاً یہ کہ حضرت جبرئیلؑ نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ عقاید باتفاق اہل سنت کفر ہیں درمختار میں ہے فی البزازیۃ عن ابی حنیفۃ معزر للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ ویقاتل الذی یومی وابو یوسف وھو المختار للفتوی انتہی وجزم بہ فی الاشباہ وقدمنا المصنف (الی ان قال) لکن فی النہر وھذا لا وجود لہ فی اصل البزازیۃ وانما وجد علی ھامش بعض نسخہا فالحق بالاصل معاندتہ لا ارتباط بما قبلہا انتہی درمختار (ص ۳۰۹ ج ۴) قال الشامی تحت قولہ لکن فی النہر الخ واذا کان کذلک فلا وجہ للقول بعدم قبول توبۃ من سب الشیخین بل لم یثبت ذلک عن احد من الائمۃ فیما علمہ (الی ان قال) علی ان الحکم علیہم مشکل ثم قال فی اخر کلامہ تحت القول المذکور نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن الخ (ص ۳۰۵ ج ۴) پس صورت مسئولہ میں نکاح اول جو ایسے غالی شیعہ سے ہوا صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل ہوا اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔ فقط

سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی۔ اب کیا کرے

سوال ۵۶۷ ایک عورت سنی مذہب ایک مرد شیعہ سے بیاہی گئی ہے اس کے جبر و اکراہ و تبدیل مذہب و اطوار وغیرہ سے نہایت تنگ ہے علیحدگی کی خواستگار ہے۔ طلاق نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں عورت کو دوسرا نکاح دوسرے مرد سنی سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اولاً وباللہ التوفیق۔ فرقہ شیعہ کی تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

والاصح عدم التکفیر اور بعض فقہا حکم ان کا اہل کتاب کا سا فرماتے ہیں پس بنا بر علیہ صورت مسئولہ میں نکاح اس عورت مسلمہ سنیہ کا مرد شیعہ سے نہیں ہوا ہے۔ عورت مذکورہ بدون طلاق شوہر عقد ثانی اپنا کر سکتی ہے، اور سنی کو بیٹی اپنی شیعہ کو دینا درست نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے

سوال ۷۵۷ ایک عورت مسلمان ہوئی جب اس کے شوہر پر اسلام پیش کیا تو اس نے انکار کیا۔ لہذا تفریق ہو گئی مگر بعد کو مرد بھی مسلمان ہو گیا اور مبلغ ۱۲۵ روپیہ سکہ کلدار پر نکاح ہو گیا اس شرط پر کہ فلاں مقام میں رہوں گی۔ جہاں دین اسلام اور مسلمان ہیں۔ رہوں گی۔ انچولی میں نہیں جاؤں گی۔ بعد کو مرد نے عورت کو انچولی لیجانا چاہا۔ مگر عورت نہیں گئی تو مرد نومسلم نے لوگوں سے یہ کہا کہ میں عورت کے واسطے دین سے بے دین ہوا جب بھی مولوی صاحب میری عورت میرے سپرد نہیں کرتے۔ آٹھ آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی۔ اس پر اس نومسلم نے یہ کہا کہ یہ سب گواہ میری نار یعنی گردن کاٹتے ہیں۔ ایک منٹ میں بھی ان کی نار مستیلا پر چڑھا دونگا بعد کو اس مرد نومسلم نے توبہ کر لی۔ اس صورت میں وہ مرد نومسلم کافر مرتد ہوا یا نہیں اور عورت اس کی سپردگی میں بلا تجدید نکاح دے دی جاوے گی یا کیا۔ اور عورت کی رضامندی تجدید نکاح کے وقت ضروری ہوگی یا نہیں۔ اور مہر جدید مقرر ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں حکم کفر وارتداد اس نومسلم کا نہ کیا جاویگا اور جبکہ حکم کفر نہ ہوا تو نکاح بھی باطل نہیں ہوا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ تجدید نکاح کرادی جاوے۔ جدید نکاح میں مہر جدید ہوگا۔ لیکن عورت کو گنجائش انکار کی نہیں ہے کیوں کہ نکاح اول درحقیقت فسخ نہیں ہوا کہ وہ متفرع ہے کفر وارتداد پر اور وہ ثابت نہیں ہے۔ اور تکفیر مسلم کا حکم حتی الوسع نہ کرنا چاہیئے

---

۱۲۵ یہ حکم عدم انعقاد نکاح کا غالباً ان روافض اور اہل تشیع کے متعلق ہے جن کا انکار ضروریات دین سے ثابت ہو جائے جیسا کہ شامی کی عبارت آئندہ سے بھی مستفاد ہے اور خود حضرت مفتی صاحب کے دوسرے فتاویٰ میں اس کی تفصیل موجود ہے ورنہ جو شیعہ حضرات تفضیل علی رضا کے قائل ہوں اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں ان پر نہ کفر کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے اور نہ عدم انعقاد نکاح کا جیسا کہ حضرت مفتی صاحب کے دوسرے فتاویٰ اس پر شاہد ہیں۔ فقط واللہ اعلم عبدہ محمد شفیع غفرلہٗ محرم

Maktaba Tul Ishaat.com

جبکہ گنجائش تاویل کی موجود ہو اور پہلے جملے سے خود انکار اس شخص کا ثابت ہے کیونکہ اس کا یہ کہنا کہ یہ گواہ میری نہیں یعنی گردن کاٹتے ہیں انکار ہے الفاظ مذکورہ کے کہنے سے یا انکار محتمل ہے تب بھی اس احتمال کو ترجیح دی جاوے گی اور دوسرا جملہ موجب کفر و ارتداد نہیں ہے گو معصیت ہے۔ فقط

چھٹی فصل۔ حرمتِ نکاح بہ سبب حق غیر

دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں

سوال ۷۵۸ محمد خاں معمار نے چھجو کو بیٹا بنا کر رکھا اور کام معماری کا سکھایا۔ جب محمد خاں کی زوجہ مر گئی تو اس نے چھجو کی بیوی کو اپنے یہاں رکھ لیا اور چھجو کے یہاں نہیں جانے دیتا۔ چھجو نے منصفی میں اپنی زوجہ کو لینے کا دعویٰ کیا ہے اور چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی۔ محمد خاں نے ایک قاضی کو روپیہ دیکر نکاح پڑھا لیا ہے۔ تو اس صورت میں وہ عورت چھجو کو ملنی چاہیئے یا محمد خاں کی ہے۔

الجواب۔ جبکہ چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی اور کوئی دوسری وجہ فسخ نکاح کی بھی نہیں پائی گئی تو وہ عورت چھجو کی زوجہ ہے محمد خاں سے نکاح اس کا باطل ہے وہ عورت چھجو کو ملنی چاہیئے۔ فقط

غیر مطلقہ سے شادی اور اس کے معاون کا حکم

سوال ۷۵۹ مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی چند روز آوارہ رہ کر ایک دوسرے شخص نے بلا طلاق اس سے عقد کر لیا اس کے ساتھ کھانا پینا نشست و برخاست شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ چند لوگوں نے دانستہ جا کر کھانا کھایا ان کی کیا سزا ہے اور ایک شخص نے تہمت عیب لگا کر جرمانہ لیا تو مستحق سزا ہوئے یا نہ۔ قبیلہ برادران کی دولت تین آدمیوں نے چرایا۔ ان کی سزا کیا ہے۔

الجواب۔ منکوحہ غیر سے بدون طلاق کے نکاح کرنا حرام اور باطل ہے وہ فاسق

لہ ہدایہ۔ منکوحۃ الغیر او المعتدۃ لغیرہ حد بخلاف ما اذا تزوج امۃ غیرہ فاعتقھا المولی فتزوجھا بالمھر ص۲۸۲ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوا۔ توبہ کرے اور اس عورت سے علیحدگی کرے یہی کفارہ اس کا ہے[1]۔ اور جو شخص کھانے میں شریک ہو گئے وہ بھی توبہ کریں بعد توبہ کے ان کا گناہ معاف ہو جاویگا اور جرمانہ مالی لینا شریعت میں ناروا ہے[2]۔ اور تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کرے اور جرمانہ واپس کرے اور معاف کرادے اور چوروں کی سزا یہ ہے کہ توبہ کریں اور مال واپس کریں اور حدود اس ملک میں جاری نہیں ہیں[3]۔ فقط

دوسرے کی منکوحہ سے شادی اور اس سے جو لڑکا ہوا اس کا حکم

سوال نمبر ۷۶۰ ہندہ نے اپنا عقد ثانی بعد گزرنے ایام عدۃ کے زید سے کر لیا تین ماہ بعد زید لڑائی پر چلا گیا۔ بعدہٗ ہندہ نے تین یا چار ماہ بعد عمر سے اپنا عقد کر لیا۔ حالانکہ عمر و نیز سب لوگوں کو اطلاع تھی کہ اس کا شوہر لڑائی پر ہے اب زید لڑائی سے واپس آگیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور عمر اور اس کی معین لوگوں کی متعلق شرعاً کیا حکم ہے اور عمر سے جو لڑکا ہوا وہ حلال ہے یا حرام، اور صحیح النسب لڑکی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ ہندہ کا نکاح عمر سے صحیح نہیں ہوا۔ بلکہ باطل و ناجائز ہوا۔ کذا فی کتب الفقہ اور اگر وطی ہوئی تو وہ زنا ہوا۔ پس زید کے آنے پر وہ عورت اس کو ملیگی۔ ہندہ و عمر اور اس کی معین سب فاسق و آثم ہوئے توبہ کریں۔ لڑکے کا نسب عمر سے ثابت نہ ہوگا اور وہ کفو صحیح النسب لڑکی کا نہیں ہے۔ باقی جن صورتوں میں غیر کفو سے نکاح ہو سکتا ہے اس سے بھی ہو سکتا ہے مگر آنکہ غیر کفو کے ساتھ نکاح اس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ لڑکی اگر بالغہ ہے تو وہ بھی راضی ہو اور اس کے اولیاء بھی راضی ہوں تو غیر کفو سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔

بلا طلاق منکوحہ کا دوسرا تیسرا چوتھا یا پانچواں نکاح درست نہیں ہوا

سوال نمبر ۷۶۱ ایک عورت نے اپنے خاوند کو چھوڑ کر دوسرے سے آشنائی کی۔ بعد دو سال کے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر اس کو

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا ہندیہ لایجب الحد مع العلم بالحرمۃ کونہ زنا درمختار باب المہر مصری ج ۲ ص ۱۷۴ [2] ذہب المالکیۃ فی المذہب راجع الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۴ ص ۶۱ [3] یجب الحد بالزنا واما السرقۃ راجع کتاب الحدود ج ۴ ص ۱۳۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

چھوڑ کر ب کے ہمراہ نکاح کیا اس نے بھی طلاق دیدی پھر ج کے ہمراہ نکاح کیا اور پھر د کو بھی چھوڑ کر ہ کے ہمراہ نکاح کا قصد کیا۔ ایک جاہل قاضی نے نکاح پڑھایا۔ چوں کہ قاضی جاہل تھا تو جو اشخاص وہاں پر موجود تھے انھوں نے یہ کہا کہ نکاح نہیں ہوا۔ اور عورت نے دریافت کرنے پر یہ کہا کہ میرے خاوند نے طلاق دیدی اور عدت ختم ہوگئی تو جو اشخاص نکاح ہ میں شریک تھے وہ گناہگار ہوئے یا نہیں ہوئے اور نکاح ان کا ٹوٹا یا نہ۔

الجواب ۔ جبکہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی تو اس کے بعد کوئی نکاح اس عورت کا جائز نہیں ہوا۔ پس ہ سے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور ناجائز ہے۔ شوہر اخیر کو چاہیئے کہ اس سے علیحدگی کرے اور جب تک شوہر اول کا طلاق دینا ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح نہ کرے[1] باقی جن لوگوں کو کچھ حقیقت حال کی خبر نہیں ہے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ ان کا نکاح ٹوٹا فقط

جو نکاح صرف گھنٹہ دو گھنٹہ عدت سے پہلے ہو وہ جائز ہے یا نہیں

سوال ۷۶۲ زید کا نکاح عدت گذرنے سے پہلے گھنٹہ دو گھنٹہ ہندہ کے ساتھ غلطی سے ہو گیا تو وہ نکاح نافذ ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ وہ نکاح نافذ صحیح نہیں ہوا کمافی عامۃ المعتبرات[2]۔ فقط

عدت میں نکاح کرنے سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب

سوال ۷۶۳ ایک شخص نے عدت میں نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ نکاح شرع میں جائز ہے تو یہ نکاح ہوا یا نہیں اور اولاد کا نسب ثابت ہو گیا یا نہیں اور اس کی وارث ہو گی یا نہیں۔؟

الجواب ۔ زمانہ عدت میں نکاح باطل ہے لیکن نسب ثابت ہے اور اولاد وارث ہو گی[3]۔ فقط

غیر کی منکوحہ سے نکاح کو جو درست بتلائے اس کے متعلق کیا حکم ہے

سوال ۷۶۴ ایک عورت منکوحہ بیکانیر سے اجمیر شریف اپنی خالہ کے یہاں آئی۔ موضع تارا پور کا قاضی اس عورت کو اجمیر شریف

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار بالحرات ص۲۸۲ ج۲) نظیر

[2] اما نکاح منکوحۃ الخ [3] وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ دون ثبوت النسب (رد المحتار باب العدۃ ص۸۳۵ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سے فرار کر کے تار اپور لے آیا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیا حالاں کہ شوہر اول نے طلاق نہیں دی اور اس نکاح کو حلال کہتا ہے۔ کتب عقاید میں مشرح موجود ہے کہ جس چیز کا حرام ہونا قرآن سے یا حدیث متواتر سے ثابت ہو، جو اس کو حلال کہے گا کافر ہو جائیگا۔ لہذا اس صورت میں اس نکاح اور ناکح منکوحۃ الغیر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔ آیا ناکح کافر ہو گیا یا نہیں۔ اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔؟

الجواب - قال فی ردالمحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لایوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الی ان قال ولہذا لایجب الحد مع العلم بالحرمۃ لانہ زنا الخ ص۳۵ ج۲[1] ومثلہ فی عامۃ کتب الفقہ۔ الحاصل منکوحۃ الغیر سے بدون طلاق وانقضائے عدت کے نکاح درست نہیں ہے اور وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا اور حرمت منکوحۃ الغیر قطعیہ ہے جیسا کہ آیت والمحصنات الآیۃ[2] سے ثابت ہے لہذا ناکح مذکور فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے۔ البتہ چوں کہ تکفیر مسلم میں فقہاء نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ننانوے وجوہ کسی شخص میں کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اور وہ بھی ضعیف تو مفتی کو میلان عدم تکفیر کی طرف لازم[3] ہے اور چوں کہ صورت مذکورہ میں تاویل ممکن ہے اس لئے تکفیر سے بچنا چاہیئے اور اس شخص کو کافر نہ کہا جاوے اور معاملہ مسلمانوں کا اس کے ساتھ کیا جاوے۔ اس کو فاسق وعاصی کہا جاوے اور توبہ کرائی جائے۔ فقط

سوال ۶۵ زید چھ برس سے پاگل ہے اور اس حالت میں بیوی کے نان ونفقہ کی خبر نہیں لے سکتا ایسی حالت میں اسکی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

شوہر پاگل ہو اور نان ونفقہ کی خبر نہ لے آیا بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

---

[1] ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۸۲ ج۲ [2] سورۃ النساء رکوع ۴ [3] وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسعۃ وتسعون احتمالا لکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطأ فی ابقاء الف کافر اہون من الخطأ فی افناء مسلم واحد الخ شرح فقہ اکبر ص۱۹۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۔ مجنوں کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی[1] لیکن اگر مجنوں کے پاس کچھ مال جائداد ہے تو اس میں سے زوجہ کو خرچ دیا جائے ۔

دوسرا نکاح منکوحہ کا جذبہ مستی کیا گیا ہے جائز نہیں

سوال ۷۶۶ ہندہ بیوہ نے اپنا نکاح اپنی رضا سے کیا اور گواہ بھی موجود ہیں اب اس عورت کو کسی نے مار پیٹ کر نکاح سے منکر کرادیا اور نکاح خواں سے بھی انکار کرادیا ۔ اب وہ نکاح خواں اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کرتا ہے حالاں کہ پہلے نکاح کا بھی مقر ہے مگر جبراً منکر ہے ۔ کوئی عالم صاحب کہتے ہیں کہ جب عورت منکر ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے اور عورت سے خلوت بھی ہو چکی ہے پہلے شوہر سے ۔

الجواب ۔ بیوہ بالغہ کا نکاح خود اس کی رضا و اجازت سے کفو میں صحیح ہو جاتا ہے اور جبکہ دو گواہ عادل نکاح کے موجود ہوں تو عورت کا انکار شرعاً معتبر نہیں[2] ہے اور اس صورت میں دوسرے شخص سے نکاح اس کا جائز نہیں ہے اور نکاح کرنیوالا وغیرہ شرکاء سب عاصی و فاسق ہیں ۔ اگر دو گواہ معتبر نکاح سابق کے موجود نہیں ہیں اور عورت منکر ہے تو پھر وہ نکاح ثابت نہیں ہے ایسی حالت میں کسی عالم کا فسخ یا عدم جواز کا حکم کرنا صحیح ہے ۔ فقط

جس کو کالا پانی کی سزا ہو گئی اسکی بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال ۷۶۷ ایک شخص کو بحکم سرکار کالا پانی ہو گیا اب اس کے آنے کی امید نہیں ہے تو اس کی بیوی کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب ۔ جب تک وہ شخص زندہ ہے یا طلاق نہ دیوے اس وقت تک اس کی

---

[1] ولا تتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص وزنا وقرن الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۲۲۳ ج۲) مجنوں کی بیوی کس طرح چھٹکارا حاصل کرے اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ الکتاب الفسخ والتفریق ۔ ظفیر

[2] فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضاء ولی الخ وله الاعتراض فی غیر الکفؤ ۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص۲۷۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔ وہ نکاح شرعاً باطل ہوگا[۱]۔ فقط

نکاح کرنے کے بعد انکار کرنیسے نکاح رہتا ہے یا نہیں۔؟

سوال ۶۶۸ ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح ایک جگہ کردیا بعد میں کسی وجہ سے دختر اور اس کا باپ دونوں منکر ہوگئے۔ اس صورت میں وہ نکاح صحیح رہا یا نہیں۔؟

الجواب۔ جس سے پہلے نکاح ہوا وہ صحیح ہوگیا۔ دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور بعد نکاح کردینے کے ولی یا خود دختر کے انکار کردینے سے نکاح مذکور فسخ نہیں ہوسکتا۔ شوہر دعویٰ کرکے اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتا ہے۔

مطلقہ نے طلاق کے بعد دوسرا نکاح کرلیا۔ اب بذریعہ عدالت پھر اس عورت کو حاصل کرلیا تو کیا حکم ہے

سوال ۶۶۹ خلاصہ سوال یہ ہے کہ میاں دین نے اپنی زوجہ بتولن کو خط میں طلاق بائن لکھ کر بھیجدی عورت نے دوسرا نکاح کرلیا۔ اس کے بعد جب میاں دین گھر آیا تو اس نے نالش کردی کہ میری عورت کو فلاں شخص نے بھگادیا۔ بحرف قید عقد ثانی والے شوہر نے انکار کردیا کہ میرے یہاں عورت نہیں ہے۔ عدالت نے مسماۃ بتولن میاں دین کو واپس کرادی تو وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس صورت میں موافق اس طلاق نامے کے اگر یہ طلاقنامہ میاں دین کا لکھا ہوا ہے یا اس نے دوسرے شخص سے لکھوا کر اس کی تصدیق کی اور خوشی سے دستخط کئے تو اسکی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی[۲] اور عدت کے بعد جو دوسرے شخص سے اس نے نکاح کیا وہ صحیح ہوگیا

---

[۱] اما نکاح منکوحۃ الغیر اذا فلم یقل اجزت فلم ینعقد اصلا (درمختار باب العدۃ ص۲۳۵ ج۲) ظفیر

[۲] کتب الطلاق ان صح بتینا علی الخلوح وقع ان نوی وقتین مطلقا وعلی نحو اماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجہ الرسالۃ والخطاب کان یکتب یا فلانۃ اذا اتاک کتابی ھذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب (درمختار) اما فی زماننا فالارسم الطلاق ان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب عذا یقع الطلاق وتلزمہ العدۃ من وقت الکتابۃ (درمختار کتاب الطلاق ص۵۵۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اب وہ عورت میاں دین کیلئے حلال نہیں ہے۔ البتہ لوگوں کو طلاق نامہ لکھنے سے یا اس کے تسلیم کرنے سے انکار کرے اور دو گواہ عادل نہ ہوں تو پھر وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے

نکاح ہوا اور انگوٹھا نہیں لگایا تو کیا حکم ہے۔

سوال ۷۷۰ ایک عورت کا نکاح ہو چکا ہے مگر بوقت نکاح سرکاری رجسٹر پر انگوٹھے نہیں لگائے اب عورت مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ جب اس عورت کا نکاح ہو چکا ہے تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح باطل اور حرام ہے کیوں کہ منکوحۃ الغیر کا نکاح حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النسآء الآیۃ[1] ۔ فقط

خاوند سے عاجز ہو کر پیشہ عصمت فروشی کر لیا اب دوسرے سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال ۷۷۱ عورت نے اپنے خاوند کی لاپرواہی سے دام مصیبت میں پھنس کر حکومت سے سند حاصل کر کے بازار میں ناجائز کام شروع کر دیا ہے۔ اب وہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے تو اس کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔؟

(۲) اگر کوئی شخص اپنی سالی کو بلا نکاح رکھ لے اور بچہ بھی پیدا ہو گیا، اور منکوحہ کو بلا طلاق علیحدہ کر دے تو زوجہ کو طلاق ہو گئی یا طلاق لینے کی ضرورت ہے۔؟

الجواب ۔ طلاق لینے کی ضرورت ہے بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا اسکو جائز نہیں[2] ہے

(۲) طلاق لینے کی اس کو ضرورت ہے بدون طلاق کے پہلی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ اور سالی کو رکھنا بحالت موجودہ جائز نہیں ہے[3]۔ فقط

---

[1] سورۃ النساء ۴ [2] جب تک شوہر نے طلاق نہیں دی ہے شوہر کی بیوی ہے۔ چاہے حرامکاری کا پیشہ اختیار کرے واما نکاح منکوحۃ الغیر الخ یقبل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار ص ۲۶۲ ج ۲) ظفر

[3] سالی کے ساتھ اس نے جو کچھ کیا وہ زنا کے حکم میں ہے اور بیوی کا رشتہ طلاق کے بعد ہی ختم ہو سکتا ہے ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

جب نکاح ہوچکا ہے تو عدالت انگلشیہ کے فیصلہ سے وہ ختم نہیں ہوسکتا،

سوال ۷۲ ہندہ کا ایک شخص سے نکاح ہوا تھا لیکن دو تین سال بعد منکر نکاح ہوکر شوہر کے مکان میں نہیں جاتی۔ شوہر نے مجبور ہوکر دعویٰ عدالت میں دائر کیا۔ حاکم نے گواہ نہ ہونے کا یہ فیصلہ کیا کہ نکاح ہونے کا مجھے اعتبار نہیں ہے اب ہندہ دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اگر نکاح درحقیقت ہوگیا تھا تو عورت کے انکار کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں ہے جب کہ اس کو معلوم ہے کہ میرا نکاح اول شخص سے ہوگیا ہے، باقی ثبوت نکاح عند الحاکم دو گواہان عادل سے ہوسکتا ہے[1] پس شوہر دعویٰ نکاح کا کرے اور عورت انکار کرے تو مرد اگر دو گواہ عادل نکاح کے پیش کرے تو نکاح ثابت ہوگا ورنہ ثابت نہ ہوگا، لیکن عورت کو جبکہ معلوم ہے کہ میرا نکاح اس سے ہوچکا ہے تو حاکم وقت کے نزدیک ثابت نہ ہونے سے اس کو یہ درست نہیں ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر اول کے دوسرے شخص سے نکاح کرے قال فی الشامی اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا[2] الخ ص ۳۵ ج ۲ ۔ فقط

جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

سوال ۷۳ مساۃ رحمت بیوہ نے اپنی دختر مساۃ چراغی نابالغہ کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کردیا تھا جس کو عرصہ بارہ سال کا ہوچکا ہے۔ بندو مذکور نے کوئی خبر گیری اپنی بیوی کی نہیں کی بلکہ اس تک بھی نہیں گیا اور نہ طلاق دیتا ہے۔ نہ خبر گیری کرتا ہے۔ لڑکی جوان ہے خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور اس کی والدہ بھی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت میں جو حکم شرعی ہو

---

[1] ونصابہا (ای الشہادۃ) لغیرہا من الحقوق سوی ما کان الشہر ملا او غیرہ کنکاح وعزل وکالۃ الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۵ ج ۴ وص ۵۱۶ ج ۴ ظفر

[2] دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس سے مطلع فرمائیں۔

الجواب ۔ مسئلہ شرعی اس صورت میں یہ ہے کہ مسماۃ رحمت جبکہ ولی جائز چراغی نابالغہ کی تھی اور اسی حالت میں اس نے چراغی کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کیا تو وہ نکاح صحیح ہوگیا[1]۔ اب جب تک بندو طلاق نہ دے یا فوت نہ ہوجائے۔ چراغی کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے جس طرح ہو جبراً قہراً بندو سے طلاق لی جاوے[2]۔ فقط

بلا طلاق منکوحہ نے جو دوسرا نکاح کیا وہ صحیح نہیں ہوا۔

سوال ۷۷۴ المرأۃ بالغۃ زوجت نفسہا بامرہا فذہب بہا الزوج مدۃ ودخل بہا مرارا ثم فر منہ الی دیار اٰخر فزوجہا الثانی ولم یطلقہا الاول فولدت بنتا وماتت الزوج الثانی ثم زوجہا الثالث فولدت بنتین وزوجہا الاول حی طالب وہی راغبۃ فہل النکاح الاول باق ام لا وہل صح نکاح الثانی والثالث وکیف حال البنات وکیف المصلحۃ فیہ۔

الجواب ۔ النکاح الاول باق ولم یصح النکاح الثانی والثالث والبنات للثانی والثالث وترد الزوجۃ الی الاول قال فی الدر المختار غاب عن امرأتہ فتزوجت بآخر وولدت اولاداً ثم جاء الزوج الاول فالاولاد للثانی علی المذہب الذی رجع الیہا الامام وعلیہا الفتوی کما فی الخانیۃ والجوہرۃ والکافی[2]

ولی کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح ہوجاتا ہے اور وہ بلا طلاق دوسری شادی نہیں کر سکتی

سوال ۷۷۵ آٹھ سال لڑکی کی شادی کرنا درست ہے یا نہیں اور جس میں عرصہ چھ سال کے اندر کل ایک یوم کے واسطے گئی ہو۔ اگر خاوند کی رضامندی نہ ہو طلاق لینے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔؟

---

[1] بہار و اڑیسہ میں قاضی شریعت کے یہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کرا سکتی ہے اور دوسرے صوبوں میں مسلمان پنچائت کے ذریعہ جس میں عالم کا ہونا بھی ضروری ہے دیکھئے حیلہ الناجزہ از تھانویؒ یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانی۔ نظیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص۶۶۸ ج۲ وعاد حیا بعد الحکم بموت اقرانہ قال الطحطاوی الظاہر انہ کالمیت اذا امی والمرتد اذا اسلم لو تقل ان زوجتہ والاولاد للثانی (رد المحتار کتاب المفقود ص۴۵۵ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - آٹھ سال کی عمر میں اگر لڑکی کی شادی اس کے والد اور دادا نے کی تو نکاح صحیح ہوگیا۔ اب جب تک شوہر بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ دیوے اس وقت تک وہ لڑکی اس کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی اسی کی زوجہ ہے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسری جگہ اس کا نکاح جائز نہیں ہے۔[1]

شوہر چوری کی وجہ سے جیل چلا جائے تو بیوی دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں،

سوال (۷۶) میری لڑکی کی شادی بجنور میں ایک شخص سے ہوگئی تھی وہ شخص جواری اور چور ہے اس وجہ سے اسکو ڈھائی برس کی سزا ہوگئی ہے۔ میری لڑکی کا ایسی حالت میں دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب - شوہر سے طلاق دلوائی جائے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

اگر کوئی سرکاری عدالت سے شوہر کے خلاف فیصلہ حاصل کرلے تو کیا حکم ہے

سوال (۷۷) زید نے ہندہ اپنی زوجہ کو میکے نہ جانے دیا۔ ایک اجنبی آدمی جبراً قہراً زید کی بی بی کو لے گیا اور چار ماہ اپنے گھر رکھا۔ زید نے عدالت میں دعویٰ کیا۔ فیصلہ زید کے خلاف ہوا تو ایسی صورت میں اجنبی شخص ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - فیصلہ خلاف ہونے پر زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور وہ شخص اجنبی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ کیوں کہ منکوحہ الغیر سے نکاح حرام ہے قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء الآیۃ[2] یعنی حرام ہے نکاح خاوند والی عورتوں سے۔ فقط

دادا نے نابالغہ کا نکاح کردیا مگر اب شوہر خبر نہیں لیتا کیا کیا جائے۔

سوال (۷۸) لڑکی نابالغہ تمیز ۲ سالہ کا نکاح اس کے دادا نے اپنی قوم میں کردیا جس کو ۱۴ سال ہوتے ہیں آج تک لڑکے والوں کا کوئی شخص واپس نہیں آیا۔ نہ لڑکی کی روٹی کپڑے کی فکر کی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا اور اس کی ماں زندہ ہیں، ایسی حالت میں لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] وللولی انکاح الصغیر والصغیرۃ جبراً ولو بغیا الخ ولزم النکاح ولو بغبن فاحش (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب اولیاء الخ ص ۲۹۸ ج ۲) [2] سورۃ النساء - ۴ [3] سورۃ النساء رکوع ۴

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۔ ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح عندالحنفیہ درست نہیں ہے اگر شوہر طلاق دیدیوے تو عدت گذار کر دوسرا نکاح ہو سکتا ہے بدون طلاق کے نہیں ہو سکتا کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

شوہر کی موجودگی میں جن غیر کا حمل ہو گیا اس سے نکاح

سوال ۷۷۹ زید کا ہندہ سے نکاح ہوا ہندہ چند ماہ اپنے شوہر کے پاس رہ کر اپنے عزیزوں میں آگئی اور چند سال رہی کچھ دن بعد ہندہ اور خالد میں تعلقات ہو گئے اور خالد سے ہندہ کو حمل رہ گیا۔ حمل سے تین ماہ بعد ہندہ کے عزیزوں نے خالد کو زید کے انتقال کی خبر دی اور اس قدر مدت کے بعد خبر دی جو ایام عدت کے برابر ہیں۔ اس صورت میں دونوں کا نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ ہندہ کا نکاح خالد سے بعد وضع حمل کے ہو سکتا ہے اس سے پہلے درست نہیں، کیوں کہ مسئلہ یہ ہے کہ شوہر کی موت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہو جائے تو نسب اس کا شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے کما فی الدر المختار وثبت نسب ولد معتدۃ الموت لاقل منہا من وقتہ ای الموت اذا کانت کبیرۃ ولو غیر مدخول بہا الخ باب ثبوت النسب وفیہ ایضاً من العدۃ وفی حق الحامل مطلقاً ولو امۃ او کتابیۃ او من زنا۔ بان تزوج حبلی من زنا ودخل بہا ثم مات الخ وضع جمیع حملہا[2] الخ۔ فقط

شوہر کے رہتے ہوئے بلا طلاق دوسرا نکاح باطل ہے البتہ شوہر کے مرنے کے بعد جب چاہے شادی کر سکتی ہے

سوال ۷۸۰ ایک عورت نے اپنے زندہ شوہر کو چھوڑ کر دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا اور پہلے نے طلاق نہ دی تھی۔ اب پہلا خاوند مر گیا اب دوسرے خاوند سے نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ اور زیادہ

---

[1] ایسی حالت میں کہ شوہر نہ حقوق ادا کرے اور نہ طلاق دے تو جہاں محکمہ قضا امیر شریعت کے تحت قائم ہے وہاں قاضی کے ذریعہ ورنہ مسلمان پنچائت کے ذریعہ نکاح فسخ کرادے پھر نکاح کی بات سوچے تفصیل کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق ۔ نظیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۸۶ ج ۲ ۱۲ نظیر

[3] ایضاً باب العدت ص ۸۳۶ ج ۲ ۱۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مستحق اس کے نکاح کا کون ہے اور عورت تیسرے سے بھی نکاح کر سکتی ہے یا دوسرا ہی مستحق ہے۔

الجواب - دوسرے مرد سے اس کا نکاح ناجائز اور باطل ہے۔ پہلا نکاح قائم ہا بعد مرنے شوہر اول کے عدت وفات دس دن چار مہینے پوری کر کے جس سے چاہے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے اس شخص ثانی کا جس نے اپنے گھر میں رکھا کچھ حق نہیں بلکہ وہ اس فعل سے فاسق و عاصی ہوا۔ فقط

شریر شوہر بھی جب تک طلاق نہ دے دوسرا نکاح درست نہیں

سوال ۷۸۱ عرصہ زائد از چھ سال منقضی ہوا کہ میرے شوہر نے شرارت سے مجھے چھوڑ رکھا ہے نان و نفقہ سے سخت مجبور ہوں سنا گیا ہے کہ کسی رنڈی کے یہاں مجھے نروخت کرنے پر آمادہ تھا اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - ایسے شوہر سے جس طرح ہو طلاق لی جاوے بعد طلاق کے اور بعد گذرنے عدۃ کے دوسرا نکاح صحیح ہوگا۔ طلاق سے پہلے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست نہیں ہے[1] فقط

بلا طلاق پندرہ سال سے دوسرے کے گھر میں ہے کیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے

سوال ۷۸۲ ایک عورت تقریباً پندرہ سال سے شوہر کے گھر سے نکلکر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہو گئی ہے اور شوہر نے ابھی تک اس کو طلاق نہیں دی کیا اس عورت کا نکاح اس شخص کے ساتھ ہو سکتا ہے جس کے گھر میں اب رہتی ہے۔

الجواب - جب تک شوہر اول طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جاوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

بد دین جاہل شوہر کی بیوی بھی بغیر طلاق دوسرا نکاح نہیں کر سکتی

سوال ۷۸۳ ایک جاہل ایک ناخواندہ لڑکی کی شادی غلطی سے ہو گئی۔ اب لڑکی شوہر کی بد دینی کی وجہ سے متنفر ہے از روئے شریعت

---

[1] ایسے شوہر کے خلاف محکمہ قضاء میں درخواست دیکر مسلمان قاضی یا مسلمان پنچائت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا کرنا چاہیئے ۔ فقط

الجواب ۔ اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس وقت تک کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہو سکتی اور نہ دوسرا نکاح ہو سکتا ہے ۔ فقط

عورت بلا طلاق اور بلا فسخ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی

سوال ۷۸۴ بموجودگی شوہر اول و بلا طلاق او زوجہ اش نکاح ثانی میتواں کرد یا نہ ۔ زوجہ مذکورہ نکاح ثانی بموجودگی شوہر اول کردہ است ۔ از شوہر ثانی اولاد ذکور و اناث کہ پیدا شدہ موجود است و ترکہ او استحقاق ملکیت می دارد ۔ ایں اولاد کہ از شوہر دیگر است شرعاً حکم حلالش میدارد ۔ اکنوں اگر شوہر اول زن خود را خواہد حق او شرعاً چہ حکم است ۔ ؟

الجواب ۔ بموجودگی شوہر اول و عدم طلاق او دو امر ست کہ موجب فسخ نکاح ما بینہما باشد زنش را نکاح ثانی جائز نیست و باوجود علم بانکہ شوہرش موجود است و طلاق نداده و ہیچ وجہ از وجوہ فرقت درمیاں واقع نہ شدہ است نکاح شوہر ثانی آں زن باطل و کالعدم است و اولادش صحیح النسب نیست و وارث ترکہ شوہر ثانی ہم نیست کما قال فی البحر وتزوج بامرأة الغیر عالما بذلك ودخل بها لا تجب العدة علیها ولا یحرم علی الزوج وطؤها وبه یفتی لانه زنا والمزنی بها لا تحرم علی زوجها الخ شامی ص۲۹۳ ج۲ وفیہا ایضاً ما نکاح منکوحة الغیر ومعتدته فالدخول فیه لا یوجب العدة لانه لم یقل احد بجوازه فلغو فتعقد اصلا الخ ص۳۵۰ ج۲ پس ظاہر گشت کہ بصورت موجودہ نکاح ثانی باطل است و اولادش ولد الحرام است و وارث ترکہ شوہر ثانی نیست و نکاح شوہر اول باقی است و او را وطی جائز است و زوجہ اش باو سپرد خواہد شد

صرف وہم و گمان سے شوہر کو مردہ سمجھ کر نکاح کرنا درست نہیں

سوال ۷۸۵ امام الدین کا کچھ روپیہ اس کے بھائی کے پاس تھا اس نے خط لکھا کہ میرا روپیہ بھیجدو ۔ جب روپیہ کے پہونچنے میں دیر ہوئی تو بیماری کی حالت میں وہ خود آیا اس وقت مرض دبائی تھا اس کے بھائی نے

لہ ردالمحتار فصل فی المحرمات قبیل باب الولی ص۲۰۲ ج۲ نظیر لہ ردالمحتار باب المہر ص۲۸۲ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ میں نے تمہارا روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کردیا ہے تم خود جاؤ اور وصول کرلو وہ واپس اپنے وطن کو چلا گیا مگر اس وقت زیادہ بیمار ہوگیا تھا بھائی اور بھانجہ نے ریل میں سوار کرادیا جب اپنے وطن نہ پہونچا اس کی بیوی نے اس کے بھائی کو خط لکھا کہ میرے خاوند کو جلد بھیجدو تاکہ روپیہ منی آرڈر کا وصول کرلے۔ یہاں سے جواب لکھا گیا کہ اس کو فلاں تاریخ کو ریل میں سوار کرادیا تھا اور وہ بیمار بھی تھا۔ تب اس کی بیوی بچوں کو فکر ہوا اور تلاش سے بھی پتہ نہ چلا۔ اس کی بیوی نے یہ سمجھکر کہ وہ مرگیا مدت وفات گذار کر نکاح کرلیا۔ آیا یہ نکاح اس صورت میں صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ خبر پہنچی کہ تیرا شوہر مرگیا ہے اور اس خبر پر اس نے عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کرکے دوسرا نکاح کیا تو دوسرا نکاح صحیح ہے اور اگر بلا کسی کی خبر دینے کے محض یہ خیال کرکے کہ میرا شوہر فوت ہوگیا ہوگا ورنہ ضرور آتا۔ عدت گذار کر نکاح ثانی کیا تو نکاح ثانی اس صورت میں صحیح نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے غاب عن امرأته فتزوجت بآخر الخ قوله غاب عن امرأته الخ شامل لما اذا بلغها موته او طلاقه فاعتدت وتزوجت[1] الخ شامی فقط

شوہر کا دعویٰ خارج کردے تو اس سے عورت کو شادی کا حق نہیں ہوتا،

سوال [۷۸۶] ایک عورت بیوہ نے ایک مرد کے ساتھ نکاح کیا اور چار ماہ تک اس کے گھر میں رہی پھر گھر سے نکل گئی بوجہ تکرار شدید کے کہ شخص ناکح کی منکوحہ قدیم بھی ہے اور عمر ناکح کی ساٹھ پینسٹھ سال ہے اب وہ عورت اس کے گھر میں رہنے سے قطعاً انکار کرتی ہے۔ شخص مذکور لینے کو آیا تو اس کے ساتھ نہیں گئی اور مرد پر بہت کچھ تشدد کیا لاٹھی بھی ماری اور دوسری جگہ نکاح کرلیا ایک یا دو ماہ بعد وہاں بھی کہیں اور چلی گئی اب اس شخص نے جس کے یہاں چار ماہ تک رہی تھی عدالت مجاز میں دعویٰ کیا۔ عورت گرفتار ہوئی۔ عورت کا بیان لے کر عدالت نے دعویٰ اس شخص کا خارج کردیا اور عورت کو خود مختار کردیا۔ اب یہ عورت ایک اور شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے

[1] درمختار شامی باب ثبوت النسب ص۲۶۸ ج۲ ۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرسکتی ہے یا نہیں - ؟

الجواب - جب تک وہ شخص جس نے اس بیوہ سے نکاح کیا تھا اور عدالت مجاز سے اس کا دعویٰ خارج کر دیا گیا تھا۔ طلاق نہ دے اور عدت نہ گذر جاوے دوسرے شخص سے وہ عورت نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر کرے گی تو نکاح باطل متصور ہوگا[1]۔

شوہر گھر سے نکال دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال [۷۸۷] ایک لڑکی بالغہ کو اس کے شوہر نے نکال دیا ہے اس کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے یا نہ۔

الجواب - دوسری جگہ نکاح شوہر اول سے طلاق لینے کے بعد ہو سکتا ہے۔ یعنی جس وقت شوہر اول طلاق دیدے اور عدت طلاق کی تین حیض گذر جاویں اس وقت دوسرے مرد سے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ محض نکالدینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، البتہ اگر شوہر یہ لفظ کہے اپنی زوجہ کو کہ نکل جا اور چلی جا اور نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ نکل جا وغیرہ الفاظ کنایہ میں انہیں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اور نیت کا حال شوہر کے کہنے سے معلوم ہو سکتا ہے یا قرائن ایسے ہوں جن سے معلوم ہو جاوے کہ نیت شوہر کی طلاق کی ہے اور یہ تفصیل کتب فقہ میں ہے کہ بعض کنایات میں مذاکرہ طلاق اور بعض میں حالت غیض و غضب قرینہ طلاق کے مراد ہونے کا ہوتا ہے اور نکلجا وغیرہ ان الفاظ میں سے ہیں کہ ان میں ہر حال میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[2]۔ فقط

بیس برس سے جو عورت شوہر سے علیحدہ ہو وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال [۷۸۸] خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک عورت بیس برس سے اپنے شوہر سے علیحدہ ہے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

---

[1] والمحصنات من النساء (سورۃ النساء-۴) [2] کنایۃ عند العقها ما لم یوضع له ای الطلاق واحتمله وغیره فالکنایات لا تلغو بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۲۳۵ ج ۲ و ص ۶۳۶ ج ۲) تلفز

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - جب تک اس عورت کے شوہر سے طلاق نہ لی جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح اس کا صحیح نہ ہوگا اول اس سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے جس وقت عدت گذر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہوگا۔ فقط

غیر مطلقہ سے نکاح عدالت کے فیصلہ کے باوجود جائز نہیں

سوال [۷۸۹] اصغری و اکبری دو بہنیں ہیں اصغری کا نکاح زید کے ساتھ ہوا لیکن کچھ عرصہ کے بعد اصغری کے ساتھ اپنے نکاح کا دعویٰ عدالت میں دائر کرا کر بلکہ ثابت کر کے اصغری کو اپنے قبضہ میں کر کے نکاح کر لیا۔ بغیر طلاق دینے زید کے اور اکبری نے زید سے اپنا نکاح کر لیا۔ بعدہ عمر پاگل ہو کر پاگل خانہ پہونچ گیا جس کو آٹھ دس سال ہوئے اور لا علاج ہے اصغری بکر کے پاس رہنے لگی جس سے بغیر نکاح کے ایک لڑکا تولد ہوا جواب سات آٹھ سال کا ہو چکا ہے لیکن اب بکر اصغری کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے زید و عمر سے طلاقنامہ حاصل کرنا ناممکن ہے۔ شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب - جب تک زید اصغری کو طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک بکر کے ساتھ اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا اور عمر کے ساتھ اصغری کا نکاح جائز نہ ہوا تھا[1] اور نہ زید کا اکبری کے ساتھ کیونکہ اکبری کی بہن اصغری زید کے نکاح میں ہنوز موجود ہے[2]۔ فقط

خنثیٰ سے جب نکاح کر دیا گیا ہو تو دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال [۷۹۰] ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے والدین نے ایک مرد خنثیٰ سے کر دیا۔ اعضائے تناسل بہت صغیر ہے اور اسکی جڑ میں ایک سوراخ ہے اس میں سے پیشاب آتا ہے بعد بلوغ لڑکے کے یہ بات ظاہر ہوئی اس صورت میں اگر وہ لڑکی دوسرے شخص سے عقد کرنا چاہے تو بلا طلاق کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب - اگر وہ شخص جس سے لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا گیا ہے خنثیٰ مشکل ہے کہ اس کا مرد و عورت ہونا متحقق نہیں ہے تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے بعد میں اگر متحقق ہو جاوے کہ

---

[1] لما تقدم من قولہ ولو تزوجت الخ فارجع الیہ واحفظہ فانہ یتحقق اصلا (رد المحتار ص۲۹۲ ج۲) اور حکومت کا [illegible]

[2] لقولہ وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۶۸ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اگر تحقق ہو جائے کہ وہ عورت ہے تو نکاح باطل ہے کیوں کہ عورت کا نکاح عورت سے صحیح نہیں ہے اور خنثیٰ مشکل وہ ہے کہ اس کے دونوں علامتیں ہوں۔ مرد کی بھی عورت کی بھی یا کوئی بھی نہ ہو اور اگر اخیر تک بھی اشکال باقی رہے کہ نہ اس کا مرد ہونا معلوم ہو نہ عورت ہونا تو۔ نکاح باطل ہو جاتا ہے[1]۔ صورت مسئولہ میں سائل نے یہ لکھا ہے کہ عضو تناسل اس کا بہت صغیر ہے اور اس کی جڑ میں سوراخ ہے کہ اس سے پیشاب آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ خنثیٰ نہیں ہے بلکہ رجل ہے لیکن نامرد اور عنین ہے اس میں حنفیہ نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے پھر اگر عضو تناسل شوہر کا اس قدر صغیر ہے کہ مثل گھنڈی کے ہے کہ ادخال اس کا فرج زوجہ میں ممکن نہیں ہے تو حکم اس کا مجبوب یعنی مقطوع الذکر کا سا ہے کہ عورت کی طلب پر قاضی ان میں فوراً تفریق کرا دیگا اور جو ایسا نہیں بلکہ عنین ہے تو ایک سال کی مہلت شوہر کو بغرض علاج دی جاتی ہے اس کے بعد اگر عورت طلب کرے قاضی تفریق کرا دے گا[2]۔ مگر اس زمانہ میں جب کہ قاضی نہیں تو حکم مسلم فریقین یہ کام کریگا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے اگر خلوت ہو چکی ہے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

دائم الحبس کی بیوی دوسرا: **سوال** [۷۹۱] ایک شخص کو حکام وقت نے دائم الحبس کیا اور آپ شوہر نکاح کر سکتی ہے یا نہیں | سے گذران کر دیا۔ باقی عورت منکوحہ بالغہ غیر مدخولہ اس کے گھر موجود ہے بسبب خوف فتنۂ زنا اور عدم نفقہ بعد فرقت و فسخ نکاح اول اس عورت کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اس صورت میں عورت اپنے نکاح کو فسخ نہیں کر سکتی اور دوسرا نکاح نہیں کر سکتی مفقود کا مسئلہ یہاں جاری نہیں ہو سکتا۔ جب تک شوہر طلاق نہ دے یا موت کی خبر نہ

---

[1] ھو عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل (درمختار) ای ایر لو العقد علیھما لا یفید ملک استمتاع الرجل بھما لعدم محلیتھما لھا (ردالمحتار کتاب النکاح ص۲۵۶ ج۲) نیز [2] اذا وجدت المرأۃ زوجھا مجبوبا او مقطوع الذکر فقطع صغیرۃ (بقیہ ص۴۸۳ پر)

Maktaba Tul Ishaat.com

آجاوے اور عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح درست نہیں ہو سکتا۔

عدت کے اندر نکاح جائز نہیں اور جو ایسا کریں یا کرائیں وہ فاسق ہیں

سوال ۷۹۲ بعض اشخاص عدت طلاق کے اندر نکاح کرتے کراتے ہیں ان کی بابت کیا حکم ہے اور یہ صحیح ہے یا نہیں ان کے لئے کیا کفارہ ہے۔؟

الجواب - عدت کے اندر نکاح ثانی کرنا باطل و ناجائز ہے۔ عدت کے اندر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ عدت کے اندر ہرگز نکاح نہ کرنا چاہیئے۔ عدت طلاق کی تین حیض ہیں اس کے بعد نکاح جائز ہے اور جو شخص ایسا کرتے ہیں اور کراتے ہیں وہ مرتکب فعل حرام کے ہیں اور گنہ گار ہیں۔ ان کے لئے یہی کفارہ ہے کہ توبہ کریں اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کریں سوائے توبہ کے اور کوئی سزا یا جرمانہ ان کے لئے نہیں ہے البتہ یہ سزا ہو سکتی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان سے متارکت کر دی جائے اور کوئی تعلق کسی قسم کا ان سے نہ رکھا جاوے۔

جس عورت کا شوہر مر جائے وہ کب نکاح کر سکتی ہے،

سوال ۷۹۳ (۱) بیوہ عورت کا نکاح کم از کم کس قدر مدت میں ہونا چاہیئے۔ آیا تین مہینہ سترہ دن میں بھی ہو سکتا ہے یا چار مہینہ دس روز ہی مشروط ہیں۔

(۲) شوہر اول کی فوت گاہ قبل از عدت بلا ضرورت چھوڑنے سے عقد ثانی میں کچھ سقم تو نہیں ہے۔ (۳) اگر قبل از مدت چار ماہ دس روز نکاح ہوا تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو طلاق دیکر کر اسی شخص سے تو نکاح کرنا ضروری نہیں۔ یا اسی کو مجبوراً ختم عدت پر کرنا ہوگا (۴) نکاح ثانی قبل از عدت ہوا تو شب حیض کی تھی۔ اس وجہ سے مجامعت متروک ہوئی تو اس کے

(بقیہ از ص۴۸۲) جدا کالزوج لو قصیرا لا یمکنہ ادخالہ داخل الفرج قولہ افرق بینہما الحاکم بطلبہما فی الحال: الخ ولو وجد تہ عنینا او خصیا اجل سنۃ الخ فان وطیٔ فی الاربعۃ بالتفریق بطلبہما۔ (الدر المختار ص۲۵۲ ج۲) فلیز ۱۲ اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۴ ج۲) فلیز

Maktaba Tul Ishaat.com

واسطے طلاق کی کیا شکل ہے (۵) کسی شخص کا نکاح بالا اسی طریقہ پر کیا گیا ہو کہ عورت کی جھوٹی تو صیف کی گئی ہے اور اس کے برخلاف پاکر نکاح متنفر ہو گیا ہو تو اس کو کیا کرنا چاہیئے اور آدمی مہر کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہو۔

الجواب - عدت بیوہ یعنی متوفی عنہا زوجہا کی چار ماہ دس یوم ہیں[1]۔ اس مدت سے پہلے نکاح نہیں ہو سکتا اور جو نکاح عدت میں ہوا وہ باطل ہے منعقد نہیں ہوا اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ وہ عورت اسی مرد سے نکاح کرنے پر مجبور ہے بعد گذرنے عدت کے جس سے چاہے نکاح کرے اور ایسے ناجائز نکاح میں بلا دخول و صحبت کے مہر لازم نہیں ہوتا۔ اگر صحبت ہو گئی ہے تو مہر مثل لازم ہے[2]

بالغہ کا جو نکاح اجازت سے ہوا دوسرا نکاح درست نہیں

سوال [۷۹۴۲] ایک شخص نے منصوری پر اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح کر دیا۔ لڑکی شیر کوٹ اپنے مکان پر تھی مگر اس شخص نے کہا کہ میں اپنی لڑکی سے دریافت کر کے آیا ہوں اس نے بخوشی نکاح کی اجازت دیدی ہے اور اس نکاح میں بہت آدمی موجود تھے اب برادری رخصت کرنے سے مانع ہے حالاں کہ سب کے روبرو اس نے اقرار کر لیا کہ میں نکاح کر آیا ہوں۔ بہت سے آدمیوں نے روپیہ کی طمع دی ان کے بہکانے سے وہ رخصت نہیں کرتا۔ بلکہ دوسری جگہ نکاح کرنے پر آمادہ ہے اور قبل از نکاح منصوری پر لڑکی کے باپ بابتہ مہر مبلغ پانچسو روپیہ اور بابتہ نان و نفقہ تحریر کرا لیا ہے برادری کہتی ہے کہ لڑکی کی غیر حاضری میں نکاح نہیں ہوا اور دبا دینا جائز دیتی ہے شرعاً اس کا نکاح ہو گیا یا نہیں، باپ ہر طرح راضی ہے اور تحریر کر دیا ہے اور اب بہکانے سے پھر گیا ہے بہت گواہ موجود ہیں۔

---

[1] والعدة للموت اربعة اشهر بالاهلة لو فی الغرة وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدة ص۵۳۲ ج۲) ظفر ۵۲ بان النکاح الفاسد اذا یجب فیها شیء من المثل والعدة بالوطی لا یتجدد العقد ولا بالخلوة (رد المحتار باب العدة ص۵۳۶ ج۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - باپ نے جو نکاح دختر بالغہ کا باجازت دختر کے کیا وہ نکاح صحیح ہوگیا اور منعقد ہوگیا اب دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی کا درست نہیں ہے اور برادری کا دباؤ ناجائز ہے اور اس ناجائز دباؤ سے پہلا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا اور باپ کا انکار کرنا بھی معتبر نہیں ہے جبکہ اس کی تحریر سے اور گواہوں سے نکاح ثابت ہے اور نص قرآنی سے منکوحہ کا نکاح باطل اور حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء۔

جس کا شوہر مرگیا اس کا نکاح عدت کے اندر درست نہیں

سوال ۷۹۵ ایک عورت کا خاوند ۳ رماہ رمضان کو فوت ہوگیا۔ پورے چار ماہ گذرنے پر اس کے رشتہ داروں نے اس کا نکاح جبراً ایسے شخص سے کردیا کہ جس سے وہ متنفر تھی۔ یہ نکاح ۴ رماہ محرم کو ہوا۔ کیا یہ نکاح جو عدت کے اندر ہوا جائز ہے۔

الجواب - عدت وفات کی دس دن چار ماہ ہیں عدت کے ختم ہونے سے پہلے اگرچہ ایک دو دن پہلے بھی ہو نکاح ثانی حرام ہے اور باطل ہے وہ نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوا قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الآیۃ[1] (ترجمہ) اور نکاح کا ارادہ نہ کرو یہاں تک کہ عدت پوری ہوجاوے وقال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشراً الآیۃ[2] (ترجمہ) اور جو لوگ تم میں سے فوت ہوجاویں اور زوجات کو چھوڑیں تو وہ بیوہ عورتیں چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپ کو نکاح وغیرہ سے روکیں اور عدت کے پورا ہونے کا انتظار کریں۔ فقط

عدت کے اندر نکاح درست نہیں ہوا اور ایک دو طلاق کے بعد بھی شوہر سے نکاح درست ہے

سوال ۷۹۶ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی۔ اس کا نکاح عدت میں دوسرے شخص سے کرایا گیا۔ اب زوج ثانی نے بھی طلاق دیدی۔ عورت چاہتی ہے کہ میرا نکاح عدت کے اندر زوج اول سے کرادیا جاوے۔ آیا اس صورت میں زوج اول سے نکاح اس عورت کا

[1] البقرۃ - ۳۰ - [2] البقرۃ - ۳۰ -

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ دوسرا نکاح جو عدت کے اندر ہوا باطل ہوا اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوئی[1] اور شوہر اول نے اگر تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو اگر صریح الفاظ میں طلاق دی تھی تو عدت کے اندر وہ بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے اور اگر صریح الفاظ سے طلاق نہ دی تھی بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ سے طلاق دی تھی اور طلاق بائنہ تھی تو بلا نکاح رجعت نہیں ہو سکتی۔ لیکن شوہر اول سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے ہو سکتا ہے۔ اور اگر تین طلاق دی تھی تو پھر بلا حلالہ شوہر اول سے نکاح صحیح نہ ہوگا[2]۔ فقط

لسم اللہ کے باپ کا نام نہ بتاؤں تو طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے۔

سوال[۷۹۷] زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے۔ اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا۔ بعد جب تجدید نکاح کے لئے اپنی زوجہ کے پاس گیا تو زوجہ نے انکار کیا۔ اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا۔ آیا زوجہ زید زوج ثانی کی زوجیت میں جا سکتی ہے۔

الجواب۔ اقول وباللہ التوفیق چونکہ حکم تجدید ایمان و تجدید نکاح اس صورت میں احتیاطاً تھا نہ اس وجہ سے کہ یقیناً زوجہ کافر ہو گیا ہے ممکن التاویل وان کان ضعیفاً لا یحکم بکفرہ کما فی الدر المختار وغیرہ۔ لہٰذا عورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں کہ بدون طلاق زید یا انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے۔ درمختار میں ہے ومافیہ خلاف یعرف بالاستفتاء والتوبۃ وتجدید النکاح الخ قولہ وتجدید النکاح ای احتیاطاً قولہ ای

---

[1] امانکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب المہر ص۳۸۲ ج۲) نظیر [2] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا وہی بذلک مؤمنۃ (ہدایہ باب الرجعۃ ص۳۶۳ ج۲) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا اما اذا کان الطلاق ثلثا او لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۳۷۰ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

یا ایھا المفتی بحذف لیکون وطوء ہ حراماً باتفاق وظاھر انہ لا یحکما القاضی بالتفرقہ بینھما وتقدم انہ اراد بالاختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار شامی ج ۱ ص ۳۵۹ فقط

خواہ وجہ کچھ بھی منکوحہ کا بلا طلاق نکاح درست نہیں

سوال ۷۹۸ زید نے اپنی بیوی کو بیچنا چاہا، وہ بلا علاق علیحدہ ہوگئی۔ وہ دوسرے کے گھر آباد ہے اب اس دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حکم ہے؟

الجواب - جب تک زید طلاق نہ دے اور عدت نہ گذر جائے اس وقت تک دوسرے سے شادی درست نہیں ہے۔

توبہ کرے اور بعد عدت پھر نکاح کرے تو اسے معاف کردیا جائے

سوال ۷۹۹ - زید نے عورت بیوہ سے ایام عدۃ میں نکاح کرلیا اس خیال سے کہ تا ایام حمل و اختتام عدۃ زید کے والدین عورت کو عدت گذارنے کے لئے اپنے مکان میں نہ رہنے دیں گے۔ برادری نے علیحدہ کردیا۔ کیا حکم ہے۔؟

الجواب - عورت حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ پس اس سے پہلے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور حرام ہے اسے معدوم سمجھ کر بعد عدت کے پھر نکاح برضا رزوجین ہونا ضروری ہے اور زید نے اگرچہ کسی خیال سے عدت میں نکاح کیا ہو وہ عاصی اور فاسق ہوا۔ توبہ کرے۔ اور نکاح پھر بعد عدت کے کرے اور زید اگر توبہ کرے اور عدت کے ختم ہونے تک اس کو علیحدہ کردے تو برادری کو چاہئے کہ اس کا قصور معاف سمجھیں اور اس سے میل جول قائم کریں۔ اس وقت جو کچھ برادری نے زید وغیرہ مجرموں کی تنبیہ کے لئے کیا اچھا کیا۔ بعد توبہ کرنے کے اور اپنے گناہ سے نادم ہونیکے پھر اس سے میل جول قائم کرلیں،

پہلے شوہر نے جب طلاق نہیں دی تو دوسرا نکاح درست نہیں ہوا

سوال ۸۰۰ رحمت بی بی قادر بخش کے نکاح میں تھی۔ قادر بخش ایک مقدمہ کے خوف سے رحمت بی کو چھوڑ کر فرار ہوگیا۔ اسی درمیان میں حافظ عبدالغفور نے مساۃ مذکورہ کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور

Maktaba Tul Ishaat.com

کہتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ نکاح کرلیا ہے اس کے بعد رحمت بی اور عبدالغفور میں جھگڑا ہوا اور تقریباً چھ ماہ سے رحمت بی عبدالغفور سے علیحدہ ہے اب رحمت بی کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہ اور اگر رحمت بی کا نکاح عبدالغفور سے ہوا بھی ہو تو اب طلاق ہو چکی ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ ابھی تک مسماۃ رحمت قادر بخش کے نکاح میں ہے کیوں کہ قادر بخش کے فرار ہو جانے سے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ لہٰذا اگر بالفرض عبدالغفور نے اوسی عورت سے نکاح بھی کیا ہو تو وہ نکاح باطل ہے اور طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ طلاق واقع ہو سکتی ہے اور مسماۃ رحمت کا نکاح اب کسی اور شخص سے بھی جائز نہیں ہے البتہ اگر قادر بخش شوہر اول فوت ہو گیا یا مفقود الخبر ہو تو پھر اس کے موافق دوسرا حکم ہو سکتا ہے۔ فقط

شوہر گم ہو جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہ؟

سوال ۸۰۱ زید نے ہندہ سے نکاح کیا تین سال ہوئے اور زید ایک سال سے گم ہے۔ ہندہ کے والدین نے روپیہ لے کر ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور ناکح و شرکاء پر کیا جرم ہے

الجواب ۔ اس صورت میں ہندہ کا دوسرا نکاح عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہے[1]۔ نکاح کرنے والے اور معاذین گنہگار ہیں توبہ کریں۔

شوہر پاگل ہو جائے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال ۸۰۲ زید کی منکوحہ تقریباً دس سال تک زید کے پاس رہی لیکن اتفاقاً زید پاگل ہو گیا۔ عورت نے چند ماہ مزدوری کر کے اپنا گزارہ کیا۔ آخر کار مرد کی طمع دامن گیر ہوئی۔ وہ دوسرے شہر میں چلی گئی اور مثلاً عمر کے پاس سکونت اختیار کی۔ سات سال تک عمر کے پاس رہی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ عورت عمر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نکاح کے جواز کی صورت ہو تو اطلاع بخشی جائے

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) فقیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - بدون طلاق دینے شوہر اول زید کے دوسرا نکاح عمر سے درست نہیں ہے اور زید چوں کہ مجنون ہو گیا ہے اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہو سکتی جب تک زید کو افاقہ نہ ہو اس وقت تک اس کی طلاق واقع نہیں ہو سکتی[1]۔ بعد افاقہ اگر وہ طلاق دے اور عدت گزر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے نکاح ہو سکتا ہے۔

جس عورت کو شوہر نے سترہ سال سے چھوڑ رکھا ہو وہ کیا کرے

سوال[۸۰۳] ایک عورت عرصہ سترہ سال سے نکاح کرا چکی ہے مگر وہ اتنے ہی عرصے اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہے۔ شوہر اس کا خرچ دیتا ہے نہ خیال کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے آیا اگر بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جاوے تو جائز ہے۔؟

الجواب - درمختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بانواعہا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا أعتقہ[2] الخ پس معلوم ہوا کہ عورت مذکورہ کو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔

---

[1] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ہدایہ کتاب الطلاق ص۲۳۷ ج۲) اس سے چھٹکارا کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للعبد

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ مطلب فتح النکاح بالعجز ص۹۰۳ ج۲ ایسا شوہر منعنت کہا جاتا ہے ایسے شوہر سے چھٹکارا کی صورت مسلمان پنچائت یا قاضی کے ذریعہ آسانی ہو سکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق از مولانا عبدالصمد رحمانی یا الحیلۃ الناجزہ از مفتی محمد شفیع غفرلہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ساتویں فصل۔ حرمت نکاح بہ سبب طلاق

غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دی اب نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال ۸۰۴ زید نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو تین طلاق دی آیا ایک سال کے بعد بلا حلالہ کے زید کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ کتب فقہ میں ہے کہ اگر غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق طریق سے دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہوجاتی ہے دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اکٹھی تین طلاق ایک کلمہ سے دی جاویں، یہ کہے کہ انت طالق ثلاثا یعنی تجھ کو تین طلاق ہے تو تینوں واقع ہوجاتی ہیں[1] اس صورت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں اور پہلی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح ہے[2]۔ فقط

اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح

سوال ۸۰۵ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے کیا عرصہ پانچ ماہ بعد مطلقہ اسی شخص کے نکاح میں آسکتی ہے؟

الجواب ۔ اگر اس عورت کو شوہر نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بعد عدت کے یا پہلے عدت کے شوہر اول سے نکاح درست ہے۔ فقط

شوہر ثانی نے جب وطی سے پہلے طلاق دیدی تو اس پر عورت نہیں ہے لیکن وہ شوہر اول کیلئے درست نہیں ہوگی

سوال ۸۰۶ مطلقہ نے نکاح ثانی کرلیا لیکن شوہر ثانی نے بھی کسی وجہ سے اسی وقت طلاق ثلاثہ

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بانت بالاول (الی) علی ۱۲ ولم تقع الثانیة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۲۲۴ ج۲ و ص۲۲۶ ج۲) ظہیر

[2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتا فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعۃ ص۳۶۰) واذا کان الطلاق بائنا فلہ ان یتزوج فی العدۃ وبعدہا لقضائہما (ہدایہ

Maktaba Tul Ishaat.com

دیدی اور وطی نہ کی اس صورت میں خاوند اول سے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر شوہر ثانی نے قبل وطی وقبل خلوت طلاق دیدی ہے تو اس کی عدت نہیں ہے لقولہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[1] لیکن شوہر اول نے اگر تین طلاق دی تھی تو بدون وطی شوہر ثانی وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی کیوں کہ حلالہ میں وطی شوہر ثانی کی شرط ہے کمافی عامۃ کتب الفقہ[2] مراہق سے حلالہ میں نکاح ہو تو کیا حکم ہے

سوال ۸۰۷ زید نے زوجہ کو تین طلاق دیدی اور حلالہ ایسے شخص سے ہوا جس کے بلوغ میں بظاہر کمی معلوم ہوتی ہے اور عمر تخمیناً پندرہ سال کی ہے اس صورت میں نکاح زید کا دوبارہ شرعاً درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ حلالہ کے بعد زید اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح شرعاً صحیح ہے اور حلالہ میں اگر شوہر ثانی جس سے دوسرا نکاح ہوا تھا مراہق یعنی قریب البلوغ بھی تھا اور اس نے بعد دخول ومجامعت کے طلاق دی تو عدت گذرنے کے بعد شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ کذا فی کتب الفقہ[3]۔ فقط

(مراہق بعد بلوغ طلاق دیگا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ ظفر)

حلالہ کے بعد نکاح درست ہے اور حلالہ کی نیت سے شادی مکروہ تحریمی ہے،

سوال ۸۰۸ زید نے مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دی اور پھر وہ نکاح اس عورت سے کرنا چاہتا ہے

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع

[2] لانکم مطلقۃ بحای بالثلاث الزحتی یطاھا غیرہ الزبنکاح ثانیا الزوالشرط التیقن بوقوع الوطی فی المحل المتیقن (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الرجعۃ ص۳۶۳ ج۲ ص۴۱۲) ظفر

[3] ولو الغیر مراھقا یجامع مثلہ (درمختار) ھو الحائل من البلوغ بنھا ولا یدان بطلقھا بعد البلوغ لان طلاقہ غیر واقع در منتقی عن الثانیۃ خانیۃ الزوالاولی ان یکون حرا بالغا فان الاول شروط عندھما فالاولی الجمع بین المذھبین (ردالمحتار باب ایقاع الطلاق ص۴۲۷ ج۲) معلوم ہوا کہ اگر مراہق بالغ نہیں ہے تو اس کو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

تو کسی شخص سے کہتا ہے کہ تم فلاں عورت سے ایک رات کے لئے نکاح کر لو اور وطی کر کے طلاق دیدو تاکہ میں دوبارہ اس عورت سے نکاح کر سکوں تو اس شرط سے نکاح درست ہے یا نہ اور ملاجی نکاح خواں کہتا ہے کہ میں نے کتاب سے اس مسئلہ کا استخراج کیا ہے۔ مجھ کو کچھ روپیہ دینا پڑیگا تو اس کو یہ لینا جائز ہے یا نہ اور وہ ملاجی غنی ہے وہ صدقۃ الفطر و چرم قربانی بھی لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے یا نہ۔؟

الجواب ۔ درمختار میں ہے وکرہ التزوج للثانی تحریماً لحدیث لعن المحلل المحلل له بشرط التحلیل الخ وان حلت للاول الخ اما اذا اضمر ذالک لایکرہ وکان الرجل ماجوراً[1] الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بشرط تحلیل نکاح کرنا مکروہ ہے لیکن وہ عورت اس طرح نکاح ثانی کرنے اور بعد وطی کے طلاق ہونے سے شوہر اول کے لئے حلال ہو جاویگی اور ملاجی کو اس صورت میں روپیہ لینا جائز نہیں ہے اور غنی کو صدقۃ فطر اور قیمت چرم قربانی اور زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے۔

حلالہ میں وطی شرط ہے

سوال ۸۰۹ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی اس عورت نے تین ماہ دس دن بعد ایک شخص سے نکاح کر لیا اس نے ہمبستر ہونے سے پہلے اس کو طلاق دیدی اب وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔؟

الجواب ۔ اگر اس شخص شوہر اول نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح نہیں کر سکتا اور حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا ضروری ہے پس شوہر ثانی نے جبکہ بلا وطی کے اس کو طلاق دیدی ہے تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوئی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الآیۃ[2]

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ قبیل مطلب فی حکم لعن العصاۃ ص۲۴۳ ج۲ و ص۲۴۴ ج۲ ظفر

[2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ اشترطوا لتیقن بوقوع الوطئ فی الحل المتیقن (رد المحتار فلذا اشترطوا تیقن الوطئ الموجب للغسل بایلاج الحشفۃ بلا حائل فی الحل المتیقن احترازاً

(بقیہ ص۴۹۳ پر)

Maktaba Tul Ishaat.com

اور شوہر جبکہ طلاق کا مقر ہو تو کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے اور عورت دعویٰ طلاق کا کرے تو دو گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ فقط

حلالہ میں چھوٹے بھائی سے نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے

سوال ۸۱۰ کسی شخص نے اپنی حاملہ عورت کو تین طلاق دی بعد وضع حمل مرد اور عورت جو بسبب جدائی کے رنجیدہ تھے اتفاقاً دونوں یکجا ہو گئے دوبارہ نکاح کی تجویز کر کے مطلق مذکور نے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ صرف پانچ روپیہ مہر پر نکاح کرا دیا۔ بعد نکاح کے چھوٹے بھائی نے بھی طلاق دیدی۔ اب شوہر اول سے اس عورت کا نکاح کر دیں تو درست ہوگا یا نہیں۔ ؟

الجواب۔ بعد وضع حمل اس مطلقہ ثلثہ کی عدت گزر گئی لہذا مطلق کے چھوٹے بھائی سے نکاح صحیح ہوا اور پھر اگر اس نے مجامعت اور دخول کے بعد طلاق دی ہے تو اس طلاق کی عدت گزرنے کے بعد شوہر اول سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے[1]۔ اور عدت طلاق کی جبکہ وہ حاملہ نہ ہو تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں۔ الغرض عدت گزرنے سے پہلے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا اور اگر کیا جاوے تو وہ نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ باطل اور حرام ہوگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الآیۃ وطلاق الزوج الثانی ووطیہ وانقضاء عدتہ ثبت من نصوص أخر (کبیری بلایہ الرحمۃ ص ۳۹۲)

(بقیہ ۳۹۲ کا مضمون) عن الحضانۃ والصغیرۃ من بالغ او مراھق قادر علیہ بعقد صحیح لا فاسد ولا موقوف (رد المحتار باب الرجعۃ ص ۴۱۰ ج ۲ و ص ۴۳۰ ج ۲) ظفیر

---

[1] لا یحکم بمطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہوای بالثلاث او رجعی الخ حتی یطاہ غیرہ الخ نکاحا صحیحا نافذا (درمختار) ولا بد من کون الوطأ بالنکاح بعد مضی عدۃ الاول لو مدخولا بہا (رد المحتار باب الرجعۃ مطلب فی العدۃ فی الحانۃ ص ۴۳۹ ج ۲) ظفیر

[2] سورۃ البقرۃ ۲۹

Maktaba Tul Ishaat.com

مرجوعہ سے تین طلاق بعد بلا حلالہ نکاح درست نہیں

سوال ۸۱۱ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی تھی۔ چار پانچ یوم بعد ایک قاضی نے اسی عورت کا نکاح شوہر اول سے کردیا۔ آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہوسکتا ایسی حالت میں جو نکاح پڑھا گیا۔ وہ باطل اور حرام ہے نکاح نہیں ہوا۔ اُن میں علیحدگی کرادینا لے

مطلقہ مغلظہ کی شادی بعد تین حیض درست ہے اور پہلے شوہر سے بغیر حلالہ درست نہیں

سوال ۸۱۲ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی تین ماہ پندرہ یوم کے بعد اس کا نکاح دوسرے سے کردیا۔ بعد پندرہ یوم کے اس نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ پندرہ یوم ہو گئے اب اس کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی اگر اس کو حیض آتا ہو جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں۔ اس وقت دوسرا نکاح صحیح ہوتا ہے اور تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس مطلقہ کا نکاح صحیح نہیں ہوسکتا اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت طلاق یعنی حیض کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور بعد وطی اور صحبت کے طلاق دے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے یعنی تین حیض پورے ہو جاویں اس وقت شوہر اول سے نکاح صحیح ہوسکتا ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء یعنی مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے نفس کو روکیں یعنی عدت ان کی تین حیض ہیں۔ فقط

لہ وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص۲۴۸ ج۲) ظفیر

لہ وھی (ای العدۃ) فی حق حرۃ تحیض لطلاق الخ بعد الدخول حقیقۃ او حکما الخ ثلاث حیض کوامل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۲۵۹ ج۲) وینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بھا ای بالثلاث الخ حتی یطأھا غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدتہ (ایضاً باب الرجعۃ ص۲۶۹ ج۲) وص۲۷۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق میں اختلاف ہوا شوہر ثانی کہتا ہے صحبت نہیں ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی کیا حکم ہے

سوال ۸۱۳ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی پھر عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ڈیڑھ ماہ کے بعد اس نے بھی طلاق دیدی پھر شوہر اول نے نکاح کر لیا اس کے بعد شوہر اول و ثانی میں جھگڑا ہوا اور زوج ثانی کہتا ہے کہ میں نے عورت سے صحبت نہیں کی لیکن حلفیہ نہیں کہتا اور عورت حلفیہ بیان کرتی ہے کہ صحبت ہوئی ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے ؟

الجواب - اس صورت میں قول عورت کا معتبر ہے اور حلالہ صحیح ہو گیا اور نکاح شوہر اول کا اگر بعد گذر نے عدت طلاق شوہر ثانی کے ہوا تو صحیح ہو گیا[1]۔

دباؤ سے تین طلاق دلوادی تو پھر نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال ۸۱۴ اہل برادری نے ایک شخص پر دباؤ ڈالکر اس کی زوجہ کو اس سے تین طلاق دلوادی۔ اب وہ مرد اس عورت کو پھر اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب - اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی[2] اور حرام مغلظہ ہو گئی۔ اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے[3]۔ فقط

تین طلاق کے بعد عدت پہلے شوہر کے پاس رہ سکتی ہے دوسرا شوہر طلاق دیدے تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرا شوہر طلاق نہ دیدے

سوال ۸۱۵ زید بندہ را شادی کردہ بادے سہ سال روزگار گذرانید بعد ازاں جہت عدم موافقت با زید بخانہ پدر رفتہ دو سال بسر برد زید گاہ گاہ برائے آوردن او میرفت اما او

---

[1] قال الزوج الثانی کان نکاحی فاسدا و لم اد خل بها و کذبته و قول لها زوجک الاول طلقک و قالت ان الثانی جامعها و انکل الجماعة للاول و علی القلب لا یلتفت الی قول الزوج الثانی و هو المختار (باب الرجعة ص ۲۲۳)

[2] و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل و لو عبدا او مکرها فان طلاقه صحیح و هو المختار (باب الطلاق الصریح ص ۲۲۹) ، انظر

[3] و ان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او تموت عنها و تعتد منه (باب الرجعة ص ۲۲۲) ، انظر

Maktaba Tul Ishaat.com

برآمدن راضی نشدے و بعد دو سال ہندہ نوٹس اعلان نمود کہ اندریں مدت مرا خورد و پوشش دادہ نخانہ تو بردی دگر نہ من حسب تفویض طلاق کابین نامہ نفس خود را طلاق خواہم داد۔ زید نوٹس را نہ گرفتہ خاموش ماند۔ بعد ازاں ہندہ پیش قاضی رجسٹر رفتہ بحضور قاضی نفس خود را سہ طلاق داد۔ قاضی انگشت زدہ گرفتہ طلاقنامہ رجسٹری نمود۔ پس از یک سال عمرو۔ از ہندہ نکاح کرد و ہندہ نزد عمرو لبست روز ماندہ۔ باز نزد زید آمد۔ پس عمرو بنام زید مذکور و خالد دیگر باین طور نوفدائے نمود کہ زید و خالد زنم را از خانہ من بردند و طلاق نامہ ہندہ پیش حاکم نمودہ۔ زید و خالد و ہندہ بروز مقررہ پیش حاکم زماں حاضر شدند۔ ہندہ جواب داد کہ زید شوہر من است نخانہ او ماندم۔ و عمرو شوہر من نے۔ پرسیدہ شد کہ شادی از عمر کردہ جواب داد کہ نہ۔ باز پرسیدہ شد کہ ایں طلاق نامہ رجسٹری کردہ دادہ۔ جواب داد کہ من ندانم لیکن از انگشت من زدہ گرفت بعد ازاں حاکم ہر دو زوج و ہندہ را معائنہ نمودہ حکم داد کہ ایں برائے زید است نہ عمرو۔ پس بحسب دادن حاکم کافر مرزید را بعد عدت شبہ حلال گردد یا نہ۔

الجواب - ہرگاہ ہندہ موافق تفویض زید نفس خود را سہ طلاق داد و ہندہ بعد عدت بعمرو نکاح کرد۔ دریں صورت حکم حاکم بآنکہ ہندہ زوجہ زید است۔ ہندہ را برائے زید حلال نمیکند کہ از شرائط نفوذ قضاء باطناً ایں است کہ آں زن منکوحۂ غیر نباشد۔ فی الشامی قولہ کما کانت المرأۃ محرمۃ۔ ھذا مختص بقولہ حیث کان المحل قابلاً اھ فاذا ادعی انہا زوجتہ وانبت ذلک بشہادۃ الزور وھو یعلم انہا محرمۃ علیہ لکونہا منکوحۃ الغیر او معتدتہ او لکونہ مرتدۃ فانہ لا ینفذ باطناً اتفاقاً الخ ردالمحتار ص۳۱۵ ج۴[1]

سوال [۸۱۶] زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلثہ مغلظہ دی بعد اس کے ایک نابالغ لڑکے مسمی عمر کے ساتھ ہندہ کا نکاح کیا عمر نے نوراً اسی مجلس میں تین طلاق دیدی۔ بدون عدت

حلالہ کی صورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح عدت کے بعد ہو سکتا ہے۔ مگر نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

[1] ردالمحتار کتاب القضاء فصل فی الحبس مطلب فی القضاء بشہادۃ الزور

Maktaba Tul Ishaat.com

گذارنے کے زید نے نکاح کر لیا۔ پھر علماء کے قول پر چونکہ نابالغ سے وطی نہیں ہوئی تو ہندہ کا نکاح بکر سے کیا۔ مگر یہ نکاح عدت کے اندر ہوا۔ پھر بعد خلوت صحیحہ کے طلاق دی۔ اب عدت کے بعد زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ قال فی ردالمحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انھا للغیر لانہ اعریقا بدون نجاز فلم یعقد اصلا[1] الخ پس اگر اس نابالغ نے عدت میں نکاح کیا تھا تو وہ منعقد نہیں ہوا اور نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما صرح بہ الفقہاء اور چونکہ نکاح عدت میں منعقد نہیں ہوا تو طلاق کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ البتہ اگر نابالغ سے بعد عدت کے اس مطلقہ ثلاثہ کا نکاح ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا اور پھر طلاق نابالغ کی واقع نہیں ہوئی۔ پھر جو بکر سے نکاح ہوا وہ ناجائز ہوا۔ اور زید نے جو نکاح کیا وہ بھی غیر صحیح ہوا۔ واضح ہو کہ مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کے نکاح صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے کہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح ہو اور وہ بعد وطی کے طلاق دے پھر عدت اس طلاق کی بھی گذر جاوے[2]۔ اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے۔ فقط

تین طلاق کے بعد جماع حرام ہے اور عدت میں نکاح درست نہیں

سوال ۔ ہندہ کے رشتہ داروں نے زید کو دھمکا کر ہندہ کو طلاق دلوادی تین مرتبہ، بعد میں پھر زید اور ہندہ ایک جگہ رہے۔ ہندہ زید سے حاملہ ہو گئی۔ اس نے حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہ اور حمل ہندہ کا حلال ہے یا حرام؟

الجواب ۔ اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور دوسرا نکاح جو ہندہ نے قبل انقضائے عدت کیا وہ صحیح نہیں ہوا اور عدت اس کی وضع حمل ہے اور زید اگر جانتا تھا کہ ہندہ

---

[1] ... طحطاوی ... ۳۲۵ ... طبع

[2] ... نکاحہا ... فی العدۃ ... تحریم ... نجاز ... نکاحا صحیحا ... دخل ...

Maktaba Tul Ishaat.com

مجھ پر حرام ہوگئی اور پھر اس نے اس سے جماع کیا تو یہ زنا ہے اور وہ حمل حرام کا ہے شامی میں ہے

وفی الدر المختار وان اتت فی العدۃ بولد ثبت منہ ما لم یقر بانقضائہا فان اقر بہا ثم اتت بولد لاقل من ستۃ اشہر من یوم اقرارہ لم یثبت منہ الا ان یدعیہ وفی الشامیۃ قولہ ما لم یقر بانقضائہا ای بانقضاء العدۃ بثلاث حیض او ثلاثۃ اشہر ان کانت ممن لا تحیض او بوضع الحمل ان کانت حاملا کما فی الفتح وقولہ لاقل من ستۃ اشہر ای من وقت الاقرار بانقضاء العدۃ بما ذکر فان اتت بولد لاقل من ستۃ اشہر من وقت الاقرار لم یثبت نسبہ الا ان یدعیہ لانہ یحتمل ان یکون حادثا بعد الاقرار فلا یثبت نسبہ الا بالدعوۃ اھ ملخصا وفی البزازیۃ طلقہا ثلاثا او واحدۃ بائنۃ او رجعیۃ فاقرت بانقضاء العدۃ ثم اتت بولد لاقل من ستۃ اشہر لم یثبت نسبہ الا بالدعوۃ لاحتمال الحرمۃ لاستئناف العدۃ بثلاث حیض وبہ جزم اذا اعلمہا بالحرمۃ اھ ج ۲ ص ۲۶۹ وفی الدر المختار وفی حق الحامل مطلقا الخ او من زنا الخ وضع جمیع حمل الخ۔ فقط

مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہوگئی تھی تو اب پہلے شوہر کیلئے بلا حلالہ درست ہے یا نہیں

سوال [۸۱۸] ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی بعد اس کے ایسی صورت کا تماشی ہوا کہ اپنے نکاح میں وہ بلا حلالہ کے مفتیوں نے اس کو انکاری جواب دیا۔ شیعوں نے اس کو بہکایا کہ ہمارے مذہب میں بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے شیعہ ہوجاؤ چنانچہ دونوں شیعہ ہوگئے اور اس عورت مطلقہ کو اپنے نکاح میں لے آیا۔ اس شخص کی والدہ نے اس سے گفتگو اور ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ اب وہ شخص اس امر کا خواستگار ہے کہ میں سنی ہوجاؤں گا بشرطیکہ یہ عورت نکاح میں باقی رہے۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ جبکہ اکثر علماء کے نزدیک شیعہ کافر ہیں تو اب سنی ہوجانے کی صورت میں وہ عورت بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے۔؟ اور اسلام پہرم ماکان قبلہ کا اثر ہوسکتا ہے یا نہیں

الجواب ۔ قال فی الشامی ۱ ے لو طلقہا ثنتین وہی امۃ ثم ملکہا او ثلاثا وہی حرۃ فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبیت وملکہا لا یحل لہ وطئہا بملک الیمین حتی یزوجہا فیدخل بہا الزوج ثم یطلقہا الخ ۳ پس اگر تسلیم کرلیا جاوے کہ رافضی ہونا ارتداد ہے تب بھی اب سنی ہونے کے حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ اپنے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔

---

۱ ے ردالمحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۵۲۱ مطلب فی وطئ المعتدۃ بشبہۃ۔ ظفر

۲ الدر المختار علی حاشیہ ردالمحتار باب العدۃ ص ۵۲۱ ج ۲ ظفر

۳ ردالمحتار باب الرجعۃ مطلب حیلۃ اسقاط عدۃ المحلل ص ۵۱۱ ج ۲ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

آٹھویں فصل متفرق مسائل نکاح

بھائی اگر چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں

سوال ۸۱۹ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کی زوجہ سے تعلق ناجائز کر لیا اور لڑکا پیدا ہوا تو عورت مذکورہ شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں نکاح اس عورت کا فسخ نہیں ہوا وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں ہے وہ[۱] چاہے اپنے نکاح میں رکھے یا طلاق دیدے[۲]۔ فقط

زانیہ کا معاون گنہ گار ہے

سوال ۸۲۰ ایک بیوہ عورت بعد مرنے اپنے شوہر کے آوارہ اور بدچلن ہو گئی۔ چند مرتبہ مسلمانان نے اسکو سمجھایا مگر وہ باز نہیں آتی۔ ایک حمل ضائع ہوا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا جو زندہ ہے اور وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ بعض لوگ عورت کے معین اور مددگار ہیں اور نکاح ہونے سے مانع ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۔ اس عورت کا جس طرح ہو نکاح کر دینا چاہیئے اور جو لوگ اس کے مددگار ہیں اور نکاح نہیں ہونے دیتے وہ گنہ گار ہیں توبہ کریں[۳]۔ فقط

کسی کی ساس جب اس کی بیوی کو نہ آنے دے تو کیا حکم ہے

سوال ۸۲۱ فردی کے نکاح کو ایک سال ہوا۔ لڑکی بالغہ ہے لیکن اس کی ماں اس کو بھیجنا نہیں چاہتی شرعاً کیا حکم ہے

الجواب شریعت کا فتویٰ یہی ہے کہ تمہاری زوجہ تم کو ملنی چاہیئے اور اس کی والدہ

۱؎ لو زنت امرأة رجل لم تحرم عليه وجازله وطؤها عقب الزنا الخ الدر المختار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۲۸۶ ظفر

۲؎ لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر الا اذا خافا ان لا يقيما حدود الله ولا ما يوجب ان يتفرق قال الدر المختار على باش الخ الدر المختار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۳ ظفر

۳؎ قال الله تعالى لا تعاونوا على الاثم والعدوان الخ سورة المائدة

Maktaba Tul Ishaat.com

کو لازم ہے کہ رخصت کرنے میں تامل نہ کرے[1]۔ فقط

سرکاری فیصلہ سے اصل نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا۔

سوال ۸۲۲ ایک شخص کا نکاح ایک عورت کی ہمراہ ہوا عرصہ تک زوجین رضامند رہے بعد مدت ایک غیر شخص نے اُس عورت کو بہکا کر شوہر کے گھر سے نکال لی اور اپنی ہمراہ لے گیا۔ شوہر نے دعویٰ کر دیا۔ لیکن حاکم نے اس عورت کو اختیار دیدیا کہ جس کے پاس چاہے رہے اور قانوناً اس کے نکاح کا ثبوت نہیں لیا۔ دریافت طلب یہ ہے کہ اس شخص کا نکاح سرکاری قانون سے ہونے سے شرعی نکاح ثابت شدہ کو صدمہ پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ شخص بہکانیوالا کہ جس کے پاس اب وہ عورت ہے اور نکاح کر لیا ہے شرعاً مجرم ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ اس سے نکاح ثابت شدہ شرعی میں کچھ خلل نہیں آتا اور اغوا کنندہ کا نکاح اس عورت سے نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ منکوحۃ الغیر سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ والمحصنت من النساء[2] الآیۃ فقط

فلاں کام کریں تو کعبہ سے پھر جائیں پھر وہ کام کیا تو نکاح رہا یا ٹوٹا۔

سوال ۸۲۳ زید کا ناجائز تعلق ہندہ بیوہ سے تھا ایکدن زید و ہندہ نے کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی کہ اب یہ ناجائز فعل کریں تو کعبہ سے پھر جائیں۔ کئی دن کے بعد پھر دونوں مرتکب فعل ناجائز کے ہوئے۔ اب زید نے توبہ کر لی ہے۔ زید کی نکاح کردہ بیوی بھی ہے۔ اب زید کے نکاح میں تو کچھ نقصان نہیں آیا۔

الجواب ۔ زید کا نکاح اس کی زوجہ سے باقی ہے لیکن احتیاطاً تجدید کر لے اور آئندہ اس فعل قبیح سے احتراز کرے۔ فقط

---

[1] ولا یمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدر الزوج علی ان یذهبها معه الدر المختار فی حاشیہ ابن عابدین ص ۱۰۱ ج ۲ باب النفقۃ وغیرہ معلوم ہوا بیوی شوہر کے زیر حکم ہوتی ہے ماں کے نہیں جہاں میاں بیوی کے تعلق میں [illegible] شریعت کا حکم ماضی پر دیدہ اسطرح فتنے کے دروازے کھلتے ہیں گے۔ [2] سورۃ النساء ربع

Maktaba Tul Ishaat.com

نابالغہ نابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ کیا حکم ہے

سوال ۸۲۴ زید ہندہ کا نکاح نابالغی میں ہوا تھا بعد بلوغ وہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ مہر وغیرہ یاد نہیں۔؟

زوجہ سے لواطت کی تو کیا حکم ہے

(۲) زید نے اپنی زوجہ سے لواطت کی تو نکاح فاسد ہوا یا نہیں۔؟

الجواب - تجدید نکاح میں دوبارہ کچھ حرج نہیں ہے (لیکن شرعاً جب نکاح ہو چکا ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نابالغی کا نکاح بذریعہ ولی جائز ہے۔ ظفیر)

(۲) نکاح میں کچھ فساد نہیں ہوا توبہ کرے اور پھر ایسا فعل قبیح نہ کرے[۱]۔

دو چسپیدہ لڑکیاں ہیں نکاح کیسے کیا جائے

سوال ۸۲۵ دو لڑکیاں یکجا پیدا ہوئیں اور ایک دوسرے سے چسپیدہ ہیں ایک پیشاب پاخانہ کو جاوے تو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ جانا لازمی ہے۔ اب وہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں اور ایک شخص ان سے شادی کرنے پر رضامند ہوا۔ لہٰذا اگر اس شخص کے ساتھ شادی کر دی جاوے تو آیہ کریمہ وان تجمعوا بین الاختین کے خلاف ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب - جب کہ وہ دونوں لڑکیاں باہم چسپیدہ ہیں اور ایک دوسرے سے منفک نہیں ہو سکتیں تو جب تک ان کو آپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علیحدہ نہ کیا جاوے اسوقت تک ان کا نکاح کسی مرد سے جائز نہیں ہے کیوں کہ اگر دونوں لڑکیوں سے ایک مرد کا نکاح ہو تو اس میں جمع بین الاختین لازم آتا ہے جو آیہ وان تجمعوا بین الاختین سے حرام ہے اور اگر ایک سے کیا جاوے تو وہ علیحدہ نہیں ہو سکتی اور شوہر کو اس سے استمتاع حلال نہیں اور استمتاع مقصود ہے۔ درمختار کتاب النکاح میں ہے۔ ھو حقہ یفید ملک المتعۃ حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی۔ الخ فقط

---

[۱] بیوی سے لواطت حرام ہے اور شوہر قابل تعزیر ہے اور بوطی دبر اذا قال ان فعل فی الاجانب حد وان فی عینہ او امتہ او زوجتہ فلا حد اجماعاً بل یعزر بخلاف الاحراق بالنار وھدم الجدار (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۳۷) ظفیر [۲] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۵۰ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اس دور کی زر خرید عورت سے بلا نکاح وطی درست نہیں نکاح ضروری ہے

سوال ۸۲۶ فی زمانہ عورتیں بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو اس طرح سے کہ لوگ دور دراز سے جاکر خرید لاتے ہیں ایسی عورت سے بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں کیونکہ یہ زر خرید ہو گئی اور اگر نابالغ عورت اس طرح سے دستیاب ہو تو کیا حکم ہے۔

(۲) فی زمانہ جو امرا اور رؤسا کے مکان میں جو لونڈیاں رہتی ہیں ان سے بھی پردہ ہے یا نہیں اور بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ وہ عورتیں باندی نہیں ہیں ان سے بلا نکاح صحبت و خلوۃ حرام ہے اور نکاح ان سے بعد بلوغ کے ان کی اجازت سے ہو سکتا ہے[۱]

(۲) وہ لونڈیاں نہیں ہیں ان سے بلا نکاح کے صحبت درست نہیں ہے اور پردہ بھی ہے

پندرہ سال تک شوہر خبر نہ لے تو بھی نکاح باقی رہتا ہے

سوال ۸۲۷ ہندہ کے نکاح کو ۲۰ سال ہوئے اور پندرہ سال سے شوہر بوجہ اتفاقی کے بالکل خبر گیران نان و نفقہ کا نہیں ہے اور نہ صحبت صحیحہ زن و شوہر میں ہے ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا قائم ہے یا نہ۔؟

الجواب ۔ ہندہ کا نکاح اس صورت میں باقی ہے کیوں کہ عند الحنفیہ نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں کرا سکتے۔ پس بدون طلاق دینے شوہر کے یا خلع کرانے کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے۔ نفقہ جس طرح ہو شوہر سے وصول کیا جائے قال فی الدر المختار[۲] ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانواعها الثلاثة الخ و لا لعدم ایفائه لو غائبا حتها الخ فقط

بیوی کی بہن سے زنا کرنا موجب حرمت یا فسخ نکاح نہیں

سوال ۸۲۸ رابعہ کا نکاح زید سے ہوا۔ ہندہ رابعہ کی بہن ہے اور زید سے زنا مرتکب ہوا تو رابعہ کا نکاح ساقط ہوا یا نہ؟

الجواب ۔ رابعہ کا نکاح زید سے فسخ نہیں ہوا۔ مگر ہندہ سے اس کا نہیں ہو سکتا اور

---

[۱] آزاد عورتوں کی خرید فروخت باطل ہے اور خلاف شرع خرید و فروخت سے وہ لونڈی کے حکم میں نہیں ہو سکتیں

[۲] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص ۹۰۳ ج ۲ ۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

جو فعل حرام سرزد ہوا اس سے توبہ کرے اور ہمیشہ کو ہندہ سے علیحدہ رہے[۱]۔ فقط

لڑکی والے کا لڑکے والے سے روپیہ لینا جائز نہیں ہے

سوال [۸۱۹] آج کل رواج ہوگیا ہے کہ لڑکی کا والد روپیہ لے کر نکاح کرتا ہے اور مرد خوشی سے خواہ ناخوشی سے دیدیتا ہے۔ یہ رواج جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسا نکاح صحیح ہوجاتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ روپیہ لینا درست نہیں ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے[۲] اور نکاح صحیح ہے[۳]۔ فقط

شوہر نے عورت سے کہا کہ تیرا فلاں سے تعلق ہے اب اسے رکھ سکتا ہوں یا نہیں

سوال [۸۲۰] زید نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا تعلق ناجائز عمر کے ساتھ ہے لیکن یہ جھوٹ تھا کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن زید کے اس کہنے سے زید کی عورت کو غصہ اور ضد ہوئی۔ اور عمر کے ساتھ مذاق کرنے لگی۔ آیا زید اپنی عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ زید کی زوجہ زید کے نکاح میں ہے اور زید کو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس کو طلاق دے لیکن اس کی زوجہ پر یہ لازم ہے کہ اجنبی مرد سے مذاق نہ کرے اور بے حجاب اس کے سامنے نہ آوے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو عند اللہ اس پر سخت مواخذہ ہے اس کو چاہیئے کہ گذشتہ سب افعال ناشائستہ سے توبہ کرے۔ فقط

لڑکی کی شادی کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں

سوال [۸۲۱] بیٹی کی شادی میں جو خرچ ہوتا ہے

---

[۱] وفی الخلاصۃ وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۶۰ ج۲) نظیر [۲] ومن الصحت ما یاخذہ المہر من المختن بسبب ختنہ بطیب نفسہ حتی لو کان بطلبہ یرجع (شامی) وہو فی رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ص۵۰۳ ج۵) اخذ اہل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یاخذہ لانہ رشوۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۵۰۳ ج۲) نظیر

[۳] ویکون الخلل فی الشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ یعنی لو عقد مع شرط فاسد یبطل الشرط دون العقد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۳۰۲ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

وہ باپ کے ذمہ ہے یا بیٹی کے ۔؟

الجواب ۔ جو خرچ ضروری کپڑے وزیور وغیرہ کا ہے وہ باپ اپنی طاقت کیموافق کرے اور نفضولیات اور خلاف شرع کاموں میں کچھ خرچ نہ کرے (فاذا بلغ فلیزوج فی روایۃ من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجھا فاصابت اثما فلم ذالک علیہ ۔ مشکوۃ باب الولی ص۲۷۱ ظفر)

حاملہ عن الزنا سے نکاح پر برادری سے خارج کرنا کیسا ہے ۔

سوال ۸۲۲ زید نے حاملہ عن الزنا سے نکاح کیا مگر زید کو برادری سے خارج کر دیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے ۔؟

الجواب ۔ حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے لیکن اگر نکاح غیر زانی سے ہو تو اس کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے پس اگر اس نے قبل وضع حمل صحبت نہیں کی تو اس نے کوئی کام خلاف شریعت نہیں کیا اس کو برادری سے خارج نہ کرنا چاہیئے لیکن اس کو خوب تنبیہ کر دینی چاہیئے کہ قبل وضع حمل صحبت نہ کرے اگر اس نے صحبت کر لی تو پھر واقعی لائق متارکت ہے اور اسی وجہ سے حالت حمل میں نکاح کرنے میں احتیاط مناسب ہے تاکہ وطی نہ ہو جائے[1] ۔ فقط

ایک جواب کے متعلق استفسار

سوال ۸۲۳ زید نے عمر سے سوال کیا کہ خالد نے غیر وطن میں شادی کی تو کیا یہ اپنی بیوی کو جبراً اپنے وطن میں لا سکتا ہے عام اس سے کہ اس نے وہاں رہنے کا اقرار کیا ہو یا نہ کیا ہو ۔ عمر نے جواب دیا کہ اس باب میں راجح امر کا نصوص برائے مفتی ہوتا ہے چنانچہ علامہ شامی نے بحر سے فقیہ ابواللیث اور فقیہ ابوالقاسم صفار سے بلا رضامندی عورت کے مطلقاً عدم جواز ۔ اور درمختار میں اسی پر فتویٰ ہونیکی تصریح کا ہونا اور محیط میں اسی کو مختار کہنا نقل کر کے تفویض الامر الی المفتی کے ساتھ جزم فرمایا چنانچہ بحث طویل کے بعد فرمایا فتعین تفویض الامر الی المفتی ولیس ھذا خاصاً بھذہ المسئلۃ بل لو علم المفتی انہ یرید نقلھا من محلۃ الی محلۃ اخری فی البلدۃ بعیدۃ عن اھلھا لقصد اضرارھا لا یجوز لہ ان

---

[1] وصح نکاح حبلی من زنا لزانٍ لا غیرہ وان حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع زاد الدرمختار علی ھامش ردالمحتار ونص فی المحرمات ص۲۰۱ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ان یعینہ علی ذلک [۱] پس اگر شان خالد سے عدم اضرار ظاہر ہے بایں طور کہ پابند شرع متقی ہے تو مفتی کو چاہیئے کہ فتویٰ جواز پر دیوے اور اگر اضرار ظاہر ہے بایں طور کہ خالد فاسق و فاجر ہے تو فتویٰ عدم جواز پر دیوے پس عمر کا جواب صحیح ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ یہ جواب عمر کا صحیح ہے۔ فقط

لڑکی کے ولی کو شوہر یا اس کے ولی سے روپیہ لینا درست نہیں ہے

سوال ۸۲۴ لڑکی والوں کو شوہر کی طرف سے بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے۔؟

الجواب ۔ یہ روپیہ یا دلیا دختر کو لینا درست نہیں ہے فقہاء نے اس کو رشوت قرار دیا ہے در مختار میں ہے اخذ اھل المرءۃ شیئاً عند التسلیم فللزوج ان یستردہ لانہ رشوۃ بزازیہ [۲]۔ فقط

کسی عیب کی وجہ سے شادی نہ ہو تو شادی کیلئے لڑکی کے والدین کو کچھ دینا کیسا ہے؟

سوال ۸۲۵ چوں کہ میں نابینا ہوں میری شادی نہیں ہوتی اگر لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیکر شادی کرالوں تو جائز ہے یا نہ ۔ یا شہوت کم کرنے کیلئے کچھ دوا استعمال کروں۔

الجواب ۔ اگر بطور ہدیہ آپ لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیدیں اور آپ سے لڑکی کا نکاح کردیں تو جائز ہے ۔ اور شہوت سے کم کرنیکے واسطے کسی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو تو روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑتا ہے اور کم کرتا ہے ۔ پس نا وقتیکہ نکاح ہو۔ روزہ کی کثرت رکھیں تاکہ برے خیال سے بچے رہیں [۳]۔

---

[۱] رد المحتار باب المہر مطلب فی السفر بالزوجۃ ص۳۹۶ ج۲ ظفر

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۵۰۳ ج۲ ۱۲ ظفر

[۳] ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب النکاح ص۲۶۷) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر کے مرنے کی اطلاع پاکر بعد عدت عورت نے نکاح کر لیا۔ پھر شوہر آگیا۔ کیا حکم ہے

سوال [۸۳۶] (۷) اگر کوئی جنگ میں یا پردیس گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے مرنے کی خبر بذریعہ خط یا بذریعہ سرکار ملی۔ اس کی منکوحہ نے عدت ختم کر کے نکاح ثانی کر لیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد وہ شخص خود آگیا۔ اب وہ عورت شرعاً کس کو ملیگی۔ اگر شخص اول کو ملی تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔؟

الجواب۔ بعد واپسی کے وہ عورت شوہر اول کو ہی ملنی چاہیئے اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے[۱]۔ فقط

جس سے نکاح کروں اس پر تین طلاق تعلیقاً کہا اور کام کر لیا تو پھر کیا صورت ہے

سوال [۸۳۷]۔ زید نے کسی معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کام کروں تو جو نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق مغلظہ اور پھر وہ کام کر لیا۔ اور ایسے ہی چند قسمیں کھائیں اور توڑ دیں تو اب اس کے نکاح کی بعض تو یہ صورت بتاتے ہیں کہ بوجہ خوف زنا یا اس کو یقین زنا ہو تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہے اور ایک یہ صورت ہے کہ زید کا نکاح بذریعہ وکیل فضولی ہوا۔ اور زید اپنی زبان سے قبول کرے اور ایک یہ کہ زید قبول بالفعل کرے اور اگر زید یہ کہے کہ میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے۔؟

الجواب۔ ایسی جگہ میں دو صورتیں فقہاء نے عدم حنث کی لکھی ہیں ایک یہ کہ فضولی اس کا نکاح کرے اور وہ فعل سے اجازت دے یعنی ایسا فعل کرے جس سے رضا

---

[۱] ولو ان امرأة اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات فتزوجت ثم جاء زوجها الاول او اخبرها ثقة ان زوجها طلقها ثلثا او کان غیر ثقة وأتاها بکتاب من زوجها بالطلاق الخ فلا باس بان تعتد ثم تتزوج (ہدایہ کتاب الکراہیۃ ص۴۵۳ ج۴) غاب عن امرأته فتزوجت بآخر (لما اذا بلغها موته او طلاقه فاعتدت وتزوجت ثم بان خلافه ثانی) وولدت اولادا ثم جاء الزوج الاول فالاولاد للثانی علی المذهب الذی رجع الیه الامام وعلیه الفتوی کما فی الخانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحاد ص۵۶۲ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ثابت ہو جائے زبان سے اجازت نہ دے مثلاً یہ کرے کہ اس کا مہر بھیجدے اور بعد مہر بھیجنے کے وطی کرے یا تقبیل کرے تو حانث نہ ہوگا یعنی طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسری صورت یہ کہ لکھکر دیدے کہ مجھے منظور ہے درمختار میں ہے حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل ومنہ الکتابۃ الخ لا یحنث[1] ۔ پس معلوم ہوا کہ صورت اولیٰ اور صورت ثانیہ عدم حنث کی نہیں ہے پہلی صورت تو جواز کی کسی نے لکھی ہی نہیں ہے اور دوسری صورت میں چونکہ قبول کرنا زبانی لکھا ہے اور نیز وکیل کا لفظ بھی ہے اس لئے وہ بھی صورت عدم حنث کی نہیں ہو سکتی ۔ صرف تیسری صورت عدم حنث یعنی عدم وقوع طلاق کی ہے یا کتابت کے ذریعہ سے قبول ہو تب جائز ہے[2] ۔ فقط

جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ تین طلاق کسی نے یہ کہا تو کیا تدبیر کی جائے

سوال ۸۲۸ (۲) ایک شخص نے کہا جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ اس کو تین طلاق ہے اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے ۔

الجواب ۔ اس صورت میں جب کبھی کسی عورت سے نکاح کریگا اس پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی اور حیلہ جواز کا درمختار میں یہ لکھا ہے کہ فضولی کے نکاح کی اجازت فعل سے دیوے نہ قول سے ۔ عبارت اس کی یہ ہے کل امرأۃ تدخل فی نکاحی او تصیر حلالاً لی فکذا ای طالق فاجاز نکاح فضولی بالفعل کبعث الیھا مثلاً لا یحنث[3] الخ فقط

شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جا سکتا ہے یا نہیں

سوال ۸۲۹ ایک شخص اپنی زوجہ کو افریقہ لے جانا چاہتا ہے زوجہ دور از مسافت کی وجہ سے زوجہ اور اس کے اقارب انکار کرتے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب حلف لا یتزوج ص۳۵۸ ج۳ ۔ ظفر [2] وبالفعل کبعث المھر او بعضہ بشرطان یصل الیھا الخ ومنہ الکتابۃ ای مع الفعل ھو الجواز بالکتابۃ ۔ ما فی الجامع حلف لا یکلم فلانا فارسل لا یقول لہ شیئا فکتب الیہ کتابا لا یحنث رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب فی کل ما لھا الخ ص۳۶۹ ج۳) ظفر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب فی کل ما لھا الخ ص۳۶۹ ج۳ ۔ ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں. شوہر مجبور کر کے لیجا سکتا ہے یا نہیں، شوہر کہتا ہے کہ مرد کا اپنی بی بی سے چار ماہ سے زیادہ غائب رہنا ممنوع ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ حکم دیا تھا یہ صحیح ہے یا نہ - ؟

الجواب - فقہاء نے اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس زمانہ میں اس قدر دور دراز مسافت پر شوہر اپنی زوجہ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خوشی سے جارہی ہے تو خیر ورنہ جبراً نہ لے جاوے اور حضرت عمرؓ کا اثر اگر ثابت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہیئے کہ وہ اپنی زوجہ سے زیادہ مدت تک غائب نہ رہے کسی نہ کسی طرح چلا آوے اس سے جبراً زوجہ کو لیجانے کا جواز نہیں نکلتا[1] - فقط

شادی پر طلاق معلق کردے تو نکاح کی کیا صورت ہے

سوال ۸۳۰ عمر کا ناجائز تعلق زید سے تھا عمر نے زید سے یہ الفاظ کہلائے کہ اگر میں اس تعلق کو قطع کردوں تو جب میں نکاح کروں میری بیوی پر تین طلاق۔ چند روز بعد زید نے یہ تعلق قطع کردیا۔ کوئی صورت اور گنجائش ایسی نکل سکتی ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو جاوے -

الجواب - فقہاء حنفیہؒ نے یہ حیلہ جواز نکاح و عدم وقوع طلاق کا اس صورت میں یہ لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی بدون اس کے امر اور حکم کے کردیوے اور پھر یہ شخص جسکا نکاح ہوا ہے زبان سے اس کو قبول نہ کرے بلکہ مہر کل یا بعض اس عورت کے پاس بھیجدے اور صحبت و تقبیل وغیرہ کرے یہ نکاح صحیح ہوگا اور طلاق واقع نہ ہوگی کما فی الدر المختار حلف لا یتزوج فتزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث و بالفعل لا یحنث بہ یفتی الخ قولہ و بالفعل کبعث

[1] و یسافر بها بعد اداء کله معجلا و مجلا اذا کان مامونا علیها والا لا یسافر بها و به یفتی کما فی شروح المجمع و اختارہ فی ملتقی الابحر و مجمع الفتاوی و اعتمدہ المصنف و به افتی شیخنا الرحمتی لکن فی النهر و الذی علیه العمل فی دیارنا انه لا یسافر بها جبراً علیها و جزم به البزازی وغیرہ و فی المجتبیٰ و علیه الفتوی و التفصیل فی الشامی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۲۹۵ ج ۲) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

المہر الخ[1] شامی جلد ۳ صـ۱۴۱ فقط

طلاق کے بعد مطلقہ کو علیحدہ گھر میں رکھنا درست ہے مگر اختلاط جائز نہیں

سوال ۸۳۱ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اس کی ہمشیرہ سے نکاح کر لیا ہے اور پہلی زوجہ صاحب اولاد ہے اور یہ طلاق کسی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ عورت نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اپنے خاوند سے کرانے کے لئے خود طلاق لی ہے اور اس نے اپنے خاوند سے یہ شرط کی ہے کہ تم مجھ کو بجائے مہر کے تاحیات روٹی کپڑا دیتے رہو اور یہ عورت مطلقہ اس کے ایک مکان میں علیحدہ رہتی ہے آیا یہ شخص اگر اس عورت کو روٹی کپڑا مہر کے عوض میں یا بطور احسان کے دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ عورت اس کے مکان میں علیحدہ رہ سکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب زوجہ اولیٰ کو طلاق دینے کے بعد جس وقت عدت اس کی طلاق کی گذر جاوے اس وقت زوجہ مطلقہ کی بہن سے نکاح درست ہے[2] اور زوجہ مطلقہ کا نفقہ بعد عدت کے شوہر کے ذمہ لازم نہیں ہے لیکن اگر مہر میں سے اس کا نفقہ دیتا رہے یا تبرعاً اس کو روٹی کپڑا دیوے تو جائز ہے اور علیحدہ مکان میں اگر عورت رہے تو کچھ حرج نہیں ہے مگر شوہر طلاق دینے والا اس سے اختلاط نہ رکھے درمختار میں ہے ولهما ان يكنا بعد الثلاث في بيت واحد اذا لم يلتقيا التقاء الازواج ولم يكن فيه خوف فتنة انتهى[3] فقط

مراہقہ کو شوہر رخصت کرا سکتا ہے

سوال ۸۳۲ ایک لڑکی بعمر تیرہ سالہ جس کی شادی ہو چکی ہے وہ اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے اور والدہ اس کی سخت بدچلن اور بدکارہ ہے اس کے پاس رہنے کی وجہ سے لڑکی کے بگڑنے کا اندیشہ ہے اور والدہ رخصت نہیں کرتی۔ شوہر لڑکی

---

[1] دیکھئے رد المحتار مع حاشیہ باب المہر ص۱۰۹ ج۲ نظیر

[2] وجمع بين محارم نكاحا اى عند اعتداد وعدة ومن طلاق بائن (الدر المختار على هامش رد المحتار)

فصل فی المحرمات ص۳۰۲ ج۲ نظیر

[3] [illegible] فصل فی المحرمات ص۳۰۹ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دعوی دخل زوجیت کر دیا ہے آیا بحالت موجودہ شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے یا بوجہ نابالغہ ہونے کے رخصت نہیں کرا سکتا۔

الجواب ۔ تیرہ برس کی لڑکی مراہقہ ہے لہذا شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے خصوصاً بحالت اندیشہ مذکورہ شوہر اس کو اپنے پاس رکھنے کا مجاز ہے[1] فقط (حدیث میں ہے جب لڑکی بارہ سال کی ہو جائے تو اس کی شادی کر دی جائے مشکوٰۃ صـ ۲۷۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عمر کے بعد لڑکی شوہر کے حوالہ ہو جانی چاہیئے۔ ظفر)

اس شرط پر نکاح کیا کہ اس گھر میں رہا تو نکاح، ورنہ نہیں، شوہر نکاح کے بعد لے گیا، کیا حکم ہے

سوال ۸۳۳ زید نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ اگر اسی گھر میں رہا تو نکاح باقی ورنہ نکاح نہیں ہے اگر وہ اپنی عورت کو لیجادے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں نکاح قائم رہیگا اور باہر لیجانے سے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس پر قاضی اگر نکاح پڑھا دے تو مجرم نہیں

سوال ۸۳۴ میں ایک مسجد میں امامت کرتا ہوں بعد نماز عشا ایک شخص نکاح کے واسطے بلانے آیا وہاں جاکر معلوم ہوا کہ دوسرے محلہ کی فلاں عورت ہے مجھے شک ہوا کیونکہ میں نے پہلے یہ سنا تھا کہ اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو چکا ہے میں نے اس سے دریافت کیا اس نے حلفیہ بیان کیا کہ نہیں ہوا۔ چنانچہ میں نے نکاح پڑھا دیا تو مجھ پر تو کچھ مواخذہ نہیں۔ فریق مخالف نے شور مچا رکھا ہے کہ اس کا نکاح پہلے ہو گیا تھا۔ اگر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو دونوں صورتوں میں مجرم ہوں یا بری۔؟

الجواب ۔ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ میرا نکاح کسی سے

---

[1] وقد صرحوا عنه ... ن الزوجة اذا كانت صغيرة لا تطيق الوطی لاشتغاله الی الزوج حتی نفقتها و انما يجبرانه ان يقدر باسن بل يفوض الی القاضی بالنظر الیها من سنها او هزال (رد المحتار باب القسم صـ ۵۳۹ ج ۲ ظفر)

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہوا تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کر دینا درست ہے۔ پس اس صورت میں نکاح پڑھنے والے پر کچھ مواخذہ نہیں ہے پھر اگر بعد میں تحقیق ہو جاوے اور گواہان عدول سے ثابت ہو جاوے کہ اس کا نکاح پہلے ہو چکا تھا تو یہ دوسرا نکاح باطل ہوگا اور وہ عورت پہلے شوہر کو ملے گی اور اگر کچھ ثبوت پہلے نکاح کا نہ ہو تو دوسرا نکاح درست رہے گا۔ فقط

منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح بہتر ہو تو کرنا درست ہے

سوال ۸۳۵ ہندہ کی صرف نسبت بکر کے ساتھ عرصہ سے ٹھیری ہوئی تھی اس درمیان میں ہندہ کے ولی کے بھتیجہ کی زوجہ مرگئی۔ تب ہندہ کے ولی نے ہندہ کا نکاح اپنے بھتیجہ سے کر دیا اب چند اشخاص کہتے ہیں کہ ہندہ کے ولی نے یہ برا کام کیا اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے وہ گنہگار ہوئے۔ جہاں پہلے نسبت ٹھیری تھی وہیں ہونا چاہیئے تھا۔ آیا اس صورت میں کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۔ نسبت اور منگنی کر دینا ایک وعدہ ہوتا ہے پس اگر مصلحت دختر کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہو تو پہلی نسبت کو چھوڑنے اور دوسری جگہ جو کہ بہتر ہے نکاح کر دینے میں کچھ حرج اور گنہ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ولی کو لڑکی کی بہتری اور مصلحت دیکھنا مقدم ہے جہاں لڑکی کے لئے بہتری معلوم ہو وہاں نکاح کر دیوے اگر وہی موقع بہتر ہے جہاں پہلے نسبت ہوئی تھی تو موافق وعدے کے اسی کو اختیار کرے کہ ایفاء وعدہ بہت اچھا ہے لیکن اگر وہ موقع لڑکی کے لئے اچھا نہ ہو تو دوسری جگہ کرنا اچھا ہے۔ فقط

غیر مطلقہ کو کوئی زبردستی رکھے ہو تو برادری کو کیا کرنا چاہیئے

سوال ۸۳۶ زید کی برادری میں پنچائت ہوئی ہے جس سے خلاف قاعدہ کام ہوتا ہے اس کو کو ذات کر دیتے ہیں زید ہندہ کو عرصہ بیس پچیس برس سے نکاح پڑھا کر رکھے ہوئے ہے حالانکہ ہندہ کے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی تھی، برادری والے اب تک زید کے ساتھ کھاتے پیتے چلے آئے۔ کیا وہ بوجہ سکوت کے گنہگار ہوئے یا نہیں اگر زید توبہ کرے اور دوبارہ نکاح پڑھا دے تو پاک ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب - برادری والوں نے اگر باوجود علم اور قدرت کے زید کو اس ناجائز نکاح سے نہیں روکا تھا تو وہ بھی گنہ گار ہوئے توبہ کریں[1]۔ اور زید اگر اب نکاح کرنا چاہے تو پہلے ہندہ کا شوہر اول طلاق دیدیوے بعد عدت گزرنے کے زید اس سے نکاح کر سکتا ہے اور زید سے جو گناہ اس عرصہ تک ہوا اس سے توبہ کرے اس طریق سے زید پاک ہو سکتا ہے اور پھر اس کو شامل برادری کر لینا چاہیئے۔ فقط

لڑکے نے اقرار کیا کہ وہ سسرال میں رہیگا اُس پر نکاح ہوا۔ اب اقرار پورا نہیں کرتا کیا حکم ہے

سوال ۸۳۷ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ عمر خود بطور فرزندی اس کے یہاں مقیم رہے عمر نے تحریری اقرارنامہ لکھدیا۔ اب عمر اپنے اقرار کو پورا نہیں کرتا تو کیا بدون طلاق کے لڑکی کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - اس اقرارنامہ کی وجہ سے عمر کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی اور بدون طلاق کے اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں ہے۔ فقط

ماں کی وصیت نکاح کے باب میں واجب العمل ہے یا نہیں

سوال ۸۳۸ ایک عورت مرحومہ یہ وصیت کر گئی ہے کہ میری لڑکی نابالغہ کا عقد نانی بخش کے لڑکے سے نہ کریں اس وصیت کی وجہ سے لڑکی کا عقد اس لڑکے سے کرنا چاہیئے یا نہیں۔؟

الجواب - اس بارہ میں مرحومہ کی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے نانی کا حق مقدم ہے اور جہاں وہ مناسب سمجھے نابالغہ کا نکاح کر دے مرحومہ کی وصیت کا اس بارہ میں کچھ اعتبار نہیں ہے[2]۔ فقط

---

[1] ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (القرآن) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (القرآن)

[2] الولی فی النکاح الاب ثم وصیہ بنفسہ بلا توسط احد علی ترتیب الابن ثم وصی الاب ثم ابن الابن وان سفل ثم وصیہ ثم الاب ثم وصیہ ثم الجد ثم وصیہ ثم ابن الابن وان سفل ثم وصیہ ثم الاخ ثم وصیہ ثم ابن الاخ وان سفل ثم وصیہ ثم العم ثم وصیہ ثم ابن العم وان سفل ثم وصیہ ثم المعتق ثم وصیہ ثم عصبتہ کذلک ثم القاضی او نائبہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ص ۳۰۲ ج ۲) ملخصا

Maktaba Tul Ishaat.com

کسی کی بیوی جب جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے

سوال ۸۳۹ ہندہ بی بی عمر کی ہے مگر زید ایک جائداد والے آدمی کے مرنے پر اسی خیال سے کہ اس کی جائداد کی وارث بنے ہندہ نے اور اس کے شوہر نے دعویٰ کیا کہ میں زید کی بیوی ہوں اور اس پر گواہ پیش کئے اور عمر نے بھی لالچ کی وجہ سے اقرار کیا کہ ہندہ زید کی بیوی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر سے فسخ ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اس کذب بیانی سے ہندہ عمر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار والشامی۔

جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ۸۴۰ رحیم بی بی کا نکاح پانچ سال ہوئے غلام محمد سے ہوا تھا مسماۃ مذکورہ نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا ہے۔ شہاب الدین کو نکاح کا پورا علم ہے لیکن اس وقت وہ منکر ہو گیا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۔ جبکہ نکاح مسماۃ مذکورہ کا بقاعدہ شرعیہ ہو چکا ہے تو شوہر کو چاہیئے کہ نکاح کے گواہ عدالت میں پیش کرے اور جن لوگوں کو علم نکاح کا ہے ان کے ذمہ لازم ہے کہ وہ شہادت نکاح کی دیویں ورنہ وہ گنہ گار ہوں گے[1] اور شخص مذکور جو کہ باوجود علم کے نکاح مذکور سے منکر ہے شرعاً فاسق وعاصی ہے اس کو اس فعل سے توبہ کرنی چاہیئے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو برادری سے خارج کیا جاوے فقط

دو بہنیں جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی

سوال ۸۴۱ دو لڑکیاں توام ہیں۔ ایک کا داہنا کولھا دوسری کے بائیں کولہے سے حلقۂ جڑا ہوا ہے اس طرح کہ نہ ایک تنہا بیٹھ سکتی ہے نہ اٹھ سکتی ہے نہ لیٹ سکتی ہے نہ ہل سکتی ہے نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہے اتنا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور اتنا دوسروں سے سنا ہے کہ ساتھ کھاتی ہیں ساتھ سوتی ہیں ساتھ بیمار ہوتی ہیں ساتھ اچھی ہوتی ہیں۔ مرض بھی دونوں کو ایک ہی ہوتا ہے اور طبیعت

[1] یجب اعلام بما الطلب ولو حکما الخ تنویر الابصار علی ہامش الدر المختار کتاب الشہادات ص۵۱۲ ج۴ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی ساتھ ہی ہوتا ہے اور طہر بھی ساتھ، تیرہ چودہ برس کی عمر ہے مجریٰ طمث اور مبرز دونوں کا الگ الگ ہے مگر مجری بول صرف ایک کے ہے دوسری کے نہیں۔ ایک جب پیشاب کرتی ہے تو دوسری بھی فارغ ہوجاتی ہے بہرحال لکھکر یہ پوچھنا مقصود ہے کہ اگر وہ دونوں مسلمان ہوتیں یا اب وہ مسلمان ہوجاویں تو ان کے نکاح کی شرعی صورت کیا ہوگی۔

الجواب۔ مکرمی جناب مولنا حکیم محمد جمیل الدین صاحب مدفیوضہم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہم، والا نامہ پہنچا واقعہ عجیب معلوم ہوا کتب فقہ میں کوئی جزئیہ اور اس کے حکم کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملی، البتہ قواعد سے عدم جواز نکاح بصورت مذکور معلوم ہوتا ہے درمختار میں نکاح کی تعریف یہ کی ہے ھو عقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحھا مانع شرعی[1] الخ اور شامی میں بدایع سے منقول ہے ان من احکامہ ملک المتعۃ وھو اختصاص الزوج بمنافع بضعھا وسائر اعضائھا استمتاعاً او ملک الذات والنفس فی حق التمتع علی اختلاف مشائخنا فی ذلک[2] الخ شامی ان عبارات سے بالاجمال اس قدر واضح ہوتا ہے کہ صورت مسئول عنہا میں مانع شرعی استمتاع سے موجود ہے اور اگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ ایک سے استمتاع میں دوسری سے بھی استمتاع ہے تو پھر نص حرمت جمع بین الاختین سے بھی اسکی حرمت واضح ہوتی ہے۔ بہرحال جواز نکاح کی کوئی صورت بحالت موجودہ معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر ان کو بذریعہ آپریشن جدا کردیا جائے تو پھر کچھ اشکال نہیں ہے۔ فقط

(اگر استمتاع ایک سے دوسری کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے تو اس صورت میں دونوں کو ایک کے حکم میں مان کر کسی ایک شخص سے شادی کردینے میں جمع بین الاختین لازم نہیں آنا چاہیئے بلکہ ایک کے حکم میں قرار دیدینا چاہیئے۔ بہرحال یہ مسئلہ قابل غور ہے۔ ظفیر)

اس صورت میں نکاح ہوگیا یا نہیں

سوال[۸۴۱] فاطمہ بالغہ نے دو گواہوں کے سامنے کہا

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

میں ایک ہزار روپیہ نقد، پچھتر روپے کے کپڑے اور پانچ بیگہ زمین کے عوض میں تمہارے ساتھ راضی ہوں" اسماعیل نے جواباً کہا مجھے سب منظور ہے" فاطمہ نے کہا اب میں تمہاری ہو چکی اسماعیل نے کہا، میں نے قبول کیا، پھر فاطمہ بولی، میں نے اپنی ذات تمکو سونپی، اسمٰعیل نے کہا، میں نے منظور کیا۔ پھر دونوں نے بہت سے لوگوں سے اس کی اطلاع کر دی نکاح ہو گیا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں بشرطیکہ نکاح وفہم المقصود نکاح منعقد ہو گیا فی الدر المختار وعدا ھا کنایۃ وھو کل لفظ وضع لتملیک عین کاملۃ (درمختار (علی الثانی ص ۲۶ ج ۲)

بیویوں کی تبدیلی

سوال ۸۴۲ دو بھائیوں کے نکاح میں دو بہنیں تھیں دونوں نے طلاق دیدی اور چھوٹے بھائی سے بڑے بھائی کی بیوی نے نکاح کر لیا۔ اور بڑے بھائی سے چھوٹے بھائی کی بیوی نے، اب پھر اپنی اپنی بیویوں کو لوٹانا چاہتے ہیں۔؟

الجواب ۔ دونوں بھائی طلاق دیکر اپنی اپنی سابقہ بیوی سے عدت گذار نیکے بعد نکاح کر سکتے ہیں۔؟

حرام نکاح پڑھانیوالا کیسا ہے؟

سوال ۸۴۳ شادی شدہ منکوحہ کا نکاح پڑھانیوالا کیسا ہے۔؟

الجواب ۔ فاسق ہے کافر نہیں ہے

اولاد کے باب میں شوہر کے وعدۂ نکاح کا پورا کرنا کیسا ہے

سوال ۸۴۴ زید کا نکاح خالد کی دختر سے اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کے بطن سے جو لڑکی ہوگی خالد کے لڑکوں کی اولاد میں کسی ایک کو نکاح میں دیگا۔ زید و خالد دونوں فوت ہو گئے۔ زید کے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب بالغہ ہے اور خالد کا پوتا ابتک بالغ نہیں ہوا علاوہ ازیں زید و خالد کا کفو جدا ہے۔ کیا زوجہ زید کے ذمہ زید کا وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ یا زید کی زوجہ زید کے کفو میں لڑکی کا نکاح کر دے۔؟

الجواب ۔ اس وعدہ کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور زید کا اس قسم کا وعدہ اس کی زوجہ کے ذمہ پورا کرنا ضروری نہیں ہے زید کی دختر کا نکاح کفو میں جہاں مناسب ہو کر دیا جائے۔ فقط

Maktaba Tul Ishaat.com

گناہ سے بچانے کے لئے طوائف سے شادی بہتر ہے یا خاندان میں۔

سوال ۸۴۵ ایک طوائف زید سے استدعا کرتی ہے کہ زید اس پیشہ کو ترک کرنے میں اسکی امداد کرے یعنی زید اس سے عقد کرلے۔ آیا زید کو اپنے خاندان میں شادی کرنا شرعاً اچھا ہوگا یا بنظر ثواب اسکو طوائف عقد میں لانا اچھا ہے۔؟

الجواب ۔ زید کو اس سے عقد کرنا درست ہے اور اس وجہ سے کہ اس کے نکاح کرنے میں وہ عورت تائبہ ہوتی ہے اس کو ثواب حاصل ہوگا۔ لیکن اگر زید کو اس وجہ سے عار ہو کہ غیر خاندان اور غیر کفو میں نکاح کرنے سے وہ مطعون ہوگا اور اس کا خاندان اس کو چھوڑ دے گا یا مطعون کریگا تو پھر اپنے کفو میں نکاح کرنا بہتر ہے۔ غرض یہ کہ نکاح اس زانیہ سے درست ہے اور جبکہ وہ تائب ہوتی ہے اور اس کی توبہ و استقامت پر اطمینان ہے تو اس سے نکاح کرنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں ہے۔ باقی اپنے مصالح قرابت داری اور خاندانی کو خود لحاظ کرلیوے جیسا مصلحت ہو ویسا کرے۔ شریعت اس سے نکاح کرنے پر مجبور نہیں کرتی اور مانع بھی نہیں ہے۔ فقط

سرکاری عدالت سے طلاق کی ڈگری سے طلاق نہیں ہوگی

سوال ۸۴۶ زید نے پیرسالگی میں ہندہ نوجوان سے نکاح کیا۔ بعد چند روز کے ہندہ نے زید سے طلاق مانگی کہ میں مہر معاف کردوں تم طلاق دیدو۔ زید نے طلاق سے انکار کیا۔ ہندہ کے دعویٰ کرنے پر حاکم عدالت نے ہندہ کو طلاق کی ڈگری دیدی۔ اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔؟

الجواب اس صورت میں ہندہ دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی (کیوں کہ یہ ڈگری شرعاً طلاق کے حکم میں نہیں ہے ظفیر)

نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے اور اولاد اکبر کسے کہتے ہیں

سوال ۸۴۷ نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے دونوں میں کس کی اولاد اکبر کونسی اولاد کو اولاد اکبر کہا جاویگا۔؟

الجواب ۔ ہمارے بلاد میں بیاہ اور نکاح ایک چیز ہے اور شریعت میں بھی یہ دونوں

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک ہیں کیوں جس میں ایجاب قبول ہو وہی نکاح ہے اور وہی بیاہ وشادی ہے پس نکاحتاً عورت اور بیاہتا عورت ہر دو منکوحہ ہیں[1] اور دونوں سے جو اولاد ہو وہی اسی شوہر کی اولاد ہے اور ان میں جس کی اولاد بڑی ہے وہی اولاد اکبر ہے اور جس عورت کو بلا ایجاب وقبول گھر میں رکھا وہ زوجہ نہیں ہے اس سے جو اولاد ہو وہ اس سے ثابت النسب نہیں ہے۔ فقط

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے | **سوال ۸۴۵** وزیر خاں کا نکاح مسماۃ نصیبہ کے ساتھ بعمر اٹھارہ سال ہوا۔ رخصتی نہیں ہوئی، وزیر خاں بعد نکاح بجرم اعانت قتل عمد سزایاب حبس بعبور دریائے شور بمیعاد بیس سال ہوا۔ پہلے خطوط آتے تھے بعدہ دو تین سال تک بند رہے وزیر کے چھوٹے بھائی جمن نے یہ بات مشہور کردی کہ وزیر مرگیا اور اپنا نکاح نصیبہ سے کرلیا وزیر خاں کے خطوط بعد میں پھر آنے لگے جمن سے نصیبہ کے دو لڑکے ہوئے پھر جمن مرگیا۔ دو سال بعد جمن کے چھوٹے بھائی ناظر خاں نے مسماۃ مذکورہ سے اپنا نکاح کیا۔ ناظر خاں سے بھی چار لڑکے ہوئے وزیر خاں واپس آگیا اور اپنا دوسرا نکاح کیا۔ وزیر خاں نے ناظر خاں سے کہا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی۔ مجھ سے طلاق لیلے جس میں میرا نکاح ٹوٹ جاوے۔ لیکن پھر طلاق نہیں ہوا۔ تین چار سال بعد ناظر خاں نے مسماۃ نصیبہ کو گھر سے نکالدیا۔ وزیر خاں نے اس کو بلا نکاح کے رکھ لیا۔ (۱) جب کہ وزیر خاں یہ کہتا تھا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی اور نکاح ثانی جمن کے ساتھ ہوا اس کو اطلاع بھی نہیں ہوئی کیا وزیر خاں کا نکاح ٹوٹ گیا۔

(۲) جب کہ وزیر خاں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا کہ اس کی عورت دوسرے کے پاس رہتی ہے تو کیا اس کا صرف یہ کہنا کہ مجھ سے طلاق لے لو ورنہ میرا نکاح قائم ہے کافی ہے۔

(۳) اگر نکاح وزیر خاں کا نہیں ٹوٹا تو اولاد جمن وناظر کیا شرعاً ثابت النسب ہیں۔

(۴) اب وزیر خاں کا مسماۃ نصیبہ کو رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ ؟

---

[1] وینعقد بایجاب من احد المتعاقدین وقبول من الآخر الخ وشرط سماع کل من الناطقین کلام الآخر وحضور شاهدین حرین او حرو حرتین مکلفین سامعین قولهما معًا الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۶۰ ج ۲ صفر

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) کیا ناظر خاں سے طلاق کی ضرورت نہیں ہے

الجواب - نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں نہیں ٹوٹا[۱]۔

(۲) نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں قائم ہے اور اس پر طلاق دینا اس صورت میں واجب نہ تھا[۲]۔ گنہگار وہ شخص ہے جس نے باوجود اس علم کے کہ عورت مذکورہ کو طلاق نہیں ہوئی اور اس کا شوہر موجود ہے اس سے نکاح کیا اور اس کو اپنے گھر میں رکھا[۳]۔

(۳) وہ اولاد جس اور ناظر سے صحیح النسب نہیں ہے کما ورد فی الحدیث الولد للفراش و للعاھر الحجر[۴]۔ (۴) جائز ہے۔ (۵) طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

آزاد کردوں گا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا

سوال [۸۴۹] ایک آدمی نے جس کی بیوی نہیں ہے یہ کہا کہ آزاد کردوں گا تو وہ شادی کرے یا نہیں۔؟

الجواب - یہ قول اس شخص کا لغو ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ شخص نکاح کرے کچھ حرج نہیں ہے اور اس الفاظ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی۔

لڑکی بالغ ہوگئی اور لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا کیا کیا جائے

سوال [۸۵۰] زید نے اپنی دختر کا نکاح عمر کے لڑکے سے نابالغی میں کردیا تھا۔ اب دختر بالغ ہوگئی اور لڑکا دو تین برس میں بالغ ہوگا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔؟

الجواب - یہ نکاح لڑکی فسخ نہیں کرسکتی اور کوئی صورت تفریق کی بحالت عدم بلوغ شوہر کے نہیں ہے اور جس وقت شوہر بالغ ہوجاوے اگر وہ طلاق دیدے تو طلاق واقع ہوسکتی ہے بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی عورت کے لئے نہیں ہے۔ فقط

(لڑکے کے بالغ ہونیکا انتظار کیا جائے اور لڑکی اتنے صبر و ضبط سے کام لے، روزے رکھے ظفر)

---

[۱] جب طلاق نہیں دی تو نکاح نہیں ٹوٹا۔ ظفر [۲] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (درمختار) والفجور یعم الزنا وغیرہ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لمن زوجتہ لا تزنین لا امس وقد قال انی احبھا واستمتع بھا [۳] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ (بقیہ ص ۵۱۹)

Maktaba Tul Ishaat.com

جو ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہوا اس کی سزا

سوال ۸۵۱ ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبد الغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو جھڑکا جس کو دو تین آدمیوں نے سنا صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے مجھ سے اقرار کیا کہ یہ آڑھائی ماہ سے ایسا کرتا ہے۔ ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

الجواب ۔ ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت نہیں ہوتا اور عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد اور سزا نہیں لگ سکتی البتہ جبکہ شبہ ہو گیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے۔ فقط

جس بیوی کو ابھی حیض شروع نہیں ہوا ہے اس سے وطی

سوال ۸۵۲ زوجہ کے حیض آنے سے پہلے وطی درست ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ جبکہ زوجہ قریب البلوغ ہے اگرچہ بالغہ نہ ہو وطی اس سے درست ہے[۱]۔ فقط

عزل کب درست ہے

سوال ۸۵۳ عزل کرنا کس وقت درست ہے۔؟

الجواب ۔ زوجہ حرہ سے عزل مکروہ ہے مگر جب کہ وہ اجازت دیدے[۲]۔

سرکاری عدالت نے فاسق گواہوں سے جو ثابت کیا وہ صحیح نہیں مرد کی بات معتبر ہے

سوال ۸۵۴ زید نے اپنی بیوی کو طلاق واحدی۔ بعد پندرہ یوم کے رجعت کر لی۔ بعد سولہ سال کے دونوں میں ناانفاقی ہوئی۔ ایک شخص شریک زید کے بہکانے سے زید کے مکان سے فرار ہو گئی۔ بعد چند روز کے

(بقیہ حاشیہ ۱) کما ان علمہا بانہا للتغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا الخ وھذا یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لانہ زنا (رد المحتار باب المہر ص۲۸۲ ج۲) نظیر

[۲] حکوۃ باب اللعان ص۲۸۷ نظیر

[۱] وقد صرحوا بانہ ان الزوجۃ اذا کانت صغیرۃ لا تطیق الوطی لا تسلم الی الزوج حتی تطیق والصحیح انہ غیر مقید بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیہا من سنہا وحالہا (رد المحتار باب المہر ص۵۰۶ ج۲)

[۲] ویعزل عن الحرۃ باذنہا الکتی فی الخانیۃ وانما یباح فی زماننا لفسادہ قال الکمال فلیعتبر عذرا (صفحہ لا ذکرہ فی رد المحتار علی درمختار باب نکاح الرقیق ص۵۲۳ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

آکر تین طلاق کی مقرر ہوئی، پنچائت میں گواہوں نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ زید نے طلاق واحد دی تھی یا ثلاثہ زید سے قسم لیگئی، زید نے طلاق واحد کی قسم کھائی، پھر ہندہ نے عدالت دیوانی میں دعوی کر کے فاسق گواہوں کو پیش کر کے عدالت سے طلاق کی ڈگری حاصل کی صورت مسئولہ میں ہندہ کے گواہ معتبر ہوں گے یا زید کی قسم۔

الجواب ۔ گواہان مذکورین کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہے[۱] ۔ بلکہ زید کا قول اور حلف معتبر ہے اور اس شریک فاسق سے متارکت درست ہے اور ہندہ بدستور زید کی زوجہ ہے اور اس شریک کو ہندہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے ہکذا فی کتب الفقہ[۲] ۔ فقط

ختنہ شعار اسلام ہے مگر رخصتی اس پر موقوف نہیں

سوال ۸۵۵ زید بحس سالہ مذہب اسلام میں داخل ہوا اور اس کا نکاح ایک نومسلمہ بالغہ سے ہوا اب جبکہ منکوحہ زید بالغہ ہوئی تو اس کو رخصت کرنے کے لئے ختنہ کی شرط لگاتے ہیں اور زید اس تکلیف سے گریز کرتا ہے یہ گناہ ہے یا نہیں اور رخصت منکوحہ میں ختنہ کی شرط کرنا کیسا ہے ۔ ؟

الجواب ۔ ختنہ کرانا شعار اسلام سے ہے زید کا انکار کرنا ختنہ سے معصیت ہے اور مذموم ہے ختنہ اس کو ضرور کرانا چاہیئے[۳] ۔ باقی رخصت کرنا منکوحہ کا شرعاً اس پر موقوف نہیں ہے اس کی زوجہ کو رخصت کر دینا چاہیئے ۔ فقط

مندرجہ صورت میں کیا حکم ہے

سوال ۸۵۶ زید نے قسم کھائی کہ اگر میں یہ کام کروں تو میں جس کسی عورت سے اور جب کبھی نکاح کروں تو اس کو اسی وقت طلاق ہے ۔ طلاق ہے ۔ طلاق ہے ۔ زید نے وہ کام کیا اور قاضی سے مسئلہ دریافت کیا ۔ قاضی نے کہا ۔ اب تیرے لئے کسی صورت میں عورت حلال نہیں ہے ۔ ایک شخص نے زید سے کہا کہ مرتد ہو جا ۔ پھر مسلمان ہو کر کسی عورت سے

---

[۱] والفاسق انما ترد شهادته بتهمة الكذب (رد المحتار كتاب الشهادة ص ۵۲۱ ج ۴)

[۲] غیر مسلم والات کا فیصلہ نکاح و طلاق میں شرعاً نافذ نہیں ہے (دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلفیر

[۳] [illegible] من جملة الفطرة (بذل المجهود كتاب اللباس ص ۳۳ ج ۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر نکاح کریگا تو صحیح ہوگا۔ اس پر زید مرتد ہوگیا پھر کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اور ایک عورت سے نکاح کیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔؟

الجواب ۔ اس صورت میں وہ شخص جس نے زید کو کہا کہ تو مرتد ہوجا الخ کافر ہوگیا کذا فی شرح الفقہ الاکبر[1] اور یہ جو اس نے کہا کہ اس صورت میں حلالہ ساقط ہوجاویگا غلط ہے بلکہ بعد اسلام لانے کے بھی ضرورت ہے کہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے اس وقت وہ عورت اس کے لئے حلال ہوسکتی ہے ورنہ نہیں۔ پس نکاح مذکورہ جو بلا حلالہ کے ہوا صحیح نہیں ہوا کما فی الشامی فوجہ الشبہ بین المسلمین ان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکما الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق[2] الخ فقط

اٹھارہ سال غائب رہنے کے بعد جو عورت آئے اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں

سوال [۸۵۷] جو عورت اٹھارہ سال مفرود رہنے کے بعد آوے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور عورت مفقود الخبر کی حد شارع نے کس قدر مدت تک رکھی ہے۔؟

الجواب ۔ نکاح اس کا باقی ہے عورت کے فرار ہوجانے اور مفقود الخبر ہونے سے کسی مدت میں بھی نکاح نہیں ٹوٹتا۔ فقط

بارات کو کھانا دینا اور کھانا کیسا ہے۔؟

سوال [۸۵۸] زید کے لڑکے کی شادی عمر کی لڑکی سے ہونیوالی تھی۔ عمر حسب رواج برادری زید کو طعام بارات کھلانا چاہتا ہے زید انکاری ہے اور کہتا ہے کہ رسم وریت کی ترویج مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہے اور نیز اس دعوت بارات کا ثبوت قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں پایا جاتا لہٰذا ہمکو بوجہ التزام مالایلزم اور ہندوؤں کے شعار کی وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے عمر کہتا ہے کہ یہ خیال محض لغو ہے بارات کا کھانا عقد ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے صاف ثابت ہے کیونکہ لڑکی کی جانب سے ملک حبش میں دعوت ہوئی تھی۔ علاوہ بریں ولیمۃ العرس کا مسنون ہونا ثابت ہے

---

[1] شرح فقہ اکبر ص ۲۲۵ [2] در مختار ص

Maktaba Tul Ishaat.com

اور عرس کا لفظ مرد و عورت دونوں پر اطلاق ہوتا ہے لہذا اس دعوت بارات کا کھانا شرعاً جائز ہے پس از روئے شرع شریف ان دونوں میں سے کس کا قول صحیح و درست ہے ؟ اور بارات کا کھانا عند الشرع کیسا ہے ؟ اور ملک حبش میں جو دعوت بوقت عقد حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہوئی تھی وہ شاہ نجاشی کی طرف سے جو کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وکیل تھا ہوئی تھی۔ یا خالد بن سعید حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل کی طرف سے ہوئی تھی ؟

الجواب ۔ یہ ظاہر ہے کہ رسوم کی پابندی جس درجہ پر پہنچ گئی ہے وہ شرعاً مذموم ہے کیونکہ انکو لازم سمجھا گیا ہے بمنزلہ لازم کے ان کے ساتھ معاملہ ہے کہ ان کے ترک کو عار سمجھا جاتا ہے اور گوارا نہیں ہوتا کہ اس عار کو اختیار کیا جائے اگرچہ قرض کی نوبت آجائے اور اگرچہ سود کے ذریعہ قرض حاصل ہو تو ظاہر ہے کہ اس قسم کی پابندی نامشروع کو شریعت مطہرہ کسی طرح جائز نہیں رکھتی، البتہ اگر بارات کا کھلانا محض بطور دعوت احباب و اظہار مسرت ہو بشرط عدم ارتکاب منہیات و محظورات شرعیہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض فی نفسہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے عوارض مروجہ کی وجہ سے خرابی آتی ہے باقی ولیمۃ العرس یہ نہیں ہے اس کے بجائے اگر اس موقعہ پر مسرت کے اظہار کے لئے دعوت کی تو وہ نہ بارات کو کھلانا ہے نہ ولیمہ کے طور پر ہے البتہ اس کی اباحت میں بشرط عدم لزوم مفاسد کلام نہیں ہے۔ ولیمہ جو مسنون ہے اس کے مخاطب مرد ہیں اور وہ زوج کی طرف سے ہوتا ہے چنانچہ احادیث و تعامل سے یہ ظاہر ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل اس پر صراحۃ دلالت کرتا ہے۔ زیادہ تطویل کی اس میں گنجائش نہیں ہے نہ حاجت ہے، اجماع امت یہ مسلمہ ہے کہ ولیمہ مردوں کی طرف سے ہوتا ہے نہ عورتیں کبھی اس کی مخاطب ہوئیں نہ کسی عورت نے اس کو کیا۔ فقط

شوہر دیوی کے ایک پیر سے مرید ہونے میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا

سوال ۵۹۸ ایک شخص ایک شاہ صاحب کے مرید ہوئے ہوئے ہیں اور ان کی زوجہ بھی ان کی مرید ہوئی ہے اور بچے بھی انکے مرید ہیں ایسی حالت میں اس عورت اور شوہر کا برتاؤ بدستور رہا یا فرق ہو گیا اور زوجہ و شوہر

Maktaba Tul Ishaat.com

پیر بھائی بہن ہوتے یا نہیں۔؟

الجواب - شوہر اور زوجہ اگر ایک پیر سے مرید ہو گئے تو اس سے نکاح میں اور کسی معاملہ میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ چاہیئے کہ تعلق زوجیت کا زیادہ قوی ہو جاوے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند و بیوی صحابہ میں سے دونوں ہی بیعت ہوتے تھے اور ولیے بھی سب مسلمان مرد اور عورتیں بھائی بہن ہیں انما المومنون اخوۃ[1] قرآن شریف میں وارد ہے الحاصل اسمیں کچھ وہم نہ کریں۔

بیوی سے جماع کے لئے کوئی عمر متعین نہیں ہے

سوال ۸۶۰ عبداللہ کا نکاح شریفہ سے بعمر دس سال بشرائط شرعی ہو چکا اور شریفہ کو گیارہ برس کی عمر میں حیض آگیا تو اس سے عبداللہ ہم بستر ہونے کا مجاز ہے یا نہیں۔؟

الجواب - مجامعت و ہمبستری اس سے درست ہے کوئی شرط اس میں نہیں ہے[2] قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء[3] (الآیۃ) وقال اللہ تعالیٰ وللرجال علیھن درجۃ[4] (الآیۃ)

منکوحہ سے ہمبستر ہونے کے لئے اس کے ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں

سوال ۸۶۱ جب منکوحہ نابالغہ سے بالغ ہو گئی اور شوہر کے پاس ہو، کیا منکوحہ کے ورثہ کو ہم بستر ہونے کی اطلاع کرنا یا اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں۔؟

الجواب - کچھ حاجت اطلاع کرنے اور اجازت لینے کی نہیں ہے[5]

رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح

سوال ۸۶۲ رنڈی کو پیشہ کرکے کھانا اچھا ہے یا شیعہ سے نکاح کرنا اچھا ہے۔؟

---

[1] سورۃ الاحزاب [2] وقد صرحوا عنہ بان الزوجۃ اذا کانت صغیرۃ لا تطیق الوطء لا تسلم الی الزوج حتی تطیقہ والصحیح انہ غیر مقدر بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیھا من سماد ھزال (رد المحتار باب القسم ص۳۴۹ ج۲) نظیر [3] سورۃ النساء [4] سورۃ البقرۃ [5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصلکم امجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبھا فلیواقعھا" الخ رواہ مسلم (مشکوۃ باب النظر فصل اول) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب ۔ دونوں حرام و ناجائز ہیں[1]۔

نافرمانی سے بیوی نکاح سے نہیں نکلتی

سوال [۸۶۳] نافرمانی کرنے پر عورت نکاح سے علیحدہ ہوجاتی ہے یا نہیں ۔؟ (۲) منکوحہ عورت شوہر کی رضامندی کے بغیر بلا پردہ بازاروں میں گھومتی ہے ۔(۳) منکوحہ عورت مثل طوائف پیشۂ زنا اختیار کرے ۔ (۴) نکاح کے دن ہی سے مرد عورت کے نفقہ کی خبرگیری نہ کرے اور عورت مرد سے ناموافق ہو اور زنا کے ذریعہ روزی حاصل کرے تو از روئے شرع ایسی عورت اپنے مرد کی زوجہ بننے کی قابل ہوسکتی ہے جس سے نکاح ہوا تھا ۔

الجواب ۔ ان افعال قبیحہ سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی[2]۔

زنا کرنے سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

سوال [۸۶۴] عورت زانیہ جو کھلم کھلا زنا کرتی ہے کیا ایسی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے ۔

الجواب ۔ نکاح باقی ہے[3]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومهر البغی خبیث (مشکوۃ باب الکسب ص۲۴۱) وهی الزانیة والمراد بمهرها اجرتها ثم الحق الخبیث علی الثلثة وهو فی الاصل ضد الطیب فیطلق علی الحرام (حاشیہ مشکوۃ ص۲۴۱) وحرم نکاح الوثنیة (درمختار) وفی الفتح یدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (الی قوله) وکل مذهب یکفر به معتقده (ردالمحتار ص۳۹۷ ج۲) ظفر

[2] ارتداد یا شوہر کے طلاق دینے سے ہی بیوی نکاح سے نکلتی ہے، وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفر لو تزوج بامرأة الغیر علی بذلك ودخل بها لا تجب العدة علیها حتی لا یحرم علی الزوج وطؤها وبه یفتی لانه زنا المزنی بها لا تحرم علی زوجها (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲) ظفر [3] بدلیل الحدیث ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ان امرأتی لا تدفع ید لامس فقال علیه السلام طلقها فقال

بقیہ ص۵۲۵ پر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسے مرد عورت سے کیا سلوک کیا جائے

سوال ۸۶۵ (۲) ایسے ڈیوٹ مرد عورت سے کیا سلوک کیا جائے

الجواب - ان کو کہا جاوے کہ توبہ کریں (اور ایسی صورت اختیار کی جاوے کہ اس حرامکاری سے میاں بیوی دونوں توبہ کریں اور آئندہ بچنے پر مجبور ہوں ظفر)

بدعت کرنیوالی عورتوں کا نکاح رہتا ہے یا نہیں

سوال ۸۶۶ ہندوستان کی عورتیں اکثر واہیات عقیدہ اور کام برخلاف شرع کرتی ہیں یہاں تک کہ بعض امور میں شرک کی نوبت آتی ہے یعنی مزاروں پر جانا مراد مانگنا، ٹونکا کرنا، اس حالت میں ان کا نکاح رہتا ہے یا نہیں اور توبہ کرنے پر بھی نکاح دہرانا چاہیئے یا پہلا ہی نکاح کافی ہے بعض عورتیں سمجھانے سے بھی نہیں مانتی، اگر ان کو خرچ وغیرہ نہ دیا جائے تو درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب - نکاح قائم ہے[1] مگر ان سے توبہ کرانی چاہیئے اور آئندہ کو ایسے کاموں سے روکنا چاہیئے اور احتیاطاً تجدید نکاح کر لینے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور ہمیشہ ان کو سمجھاتے رہنا اور تنبیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ نفقہ ان کا واجب شرعی ہے اس کو روکنا نہ چاہیئے۔ فقط

بیوی سے زنا کا جو پیشہ کرادے اس کا نکاح رہا یا ختم ہو گیا

سوال ۸۶۷ جو شخص اپنی زوجہ سے زنا کرا کر کمائی اسکی خوشی سے کھادے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔؟

(۲) جو شخص اپنی منکوحہ کے اولاد کو تخم حرام قرار دے اس کے نکاح کی کیا صورت ہے اور کیا بذریعہ لعان مرد عورت کا تعلق زوجیت ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - (۱) وہ شخص بڑا گنہ گار اور بے حیا ہے اس کو توبہ کرنا لازم ہے

(بقیہ حاشیہ ۵۲۴) انی اجتہادھی جمیلۃ فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام سمتع بھا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۲ ج۲) ولو زنت امرأۃ رجل لم تحرم علیہ وجاز لہ وطؤھا عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۰۶ ج۲) ظفر

[1] وفی الظھیریۃ تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدا من اھل القبلۃ وان وقع الزنا فی المباحث (رد المحتار علی ہامش رد المحتار ص۲۰۵ ج۲ فصل فی المحرمات) ظفر

Maktaba Tul Ishaat.com

حدیث میں وارد ہے ان لکل دین خلقاً وخلق الاسلام الحیاء[1] اور اس کی آمدنی بھی حرام ہے حدیث میں ہے وعن البغی بخبیث[2] اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام[3] اور زنا کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔

اس کہنے سے یعنی ولد کی نہیں ہوئی اس کا نسب ثابت ہے عالمگیری میں ہے ولا ینتفی بجحد النفی وانما ینتفی باللعان[4] اور لعان کرنے کے بعد تفریق کردینے حاکم کے طلاق بائن عورت پر واقع ہوتی ہے کما فی الدر المختار فان التعنا ولو اکذبہ بانت بتفریق الحاکم[5] لیکن لعان کے لئے چونکہ دار الاسلام کا ہونا شرط ہے اور وہ اس زمانہ میں مفقود ہے اس واسطے بدون طلاق دینے کے نکاح فسخ نہیں ہوسکتا۔ فقط

زنا کے بعد نکاح باقی رہتا ہے اور ایسی بیوی کو کوئی رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے

سوال ۸۶۹ زید و عمر دونوں ہم زلف ہیں عمر زید کی بیوی یعنی اپنی سالی کو لے کر مفرور ہوگیا۔ کچھ عرصہ تک اپنی سالی سے حرام کرتا رہا اس کے بعد باہمی نزاع ہوکر مسمی عمر اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہوگیا۔ اس عورت مذکورہ نے بلا طلاق کے نکاح کرلیا تو اس صورت میں اس کا اصلی شوہر مسمی زید اسکو اگر وہ رضامند ہو اپنے یہاں رکھ سکتا ہے یا نہیں اور آیا وہ عورت زید کے نکاح میں رہی یا نکاح سے باہر ہوگئی دوسرے یہ امر کہ آیا عمر کی بیوی کا نکاح قائم رہا یا نہیں کیوں کہ اسکے شوہر عمر نے اپنی سالی سے زنا کیا ہے۔ ؟

الجواب ۔ زید کے نکاح میں اس کی زوجہ داخل ہے مفرور ہوجانے اور زنا کاری سے وہ عورت زید کی نکاح سے خارج نہیں ہوئی[6]۔ زید اس کو رکھے اور توبہ کرالے۔ اور

---

[1] مشکوۃ باب الرفق والحیاء من الخلق ص۴۲۲ [2] مشکوۃ باب الکسب وطلب الحلال ص۲۴۱ [3] مشکوۃ باب الیمان ص۲۴۳ [4] عالمگیری مصطفائی باب ثبوت النسب ص۱۶۳ ج۲ [5] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب اللعان ص۵۱۰ ج۲۔ نظیر [6] والمزنی بحالا تحرم علی زوجہا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۱ ج۲ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

عمر کا نکاح اپنی زوجہ سے قائم ہے سالی سے زنا کرنے سے اس کا نکاح باطل نہیں ہوا[۱]۔ البتہ عمر و معصیت کا مرتکب ہوا، توبہ کرے۔ فقط

---

[۱] وفی الخلاصۃ وطی اخت امرأتہ لا تحرم علیہ امرأتہ کذا فی التمار خانیۃ علی ہامش الہندیۃ الفصل فی المحرمات ص ۲۸۶ ج ۲

تم الجزء السابع من فتاویٰ دار العلوم دیوبند
مدلل ومکمل بتوفیق اللہ تعالیٰ وکرمہ تحت
اشراف فضیلۃ الشیخ حکیم الاسلام مولانا
القاری الحافظ محمد طیب دامت فیوضہ مدیر
دار العلوم دیوبند وحفید موسس الدار
الموصوف علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین
المفتاحی غفر اللہ ذنوبہ ورفع شانہ
ویلیہ الجزء الثامن ان شاء اللہ تعالیٰ
(۹/ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ)

Maktaba Tul Ishaat.com

فتاویٰ دارالعلوم مدلل ومکمل

مرتبہ:- محمد ظفیر الدین

جلد اوّل اس میں پہلے مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب قدس سرہٗ کے حالات وسوانح حکیم الاسلام حضرت مہتمم صاحب مدظلہ، کے قلم سے۔ پھر ایک عالمانہ مقدمہ فقہ وفتاویٰ کی تاریخ واہمیت اور مفتی کے فرائض وخصوصیات وغیرہا پر مرتب فتاویٰ کے قلم سے پھر اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ اس جلد میں کتاب الطہارۃ کے تمام مسائل آگئے ہیں جن کی تعداد ۵۲۳ ہے۔ صفحات ۳۸۴۔ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے ۶/۵۰

جلد دوم کتاب الصلوٰۃ رُبع اول۔ اس میں اوقاتِ نماز، اذان واقامت، صفتِ صلوٰۃ، شروط صلوٰۃ اور اس طرح کے تمام ابواب آگئے ہیں۔ تعداد مسائل ۶۳۰ اور صفحات ۲۶۸۔ قیمت چار روپے پچیس پیسے ۴/۲۵

جلد سوم کتاب الصلوٰۃ رُبع دوم۔ اس جلد میں جماعت اور امام ومقتدی کی پوری بحث آگئی ہے۔ تعداد مسائل ۷۹۶۔ صفحات ۴۰۴۔ قیمت چھ روپے پچاس پیسے

جلد چہارم کتاب الصلوٰۃ ربع سوم۔ اس جلد میں مفسدات ومکروہات نماز، مسائلِ مساجد، قنوتِ نازلہ، وتر، سُنن ونوافل، تراویح، تہجد، صلوٰۃ التسبیح، ادراک الفریضہ، قضاء الفوائت، کفارہ یا فدیہ نماز، سجود سہو، سجدۂ تلاوت، صلوٰۃ المسافر۔ ان ابواب سے متعلق تمام مسائل آگئے ہیں۔ تعداد مسائل ۱۰۱۵۔ صفحات ۴۹۶۔ قیمت آٹھ روپے۔

جلد پنجم کتاب الصلوٰۃ رُبع چہارم۔ اس جلد پر کتاب الصلوٰۃ پوری ہوجاتی ہے، اس میں جمعہ عیدین، ایام تشریق، نمازِ جنازہ تدفین وتکفین، جنازہ اُٹھانے اور لیجانے ایصال ثواب، زیارتِ قبور، مسائلِ شہید اور دوسرے مسائل آگئے ہیں۔ صفحات ۴۸۴ قیمت آٹھ روپے

جلد ششم اس جلد میں کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم اور کتاب الحج سے متعلق تمام مسائل واحکام تفصیل سے آگئے ہیں۔ ضخامت ۵۸۴ صفحات، تعداد مسائل ۱۰۵۳، قیمت دس روپے

شعبہ نشر واشاعت دارالعلوم دیوبند (یو۔پی)